یریدون ان یبدلوا کلام اللہ

محض حق تعالی کی توفیق سے یہ کتاب لاجواب دافع
اوہام باطلہ شنیعہ مسکت فرقہ حضرات شیعہ موسوم بہ



جسکو محمد سراج الحق مولانا صاحب مچھلی شہری نے تالیف کیا سو حافظ محمد فضل حق
ساکن مچھلی شہر ضلع جونپور محلہ قضیانہ نے چھپوا کر شائع کیا و باہتمام محمد قادر بخش

اصح المطابع لکھنؤ میں طبع ہوئی
۱۹۲۰

کتاب ہذا

بعہد معدلت مہد عالیجناب نواب میر عثمان علی خان بہادر

نظام الملک آصف جاہ

خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ چھپکر شائع

ہوئی

قُلْ کَفَی اللّٰہُ الْمُوْمِنِیْنَ الْقِتَالَ

کہدو منادی کردو کہ مومنین اہل سنت کی طرف سے شیعوں سے مناظرہ کرنے کے لئے اللہ کافی ہے!

تفسیر قرآنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و نعت و منقبت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ - وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْاَمِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ الْمُہْدِیِّیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ مَوْلٰینَا وَمَوْلَی الْمُسْلِمِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ الصَّالِحِیْنَ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ الظَّالِمِیْنَ الْفَاسِقِیْنَ الضَّالِّیْنَ

وجہ تالیف کتاب

علمائے امامیہ کی تصانیف خصوصًا تفاسیر خاصہ علامہ باقر مجلسی وغیرہم میری نظر سے گزر چکی تھیں مگر انکو بیش پا افتادہ اور پامال مضمون سمجھکر کچھ لکھنا تحصیل حاصل یا امر فضول سمجھتا تھا۔ مگر دفعتًا علامہ مقبول احمد کے ترجمہ و تفسیر نے

ہندوستان بھر میں غلغلۂ آمد آمد ڈال دیا۔ اہل تشیع کا قبل از وقوع واقعہ
فخر و مباہات اور اترانا دیکھکر میں نے اپنے شیعی دوستوں سے کہدیا تھا کہ
اس تفسیر سے تبرا عام ہو جائے گا۔ بیہودگیاں اور مزخرفات جو ابتک صرف
فارسی وعربی کتابوں اور زبانوں میں تھیں وہ اُردو میں ہو جائیں گی۔ اور
افسوس تو اسکا ہوگا کہ قرآن پڑھنے والے غریب بھی اس آفت سے نہ بچینگے
مگر یاد رکھو کہ جسوقت وہ ترجمہ شائع ہو جائے گا اور اس میں وہی باتیں ہونگی
جنکی میں پیشین گوئی کرتا ہوں تو ایک ایسی تفسیر لکھدوں گا جسکو گوش فلک نے بھی
ابتک نہیں سُنا تھا شیعہ تو شیعہ سنی بھی مجھپر لعنت بھیجیں گے۔

مؤلف ومصنف کا مذہب

جسقدر تحریرات وتصنیفات اس احقر کی ابتک ناظرین دیکھ چکے ہیں
اس میں احقر نے اپنا کوئی مذہب ظاہر نہیں کیا نہ اسکی ضرورت تھی۔ بلکہ احقر
کی بعض تقریروں سے تو یہ سب پر ظاہر ہو چکا تھا کہ اسلام میں مذہب جاہلوں
کے واسطے ہے۔ عقلمندوں کا کوئی مذہب اسلام کے بعد نہیں ہوا کرتا۔
مگر اس تصنیف میں ضرورت ہے کہ اپنا مذہب ظاہر کروں۔ سنیو!
میرا مذہب اہل سنت واہل حدیث ہے۔ اور میرا مشرب وہ ہے جسکو میں نے حمد ونعت
کے بعد منقبت میں ظاہر کیا ہے۔
محبت علی میں مجکو اسقدر شغف وغلو ہے کہ میں تفضیل شیخین کے عقیدہ کو
ایک بدعت قرار دیتا ہوں اور کم سے کم تقیہ ضرور ہے کہ اس مسئلہ کو نہ اسلام کا جزو
سمجھتا ہوں نہ ایمان کا نہ قرآن وحدیث سے اس مسئلہ کا لزوم پاتا ہوں۔ نہ صرف

اسی قدر بلکہ علمائے اہل سنت کے اس مسئلہ میں جتنے دلائل ہیں سب کو غلط اور ناقابل استدلال سمجھتا ہوں۔

ابوطالب! جن کا ایمان یا اسلام سُنی تو سُنی شیعہ بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ میں انکا نام نامی جب لیتا ہوں تو حضرت ابوطالب اور صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کہتا ہوں۔ آلہ الطیبین الطاہرین پر تو سب ہی درود بھیجتے ہیں۔ ہم تو طیبین و طاہرین کی قید بھی نہیں لگاتے بلکہ بامتثال امر طالحالی۔ آلہ الظالمین والفاسقین والضالین پر بھی درود وسلام بھیجتے ہیں۔

اس تفسیر کا ماخذ وما بہ الاستدلال صرف مذہب امامیہ وکتب شیعہ عقائد واقوال شیعہ۔ تفاسیر واحادیث شیعہ مظنونات ومزعومات شیعہ ہیں۔ پس اہل سنت براہ کرم اپنے عقائد اور اپنی کتابوں سے مقابلہ نہ کریں۔ ہاں ہاں! میں خود اس کا قائل ہوں کہ اگر ہمکو دیوانہ کتا کاٹ کھائے تو ہم اس کتے کو دانت سے نہ کاٹینگے۔ ہمکو جوتا کاٹ لے تو ہم جوتے کو نہ کاٹینگے۔ پس اہل سنت ہمکو الزام نہ دیں کہ ہم عقلا کے مقولے اور خود اپنے مقولے کے بھی خلاف کرتے ہیں۔ ہاں ہاں! ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک کاٹنا کوئی عقلمندی کا کام نہیں ہے۔ ہاں ہاں! ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ شیعہ تو اسلام کی دشمنی سے صحابہ کو دشمن کہکر لکھتے ہیں اور ہم تو ائمہ اہلبیت اطہار کو اپنا مقتدی و پیشوا و رہبر و رہنما آقا و مولے جانتے ہیں پھر ہمکو کچھ لکھنے کی کیا وجہ؟ معزز ناظرین اہل سنت انما الاعمال بالنیات سے آپ واقف ہیں ظن المومنین خیر آپ کا نصب العین ہے پس آپ براہ کرم جواب و تردید میں قلم نہ اٹھائیے۔ صرف اسی بدزبان قوم کو جواب لکھنے دیجئے جس کی بدزبانیوں سے عاجز آکر تنگ ہوکر یہ جواب لکھتا ہوں حالانکہ مجھے امید نہیں ہے کہ قیامت تک وہ اس کا جواب دے سکینگے۔

البتہ اے بدزبان شیعہ تو اس کا صحیح مخاطب ہے۔ اسکو دیکھ اور بہت غور سے دیکھ نظر عبرت سے دیکھ! تو نے اہل سنت کو خارجی وناصبی کہنا اپنا شیوہ اختیار کر لیا تھا۔ مگر تو نے خارجی کو دیکھا کہاں تھا۔ جبتک خارجی تھے تو مارے خوف کے کبھی انکے مقابلہ پر نہیں گیا۔ کوئی مناظرہ تیرا خارجیوں سے نہیں ہوا۔ تو نے خارجیوں کا کبھی جواب نہیں دیا دیکھ اور سمجھ! کہ اہل سنت تیری بدزبانیوں کا چونکہ جواب نہیں دیتے تھے اس لئے تو شیر و دلیر ہو گیا تھا۔ زیادہ نہیں تو صرف اپنے مولوی مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ کہ قرآن تیرے تمام عقائد باطلہ وخیالات فاسدہ واقوال واہیہ کی کیسی تردید کرتا ہے۔ اب تو خود دیکھ کہ تیرا مذہب قرآن کے مطابق ہے یا مخالف۔

مجھسے اور صرف مجھسے سُن! کہ یہ تمام خرابیاں اور برائیاں جو قرآن سے ائمہ اطہار کی ظاہر ہو رہی ہیں وہ صرف اسیوقت تک ہیں جب تک مذہب شیعہ رکھکر قرآن کو دیکھا جائے اور جب شیعیت سے توبہ کیجائے۔ اسلام صحیح اختیار کیا جائے اُسوقت نہ یہ الزامات بنتے ہیں نہ عائد ہوتے ہیں۔

پہلے میں چند مقدمات لکھکر اسکے بعد تفسیر شروع کروں گا اور اس تفسیر کا نام فبهت الذی کفر رکھا ہے اسکے گیارہ حرفوں سے یہ اشارۂ لطیف ہے کہ شیعوں کے گیارہ اماموں کے اقوال کفریہ کی تردید ہوگی۔ (اگر خدانخواستہ معاذ اللہ ہوں)



پہلا مقدمہ

اصول موضوعہ

۱- ہم نے نہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ نقل کیا ہے نہ شاہ عبدالقادر کا نہ مولوی نذیر احمد کا نہ خود ترجمہ کیا ہے - بلکہ صرف مولوی مقبول احمد دہلوی شیعی کا ترجمہ نقل کیا ہے - پس براہ کرم ذی علم ناظرین ترجمہ کی غلطی کا ہم کو الزام نہ دیں ہم کو شیعہ مذہب کی تردید کرنی ہے - وہ فوراً ترجمہ کو غلط کہدیتا - مگر اپنے علامہ کے ترجمہ کو غلط نہیں کرسکتا -

۲- ہم نے قرآن مجید کی آیتوں کو لکھنا ادباً قصداً ترک کیا ہے - اس نیت سے کہ اس میں الفاظ قرآنی کی عزت برقرار رہتی ہے - بغیر وضو مس جایز ہو اور اگر اوراق پراگندہ وضائع ہوں تو انکی بے ادبی نہ ہوسکے -

۳- ہر آیت کے ترجمے سے پہلے پارہ - سورہ - رکوع - آیت اور پھر ترجمہ مقبول کا صفحہ لکھدیا ہے - علمائے امامیہ نے فتویٰ دیدیا ہے کہ ہر ایک شیعہ کے ہاتھ میں یہ ترجمہ ہونا چاہیئے - کیونکہ اس میں علوم ائمہ جمع کردیے گئے ہیں - ۲۰ ہزار نسخے اس ترجمہ کے چھپے ہیں - پس ناظرین کو ترجمہ مقبول ہر جگہ ملنا اور اس سے مقابلہ کرلینا آسان ہے -

۴- ترجمہ مقبول میں جتنے حاشئے دیے ہیں میں نے حوالہ میں انکا نمبر دیدیا ہے -

دوسرا مقدمہ

علوم متعارفہ

تمام اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں نبوت ورسالت ختم ہوچکی ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ اس جملہ کو منطق والوں نے قضیہ شرطیہ مہملہ لکھدیا ہے۔ ہم قرآن سے جانتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں قریب قریب بلکہ ایک ایک شہر میں ایک ایک دو دو تین تین نبی ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ یا دو لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا ہونا مشہور ہے۔

مگر آنحضرت صلعم کے زمانہ سے قیامت کو نہیں معلوم کتنا زمانہ باقی ہے کتنے فسادات امت ہوچکے کیسی خرابیاں پیدا ہوگئیں مگر نہ پیغمبر آتا ہے نہ کتاب۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ قرآن کی تعلیم ایسی کامل و مکمل ہے کہ اب قیامت تک کسی کتاب کے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ یہی قرآن کریم تمام عقائد باطلہ وخیالات فاسدہ ومذاہب باطلہ کا قیامت تک جواب ادا کرتا ہے۔ تعجب ہے کہ موسیٰ کی کتاب توریت تو امام ہو اور رسول اللہ صلعم کی کتاب قرآن مجید قیامت تک کے لئے امام نہو۔ حالانکہ اللہ پاک نے خود جا بجا امام فرمایا ہے پس اہل سنت دل خوش رکھیں کہ انکا قرآن پاک مذاہب باطلہ کا جواب دیتا ہے۔ اور بد زبان شیعہ یا عبرت حاصل کرکے توبہ کرے یا غرق دریائے حیرت ہوجائے کہ انکے مولوی مقبول احمد کا ترجمہ قرآن اسکو گمراہ اور اس کے مذہب کو باطل قرار دیتا ہے۔

تیسرا مقدمہ

شیعوں کی تفاسیر کا مختصر سا خلاصہ بطور علوم متعارفہ مقبولہ مسلمہ

مختصر خلاصہ پر میں اسلئے کفایت کرتا ہوں کہ مجکو بہت مختصر کتاب لکھنی ہے۔ اور یہ مختصر اس کی گنجایش نہیں رکھتا جسکو شوق ہو علامہ باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب اور انکی تفسیر دیکھ لے یہ کچھ نہیں تو مولوی مقبول کا ترجمہ دیکھ لے۔ نقل کفر کفر نباشد۔

مغضوب سے مراد صحابہ ضالین سے مراد اہل سنت مغضوب سے مراد یہود اس امت کے ضالین سے مراد اس امت کے نصاریٰ لے۔ منافقین سے مراد خلیفہ اول و خلیفہ ثانی (مولوی مقبول احمد نے کنایۃً خلیفہ کا لفظ حذف کیا ہے۔ صرف اول و ثانی لکھا ہے)۲ جبت و طاغوت سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ حاشیہ مقبول ص۶۶ نمبر ۳ و حاشیہ نمبر ۳ ص۱۲۶

جہنم و دوزخ سے مراد دشمنان اہلبیت۔ حاشیہ مقبول ص۸۰

آیۃ الکرسی یخرجونہم من النور سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ حاشیہ مقبول ص۶۶ نمبر ۶

قوم فاسقین سے مراد عام اصحاب رسولؐ۔ حاشیہ مقبول ص۱۹۸

معزز ناظرین اسی قسم کی تفاسیر نے اس تفسیر کے لکھنے کی رغبت دلائی زیادہ تفصیل نہ کروں گا میری زبان ناپاک ہوتی ہے۔ نقل کفر کفر نباشد سے بھی تشفی و تسکین نہیں ہوتی ڈرتا ہوں کہ بے ادبی سے پکڑا نہ جاؤں۔ اس لئے چوتھے مقدمہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

لہ حاشیہ نمبر ۷ و ۸ مقبول ص۲ ۔ ۲ حاشیہ مقبول نمبر ۶ ص۴

چوتھا مقدمہ

بطور علوم متعارفہ مقبولہ و مسلمہ

شیعوں یا شیعوں کے اماموں کے اقوال کہ قرآن ہماری شان میں نازل ہوا ہے

۱۔ جہاں کہیں قرآن میں لفظ مومن آیا ہے اس سے مراد حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔

۲۔ حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ ایک ثلث قرآن ہماری شان میں اُترا۔

ترجمہ مقبول ص۱۳۲ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵۔

۳۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ کُل کا کُل قرآن ہماری شان میں اُترا۔

ترجمہ مقبول ص۱۳۲ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵۔

اسکو سنکر تو شیعہ راوی نے بھی شک کیا اور تعجب سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ کیا ایسا ممکن ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ امام نے غصے سے فرمایا۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا جنت کا ذکر ہے یا جہنم کا۔

راوی۔ ہاں۔ فرمایا جنت سے مراد ہم دوزخ سے مراد ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا رحمت کا ذکر ہے یا غضب کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ رحمت سے مراد ہم غضب سے مراد ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا انبیا کا قصہ ہے یا نمرود و شداد و فرعون کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ انبیا سے مراد ہم۔ فرعون و شداد و نمرود سے مراد ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا آدم کا قصہ ہے یا ابلیس کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ آدم سے مراد ہم ابلیس سے مراد ہمارے دشمن۔

راوی نے کہا صدقت یا ابن رسول اللہ۔

پانچواں مقدمہ

ہم اور ہمارا خدا۔ کہ ہم ائمہ معصومین کے اُن دعاوے سے جو چوتھے مقدمہ میں مذکور ہوئے اختلاف نہیں کرتے نہ ہمکو کچھ اختلاف ہے چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ روایتوں پر ہم کبھی اعتبار نہیں کرتے جبتک کہ درایت سے بھی اس کی تصدیق نہو۔

گلستاں کی حکایت ہے کہ ادیب جسقدر دوسرے لڑکوں کو مارتا تھا اس سے زیادہ بادشاہ کے لڑکے کو۔ بادشاہ کی شکایت پر ادیب نے جواب دیا کہ جسقدر مرتبہ شہزادے کا بلند و برتر زیادہ ہے ویسے ہی اس کی تہدید بھی زیادہ۔ مصرع

جنکے رتبے ہیں سوا اُنکو سوا مشکل ہے

جسقدر اللہ پاک کے نزدیک ذریت رسول کا مرتبہ بلند ہوگا اُسیقدر اس کی تعلیم میں بھی مبالغہ و اہتمام ہوگا۔ تنبیہات رسول کی آیات قرآنی انپر دال ہیں ورنہ معاذ اللہ کہاں حبیب اللہ اور رسول اللہ صلعم کا مرتبہ عظیم اور کہاں عتاب۔ یہ صرف اعلی درجہ کی تعلیم تھی۔ اسیطرح ہوسکتا ہے کہ کلام قرآن مجید میں اہلبیت اطہار کی تعلیم ہوا ورہم کو اب جابجا سے یہی دکھانا ہے۔ اور اس کتاب کا موضوع یہی مقدمہ ہے۔ استدلال اور استقرار کرنا ہے۔ ہمکو معلوم ہے کہ اولاد یعقوب پیغمبر بنی اسرائیل ہیں

اللہ کا بڑا فضل و پیار تھا انکو تمام عالم پر فضیلت دی تھی تو قرآن میں سب سے زیادہ انکی تنبیہ و تہدید و تعلیم کا قصہ ہے پس ضرور ہے کہ اولاد رسول صلعم کی تعلیم میں بھی ویسا ہی اہتمام ہوگا۔

چھٹا مقدمہ

اسمیں ان احادیث و اقوال شیعہ کا تذکرہ کیا جائیگا جس سے آگے تفسیر میں

ہر جگہ مدد لیجائیگی بار بار حوالہ دینا ضرور نہیں

۱۔ اللہ نے۔ کتے۔ چیتا۔ باز۔ شکرہ سدھانے کی ترکیب مسلمانوں کو سکھائی

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۷۰

۲۔ اصحاب صفہ بڑے مرتبہ کے اصحاب رسول تھے۔ اللہ نے پیغمبر سے فرمایا کہ اگر تم انکو ہکا لوگے تو ظالموں میں سے ہوجاؤگے۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۱۲ نمبر ۴

۳۔ بصیر سے مراد اہلبیت۔ تفسیر مجمع البیان۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۱۲ حاشیہ نمبر ۳

۴۔ کافی اور تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول وہ ہے جس سے فرشتہ نازل ہو کر کلام کرے اور نبی وہ ہے جس کو خواب میں احکام ملیں۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۷ حاشیہ نمبر ۱۔

۵۔ اعجاز قرآن ثابت ہے۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

۶۔ رسول صلعم نے خبر دی کہ خدا نے میری امت کو ملک بادشاہان عجم و روم و یمن دیا ہے۔ اور یہ سب خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں ہوا اور ان کو رسول صلعم نے

امت فرمایا۔ حیات القلوب جلد ۲ ص۱۵۳

۷۔ مسلمانوں نے بادشاہان عجم سے بعد وفات رسول جنگ کی اور فتح پائی۔ اور یہ سب خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں ہوا۔ حیات القلوب جلد ۲ ص۱۵۴

۸۔ حدیث معتبر میں امام رضاؑ اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ خدا نے قرآن کو کسی زمانہ مخصوص کے لئے نہیں بھیجا اور نہ کسی گروہ معین کے لئے مقرر کیا بلکہ تمام خلق کیواسطے بھیجا ہے۔ حیات القلوب جلد ۲ ص۱۵۶

۹۔ ہر عجمی بھی قرآن سنکر دوسرے کلام سے امتیاز کرسکتا ہو۔ حیات القلوب جلد ۲ ص۱۴۸

۱۰۔ ولید بن مغیرہ نے قرآن کی تعریف یہ کی ہے کہ یہ کلام پراگندہ ہو خطبہ قرآنی کلام متصل ہوتا ہے۔ اور یہ کلام کی پراگندگی ہی قرآن کی تعریف ہو۔ حیات القلوب جلد ۲ ص۱۴۹

۱۱۔ اللہ فرماتا ہے بنی اسرائیل سے کہ تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو۔ میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو۔ صرف مجھی سے ڈرتے رہو باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر نہ کرو۔ حق کو جان بوجھکر نہ چھپاؤ۔ باجماعت نماز ادا کرو کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو فراموش کرجاتے ہو۔ باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم اپنی عقل نہیں رکھتے جو کچھ میں نے نازل کیا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔

ترجمہ مقبول ص۱۰ و ۱۱

۱۲۔ اللہ تعالے بنی اسرائیل سے فرماتا ہے کہ میں نے تم کو تمام عالم پر فضیلت دی اور ہم نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ ترجمہ مقبول ص۱۲ و ۱۳

۱۳۔ اللہ تعالی بنی اسرائیل سے فرماتا ہے کہ مفسد بنکر زمین پر فساد نہ کرو۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کرینگے ہم کو ساگ پات۔ کھیرا۔ ککڑی۔ گیہوں۔ مسور پیاز [illegible] جو زمین سے اُگتے ہیں پیدا کر دے۔ ترجمہ مقبول ص۱۳ و ۱۴

۱۴۔ مومن وہ ہے جو [illegible] ایمان کا [illegible] ہو۔ حاشیہ نمبر ۱ ص۱۴۵

۱۵۔ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔ دین نہیں جو تقیہ نہیں کرتا تقیہ میں نو حصے دین کے ہیں دس حصہ میں سے تقیہ کے فضائل میں بے شمار حدیثیں ائمہ معصومین سے مروی ہیں۔

۱۶۔ بالتحقیق اللہ آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ آدمی اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں۔

۱۷۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح عطا ہوئی جنکا سینہ اللہ اور قرآن اور اسلام کی خوبیوں کے سمجھنے کیلئے کھولدیا گیا ہی ہی قرآن بہتر سمجھ سکتے ہیں احتجاج طبرسی

۱۸۔ رسول اللہ صلعم کو اللہ تبارک تعالےٰ نے خواب میں دکھایا تھا کہ بنی تیم سے ابو بکر بنی عدی سے عمر بنی امیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہونگے۔ ص ۹ حاشیہ ۱۲

۱۹۔ خلفا خصوصاً ابوبکرؓ و عمرؓ نے سلطنت میں خیانت نہیں کی خلافت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ دنیا سے زاہد رہے۔

۲۰۔ بسند حسن امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے بارہ ہزار اصحاب تھے جنہیں کوئی قدری تھا نہ جبری نہ مرجی نہ خارجی نہ کوئی معتزلی تھا اور خدا کی دین پر اپنی رائے سے کلام نہیں کرتے تھے اور شب و روز گریہ کرتے رہتے تھے

۲۱۔ بروایت صادقؓ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں خوشا حال میرے اصحاب کا اور خوشا حال انکا جنھوں نے میرے اصحاب کو دیکھا اور خوشا حال انکا جنھوں نے میرے اصحاب کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔

حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۹۲

۲۲۔ بسند صحیح امام باقرؓ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی نے ایک روز فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایک گروہ گرد آلود بھوکے پیشانیوں پر کثرت سجدہ سے گٹھے پڑے ہوئے راتوں کو عبادت الٰہی میں بسر کرتے قیام رکوع سجدہ میں اور مناجات کرتے تھے کہ آتش جہنم سے خدایا آزاد کر دے۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۹۳

۲۳۔ اور وہ خواب بھی کلام اللہ تھے جو رسولوں نے دیکھے۔ کتاب توحید منقول از علی

۲۴۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اُسی کی قسم تم لوگ اپنے سے پہلے والوں کے طریقہ پر چلوگے اور سرمو تفاوت نہ کروگے۔ ترجمہ مقبول حاشیہ نمبر ا ص۱۷

۲۵۔ اسلام کی تعریف یہ ہے۔ خدا کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور تمام احکام شریعت کا پابند رہنا۔ ص۱۵ ح ۱۷

۲۶۔ علامہ محقق جیلانی اپنی کتاب مستطاب فتح السبیل میں فرماتے ہیں۔

سبب دیگر در تقویت حسن ظن بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال باز داشتند و شیوہ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آنرا ترک کردند و قناعت بقلیل و اکل خشن و لباس کرباس ملک خود ساختند درحالیکہ اموال برائے ایشاں حاصل و دنیا رو کردہ بود آنرا میان قوم قسمت میکردند و خود را باں اصلا آلودہ نمیکردند پس دلہائے مردم بایشاں مائل شد و ایشاں را دوست داشتند و ظنون مردم بایشاں نیک شد و ہر کس را دربارۂ ایشاں شبہ در خاطر بود یا توقفی داشت باخود گفت اگر ایشاں بہوائے نفس مخالفت نص پیغمبر کردہ بودند بایست اہل دنیا باشند و ترک اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت ہر دو برائے ایشاں نباشد و ایشاں اہل عقل و رائے صحیح اند چگونہ خسران دنیا و عقبیٰ ہر دو را پسندیدہ باشند پس فعل ایشاں صحیح است و کسے را شکے در صلاح ایشاں باقی نماند و اعتقاد بولایت شاں کردند و افعال شاں پسندیدند۔

النجم ص۱ جلد ۲ نمبر ۴۔ ۲۰۔ رمضان ۲۴ ۱۳ھ

۲۷۔ کوئی باانصاف شیعہ ایسا نہیں ہے کہ اپنے پیشوایان مذہب کے الفاظ ذہن نشین کرے مثلاً علامہ شوستری کے یہ الفاظ اعتقاد الجمہور حسن سیرۃ الشیخین و انہما کانا علی الحق اور ظنوا انہما کانا مصیبین فی جمیع ما فعلاہ و ترکاہ

اور انہم مضوعلی اعدال الامود وافضلها وان غایتهم من بعدهم ان یتبع آثارهم ویقتفی طریقهم

۲۶- ماخذ علوم ائمہ شیعہ حسب ذیل ہیں (اصول کافی حدیث مطول ص۱۴۶
فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۵۳)

۱- ایک صحیفہ جامعہ ہے جو رسولؐ کی بتائی ہوئی حضرت علیؑ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اونٹ کی ران کے برابر ضخیم اور رسولؐ کے گز سے ۷۰ گز ہے۔

۲- دوسرا مصحف فاطمہؑ ہے جو قرآن متداول سے تین حصہ ضخامت میں زیادہ ہے بعد وفات رسولؐ حضرت فاطمہؑ محزون وملول کی تسلی خاطر کے لئے خدا نے ایک فرشتہ بھیجا جو اُن سے باتیں کرے۔ جناب امیرؑ اس فرشتہ سے جو کچھ سنتے تھے وہ لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ یہ مصحف فاطمہؑ کامل ہو گیا۔

۳- تیسرا جفر ہے۔ جو ایک چمڑے کا تھیلہ ہے جس میں تمام انبیا اور اوصیا اور علمائے بنی اسرائیل کا علم بھرا ہے۔

۴- علم نجوم اور علم ماکان وما یکون اور وہ علم کہ رات دن یکے بعد دیگرے قیامت تک پیدا ہوتا رہتا ہے۔

ساتواں مقدمہ

اس مقدمہ میں احادیث وتفاسیر شیعہ ہر ایک سورۃ کے متعلق ایک جگہ جمع کی گئی ہیں جن سے اس تفسیر میں مدد لی جائے گی

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ

اِھْدِنَا کی تفسیر وترجمہ عوام الناس (یعنی علمائے اہل سنت) تو یہ کرتے

ہیں کہ ہم کو ہدایت کر۔ مگر کتاب المعانی وتفسیر امام عسکریؑ میں یہ ہے کہ شیعان علی چونکہ صراط مستقیم پر پہلے ہی سے ہدایت یافتہ ہیں اس لئے انکا ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ۔ ترجمہ مقبول ص۲ حاشیہ نمبر۴

معانی الاخبار میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ صراط مستقیم سے مراد امام ہے اور ایک روایت میں کل ائمہ مراد ہیں۔ اور چونکہ اس میں چودہ حروف ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ چودہ کا جو راستہ ہے وہی صراط مستقیم ہے۔

ترجمہ مقبول ص۲ حاشیہ نمبر۵

المغضوب سے مراد یہودہیں خواہ امت سابقہ کے ہوں یا اس امت کے۔

ترجمہ مقبول ص۲ حاشیہ نمبر۷

الضّالین سے مراد نصارےٰ ہیں خواہ پہلی امت کے ہوں یا اس امت کے۔

ترجمہ مقبول ص۲ حاشیہ نمبر۸

سابقین مفسرین شیعہ بتاتے تھے مغضوب سے مراد صحابہ ضالین سے مراد اہل سنت۔

سورۃ البقرۃ مدنیۃ

الٓمّٓ خدائے تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہیں حروف مقطعات قرآنی کا یہ ایک جزو ہے ان سب کو ملا کر اسم اعظم بنالینا یا نبی کا کام ہے یا امام کا۔ ترجمہ مقبول ص۲ حاشیہ نمبر۱

مجمع البیان میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کا خلاصہ حروف مقطعات ہیں۔

ذالک الکتاب تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ حاشیہ نمبر۲

بالغیب سے مراد قیام قائم علیہ السلام و مسائل رجعت وغیرہ وغیرہ۔ حاشیہ نمبر۱۰

معانی الاخبار۔ مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ینفقون کے یہ معنی مروی ہیں کہ ہم نے جو علم انھیں دیا ہے اُسے پھیلاتے ہیں۔ ترجمہ مقبول ص۳ نمبر۲
ومن الناس سے مراد خلیفۂ اول و ثانی اور منافقین میں سے جو انکے ہمسر ہیں۔
تفسیر امام حسن عسکری میں ایک طولانی قصہ لکھکر ابوبکرؓ و عمرؓ اور نو صحابہ مہاجرین وانصار کو شریک کیا ہے۔ حاشیہ نمبر۲ ص۴۔
فی قلوبھم کی تفسیر یہ ہے کہ نبی اور وصی اور مومنین کی طرف سے کینہ وحسد وغم وغصہ۔ ترجمہ مقبول ص۴ حاشیہ نمبر۵۔
امن الناس سے مراد سلمانؓ و اباذرؓ و عمارؓ و مقدادؓ۔ حاشیہ نمبر۱ ص۵
امن السفھاء سے مراد وہ لوگ جو نبی اور وصی اور انکے اصحاب سے ڈرتے رہتے تھے۔ ص۵ حاشیہ نمبر۲۔
وادعوا شھداءکم خطاب ہے اے منافقو تم اُن ملحدوں کو بلالو جنھیں آل محمدؐ کے مقابلہ میں تم نے امام سمجھا تھا۔ ص۷ حاشیہ نمبر۱۔
عھد اللہ سے مراد علی مرتضےٰ کی امامت اور انکے شیعوں کی محبت وکرامت کے بارہ میں لیا گیا تھا۔ حاشیہ نمبر۱ ص۸
خلیفہ معصوم اور نوری مخلوق یعنی فرشتوں کا اجماع کامل خدا کے نزدیک حجت خدا کی تعیین کے بارہ میں باطل ٹھیرا تو گنہگار خاکی بندوں کا اجماع ناقص خود خلیفہ کے مقرر کرتے ہیں کس درجہ باطل ہوگا۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۸۔
علم الاسماء سے مراد علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و ائمہ اولاد حسینؑ اور اُن سب کے شیعوں کے نام۔ اور اُن کے سرکش دشمنوں کے نام۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں۔ واللہ وہ اسماء ہم ہیں۔ تفسیر برہان حاشیہ نمبر۱ صفحہ ۹
عرضھم یعنی محمدؐ و علیؑ و ائمہؑ کے نور فرشتوں کو دکھلائے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹

آمنُوا کا خطاب اللہ منافقوں سے بھی کرتا ہے۔

هٰذِہِ الشجرۃ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے علم کا درخت مراد ہے (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۹)

العیون میں ہے کہ آدم و حوّا نے نافرمانی نہیں کی کیونکہ ؐ نہ باقر نے فرمایا تھا نہ کہ

تاکلا۔ (صفحہ ۹ حاشیہ نمبر ۵)

مِن ربّہ کلمات سے یہ کلمات مراد ہیں اللّٰھم بجاہ محمدؐ و علی و فاطمہ و الحسن والحسین والطیبین من آلھم۔ یعنی اے اللہ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور انکی آل میں سے جو معصوم ہیں انکے مرتبہ کے لحاظ سے میری توبہ قبول فرما۔ (حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۰)

اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام

اوفوا بعھدی سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ محمدؐ و علی و اولاد علی پر ایمان لائیں گے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم علی کی ولایت جو خدا کی طرف سے فرض ہے تسلیم کرو۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۰)

لاتلبسوا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ امر محمدؐ و وصی محمدؐ سے ڈرو اور حق نبوت و امامت کو باطل کے ساتھ پوشیدہ نہ کرو۔ (صفحہ ۱۰ حاشیہ نمبر ۴)

اَقیموا الصّلوٰۃ سے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا بھی مراد ہے مگر اس حالت میں کہ اُن کے احکام کا پابند ہو ان کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہو۔ اور اُن سے نہ کوئی مخالفت رکھتا ہو۔ اور نہ اُن کے مخالفوں کا دم بھرتا ہو۔ (حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۱)

آتوا الزکوٰۃ سے مراد صدقہ فطرہ (حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

نعمتی سے مراد یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام نے اپنی امت سے محمدؐ و آل محمدؐ پر ایمان لانے کا پختہ عہد و اقرار لیا تھا۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱)

واتقوا یوما تفسیر امام عسکری میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یوم سے مراد

یوم الموت - ورنہ قیامت میں تو ہم اور ہمارے کامل شیعہ سلمانؓ و مقدادؓ و ابوذرؓ و عمارؓ وغیرہ اپنے کروڑ شیعوں کی ہر طرح سے حمایت و شفاعت کریں گے - اور چہاردہ معصومین شیعوں کو جہنم سے اٹھا لائیں گے جیسے باز اپنے شکار کو اچک لیجاتا ہے۔ یا کبوتر دانہ کو چن لیتا ہے - اور ایک گنہگار شیعہ کے عوض لاکھ ناصبی جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے - (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۱)

الکتاب سے توریت مراد ہے - (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۲)

والفرقان سے مطلب یہ ہے کہ موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل سے علیؑ اور انکی اور اولاد کے خیر الوصیین ہونے کے اقرار کا عہد لے اور اسی طرح ان کے شیعوں کے خیر الامم ہونے کے یقین کا - (حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۲)

فاقتلوا انفسکم کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے حکم دیا کہ محمدؐ و آل محمد کا واسطہ دیکر دعا مانگو بچھڑا پوجنے والے بھی واقف ہو گئے اور اسی طرح دعا مانگی تو ان کا گناہ معاف کر دیا - (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۲)

لن نؤمن لک کی تفسیر امام عسکریؑ میں ہے کہ جب موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے علیؑ و اولاد علیؑ کی امامت کا اقرار لینا چاہا تو بنی اسرائیل کے عذر پر بجلی گری اور سب مر گئے - بقیہ سے موسیٰ نے فرمایا کہ اب کیا کہتے ہو - انکی درخواست پر موسیٰؑ نے دعا کی تو وہ لوگ پھر زندہ ہو گئے اور کہا کہ ہم کو جہنم میں لیجا رہے تھے محمدؐ و علیؑ کے آواز دینے پر فرشتوں نے چھوڑ دیا - (حاشیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۲)

و اذ استسقیٰ موسیٰؑ نے ان لفظوں میں دعا کی تھی کہ الٰہی بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و بحق حسنؑ و حسینؑ اور بحق اُن کی عترت کے پانی دے - (یہ بات قابل غور ہے کہ واسطہ چودہ کا دیا اور چشمے بارہ جاری ہوئے) - حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۲-

بعصاک الحجر کی تفسیر تفسیر مجمع البیان و عیاشی و کافی و الاکمال میں امام باقرؑ

سے روایت ہے کہ جس وقت قائم آل محمدؑ مکہ سے خروج کریں گے تو منادی پکارے گا کہ کوئی شخص کھانا و پانی نہ لے حجر موسیٰ اُن کے ساتھ ہوگا۔ جہاں اُتریں گے اس سے چشمہ جاری فرما دینگے اس سے بھوکوں کا پیٹ بھر جائے گا پیاسے سیراب ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ نجف پہونچنے تک جاری رہے گا۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۲

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ سے مراد وہ تعریف ہے کہ جو محمدؐ اور انکی عترت طاہرہ کے معجزات انبیا اور اللہ کی کتابوں میں ہیں۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا تفسیر امامؑ میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ گنہگار رفتہ رفتہ ولایت وصی رسولؐ وغیرہ کا بھی منکر ہو جاتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۴

فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ تفسیر امام عسکریؑ میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ اے ہمارے شیعو خدا نے جو توفیق تمکو دی ہے اس کا شکریہ ادا کرو کہ تم خاک پر سجدہ کرتے ہو۔

(صفحہ ۱۵ حاشیہ نمبر ۱)

فَذَبَحُوْهَا جس شخص سے یہ گائے خریدی گئی وہ علی مرتضیٰؑ اور اُن کی اولاد کی بزرگی تسلیم کر لینے کے متعلق بڑا خوش اعتقاد تھا۔

اور مقتول جو زندہ ہوا تھا اُس نے علیؑ اور اولاد علیؑ کا واسطہ دیکر خدا سے دعا کی کہ اس کو کچھ عرصہ کے لئے زندگی عطا فرمائے تو وہ دونوں جورو خاوند ستر برس زندہ رہے اور ساتھ ہی مر گئے پھر خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اگر قاتلین بھی ان بزرگواروں کا واسطہ دیکر دعا کرتے تو ہم ان کا راز بھی فاش نہ کرتے پھر پچاس لاکھ اشرفی میں گائے خریدنے والوں نے اپنے مفلس ہو جانے پر گریہ وزاری کی تو موسیٰؑ نے فرمایا کہ تم بھی محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دیکر دعا کرو تو اللہ نے حکم دیا کہ فلاں خرابہ کے فلاں موقع کو کھودیں تو وہاں ایک کروڑ اشرفی نکلی محمدؐ و آل کا یہ ادنیٰ صلہ ہے کہ مال دو چند ہو گیا۔ (حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۶)

احاطت بہ کی تفسیر تفسیر امام عسکریؑ میں بیان ہے کہ وہ بدی تولی سے ہٹاوے پس وہ علی مرتضیٰؑ اور ان کے جانشینوں کی ولایت کا انکار کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۸)

و بالوالدین احسانا کافی میں امام صادقؑ سے اور امیر المومنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں اور علیؑ دونوں اس امت کے باپ ہیں۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۹

والیتمیٰ سب سے بڑا یتیم وہ ہے جو اپنے امام کی خدمت تک نہ پہونچ سکے کہ ان سے علوم دین اور احکام خدا معلوم کرے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹

والمسٰکین محبان محمدؐ و آل محمدؐ سے وہ زیادہ مستحق امداد ہیں جو دشمنوں کا دینی معاملہ میں مقابلہ کریں۔ پس جو شخص انکو علمی قوت پہونچا کر اس لایق کرے کہ وہ نواصب خوارج کے حملوں کو دفع کر سکیں اور گمراہ نہ ہونے پائیں اس کا درجہ سب مواسات کرنے والوں سے زیادہ ہوگا

حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹

ثُمَّ اَنْتُمْ کی تفسیر میں گویا خود رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد اس امت کے یہودی ہیں جو میری سب سے افضل اولاد کو قتل کرے گا۔ میری شریعت اور سنت کو بدل ڈالے گا۔ میرے حسین کو اس طرح قتل کرے گا جسطرح اگلے یہودیوں نے یحییٰؑ اور زکریاؑ کو قتل کیا تھا۔ اور قیامت سے پہلے پہلے خدائے تعالیٰ اس گروہ پر اولاد حسین میں سے مہدیؑ کو مسلط فرمائے گا کہ اُن حضرت کے مددگار انکو فی النار کر دیں۔ صفحہ ۱۹ حاشیہ نمبر ۷

وھو محرم کے متعلق تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت جناب ابوذر غفاریؓ اور عثمان بن عفان کی شان میں نازل ہوئی مع ایک طولانی قصہ اور ضمیمہ کے۔

حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۰

اَفَکُلَّمَا کے متعلق بظاہر تفسیر یہ ہے کہ تم لوگ محمدؐ و علیؑ کے قتل کا ارادہ کرتے ہو اور باطن آیت کا مطلب بروایت امام باقرؑ مندرجہ تفسیر قمی۔ وہ منافقین مراد ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں قتل رسولؐ کا ارادہ کیا تھا۔ اور ایکدفعہ مدینہ میں قتل جناب امیرؑ کا۔ اور اس قصد کی بناء وہ حسد تھا جو علیؑ ابن ابی طالب کی بزرگی و شان کی اظہار کے سبب انکے دلوں میں رسولؐ کی طرف سے پیدا ہوگیا تھا۔

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اگر محمدؐ علیؑ کی محبت کا کسیوقت بھی ذکر کریں جسے تمہارا دل قبول نہیں کرتا تو کیا تم اکڑی ہی رہوگے اور آل محمدؐ کے ایک گروہ کو جھٹلایا ہی کروگے اور ایک کو قتل کردیا کروگے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۰

فتمنوا الموت جناب مصطفےٰؐ اور علیؑ مرتضےٰ اور انکی اولاد کا تو یہ دعویٰ تھا کہ خدا کے دوست ہم ہیں اور جو ہمارے مخالف ہیں وہ خدا کے دوست نہیں ہوسکتے

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۲

عدوا لجبریل تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مروی ہے کہ اس طرح اس امت کے یہودی یعنی نواصب کی مذمت فرمائی ہے کہ وہ جبرائیل و میکائیل و دیگر فرشتگان سے عداوت رکھتے تھے کہ وہ علیؑ کی امداد کے لئے نازل ہوتے رہے۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۳

واتبعوا کے متعلق تفسیر قمی و تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ شیطان کا قصہ علم سحر کے ایجاد وغیرہ کے کفار سمجھتے تھے کہ ہم کو محمدؐ و علیؑ کی اطاعت سے استغنا ہوجائے۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۴

راعنا کے متعلق امام موسی کاظمؑ طولانی قصہ یہودیوں کا بیان کرکے فرماتے ہیں کہ سعد بن معاذ انصاری اس کو سمجھ گئے۔ اور کہا کہ اگر مجھکو یہ بات پسند نہوتی

کہ رسولؐ خدا کے بھائی اور وہی جناب علیؑ ابن ابی طالب پر جو ہو رامت میں آنحضرت کے نائب ہیں کس طرح تقدیم کروں وغیرہ وغیرہ۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۵

آیۃ ماننسخ کے متعلق امام حسن عسکریؑ اور امام تقیؑ اور امام ابو جعفرؑ اور امام جعفر صادقؑ بعد ایک طولانی قصہ کے فرماتے ہیں کہ قرآن میں اونسھانہ تھا یعنی بغیر الف اور واو کے تھا۔ اس آیہ قرآن میں لفظ آیت سے مراد امام ہیں۔ مطلب خدا کا یہ ہے کہ ہم کسی امام کو اس دنیا سے اس لئے نہیں اٹھاتے کہ اسکا ذکر فراموش ہو جاوے بلکہ اٹھانے سے پہلے اس کے صُلب سے ایک شیر پھر پیدا کر دیتے ہیں جو اس کے مثل امام ہوتا ہے۔ صفحہ ۲۵ حاشیہ نمبر ۲

لن یدخل الجنۃ کے متعلق تفسیر امام حسن عسکریؑ میں حضرت علی سے اور پھر امام جعفر صادقؑ سے بعد طولانی حکایت کے منقول ہو کہ رہی وہ بجنت جو احسن طریقہ سے نہ ہو وہ حرام ہے جسے خدائے تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر حرام کیا ہے۔

صفحہ ۲ حاشیہ نمبر ا

الذین آتیناھم کے متعلق تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی اور کتاب کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں۔ صفحہ ۲۸ حاشیہ نمبر ۳

آیہ واذ ابتلیٰ ابراھیم کے متعلق کتاب الخصائل میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ وہی کلمات تھے جو آدم کو ملے تھے اور جس کی بدولت اُن کی توبہ قبول ہوئی تھی یعنی اے پروردگار میرے میں تجھ سے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؓ و حسن و حسینؑ کے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ تو میری توبہ قبول فرما کسی نے سوال کیا کہ اتمھن کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ قائم آل محمد اور کل اوصیاء رسولؐ کی بزرگی تسلیم کرلی۔

کتاب کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے ابراہیمؑ کو

نبی مقرر کرنے سے پہلے عبد مقرر کیا۔ رسول مقرر کرنے سے پہلے نبی بنایا اور خلیل بنانے سے پہلے رسول بنایا۔ اور امام بنانے سے پہلے خلیل بنایا اور سب ابج طے ہونے کے بعد امام بنایا۔ کوئی مشرک قیامت تک امامت کو رتبہ کو نہیں پہونچ سکتا زید ہو یا عمرو یا بکر۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۹

من الثمرات تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ لوگوں کے دل اہلبیت کی طرف مائل کردے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۲۹

امة مسلمة سے مراد اہلبیت ہیں۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۳۰

ملة ابراهيم کے متعلق کتاب المجالس میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ ملت ابراہیمؑ پر صرف ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں اور کوئی نہیں۔ صفحہ ۳۰ حاشیہ نمبر ۵

صبغة الله سے مراد عہد ولایت۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۲ حاشیہ نمبر ا

امة وسطاً کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں چند حدیثیں وارد ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں۔ حلال وحرام خدا سے ہم واقف ہیں اور جس نے جو کچھ ضائع و باطل کردیا اس کی گواہی ہم دینگے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس سے تمام مسلمان اہل قبلہ مراد ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۳

یعرفونه کے متعلق تفسیر قمی میں حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے شان میں نازل ہوئی۔ قول مقبول۔ جو نبی کو یہود و نصاریٰ سے پیش آیا وہی ان کے اوصیا کو اس امت کے یہودی و نصاریٰ سے پیش آیا کہ ان کے مراتب سے انکار کیا اور ان کے حق کو جان بوجھکر چھپایا۔ اور ان کے پیرو برابر چھپاتے رہتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۴

یات بکم اللہ کے متعلق کتاب اکمال الدین و تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۵

ان الذین یکتمون کے متعلق تفسیر صافی میں ہے کہ اس سے مراد علمائے یہود ہیں جو محمدؐ و علیؑ کی شہادت دینے والی تعریف کرنے والی حلیہ مبارک بتانے والی آیتوں کو چھپاتے تھے اور وہ ناصبی مراد ہیں جو فضائل علی قرآن میں نازل ہوئے ہیں انکو چھپاتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۷

یلعنھم اللہ کے متعلق احتجاج اور تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مروی ہے بعد ایک قصہ طولانی کے اور ابلیس و فرعون و ثمود اور اُن لوگوں کے جنھوں نے آپ حضرات کے ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کیا اور آپ کے القاب سے اپنے آپ کو ملقب کیا۔ انکی جگہ پر غصبًا بیٹھ گئے۔ اور ان کی سلطنت کے ظلمًا و جبرًا حاکم ہو گئے (مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ عثمانؓ ذی النورین) حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۷

کحب اللہ کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ واللہ اس آیت میں محبت کرنے والوں سے فلاں و فلاں (ابوبکر عمر و عثمان) کے دوست مراد ہیں جنھوں نے علی امام دین منجانب اللہ کو چھوڑ کر ان کو امام بنالیا۔ پھر فرمایا واللہ ائمہ جور وہ خود ہیں اور ظالم اُن کے پیرو کار۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۳۸

اشد حبا للہ سے مراد آل محمدؐ ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۸

واذ تبرأ الذین اتبعوا کے متعلق الاختصاص میں بروایت شیخ مفید اور امالی میں بروایت شیخ صدوقؒ امام صادقؑ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن منادی پکاریگا کہ زمین پر جو خلیفہ اللہ تھا وہ کہاں ہے حضرت داؤدؑ کھڑے ہوں گے اُن کو منجانب اللہ جواب دیا جائے گا کہ تم مراد نہیں۔ پھر وہی پکارا جائے گا۔ علیؑ ابن ابی طالب کھڑے

ہوں گے تب کہا جائے گا کہ اے گروہ خلایق یہ علی خلیفہ خدا و حجت تھے جو ان کے ساتھ میں تھا انکے ساتھ جائے اور جو دوسروں کو (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کو امام سمجھتا تھا وہ ان کے پیچھے جائے جہاں وہ جائیں حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۳۸

وما ھم بخارجین من النار کے متعلق تفسیر برہان میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علیؑ مرتضیٰ کے دشمن جو ابدالآباد جہنم میں رہیں گے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۹

غیر باغ ولا عاد کے متعلق کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ وہ بھی مراد ہے جو امام پر خروج کرے اور عاد سے مراد غاصب ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۰

(اہل فہم و علم سمجھ لیں کہ حضرت کس کس کو مراد لیتے ہیں) علامہ مقبول احمد شمیم امروہی کا شعر نقل کرتے ہیں۔

علی سا گر مرا مولا نہ ہوتا ؍ عمر کے منہ میں یوں لولا نہ ہوتا[1]

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۰

فی الباساء کے متعلق مولوی مقبول احمد تفسیر فرماتے ہیں (ابلیس اور اس کے پیروؤں سے زیادہ کوئی دشمن نہیں) پس محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج بھیجکر انکو دفع کرنا دشمنان خدا سے لڑنے کا ثواب رکھتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۱۔ (شیعوں کی اصطلاح خاص میں ابلیس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول لعنۃ اللہ علی الظالم الاول مجلس میں ایک شخص کے کہنے پر جب ہر طرف سے جوتے پڑتے تھے تو اس نے کہدیا بھائیو میری مراد ابلیس سے تھی کہ وہی پہلا ظالم جس پر علمائے امامیہ اُن کی ذہانت اور فراست کی تعریف کرتے ہیں۔

مقبول احمد نے اس اپنے فقرہ کو بریکٹ میں لکھکر اپنی ذہانت کو پیش کیا ہے

السمٰوٰت کے متعلق مولوی مقبول احمد تفسیر اشتہار فرماتے ہیں کہ اس سے

[1] شعر اہل و ابصار حضرات دلنشین گالیاں دیا ہی کرتے ہیں اس کا مطلب یوں ہاتی شمیم کا شعر اسی قبیل سے ہے کہ اس نے مولیٰ کا قافیہ لولا لکھا وہ شیعہ انکو ایسا ہوا کہ الا بھی بھولا۔ یہ شعر یوں خوب ہوتا ہے عمر سا گر مرا مولیٰ نہ ہوتا ؍ تو دامادوں میں وہ اولیٰ نہ ہوتا
سیاہ یوں خوب ہوتا ہے نہ ہوتا گر عمر کی میرا مولیٰ ؍ تو دامادی کو وہ ہوتا نہ اولیٰ۔ (نوٹ از جانب کاتب جمیل)

زیادہ کوئی فقر نہیں ہے کہ مومن (شیعہ) مضطر ہو کر دشمنان آل محمد (سنیوں) سے اپنی حاجت روائی کا طالب ہو اور اس پر صبر کرے۔ اور جو مال اُنسے ملے اُسے مال غنیمت سمجھے اُن پر لعنت کرتا رہے۔ اور معصومین کی ولایت کا ذکر اُس مال کی امداد سے تازہ کرتا رہے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۴

(جیسا مقبول احمد اور اڈیٹران اصلاح وشمس واثنا عشری و دیگر علمائے شیعہ آجکل اپنی تصنیفات وتحریرات میں تحریر کرتے رہتے ہیں) فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حین البأس کی تفسیر میں مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ علی مرتضیٰ پر درود بھیجے اولیاے خدا کا ساتھ دے اعدائے خدا کا دشمن رہے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۴

اطہرنا بحیم کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ حکم عام جماعت مسلمین کے لئے ہے نہ خاص اہل ایمان کے لئے ہے اہل علم سے مخفی نہیں کہ عامہ سے مراد سنی خاصہ سے مراد شیعہ۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۴۲

خیراً الوصیۃ کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اموال مردم میں ایک حق امام زماں کے لئے بھی قرار دیا ہے کہ کم سے کم چھٹا زیادہ سے زیادہ ایک تہائی۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۴۲

علی الذین من قبلکم سے مراد انبیاے سابقین ہیں اُن کی اُمتیں مراد نہیں۔

او علی سفر کے متعلق بہت سی حدیثوں میں ائمہ معصومین سے منقول ہے کہ جو شخص سفر جائز میں ماہ مبارک رمضان کے روزے رکھے وہ ایسا ہی ہے جیسے وہ شخص جو حالت اقامت میں روزے نہ رکھے۔ امام باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سفر میں خود روزہ افطار کیا اور نماز کو قصر کیا اور اپنے ساتھ والوں کو قصر و افطار کا حکم دیا۔ جن لوگوں نے افطار نہیں کیا اُن کو رسول اللہ صلعم نے نافرمان فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ یہ لوگ قیامت تک نافرمان رہیں گے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم

ان کو اور اُن کی اولاد کو پہچانتے ہیں۔

مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ مخالف فرقہ (یعنی اہل سنت) سے بیشتر نافرمان اصحاب کے قول پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۴

فمن شہد کے متعلق التہذیب میں امام صادقؑ سے وارد ہے کہ جب ماہ رمضان شروع ہو جائے تو کسی شخص کو بلا ضرورت سفر جائز نہیں۔ اور جائز سفر یہ ہو سکتا ہے۔ حج۔ عمرہ۔ اپنے مال کی تلف کا اندیشہ۔ اپنے بھائی کی ہلاکت کا اندیشہ اور اگر بھائی کے مال کی تلف کا اندیشہ ہو تب اس کو خود سفر کرنے کی ضرورت نہیں مگر تیئیسویں شب گزر جانے کے بعد مضایقہ بھی نہیں۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۴۴

الی اللیل سے مطلب یہ ہے کہ جانب مشرق کی سُرخی جاتی رہے اور سیاہی اوپر سے اٹھکر پھیلتی ہوئی سر سے گزر جائے۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۴۵

الی الحکام کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد حکام جور ہیں نہ عدل تفسیر قمی میں ہے کہ چونکہ خدا جانتا تھا کہ حکام جور ہونگے اس لئے پہلے ہی سے ممانعت کر دی۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۴۵

وا توا لبیوت من ابوابھا احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ خدا نے علم کے اہل مقرر کئے ہیں اور کل بندوں پر ان کی اطاعت اپنے اس قول سے واجب فرما دی ہے۔ بیوت سے مراد بیوت علم اور وہ انبیا ہیں اور ابواب سے مراد اُن کے اوصیاء ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم وہ بیوت ہیں جن کے دروازوں میں سے آنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔ ہم خدا کا دروازہ ہیں ہم اُسکے گھر ہیں جسمیں آنا چاہئے پر جس نے ہماری متابعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ تو بیشک گھروں میں دروازوں سے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا۔........ اب تو اس نے خود

ہم کو اپنا دروازہ اپنی صراط۔ اپنی سبیل مقرر کیا ہے پس جو جو ہماری ولایت سے عدول کرنے والے ہیں اور غیروں کو ہم پر فضیلت دینے والے ہیں انھیں کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ عن الصراط لناکبون یعنی بے شک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حقیقی راہ سے ہٹ جانے والے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۶ صفحہ ۴۵

فلا یسرف فی القتل کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی طرف سے کسی پر زیادتی نہ ہوگی سوائے قاتلان حسینؑ کی اولاد کے۔ علل الشرائع میں منقول ہے کہ کسی نے امام رضاؑ سے دریافت کیا کہ یا ابن رسول اللہ آپ امام جعفر صادقؑ کی اس حدیث کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد (امام مہدیؑ) خروج فرمائیں گے تو وہ قاتلان حسینؑ کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے کردار کے عوض قتل کریں گے۔ فرمایا بے شک ایسا ہی ہوگا۔ بوجہ اس کے کہ وہ اولاد قتل حسینؑ سے راضی ہیں اس لئے امام مہدیؑ قتل کریں گے۔

صفحہ ۴۶ حاشیہ نمبر ۱

اتموا الحج کے متعلق کافی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ حج کی تکمیل زیارت امام پر موقوف ہے اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص حج کرے اُسے لازم ہے کہ ہماری زیارت پر اختتام کرے کہ حج کا اتمام اس پر موقوف ہے۔ مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں ان کے مشاہد کی زیارت ان کی ملاقات کی قائم مقام ہے۔

صفحہ ۴۷ حاشیہ نمبر ۱

فاذکروا اللہ کے متعلق تفسیر جناب امام حسن عسکریؑ میں منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علی مرتضیٰ سید الاوصیا پر درود بھیجو وغیرہ وغیرہ۔ صفحہ ۴۸ حاشیہ نمبر ۵

ومن الناس من یعجبک کے متعلق تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت

اول وثانی (یعنی ابُوبکر خلیفہ اول وعمرؓ خلیفہ ثانی) کے بارے میں نازل ہوئی اور ایک روایت کے بموجب صرف ثانی کے بارے میں اور ایک روایت کے بموجب معاویہ کے بارہ میں بھی۔ صفحہ ۴۹ حاشیہ نمبر ۳

ویھلك الحرث والنسل کے متعلق تفسیر قمی اور تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ حرث سے مراد دین اور نسل سے مراد انسان (اور یہ ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی) دیکھو ضمیمہ مقبول واصلاح۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۹

امة واحدة کے متعلق تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ ذکر نوحؑ سے پہلے کا ہے۔ ایک دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ سب گمراہی میں تھے۔ اور اوصیاے آدمؑ ان کے خوف سے تقیہ کئے ہوئے تھے اور اظہار دین کی جراءت نہ کرسکتے تھے۔ کیونکہ قابیل کی طرف سے انکو قتل کی دھمکی دیجاتی تھی

صفحہ ۵۱ حاشیہ نمبر ا

ویسئلونك عن المحیض میں متطہرین کی تفسیر میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ لوگ پہلے پتھر اور ڈھیلوں سے استنجا کیا کرتے تھے پھر پانی سے کرنے لگے پھر وضو کا حکم آیا جسے رسول خدا صلعم نے کرکے دکھایا۔ اسی کی پسندیدگی کے بارے میں خدائے تعالےٰ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۵۴

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

انّےٰ شئتم کے متعلق تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ جس وقت تمھارا جی چاہے مباشرت کرلو۔

التہذیب میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ مطلب یہ ہے کہ سامنے سے جماع کرد یا پس پشت سے لیکن قبُل مراد ہے دُبر ہرگز نہیں وطی فی الدبر اس آیت سے بھی اور من حیث امرکم اللہ سے حرام ہے۔ صفحہ ۵۵ حاشیہ نمبر ا

اذ قالوا لنبی لھم کے متعلق تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام باقرؑ کی روایت کے مطابق یہ نبی اشموئیل تھے جس کی عربی اسمٰعیل ہوتی ہے۔ اور ایک اور روایت کے بموجب ارمیا تھے اس زمانہ میں بنی اسرائیل میں نبوت اور سلطنت ایک گھرانے میں جمع نہ ہوتی تھی بلکہ نبوت تو اولاد لاوے ابن یعقوب میں اور سلطنت اولاد یوسف میں۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۶۲

فمنھم من امن ومنھم من کفر کے متعلق کافی میں حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ اصحاب جناب رسالت مآب صلعم نے بعد آنحضرت کے یقیناً اختلاف کیا اور بعض انہیں سے مومن رہے اور بعض کافر ہو گئے۔

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امیرؑ سے جنگ جمل میں دریافت کیا گیا کہ یہ لوگ بھی اللہ اکبر کہتے ہیں اور ہم بھی۔ یہ لوگ لا الہ اللہ کے قائل ہیں اور ہم بھی یہ لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی تو حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ہم تو وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور یہ وہ ہیں جو کافر ہو گئے۔ صفحہ ۶۵ حاشیہ نمبر ۳

کرسیہ کے متعلق التوحید میں ہے کہ امام صادقؑ سے عرش و کرسی کے بارہ میں دریافت کیا گیا فرمایا کہ ایک صورت تو یہ ہے کہ عرش سے مراد تمام مخلوق ہے اور کرسی ان سب کا ظرف ہے اور ایک صورت یہ ہے کہ عرش سے مراد وہ علم ہے جس پر خدا نے اپنے انبیا اور رسولوں اور حجتوں کو مطلع فرمایا ہے اور کرسی سے مراد وہ علم ہے جس پر ان میں سے کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۶۶

بالطاغوت کے متعلق تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا۔ حاشیہ نمبر ۳

بالعروۃ الوثقٰی کافی میں ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ اس سے ہم اہلبیت کی مودت مراد ہے۔ لا انفصام لھا کے متعلق معانی الاخبار میں رسول اللہ صلعم سے

منقول ہے کہ جسے یہ منظور ہو کہ وہ ایسی مضبوط رسی پکڑے جو کبھی نہ ٹوٹے اُسے لازم ہے کہ میرے بھائی اور میرے وصی علیؑ کی ولایت قبول کرے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۲۲ من النور الی الظلمات کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد آل محمدؐ ہیں اور ظلمات سے مراد ان کے دشمن۔ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صادقؑ سے عرض کی کہ میں بہت لوگوں سے ملتا جلتا ہوں تو مجھے اس سے تعجب آتا ہے جو لوگ آپ سے تولی نہیں رکھتے اور فلاں فلاں (اشارہ ابوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ) کے دوست دار ہیں اُن میں امانت و سچائی اور وفا پائی جاتی ہے۔ اور جو لوگ آپ کے دوست دار ہیں ان میں نہ امانت ہے نہ وفا نہ سچائی۔ ابن ابی یعفور کا قول ہے کہ امام یہ سنکر سیدھے ہو بیٹھے اور مثل ایک غصہ ور شخص کے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص امام ظالم کی ولایت کا قایل ہوا ور ایسے امام کو مانتا ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ تو اس کا کوئی دین نہیں ہے اور جو امام عادل کی ولایت کا قائل ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے ہے۔ اُس پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیئے۔ میں نے عرض کی کہ اُن کا کوئی دین ہی نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب بھی نہیں۔ فرمایا کہ ہاں اُن کا کوئی دین نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب نہیں۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی یعنی گناہوں کی تاریکی سے توبہ و مغفرت کی روشنی کی طرف بوجہ ولایت امام عادل و منصوص من اللہ منتقل کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا والذین کفروا۔ الی آخرہ اس سے یہ مطلب ہے کہ پہلے وہ نور اسلام میں تھے جب امام ظالم کی اطاعت کی جو خدا کی طرف سے نہ تھا تو ایسوں کی ولایت تاریکی کفر کی طرف لے گئی نتیجہ یہ ہوا کہ کفار کے ساتھ خدائے تعالیٰ نے اُن کے لئے بھی جہنم واجب کر دیا۔ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ "والذین کفروا" سے عام کافر مراد نہیں ہیں۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ حاشیہ نمبر ۱ خالدون تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ

کے دشمن گو کتنے ہی بڑے عابد و پرہیزگار ہوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

صفحہ ۷، حاشیہ نمبر۱

لا تبطلوا صدقاتکم کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت عثمان و معاویہ اور اُن کے پیروؤں کے بارے میں نازل ہوئی۔

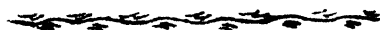
حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۶۹

ابتغاء مرضات اللّٰہ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ صفحہ ۶۹ حاشیہ نمبر۲

للفقراء تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی اور وہ مہاجرین میں سے کوئی چار سو آدمی تھے جو مسجد رسولؐ کے ایک چھتہ میں رہتے تھے اور اپنا وقت علم دین حاصل کرنے اور عبادت میں صرف کرتے تھے۔ صفحہ ۲، حاشیہ نمبر۱

الذین ینفقون تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ کے پاس کسی وقت صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا ان میں حضرت نے ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک درہم خفیہ ایک علانیہ خیرات کر دیا۔ رسول اللہ صلعم کو خبر ہوئی پوچھا اے علی ایسا تم نے کیوں کیا عرض کی کہ خدا کا وعدہ پورا کرنے کے لئے۔ صفحہ ۲، حاشیہ نمبر۲

یحاسبکم تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات واجب فرمائی ہے کہ اس شخص کو ہرگز جنت میں داخل نہ کرے جس کے دل میں (خلیفہ) اول و ثانی کی محبت ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔ صفحہ ۶، حاشیہ نمبر۱



سورۂ آل عمران مدنیہ

آیات محکمات وہ آیتیں ہیں جن کی عبارتیں صاف ہیں ان میں کچھ اجمال یا کنجلک نہیں۔ صفحہ ۷ حاشیہ نمبر ۱

واُخر متشابہات وہ آیتیں ہیں جن میں مختلف احتمال پیدا ہوسکتے ہیں اور جن کا مقصد بغیر کامل غور و خوض کے ظاہر نہیں ہوسکتا۔ اور غرض اصلی ان کی یہ ہے کہ علماے ربانیین کی فضیلت تمام مخلوق پر ظاہر ہوجائے کہ وہ کس طرح انکے معانی استنباط کرکے بتلا سکتے ہیں اور کیونکر ان کا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں اور کس طرح اُن کے ذریعے سے توحید اور معرفت خدا تک پہونچا سکتے ہیں۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے اس آیت کی تاویل میں منقول ہے کہ محکمات سے مراد جناب امیر و ائمہ ہیں اور متشابہات سے مراد فلاں و فلاں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۷

والراسخون کافی و تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہیں اور اس کی پوری پوری تاویل سے ہم واقف ہیں۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ پروردگار کو معلوم تھا کہ بدل ڈالنے والے اس کے کلام میں بہت سے تغیرات پیدا کر دینگے اس لئے اُس نے اپنے کلام کو تین قسم پر منقسم فرمایا۔ ایک قسم تو ایسی ہے کہ اُسے عالم و جاہل سب جانتے ہیں۔ ایک قسم ایسی ہے جسے وہی لوگ جانتے ہیں جن کے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہو تمیز صحیح ہے۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لئے کھول دیئے ہیں۔ اور ایک قسم ایسی ہے جس کو سوائے خدا اور انبیا اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جان سکتا۔ اور پروردگار عالم نے ایسا اس لئے کیا کہ اہل

باطل جو میراث رسول پر غاصبانہ قابض ہو جائیں وہ اس علم کا دعویٰ کر سکیں جس میں سے فی الحقیقت خدا نے انکے لئے کوئی حصہ مقرر ہی نہیں کیا ہے بلکہ یہ نوبت پیش آئے کہ جنکو خدا نے اپنا ولی مقرر کیا ہو اور ان کی اطاعت سے خدا پر بہتان باندھ کر اور ان لوگوں کی کثرت پر نازاں ہو کر جو ان کی اعانت و نصرت کو کھڑے ہو گئے ہوں اور خدا اور اس کے رسول سے علانیہ مخالفت کر کے اپنی عزت بنانے کے لئے منکر ہو گئے ہوں۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸۰

فِئَةٌ تُقَاتِلُ (یعنی رسول اللہ اور ان کے اصحاب)۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۹۰

اُخریٰ کافرۃ یعنی مشرکین مکہ۔ صفحہ ۹۰ حاشیہ نمبر ۴

رضوان من اللہ کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ دنیا اور آخرت کی لذتوں میں سے آدمیوں کے لئے کوئی لذت عورتوں سے زیادہ نہیں ہے پھر ان حضرت نے فرمایا کہ اہل جنت جنت میں عورتوں کی صحبت سے زیادہ کسی اور چیز سے خواہش مند نہ ہوں گے نہ کھانے کے نہ پینے کے

صفحہ ۰۰ حاشیہ نمبر ۲

اولو العلم تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ اولو العلم سے مراد انبیا اوصیا اور وہی قسط یعنی عدل پر قائم ہیں۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۸۱

عند اللہ الاسلام اسلام سے مراد ہے توحید خدا کا اقرار اور اس شریعت کی پابندی جس کو جناب رسول اللہ صلعم نے رواج دیا۔ صفحہ ۸۱ حاشیہ نمبر ۲

تؤتی الملک کے متعلق تفسیر عیاشی میں داؤد بن فرقد سے منقول ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں یہ آیت پڑھ کر عرض کی کہ بنی امیہ کو خدا نے بے شک سلطنت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ عوام الناس کا جس طرف خیال جاتا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہے سلطنت تو خدا نے ہم کو عطا کی اور بنی امیہ نے اس کو غصباً لیلیا......

صفحہ ۸۲ حاشیہ نمبر ۱

کفؔ ۸ درصل تقیہ تھا چالاکی سے تُقاۃ لکھدیا ہے۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ ہم کو اپنے دین میں تقیہ کے برتنے کا حکم دیتا ہے (اس آیت میں) پھر ان حضرت نے فرمایا کہ خبردار خبردار ایسا نہ کرنا کہ تم تقیہ کو چھوڑ دو جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور اپنے کو معرض ہلاکت میں ڈالو۔ کیونکہ تقیہ کو چھوڑ دینا تمہارے اور تمہارے بھائیوں کے خون کا بہانے والا تمہاری اور ان کی نعمتوں کا زایل کرنے والا اور اُن کو دشمنان خدا کے ہاتھ سے ذلت پہونچانے والا ہے۔ حالانکہ تم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے بھائیوں کی عزت کرو۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداصلعم فرمایا کرتے تھے کہ جو تقیہ کا منکر ہے وہ ایمان سے بے بہرہ ہے اس لئے کہ وہ خدا کے اس قول (اس آیت کا منکر ہے) امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ابن آدم جس چیز میں تقیہ کرنے کے لئے مضطر ہو جاے اُس میں تقیہ جایز ہے اس لئے کہ اللہ نے اس کے لئے حلال کیا ہے (تقیہ کے بارے میں اس قدر حدیثیں وارد ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ صفحہ ۲۰ حاشیہ نمبر ا

یحبّون اللہ کے متعلق کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ دین سوائے محبت کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔

کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اسرار دین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ جان لے کہ خدا اس سے محبت رکھتا ہے۔ پھر وہ خدا کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ واللہ کوئی بندہ کبھی خدا کا مطیع ہوگا مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ اپنی اطاعت کی حالت میں ہماری اتباع اس کے دل میں ڈال دے گا اور نہ کوئی بندہ ایسا ہے کہ ہماری اتباع کرے اور اللہ اُس کو دوست نہ رکھے اور قسم بخدا جو کوئی ہماری اتباع چھوڑ دے گا ضرور ہم سے بغض رکھیگا

اور جو ہم سے بغض رکھے گا یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی نافرمانی نہ کرے اور جو خدا کی نافرمانی ہی کی حالت میں مرجائے گا خدائے تعالیٰ اُس کو اوندھے منہ جہنم میں گرادیگا۔

حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۸۴

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کے متعلق تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اس طرح تھی۔ آل عمران کے بعد آل محمد۔ تو لوگوں نے اصل کتاب سے لفظ آل محمدؐ کو گرادیا۔

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ لفظ آل محمدؐ اس آیت میں موجود تھا لوگوں نے مٹادیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آل ابراہیم کے بعد آل محمد تھا بجائے لفظ محمدؐ کے عمران بنادیا گیا۔ معانی الاخبار میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اُن حضرتؑ سے آل محمدؐ کے معنی دریافت کئے گئے تھے۔ فرمایا کہ آل محمدؐ وہ ہیں جن کی ازواج اور بیٹیوں کے نکاح خدا نے رسول خدا صلعم پر حرام کئے ہیں امام رضاؑ نے اسی پر استدلال کیا ہے عمران تین گزرے ہیں ایک عمران حضرت موسیٰؑ کے باپ دوسرے عمران جو یعقوبؑ کی ستائیسویں پشت میں تھے تیسرے عمران رسول خدا صلعم کے عم مکرم اور علی مرتضےٰ امیر المومنینؑ کے باپ جنکی کنیت ابوطالب تھی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۸۴

اُنثیٰ کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ بعد قصہ طولانی کے ایک تو مریم بتول تھیں یعنی حیض و نفاس سے پاک۔ دوسرے یہ کہ عمران کی نسل میں بیٹی سے صاحب اعجاز رسول پیدا ہونے والا تھا جس کی پیشینگوئی پہلے سے چلی آتی تھی۔ تاکہ لوگ اس بات کے لئے آمادہ ہو جائیں اور ان کو اس میں شک باقی نہ رہے کہ بیٹی کی اولاد اس شخص کی نسل سے شمار ہوگی جس کی بیٹی ہے اور بیٹی کی نسل سے ہادی پیدا ہوسکتا ہے کہ ان کو پھر کسی طرح آل محمد صلعم کے بارے میں شک اور بیجا گفتگو نہ رہے

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۸۵

کفّلھا زکریا کے متعلق تفسیر یہ ہے کہ مریمؑ کے باپ چونکہ امام تھے مریمؑ امام کی بیٹی تھیں

کہ بنی ما ثان بنی اسرائیل کے رؤسا اور بادشاہ اور ان کی طرف سے حضور خدا میں قربانی گزراننے والے تھے (بحذف قصہ طولانی) حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸۵

قالت ھو من عند اللّٰہ کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے (بحذف قصہ طولانی) جناب امیرؑ گھر میں آئے۔ کھانا رکھا ہوا تھا۔ جناب امیرؑ نے پوچھا کہ فاطمہؑ یہ تمھارے لئے کہاں سے آیا۔ حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا ھو من عند اللّٰہ یعنی حضرت مریمؑ کے جواب کی بجنسہ نقل کر دی حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۸۵

آیہ ما کان ابراھیم کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے اور حضرت باقرؑ سے روایت ہے کہ ابراہیمؑ دین محمد صلعم پر تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۹۱

ان اولی الناس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جن لوگوں کو حضرت ابراہیم سے زیادہ خصوصیت تھی وہ ائمہؑ اور ان کے پیرو ہیں تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ ابنیا سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان کے احکام پر سب سے زیادہ عمل کریں جو وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ خصوصیت رکھنے والا وہ ہے جو خدا کا زیادہ مطیع ہے۔ گو قرابت نسبی میں اُن سے بُعد رکھتا ہو اور دشمن آنحضرت کا وہ ہے جو خدا کا نافرمان ہے گو آن حضرتؐ سے قرابت قریبہ رکھتا ہو۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۹۱

ما کان لبشر کی تفسیر میں جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے ایک تو وہ محب جو میرا رتبہ حد سے زیادہ بڑھائیں گے اور دوسرے وہ دشمن جو میرا مرتبہ گھٹانے کے درپے رہیں گے اور جو لوگ ہمارے بارہ میں غلو کریں گے اور ہمارا مرتبہ ہماری حد سے زیادہ بڑھائیں گے ہم خدا کے حضور میں اُن سے اپنی برارت اسی طرح ظاہر کریں گے جس طرح عیسےٰؑ ابن مریم

نصاریٰ سے اپنی برارت ظاہر کریں گے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۴
میثاق النبین کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے اُمَمِ النبین اترا تھا بعد میں لفظ امم گرا دیا گیا۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر ابتک جتنے نبی خدائے تعالیٰ نے مبعوث فرمائے ہیں وہ سب دنیا میں رجعت فرمائیں گے۔ اور جناب امیرؑ کی نصرت کرینگے۔ اور یہ بات خدا کے اس قول سے ثابت ہے لتومننّ بہ محمدؐ پر ایمان لانا ولتنصرنّہ اور تم سب ضرور اس علی مرتضےٰؑ کے لئے نصرت کرنا۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۹۴
ولہ اسلم کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؑ (حضرت مہدیؑ) کے بارے میں نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۵
کیف یھدی اللہ قوما دونوں آیتیں کل دشمنان محمدؐ وآل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ زید ہو یا عمر یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہے گی۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۹۵
ومن دخلہ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کعبۃ اللہ میں اس حال سے داخل ہو کہ ہمارے حقوق کو اسی طرح پہچانتا ہو جس طرح کعبہ کا شناسا ہے تو اسکے گناہ معاف کردیے جائینگے اور دنیا و آخرت کی مہمات پوری کی جائیں گی۔ صفحہ ۹۷ حاشیہ نمبر۵
بحبل اللہ تفسیر قمی میں وارد ہے کہ حبل سے مراد ہے توحید اور ولایت تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آل محمدؐ خدا کی وہ مضبوط رسی ہیں جن سے متمسک ہونے کا خدا نے اس آیت میں سب کو حکم دیا ہے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۹
ولتکن منکم اُمۃ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام صادقؑ اس کو آئمۃ پڑھتے تھے۔ حاشیہ نمبر۵ صفحہ ۹۹
یوم تبیض وجوہ تفسیر قمی میں حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

فرمایا کہ میری امت میرے پاس پانچ جھنڈوں کے تحت میں ہو کر آئے گی ان میں سے چار کے ماتحت تو بھوکے پیاسے جہنم میں بھیجدیئے جائیں گے اور پانچویں کے پیرو سیراب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ صفحہ ۹۹ حاشیہ نمبر ۲

کنتم خیر امۃٍ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ اُمۃٍ کو آئمۃٍ پڑھتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۰۰

وحبلٍ من الناسِ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ "حبل من اللہ" سے مراد ہے کتاب اللہ اور "حبل من الناس" سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۰۱

وانتم اذلۃ تفسیر قمی و تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ اذلۃ کی جگہ ضعفا اور کبھی قلیل پڑھتے اور فرماتے کہ یونہی قرآن اترا تھا۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۰۳

بخمسۃ آلاف تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جو فرشتے بدر میں نازل ہوئے تھے وہ پھر آسمان پر نہیں گئے۔ اور اس وقت تک نہ جائیں گے کہ جناب صاحب الامر کی نصرت نہ کریں۔ صفحہ ۱۰۴ حاشیہ نمبر ۱

لیس لک من الامر شیء تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام باقرؑ کے سامنے کسی نے اس آیت کو پڑھا تو حضرت نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ واللہ اس معاملہ میں آنحضرتؐ کو اختیار تھا اور اس آیت کا وہ مطلب نہیں ہے جدھر تمہارا خیال گیا بلکہ میں تم کو اس کے مطلب سے آگاہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اس بات کی خبر دی کہ علیؑ کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دیں تو حضرتؐ نے قوم کی عداوت اور حسد کے بارے میں غور و فکر شروع کی .... حضرت رسول خدا صلعم حسد و عداوت کے سبب تنگدل تھے اس سبب سے پروردگار عالم نے فرمایا کہ لیس لک من الامر شیء اس معاملہ میں تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے تم کو غور و فکر کی ضرورت نہیں امر خدا یہ ہے کہ

علیؑ کو اپنا وصی اور اپنے بعد ولی امر قرار دیدو۔ بس اس آیت میں خدا کا مطلب یہ ہے نہ وہ جیسا کہ عوام الناس نے سمجھا۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۴

افان مات او قتل تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ کسی نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ جو شخص قتل کیا گیا وہ مرا یا نہیں۔ فرمایا نہیں موت اور چیز ہے اور قتل اور چیز پھر اس نے عرض کیا کہ جو شخص قتل ہوا وہ ضرور مرا فرمایا اللہ کا قول تیرے قول سے زیادہ سچا ہے اس نے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں میں فرق رکھا ہے۔ جیسا فرمایا ہے افان مات وقتل اگر وہ مر جائے گا یا قتل ہو جائے گا۔ پس تیرا قول صحیح نہیں بلکہ یہی صحیح ہے کہ موت اور چیز ہے اور قتل اور چیز کسی نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ اللہ فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت حضرت نے فرمایا کہ صحیح ہے لیکن جو قتل ہوا اس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور یہیں سے مسئلہ رجعت ثابت ہے کہ جس شخص نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا ضرور ہے کہ وہ دنیا میں رجعت کرے اور موت کا ذائقہ چکھے۔

صفحہ ۲۷ حاشیہ نمبر ۲

ومن ینقلب علی عقبیہ احتجاج طبرسی میں خطبہ غدیر خم کے یہ فقرے وارد ہیں (میں صرف ترجمہ پر اکتفا کرتا ہوں) اے گروہ مردماں میں تم کو ڈراتا ہوں کہ خدا نے مجھے تم سب کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں کیا میں مر جاؤں گا یا قتل ہو جاؤں گا تو تم دین حق کو چھوڑ دو گے۔ اور جو شخص دین حق کو چھوڑے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدائے تعالیٰ شکر گزار بندوں کو بہت اچھا بدلہ دے گا خبردار ہو کہ علیؑ وہ شخص ہے جو صفات صبر و شکر سے موصوف ہے اور اس کے بعد میری اولاد جو اس کے صلب سے ہو گی۔

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ بعد رسول اللہ صلعم کے سوائے تین شخصوں کے اور سب مرتد ہو گئے۔ سوال کیا گیا کہ وہ تین کون ہیں فرمایا سلمانؓ مقداد

وابوذرؓ۔ پھر اور لوگوں کو تھوڑی دیر بعد حق و باطل پہچنوایا گیا۔ پس وہ لوگ جن پر ایمان کی چکی کا پاٹ چل رہا تھا یہی تھے۔ یہ بیعت باطلہ سے قطعاً منکر رہے یہاں تک کہ لوگ جبراً امیر المومنین کو لائے اور حضرتؑ سے مصالحت ہوئی۔ امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ رسولؐ اللہ اپنی موت سے مرے یا قتل کئے گئے۔ فرمایا کہ تو خدا کے کلام کو نہیں دیکھتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ دو عورتوں نے آنحضرتؐ کو موت سے پہلے زہر کھلا دیا تھا۔ (مولوی مقبول احمد تفسیر فرماتے ہیں مطلب حضرتؐ کا وہی دو عورتیں ہیں۔ خدا اُن پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے۔

حاشیہ نمبر ۳۔ صفحہ ۱۰۷

سنجزی الشاکرین کی تفسیر میں خود جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ خدا نے دو مقام پر انکے ثبات قدم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ نمبر ۵

افمن اتبع رضوان اللہ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ جو خوشنودی خدا کے تابع ہیں وہ ائمہ ہیں اور جن کے درجات اللہ کے نزدیک ہیں وہ مومنین ہیں۔ اور جس قدر ان کو ہماری ولایت اور معرفت حاصل ہوتی جاتی ہے اُسی نسبت سے ان کو ثواب دیا جاتا ہے۔ اور درجے بلند فرمائے جاتے ہیں۔

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱۲

بسخط من اللہ تفسیر عیاشی میں وارد ہے کہ ہر پھر کر غضب خدا میں گرفتار ہونے والے وہ لوگ ہیں جو حق امیر المومنین علیؑ اور حقوق ائمہ اہلبیتؑ کے منکر ہیں

حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۱۲

یستبشرون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ واللہ اس آیت میں اس مقام پر ہمارے شیعہ مراد ہیں وہی بشارت دیں گے۔ وہی ہیں جن کو نہ خوف ہو نہ رنج۔

صفحہ ۱۱۴ حاشیہ نمبر ۱

ولا تحسبن تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے فرمایا کہ موت مومن اور کافر دونوں کے لئے بہتر ہے۔ صفحہ ۱۱۵ حاشیہ نمبر۱

زحزح عن النار محاسن الابرار میں رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے خدا کا قول بیان کیا کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علیؑ سے دوستی رکھنے والا ہو اور میں اسے جہنم سے بچا نہ لوں اور جنت میں جگہ نہ دوں اور اس طرح میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علی سے بغض رکھے اور میں اس سے بغض نہ رکھوں اور اسے داخل جہنم نکروں

صفحہ ۱۱۷ حاشیہ نمبر۳

وما للظالمین من انصار تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا مراد یہ ہے کہ ظالموں کے لیے امام نہ ہوں گے جو ان کی کچھ مدد کرسکیں۔ حاشیہ نمبر۱ صفحہ ۱۱۹

من ذکر و انثیٰ ذکر سے مراد علیؑ اور انثیٰ سے مراد ہیں فاطمہؑ۔

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر۴

اور بعضکم من بعض سے مراد یہ ہے کہ علی فاطمہ بنت اسد سے ہیں۔

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر۴

فالذین ھاجروا اس سے مراد ہیں حضرت امیر المومنینؑ اور سلمان فارسیؓ

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر۵

واخرجوا من دیارھم اس سے مراد ہیں ابوذر غفاریؓ۔ حاشیہ نمبر۶ صفحہ ۱۱۹

واوذوا فی سبیلی سے مراد ہیں عمارؓ۔ صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر۷

الذین آمنوا کافی میں اس آیت کی تفسیر امام صادقؑ سے روایت شخصوں کے ان کا ساتھ نہ چھوڑو۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر۴

ورا لطور تفسیر قمی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت عباس عم رسول خدا اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر ۵

سورۂ نساء مدنیہ

فما استمتعتم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی تفسیر عیاشی میں منقول ہو کہ امام باقرؑ بھی یونہی پڑھا کرتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۹

فیما تراضیتم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جس وقت تم میں اور تمھاری ممتوعہ میں مدت متعہ ختم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے کہ دونوں مل کر مدت متعہ کو بڑھا لو اور اس طرح کہکر کہ مین نے تجکو ایک اور مدت کے لئے حلال کر لیا۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خدا صلعم کے ذریعہ سے اس کا اجرا ہوا۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہو کہ حضرت امیر المومنینؑ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابن الخطاب نے اسے سبقت کر کے بند نہ کر دیا ہوتا تو زنا میں سوائے بدبخت کے اور کوئی مبتلا نہ ہوتا اور سبقت سے مراد یہ ہے کہ عمر نے غصباً خلافت پہلے لیلی اور اپنے وقت میں متعہ کی ممانعت کی اور اپنا حکم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ امیر المومنینؑ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس کی اجازت کی طرف رغبت دلاتا۔ اور اس سنت کا اجرا کرتا اور لوگوں کو نافرمانی خدا یعنی زنا سے مستغنی کر دیتا۔ اور منع کرنے میں ایکمرتبہ تو عمر ابن الخطاب نے یہ کہا کہ دو متعہ جناب رسول خدا کے عہد میں جاری تھے۔ میں اُن دونوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج ہو دوسرا متعہ نساء۔ اور دوسری مرتبہ یہ کہا کہ تین باتیں عہد رسول اللہ

میں جاری تھیں اور میں ان تینوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور کرنیوالوں کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج دوسرے متعہ نسا، تیسرے حیّ علیٰ خیر العمل اذان میں کہنا۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۹

فکیف اذا جئنا من کل شئ امۃٍ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت خاصکر امت محمد صلعم کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ ہر قرن میں ائمیں سے ایک امام ہوگا جو ان کے اعمال وافعال کی گواہی دے گا اور رسول اللہ صلعم ہم ائمہ کے اعمال وافعال کی گواہی دینگے۔ ....

...... اس کے بعد اپنی قوم اور اپنی امت کے منافقین ومنکرین وملحدین کے برخلاف شہادت دینگے کہ کس طرح انھوں نے عنادبرتا۔ کیونکر عہد رسولؐ کو توڑا کس کس طرح سنت رسول کو بدلا۔ کیسی کیسی اہلبیتؑ رسولؐ پر زیادتی کی۔ کیونکر پچھلے پاؤں پلٹ گئے۔ کس طرح ارتداد اختیار کیا اور پچھلے انبیاء کے ظالم اور خاین امتوں کی کس درجہ تک پوری پوری پیروی کی اور انکے قدم بہ قدم چلے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۴۲

وانتم سکاریٰ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ اس سے مراد ہے نیند کی غفلت اور مطلب یہ ہے کہ جب تم پر ایسی نیند غالب ہو اور عوام الناس (اہلسنت) کا یہ گمان کہ اس سے مراد شراب کا نشہ ہے یہ غلط ہے۔

صفحہ ۱۴۴ حاشیہ نمبر ۲

ویغفر ما دون ذالک الفقیہ میں امیر المومنینؑ سے۔ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ انھیں کو بخشے گا جو اے علیؑ تمھارے شیعوں اور محبوں میں ہونگے۔ پھر فرمایا کہ قسم بخدا وہ تمھارے ہی شیعوں میں سے ہوں گے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۴۶

اِنّ اللّٰہ لا یغفر تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا ہرگز اس شخص کو نہ بخشے گا جو علیؑ کی ولایت کا منکر ہو و یغفر کا مطلب یہ ہے

کہ جو علیؑ کے دوست دار ہیں اُن کو بخشدے گا۔ امام صادق فرماتے ہیں ادنیٰ درجہ شرک کا یہ ہے کہ دین میں ایک بات اپنی طرف سے پیدا کرے اور اس کے لوگوں سے دوستی و دشمنی پیدا کرے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۳۶

یزکون انفسھم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے وارد ہے کہ اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو آپ سے آپ صدیق اور فاروق اور ذوالنورین قرار دے لیا۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۳۶

بالجبت والطاغوت تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارہ میں نازل ہوئی جنھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا اور اُن کی منزلت کا حسد کیا۔ صفحہ ۱۳۶ حاشیہ نمبر ۳

من الملک کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ الملک سے مراد ہے امامت اور خلافت اور الناس سے مراد لیا ہے ہم اہلبیت کو۔

حدیث میں آیا ہے کہ ہم انسان ہیں اور شیعہ ہمارے صورت انسان باقی اور سب لوگ نسناس ہیں۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ نمبر ا

ام یحسدون الناس کافی اور تفسیر عیاشی اور بہت سی اور کتابوں میں معصومین سے منقول ہے کہ وہ محسود ہم ہیں فضل سے مراد درجہ امامت۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ ۲

اتینا آل ابراھیم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آل ابراہیم میں سے رسول اور امام بنائے گئے۔ اور کیا حالت ہے اہلسنت عامہ کی کہ آل ابراہیمؑ کے بارے میں کتاب اور حکمت اور ملک عظیم کے ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کے بارے میں اسی کا انکار کرتے ہیں۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ نمبر ۳

الکتاب والحکمۃ کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کتاب سے مراد ہے نبوت اور حکمت سے مراد فہم خداداد اور بندوں کے ہر قسم کے جھگڑوں کا

کا حق حق فیصلہ کرنا اور ملک عظیم سے مراد ہے وہ اطاعت جو واجب کی گئی ہے۔
امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ملک عظیم سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اس میں ایسے
ائمہ مقرر کئے ہیں کہ جس نے ان کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی اور
جس نے انکی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۱۲۷
بآیتنا تفسیر قمی میں ہے کہ آیات سے جناب امیرؑ اور ائمہؑ مراد ہیں۔
صفحہ ۱۲۷ حاشیہ نمبر ۵

الا مانت کافی وغیرہ میں کئی روایتیں اس امر میں وارد ہیں کہ اس آیت میں
حقیقی خطاب ائمہ سے ہے اور آن میں سے ہر ایک مامور کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے
بعد کے امام کو امانت سپرد کرے۔
تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں اللہ نے ہم
ائمہؑ کو مراد لیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ امام اول اپنے بعد والے امام کو علم و کتاب و
سلاح سونپتا رہے۔ صفحہ ۱۲۸ حاشیہ نمبر۱
واولی الامر منکم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت
میں خاص ہم مراد لئے گئے ہیں اور تمام مومنین کو قیامت تک کے لئے ہماری اطاعت
کا حکم دیا گیا ہے۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ وہ
اوصیا جن کی اطاعت فرض ہے وہ کون ہیں فرمایا وہی ہیں جنکی اطاعت اولی الامر منکم
میں نازل کی گئی اور جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا۔ انما ولیکم اللہ الخ

حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۱۲۸

فردوہ الی اللہ الخ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں
کہ قرآن یوں اترا تھا۔ فان خفتم تنازعا فی امر فردوہ الی اللہ والی الرسول
والی اولی الامر منکم اور فرماتے تھے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدائے تعالے

اولی الامر کی اطاعت کا حکم بھی دے اور پھر ان سے جھگڑا کرنے کی اجازت بھی دے۔ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ نمبر ۳۔

ان تنازعتم فی شیء تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت زبیر بن عوام کے بارہ میں نازل ہوئی

صفحہ ۱۳۹ حاشیہ نمبر ۱

کافی میں امام صادقؑ سے بروایت طویلہ دریافت کیا گیا کہ بادشاہ وقت یا اس کے ججوں کے فیصلہ کے مطابق وہ مال حلال ہے یا حرام۔ فرمایا وہ حرام کھانے والا ہے بلکہ لازم ہے کہ ان لوگوں کو ڈھونڈیں جو ہماری احادیث کے راوی ہوں ہمارے احکام کو جانتے ہوں لازم ہے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو کیونکہ ہم نے انکو تمہیر حاکم بنایا ہے۔ جو اس کو قبول نہ کرے گا اس نے خدا کے حکم کا استخفاف کیا اور ہماری بغاوت کی اور جس نے ہماری بغاوت کی اس نے خدا کی بغاوت کی اور شرک کی حد تک پہونچ گیا۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۳۹

اِذْ ظلموا انفسھم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس جگہ امیر المومنینؑ کو مخاطب کیا ہے۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۴۰

فیما شجر بینھم سے وہ معاہدہ مراد ہے جو ان منافقوں نے باہم کیا تھا کہ اگر محمدؐ کو خدا نے موت دی تو اس امر (خلافت) کو بنی ہاشم میں نہ جانے دیں گے۔

صفحہ ۱۴۰ حاشیہ نمبر ۱

جاؤک تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں جاؤک کے بعد یا علیؑ تھا۔

صفحہ ۱۴۰ حاشیہ نمبر ۲

ما یوعظون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں تھی ما یوعظون به فی علیؑ یعنی علی کے بارے میں جو نصیحت کی گئی ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴۰

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نبیین سے رسول خدا صدیقین و

شہدسے امرادہم صالحین سے مراد تم (تمام شیعہ) ہو۔ عیاشی میں امام رضا سے منقول ہے کہ خدا پر یہ حق ہو کہ ہمارے دوست کو نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین کا رفیق قرار دے

عیون اخبار الرضا میں رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ ہر امت میں ایک صدیق اور فاروق ہوتا ہے اس امت کے صدیقؑ اور فاروق علیؑ ہیں۔

حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۴۰

کتب علیہم وکفوا ایدیکم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کفوا ایدیکم مع الحسن اور کتب علیکم القتال مع الحسین کہ حسن کی معیت میں جو لوگ تھے ان کو حکم تھا کہ ہاتھ روک لو اور حسینؑ کی معیت میں جو لوگ تھے انپر قتال واجب تھا۔ صفحہ ۱۴۲ حاشیہ نمبر او ۲

الی اجل قریب اس سے مراد ہے زمانہ قائم آل محمدؐ (مہدیؑ)

صفحہ ۱۴۳ حاشیہ نمبرا

من یطع الرسول کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ چوٹی کی بات اور معاملات کی کنجی۔ اور تمام اشیاء کا دروازہ اور خدا کی رضامندی یہ ہے کہ امام کو پہچان کر اس کی اطاعت کی جائے پھر یہی آیت تلاوت فرمائی اور سبب یہ ہے کہ رسول جس چیز کا پہنچانے والا ہے امام اس کی اشاعت کرنے والا ہے۔

صفحہ ۱۴۳ حاشیہ نمبر ۳

یستنبطونہ الجوامع میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ ان استنباط کرنے والوں سے مراد ہم ائمہ معصومینؑ ہیں۔ تفسیر عیاشی میں امام رضا سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں آل محمدؐ وہی قرآن مجید سے استنباط کرتے ہیں وہی حلال و حرام کو پہچانتے ہیں وہی مخلوق پر خدا کی حجت ہیں اکمال الدین میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جس نے ولایت خدا کو اور علم خدا سے استنباط کرنے والوں کو سوائے خانہائے انبیا

کسی اور جگہ قرار دیا اُس نے خدا کے حکم کی قطعی مخالفت کی اور جاہلوں کو اولی الامر سمجھا جو خود ہدایت یافتہ نہیں ہیں انکو ہادی مانا اور یہ گمان کرلیا کہ وہ علم خدا سے استنباط کرنے والے ہیں تو انھوں نے خدا پر بہتان باندھا اور حکم خدا اور اطاعت خدا سے دور ہو گیا۔ صـ ۱۴۲ حاشیہ ۱

فضل اللہ علیکم و رحمتہ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد ہیں رسولؐ خدا اور رحمتہ سے مراد ہیں ائمہ ہدیٰ علیہم السلام۔ صـ ۱۴۲ حاشیہ ۲

الم تکن ارض اللہ تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے جناب امیرؑ کا جہاد میں ساتھ نہیں دیا۔ اور اُنسے کنارہ کشی کی فرشتوں نے اُن سے موت کے قریب کہا فیم کنتم انھوں نے کہا مستضعفین فی الارض اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ حق کس کی طرف ہے۔ اُسوقت منجانب خدا یہ ندا ہوئی الم تکن ارض اللہ واسعۃ مطلب اس کا یہ ہے کہ کیا دین خدا اور کتاب خدا ایسی واضح نہ تھی کہ تم اس میں نظر کرتے اور حق و باطل کو پہچان لیتے۔

نہج البلاغت میں جناب امیرؑ فرماتے ہیں مستضعف وہ ہیں جن تک حجت نہ پہنچ گئی ہو جن کے کانوں نے انکو سنا ہو اور جن کے دل نے سمجھکر انکو محفوظ رکھا ہو۔ صـ ۱۴۳

کتابا موقوتا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے موقوتا کے معنی مفروضا منقول ہیں۔ صـ ۱۵۱ حاشیہ ۱

لتحکم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے واللہ بجز رسول خدا صلعم و ائمہ ہدیٰ کے لوگوں کے مابین فیصلہ کرنا سپرد نہیں فرمایا ...... اور فرمایا کہ اس آیت کا حکم اوصیاء کیلئے بھی جاری ہے۔

احتجاج طبرسی میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا اے ابو حنیفہ تو اپنے آپ کو صاحب الرائے سمجھتا ہے حالانکہ رسول اللہ کی رائے صائب تھی اور اوروں کی خطا کیونکہ

انھیں سے اللہ نے فرمایا فاحکم کسی دوسرے سے نہیں فرمایا۔ ص۱۵۱ حاشیہ ۲
اذ یبیتون کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے
مراد ہیں فلاں فلاں اور فلاں۔ ابوبکر و عمر و عبیدہ بن جراح۔
تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام موسیٰ کاظمؑ سے یہی روایت منقول ہے اور جناب باقرؑ
سے ایک روایت میں بجائے الفاظ فلاں اور فلاں کے اول و ثانی (خلیفہ اول و
ثانی) اور عبیدہ بن جراح سے منقول ہے۔
احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے منقول ہے اس آیت میں اللہ نے بیان فرمایا
کہ بعد وفات رسولؐ اسی طرح سے باطل کو قائم کرینگے جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے بعد
وفات موسیٰؑ و فقدان عیسیٰؑ توریت و انجیل میں تغیرات کیے اور کلمات کو ان موقعوں
سے بدل ڈالا۔ ص۱۵۲ حاشیہ ۱
و یات باخرین روایت میں وارد ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی جناب رسولؐ
خدا نے سلمانؓ فارسی کی پشت پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ آخرین سے مراد اس کی قوم ہے یعنی
عجم و فرس۔ ص۱۵۶ حاشیہ ۲
ان الذین آمنوا ثم کفروا تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے
میں نازل ہوئی جو رسولؐ خدا پر زبانی ایمان لائے دل سے نہیں پھر اُس وقت وہ کافر
ہوگئے جس وقت فیمابین خود انھوں نے ایک کتاب لکھی کہ امر خلافت اہلبیت رسولؐ
خدا میں ہرگز نہ جانے دینگے۔ پھر جب آیۂ ولایت نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے جناب
امیرؑ کے بارے میں اُن سے عہد و پیمان لیا۔ مگر جب رسولؐ خدا کا انتقال ہوگیا تو وہ
کافر ہوگئے اور کفر میں بڑھ گئے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مراد ان سے
وہ دونوں ہیں (ابوبکر و عمر) اور اُن کا تیسرا اور چوتھا یار یعنی ابوعبیدہ ابن جراح
اور سالم مولائے حذیفہ اور ثالث (عثمان) اور عبدالرحمن و طلحہ یہ سب ساتھ ساتھ تھے۔

اس آیت کے آخر میں آن سے ایمان اور کفر کے مراتب کا بھی ذکر ہے - اور امام صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت فلاں و فلاں و فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے (ابوبکر و عمر و عثمان) کہ ابتدائے اسلام میں جب وہ رسول خدا پر ایمان لائے تو انکو خدا نے فرمایا آمنوا پھر جب ولایت انھیں جتلائی گئی اور جناب رسول خدا نے ان سے فرمایا - من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ تو اس وقت اُن کے دلوں نے انکار کیا اسے خدا نے فرمایا ثم کفروا پھر جب آنحضرت نے فرمایا کہ علی کو میرا جانشین اور امیر المومنین تسلیم کرنے کی بیعت کرو تو انھوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور بیعت کی - اسے خدا فرماتا ہے ثم آمنوا پھر جب رسول خدا کا انتقال ہوا تو وہ اس بیعت پر قائم نہ رہے اس کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ثم کفروا بلکہ ان لوگوں نے جو بحکم رسول خدا جناب امیر کی بیعت کر چکے تھے خود اپنے لئے بیعت لی - اس کو خدا فرماتا ہے ثم ازدادوا کفرا جس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا کوئی جزو تو کہاں باقی رہتا کفر بھی معمول سے کہیں بڑھ گیا - قول مترجم مولوی مقبول احمد صاحب -

یہاں اصطلاح چار یار کا حل کر دینا ضرور ہے کہ اس سے مراد کیا ہے - چونکہ علی العموم فارسی اور اردو زبانوں میں یار ہمیشہ ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جو بدی میں ایک دوسرے کے رازدار ہوں پس لفظ یار رسول تو ظاہر بظاہر نہیں ہے - بلکہ وہ چار یار وہ تھے جنھوں نے ابتدا میں وہ کتابت لکھی جس کا اوپر کی حدیث میں ذکر آیا ہے - اور وہ چاروں ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ بن جراح و سالم مولائے حذیفہ تھے - اب وہ اصطلاح چار یار تو زبان زد عوام باقی رہ گئی مگر اس کے مفہوم کو علی العموم نہیں جانتے جو یہاں جتلا دیا گیا - ۱۵۵

ایات اللہ تفسیر قمی میں ہے کہ آیات اللہ سے مراد ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں - ۱۵۴

ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ کسی شخص نے امام رضا کی خدمت میں عرض کی کہ نواح کوفہ میں ایک قوم ایسی ہے جس کا گمان

یہ ہے کہ جناب رسولؐ خدا سے کبھی سہو نہیں ہوا حضرتؑ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں خدا اُنپر لعنت کرے۔ جو ذات سہو سے بری ہے وہ صرف ذات معبود ہے جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ صفحہ ۱۵۹۔ حاشیہ نمبر ۴

للکافرین۔ تفسیر قمی میں ہو کہ یہاں کافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ کا اقرار کیا اور امیرالمومنینؑ کا انکار۔ صفحہ ۱۶۱۔ حاشیہ نمبر ۳

وان من اھل الکتاب تفسیر قمی میں شہر ابن خوشب سے رضی ایک طولانی قصہ کے بعد امام باقرؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ قبل قیامت دنیا میں تشریف لائینگے اس وقت کوئی یہودی یا غیر یہودی ایسا باقی نہ رہے گا جو اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان نہ لائے۔ اور وہ خود حضرت مہدی آخرالزمانؑ کے پیچھے نماز پڑھتے ہونگے۔ تفسیر قمی میں یہ روایت بھی وارد ہی کہ جس وقت جناب رسولؐ خدا رجعت فرمائیں گے تو کل لوگ اُن پر ایمان لائیں گے۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر یوں وارد ہے کہ کسی دین کا آدمی نہ مرے گا جب تک کہ وہ جناب رسولؐ خدا اور جناب امیرالمومنینؑ کو دیکھ نہ لے۔ اس معنی کی بہت سی حدیثیں دیگر مقامات پر بھی منقول ہیں۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت مخصوص ہم لوگوں کی شان میں نازل ہوئی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد فاطمہؑ میں سے کوئی شخص نہ مرے گا جب تک کہ امام وقت اور ان کی امامت کا مقر ہو جائے جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کی اور بیٹے حضرت یوسفؑ کی بزرگی کے مقر ہو گئے تھے۔

تصریح۔ امام کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے مراد اولاد فاطمہؑ ہے حسب فرمان ثم اورثنا الکتاب کا وارث کیا جن کو ہمنے اپنے بندوں سے منتخب کر لیا تھا۔ اس برگزیدہ بندوں سے مراد اولاد فاطمہؑ ہے۔ صفحہ ۱۶۲ حاشیہ نمبر ۳

وجعلوا للہ التوحید میں امام موسیٰ کاظمؑ سے اور خود جناب امیرؑ سے مروی ہے

کہ ایک تو وہ کلام کلام خدا کا تھا جو خدا نے اپنے رسولوں سے تکلم فرمایا اور وہ بھی کلام اللہ تھا جو رسولوں کے دلوں میں ڈال دیا۔ وہ خواب بھی کلام اللہ تھے جو رسولوں نے دیکھے۔ اور یہ وحی اور تنزیل جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ بھی کلام اللہ ہے ۱۶۵

لکن اللہ یشھد تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی بما انزل الیک فی علی ان الذین کفروا وظلموا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل اس آیت کو اس شان سے لیکر نازل ہوئے تھے ظلموا آل محمد حقھم تفسیر قمی میں منقول ہے کہ جناب ابو عبد اللہ اس طرح اس آیت کو تلاوت فرماتے۔ ظلموا آل محمد حقھم۔ ص۱۶۵ ح ۳۶۲

قد جاءکم الرسول کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے یہ آیت اس طرح منقول ہے من ربکم فی ولایت علی۔ وان یکفروا بولایتہ علی۔ ص۱۶۵ حاشیہ ۳

(مطلب یہ ہے کہ یہ آیت یوں تھی دشمنوں نے نام نکال دیا)

وانزلنا الیکم نورا مبینا ایک قول کے مطابق برہان سے مراد رسولؐ خدا اور نور سے مراد قرآن اور ایک قول کے مطابق برہان سے مراد معجزات اور نور سے مراد قرآن ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد ولایت علیؑ صراطاً مستقیما تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ برہان سے مراد رسولؐ خدا اور نور سے مراد علیؑ مرتضےٰ اور صراط مستقیم سے بھی علیؑ مرتضےٰ مراد ہیں تفسیر قمی میں ہے کہ نور سے مراد امامت امیر المومنینؑ اور اعتصام سے مراد اُن حضرت کی ولایت اور اُن کے بعد جو ائمہ ہیں اُن سے متمسک ہونا۔ ص۱۶۶ حاشیہ ۲

سورۂ مائدہ مدنیہ

او فوا بالعقود تفسیر قمی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ رسالتمآبؐ نے اپنے

اصحاب سے دس موقعوں پر جناب علی مرتضیٰ کی خلافت کا عہد لیا۔ اس کے بعد خدا نے
یہ آیت نازل فرمائی جس کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان لانے والو! عقودو یا عہود
کو پورا کرو جو علی مرتضیٰ کے بارہ میں لئے گئے ہیں۔ صفحہ ۱۶۵ حاشیہ ۱

الیوم اکملت لکم دینکم تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے
کہ روز غدیر خم جب آنحضرت نے علی مرتضیٰ کو تمام حاضرین کے روبرو کل مخلوق کی ہدایت
کے لئے ہادی مقرر فرمایا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ صفحہ ۱۶۹ حاشیہ ۲

والمحصنات کا فی تفسیر مجمع البیان اور عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس
آیت کا حکم خدا کے اس قول سے منسوخ ہے (لا تمسکوا بعصم الکوافر)
تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ لا تنکحو المشرکات سے بھی یہ حکم
منسوخ ہے۔ تہذیب میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کے نکاح میں آزاد
مسلمان عورت موجود ہو اور وہ کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو کوئی حرج
نہیں اور دیگر حاشیوں میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی سے صرف متعہ یعنی نکاح میعادی
کا جواز ثابت ہے اور زمانہ غیبت امام میں صرف اسی پر عملدرآمد ہے۔ صفحہ ۱۷۰ حاشیہ ۳

اذا قمتم الی الصلوٰۃ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ سے اس آیت
کے معنی دریافت کئے گئے فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جب تم سوتے سے اٹھو تفسیر
عیاشی میں یہی معنی امام باقرؑ سے منقول ہیں۔ صفحہ ۱۷۱ حاشیہ ۱

ومیثاقہ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب امیرؑ اور نیز دیگر
ائمہؑ کی ولایت کے فرض ہونے کے بارے میں فرمایا تھا وہی میثاق مراد ہے۔ صفحہ ۱۷۱ حاشیہ ۲
سمعنا واطعنا تفسیر قمی میں ہے کہ جس وقت رسول خدا نے ولایت ائمہؑ
کے بارے میں عہد لیا تو سب نے کہا سمعنا واطعنا لیکن بعد میں سب نے عہد توڑ ڈالا صفحہ ۱۷۱
اثنی عشر نقیبا — بارہ نقیبوں میں سے صرف دو نے بات کو پوشیدہ

رکھا باقی سب نے اظہار کر دیا۔ اللہ نے اُن پر لعنت کی۔ ص۱۱ حاشیہ ۲

جناب امیرؑ کی یہ حدیث ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ وہ حجت ظاہر مشہور ہو خواہ خائف و مغمور۔ ص۱۷۵ ح ۱

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان دو شخصوں سے مراد حضرت یوشع اور کالب ہیں اور وہ دونوں حضرت موسیٰ کے چچازاد بھائی تھے۔ ص۱۷۱ ح ۱

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے والوں کے طریقہ پر چلو گے اور سر مو تفاوت نہ کرو گے۔ .... اس کے بعد پھر امام نے فرمایا۔ حضرت ہارونؑ کے علاوہ جو وصی جناب موسیٰؑ اور شریک امر تھے صرف چار نے اطاعت کی باقی سب نے نافرمانی کی بعینہ ایسا ہی واقعہ اس امت پر گزرا کہ بعد وفات رسول خداؐ امر خدا پر علیؑ و حسنینؑ و سلمانؓ و مقدادؓ و ابو ذرؓ قائم رہے باقی سب نافرمان ہو گئے .... یہاں تک کہ جناب امیرؑ کو قوت حاصل ہوئی اور اپنے مخاصمین سے مقاتلہ کیا۔ ص۱۷۱ حاشیہ ۱

حضرت آدمؑ نے اس زمین پر لعنت کی جس نے ہابیل کا خون قبول کیا تھا۔ ص۱۷۱

تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے آدمؑ کو وحی فرمائی کہ ہابیل کو اپنا وصی قرار دو۔ چونکہ سن میں قابیل بڑا تھا جب اُس نے یہ سنا تو اُسے بڑا غصہ آیا کہ کرامت اور وصیت کا تو مستحق میں ہوں۔ ص۱۷۱ حاشیہ ۲

الوسیلۃ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ خدا سے تقرب بذریعہ امام حاصل کرو۔

عیون اخبار الرضا میں رسولؐ سے منقول ہے کہ ائمہؑ اولاد امام حسینؑ سے ہیں جس نے انکی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی وہ دین کی مضبوط رسی اور خدا تک پہنچا دینے کا یکتا وسیلہ ہیں۔ ص۱۷۹ ح ۱

وما هم بخارجین منھا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ لوگ جو جہنم سے نہ نکل سکیں گے یہ دشمنان علیؑ ابن ابی طالب ہوں گے۔ ص۱۷۹ حاشیہ ۳

للسحت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امام کا مال جو فریب سے لیا جاے وہ سحت ہے ص۱۸۱ ح ۱

والربانیون تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ربانیون سے ائمہؑ مراد ہیں نہ کہ انبیاؑ جو لوگوں کو اپنے علم کے ذریعہ سے تربیت کرتے تھے اور احبار سے مراد ہیں وہ علما جو ربانیین کے علاوہ تھے انھیں کی نسبت خدا تعالی فرماتا ہے کہ کتاب ان کو سپرد کی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے یہ نہیں فرمایا کہ کتاب ان پر لادی گئی تھی۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت ہم ائمہؑ کی شان میں نازل کی گئی ہے ص۱۸۱ ح ۳

النفس بالنفس تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت خدا کے اس قول سے منسوخ ہو گئی ہے۔ کتب علیکم القصاص الخ۔ ص۱۸۲ ح ۲

افحکم الجاھلیۃ کافی میں بروایت امیر المومنین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ زید بن ثابت نے میراث کے معاملات میں جاہلیت کے حکم کے بموجب فیصلے دیے تھے ص۱۸۳ ح ۲

لاتتخذوا الیھود والنصاری اولیاء تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص آل محمدؐ سے دوستی رکھے اور جیسی بزرگی انکو قرابت رسولؐ سے ہے ویسے ہی یہ ان کو کل آدمیوں سے بزرگ و مقدم سمجھے تو آل محمدؐ کے نزدیک وہ شخص بمنزلہ آل محمدؐ کے ہو جاے گا۔ ص۱۸۴ حاشیہ ۲

من یرتد منکم تفسیر قمی میں وارد ہے کہ رسول خدا صلعم کے ان اصحاب سے خطاب ہے جنھوں نے آل محمدؐ کے حق کو غصب کیا۔ اور دین خدا سے پھر گئے۔ ص۱۸۵ حاشیہ ۱

لا یخافون لومۃ لائم تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جن لوگوں کے اوصاف اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں وہ امیر المومنینؑ اور ان کے اصحاب ہیں جس وقت کہ انہوں نے ناکثین، قاسطین، مارقین سے جہاد فرمایا تھا۔ ص۱۸۵ ح ۲

انما ولیکم اللہ المجالس میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ داخل زمرۂ اسلام ہوا۔ ایک موقعہ پر یہ لوگ رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ حضرت موسیٰؑ نے یوشع ابن نون کو اپنا وصی مقرر کیا تھا پس آپ کا وصی اور ہمارا ولی بعد آپ کے کون ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ رسولِ خدا نے فرمایا۔ اٹھو چلو۔ چنانچہ سب مل کر مسجد کو آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سائل مسجد سے نکلتا ہے۔ آنحضرتؐ نے سائل سے دریافت کیا کہ تجھکو کسی نے کوئی چیز دی اس نے عرض کی جی ہاں یہ انگوٹھی دی ہے فرمایا یہ تجھے کس نے دی ہے اس نے عرض کی اس شخص نے دی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے فرمایا تجھے کس حالت میں دی تھی عرض کیا جس وقت وہ رکوع میں تھا۔ یہ سنکر رسولؐ خدا نے تکبیر فرمائی۔ اور جو لوگ مسجد میں تھے انھوں نے بھی تکبیر کہی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالب میرے بعد تمہارا ولی ہے۔ انھوں نے عرض کی ہم خدا کی ربوبیت سے اسلام کے دین ہونے سے محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت سے راضی ہیں۔ اس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل کی ومن یتول اللہ الخ ص۱۵۸ حاشیہ ۴

وما انزل الیھم من ربھم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد علیؑ اور اولاد علیؑ ہیں۔ ص۱۵۸ حاشیہ ۱

امۃ مقتصدۃ تفسیر قمی میں ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ داخل اسلام ہوگیا تھا خدائے تعالیٰ نے انہیں کو میانہ رو گروہ فرمایا۔ ص۱۵۸ حاشیہ ۳

یا ایھا الرسول بلغ الجوامع میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ و حضرت جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو یہ حکم دیا کہ علیؑ مرتضیٰ کو بجائے اپنے کل آدمیوں کا حاکم مقرر کریں اور لوگوں کو بھی اس امر سے مطلع کر دیں پس آنحضرتؐ کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ امر میرے اصحاب میں سے ایک گروہ کو ناگوار گزرے گا

اور لوگ یہ کہیں گے کہ آنحضرتؐ اپنے ابن عم کے نفع کے لئے کہہ رہے ہیں اسوقت
یہ آیت نازل ہوئی اور بروز غدیر خم آنحضرتؐ نے علی مرتضیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لیکر لوگوں کو دکھایا اور یہ فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور یہی آیت
پڑھ کر سنائی۔

تفسیر عیاشی میں مختصراً اس قدر واقعہ نقل ہوا ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں
ثعلبی و زمخشری کانی وغیرہ کئی مفسرین اہل سنت سے قریب یہی واقعہ درج کیا
گیا ہے۔ کافی میں امام باقرؑ سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ایک جزو یہ ہے کہ
ولایت امیر المومنینؑ کا حکم جمعہ یوم العرفہ کو آیا تھا اور خدا کا یہ حکم تھا کہ اکمال دین
اور اتمام نعمت علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہے۔ جناب
رسالتمآبؐ نے یہ عرض کیا کہ میری امت چونکہ ابھی ابھی کفر سے داخل اسلام ہوئی ہے
تو اگر میں اپنے ابن عم کے بارے میں یہ اطلاع دوں گا تو کوئی کچھ کہے گا اور کوئی کچھ
کہے گا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے زبان سے کسی سے نہیں کہی تھی۔
بلکہ صرف میرے دل میں ایسا خیال گزرا تھا کہ خدا کا دوسرا حکم تاکیدی پہونچا جسمیں
مجھے عذاب سے ڈرایا گیا تھا اگر اس حکم کو نہ پہونچاؤں۔ چنانچہ یہ پوری آیت یا
ایھا الرسول بلغ نازل ہوئی تو جناب علی مرتضیٰ کا ہاتھ رسولؐ خدا نے اپنے ہاتھ میں
لیکر فرمایا ایھا الناس جو انبیا مجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا خدا نے
ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ جب ان کو بلایا چلے گئے۔ اب قریب ہے کہ میں بھی بلایا
جاؤں۔ اور چلا جاؤں سوال مجھ سے بھی کیا جائے گا۔ اور تم سے بھی اسوقت تم کیا
کہوگے۔ سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ آپ نے احکام خدا پہونچائے ہماری
خیر خواہی کی جو کچھ آپ کے ذمہ تھا اُسے آپ نے ادا فرمایا۔ آنحضرتؐ نے یہ سنکر تین مرتبہ
ارشاد فرمایا اللھم اشھد (اے اللہ تو گواہ رہ) پھر ارشاد ہوا کہ اے گروہ مسلمین یہ

علیؑ میرے بعد تم سب کا ولی اور والی ہے تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائب کو یہ خبر پہونچا دیں۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ حق امانت ادا فرما گئے۔ اور نیز آپ نے حضرت سے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا نے اپنے رسولؐ کو ولایت علیؑ کا حکم دیا اور ان پر آیۂ انما۔ ولیکم الخ نازل فرمائی اور اولی الامر کی اطاعت واجب کی مگر لوگ سمجھے نہیں تھے کہ وہ چیز کیا ہے پس خدائے تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ ولایت کی تفسیر ان کے لئے ایسی ہی کر دی جیسے کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ کی تفسیر کی تھی جب خدا کا یہ حکم پہونچا تو رسول اللہ صلعم کو کسیقدر تردد ہوا خوف یہ تھا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں پس پروردگار عالم کی طرف رجوع کی تو اُدھر سے یہ وحی آئی۔ حضرت نے امر خدا کی تعمیل کی یوم غدیر خم الصلوٰۃ جامعہ پکارے جانے کا حکم دیا اور علیؑ کو مولیٰ مقرر فرما دیا۔ اور لوگوں کو یہ حکم دیدیا کہ جو حاضر ہو وہ غائب کو اس امر کی خبر کر دے۔ ص۱۵۰ حاشیہ ۴

ما انزل الیکم من ربکم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔ ص۱۵۱ حاشیہ ۶

وحسبوا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ کا انتقال ہو گیا تو وہ لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور پھر جب امیرالمومنینؑ خلافت ظاہری پر فائز ہوئے تو خدا نے ان لوگوں کی توبہ قبول کر لی۔ پھر بعد ان حضرت کے بہت لوگ قیامت تک کے لئے اندھے اور بہرے ہو گئے۔ ص۱۵۹ حاشیہ ۱

لا تحرموا طیبات تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت حضرت امیرؑ اور حضرت بلالؓ مؤذن اور حضرت عثمانؓ ابن مظعون کے بارہ میں نازل ہوئی ہے ان تینوں نے ایک ایک حلال فعل نہ کرنے پر قسم کھائی تھی ص۱۶۳

البلاغ المبین کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا

کہ واللہ نہ تم سے پہلے لوگوں میں سے کوئی ہلاک ہوا ہے اور نہ قائم آل محمدؐ کے
آنے تک کوئی ہلاک ہوگا مگر اس بنا پر کہ ہماری ولایت کو ترک کردے اور ہمارے
حق کا انکار کرے اور رسول خدا صلعم دنیا سے اسوقت تک تشریف نہ لیگئے
جب تک کہ اس امت کی گردن پر ہمارا حق لازم نہ کردیا۔ ص۱۹۵ حاشیہ ۲

ذوا عدل تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ذو عدل سے مراد
ہیں رسول خدا صلعم اور ان کے بعد میں امام جو ان کا قائم مقام ہو۔

ذوا عدل یہ اُن مقامات سے ہے جن میں کاتبان قرآن نے غلطیاں کی ہیں ص۱۵۱

لاتسئلوا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ صفیہ بنت عبدالمطلب کا
ایک لڑکا مرگیا تھا وہ آئیں اور راستہ میں عمرؓ نے اُن سے یہ کہدیا کہ تم اپنے بندے
چھپالو اس لئے کہ رسول اللہ کی قرابت تمکو کچھ فائدہ نہ دے گی انھوں نے فرمایا
کہ اے پسر زن زانیہ تونے میرے بندے پر نظر ڈالی پھر رسولؐ خدا کی خدمت
میں گئیں اور آنحضرتؐ سے یہ واقعہ بیان کیا اور روئیں رسالتمآبؐ اسیوقت
باہر تشریف لاے اور نماز جماعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا
ہے جو یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ میری قرابت بھی نفع نہ پہونچاسے گی۔ میں جسوقت
مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو اپنے تو اپنے غیروں کی بھی شفاعت کرسکوں گا اور آج
جس کا جی چاہے مجھ سے دریافت کرے کہ اُس کا باپ کون ہے میں بتلا سکتا ہوں
اسپر ایک شخص نے کھڑے ہوکر یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے۔
فرمایا تو جس کو اپنا باپ کہتا ہے وہ تیرا باپ نہیں ہے بلکہ فلاں بن فلاں تیرا باپ ہے
اسپر پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا
باپ وہی ہے جس کو تو اپنا باپ کہتا ہے پھر رسول خدا نے فرمایا کہ جس شخص کا یہ
گمان ہے کہ میری قرابت نفع نہ پہونچاسے گی اُسے کیا ہوگیا ہے وہ اپنے اپنا حال

مجھ سے کیوں نہیں دریافت کرتا۔ اسپر عمرؓ نے کھڑے ہو کر یہ عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ میں غضب خدا اور غضب رسول خداؐ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میرا قصور معاف فرما دیجئے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا سے عفا اللہ عنہا تک صفحہ ۱۹۱ حاشیہ م ۲

ان تردّا ایھا ان کافی اور الفقیہ اور تہذیب میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ وارد ہے کہ ذوا عدل منکم سے مراد ہیں دو مسلمان اور آخران من غیرکم سے مراد ہیں یہود و نصاریٰ یا مجوس کے دو شخص۔ صفحہ ۱۹۹ حاشیہ م ۱

ماذا اجبتم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ پروردگار عالم پیغمبروں سے انکے اوصیا کے بارے میں جن کو وہ اپنی امتوں پر خلیفہ کر گئے تھے یہ دریافت فرمائے گا کہ تمھارے حکم کی کہاں تک تعمیل کی گئی۔ تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ ہماری امتوں نے جو کچھ ہمارے بعد کیا اس کا علم ہمکو ہے نہیں اور تو علام الغیوب ہے۔ صفحہ ۱۹۹ حاشیہ

سورۃ الانعام مکیۃ

واجل مسمّی تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مقرر کیا ہوا وقت تو وہ ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حتماً و جزماً طے فرما دیا۔ جس میں تاخیر ممکن ہی نہیں اور مسمّی وقت وہ ہے کہ جس میں بداء ہو سکتی ہو۔ یعنی خدائے تعالیٰ اپنے حکم کو مقدم و موخر کر دیتا ہے۔ صفحہ ۲۰۳ حاشیہ م ۲

ومن بلغ تفسیر مجمع البیان تفسیر عیاشی اور کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ آل محمدؐ میں سے ایک امام ہوتا رہے گا۔ جو قرآن کے ذریعے سے اسی طرح امت کو ڈراتا رہے گا۔ اور اس کے مطالب اسی طرح لوگوں کو پہونچاتا رہے گا جیسے رسول خدا صلعم۔ صفحہ ۲۰۶ حاشیہ م ۱

واللہ ربنا ما کنا مشرکین کافی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ

سے منقول ہے کہ وہ قسم کھا کر جو یہ کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے تو اس سے یہ مطلب ہے کہ ہم ولایت و خلافت و امامت کو علیؑ اور اولاد علیؑ ہی کا حق سمجھتے تھے اور غیر کو اس میں نہیں شریک کیا کرتے تھے ۔ صفحہ ۲۱ حاشیہ ملا

انظر کیف کذبوا احتجاج طبرسی میں امیر المومنینؑ سے ایک طولانی حدیث حالات قیامت میں منقول ہے۔ یہ ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو دار دنیا میں توحید کے قائل تھے مگر پھر بھی اللہ پر ایمان رکھنا انکو کچھ فائدہ نہ پہونچاسے گا۔ جس حال میں کہ وہ اسکے رسولوں کے مخالف رہے۔ اور جو کچھ ان رسولوں نے اپنے اوصیا کے بارے میں جو عہد ان سے لئے تھے انکو توڑتے رہے۔ صفحہ ۲۱ حاشیہ ملا

اذ وقفوا علی النار تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے

ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ تفسیر برہان میں جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں نے امیر المومنین کو کوفہ سے باہر دیکھا۔ اور حضرت کے پیچھے ہو لیا۔ مقابر یہود تک جا کر حضرت اس کے وسط میں کھڑے ہو گئے۔ اور آواز دی اے یہودیو۔ اے یہودیو۔ قبروں سے آواز آنے لگی لبیک لبیک ہم اطاعت کو حاضر ہیں حضرت نے دریافت کیا تم عذاب کو کیسا پاتے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی نافرمانی کا عذاب ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ہارونؑ کی نافرمانی کا تھا۔ اور جو لوگ آپ کی نافرمانی کرینگے قیامت کے دن وہ اور ہم ایک ہی عذاب میں ہوں گے۔ حضرت نے ایک ایسی چیخ ماری کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ پڑیگا۔ اور میں غش کھا کر گر پڑا۔ جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ امیر المومنینؑ سرخ یاقوت کے تخت پر بیٹھے ہیں اور ان کے سر پر جواہرات کا تاج رکھا ہوا ہے۔ اور سرخ زرد حلے پہنے ہوے ہیں اور حضرت کا چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن ہے۔ میں نے عرض کی کہ اے سید و سردار یہ تو بڑی سلطنت ہے فرمایا کہ ہاں اے جابر ہماری سلطنت سلیمان ابن داؤد کی سلطنت

سے بڑی ہے اور ہمارا غلبہ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ پھر حضرت وہاں سے واپس آئے
اور ہم کوفہ میں داخل ہو گئے۔ اور میں حضرت کے پیچھے پیچھے مسجد میں پہونچا تو حضرت
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے رہے اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ وتم بخدا میں نہ مانوں گا
خدا کی قسم میں ایسا نہ کروں گا۔ واللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ جابر کہتے ہیں میں نے عرض
کیا کہ اے میرے مولا۔ یہ آپ کس سے باتیں کرتے ہیں۔ میں تو کسی کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا
اے جابر برہوت اس وقت مجھے دکھایا گیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شیخین (ابوبکر
وعمر) اور انکے لشکر برہوت کے تابوت میں مقید ہیں اور عذاب پا رہے ہیں اور
اُن دونوں نے چیخکر کہا ہے کہ اے ابوالحسن اے امیرالمومنین ہم کو دنیا میں واپس
بلائے۔ ہم آپ کی فضیلت اور ولایت کا اقرار کریں گے اور میں نے وہ الفاظ کہے پھر
حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ اے جابر جو شخص وصی نبی کی مخالفت
کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا محشور کیا جائے گا۔ اور میدان حشر میں اوندھے
منہ پھرایا جائے گا۔ صفحہ ۲۷۸ حاشیہ ملے

فانهم لا یکذبونك کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ اور امیرالمومنینؑ
ذال کو مشدد نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ اس کو کسرہ زیر سے پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے
مراد اس سے یہ ہے کہ وہ لوگ کوئی ایسی بات پیش نہ کر سکینگے جو تمھارے حق سے
زیادہ حق ثابت ہو جائے۔ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ ملے

وَصَبَر وا تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے آپ نے حدیث طولانی
میں فرمایا کہ رسولؐ خدا نے ہر حال میں صبر فرمایا۔ تو پھر آنحضرتؐ کی اولادؐ و ائمہ یعنی
کی اُن کو بشارت دی گئی۔ اور خدا نے ان کا وصف بھی صبر ہی کی بابت فرمایا اور یہ
ارشاد کیا سو جعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون
اور بنائے انکو بوجہ انکے صبر کرنے کے اور اسلئے کہ وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

امام مقرر کیا۔ ص۲۰۹ حاشیہ س۲

یحشرون الخصال میں رسول خداؐ سے منقول ہے آپ نے فرمایا قیامت
کے دن بجز چار کے کوئی اور سوار نہ ہوگا۔ میں۔ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور صالح نبیؑ بعد
میں تو براق پر ہوں گا اور میری بیٹی فاطمہؑ زہرا میرے ناقہ غضبا پر اور صالح
خدا کی اس اونٹنی پر جس کے کونچیں کاٹ ڈالی گئی تھیں۔ رہے علیؑ سو وہ ایک ناقہ
نور پر ہوں گے جس کی نکیل یاقوت کی ہوگی اور وہ دو سبز حُلّے پہنے ہونگے۔ ص۲۱۱ ع س۵

صم وبکم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے
میں نازل ہوئی ہے جن لوگوں نے اوصیا کو جھٹلایا ہے اور ظلمات سے مراد یہاں
ظلمت کفر ہے پس خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ بہرے بھی ہوں گے اور گونگے
بھی اور وہ کفر کی اندھیریوں میں ہیں پس جو اولاد ابلیس سے ہوں گے نہ کبھی وہ
اوصیا کی تصدیق کریں گے اور نہ ان پر ایمان لائیں گے۔ اور خدائے تعالیٰ بھی ان سے
توفیق ہدایت سلب کرے گا۔ اور جو اولاد آدم سے ہوں گے وہ اوصیا پر ایمان لائینگے
اور وہی صراط مستقیم پر ہوں گے۔ ص۲۱۱ س۶

فلمّا نسوا ما ذکروا بہ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ جس وقت انھوں نے ولایت امیر المومنینؑ کو چھوڑ دیا حالانکہ ان کو اس کی
بابت حکم دیا گیا تھا تب ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یعنی دولت دنیا
اور سامان دنیا۔ ص۲۱۱ س۲

اخذنا ھم بغتۃ تفسیر قمی اور تفسیر برہان کے بموجب یہ مطلب ہے کہ صاحب الامر
(حضرت مہدیؑ) کے قیام وظہور جس میں باغیوں کو یہ معلوم ہوگا کہ گویا اُن کا تسلط
کبھی ہوا ہی نہ تھا۔ ص۲۱۱ س۳

الاعمیٰ والبصیر تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ بصیر سے مراد ہیں اہلبیت۔ ص۲۱۲ س۳

اصحاب صفہ کو بوجہ ایمان میں سابق ہونے کے اشراف قریش پر فضیلت دی تھی ۲۱۱
قل لو ان عندی کافی اور تفسیر برہان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ
اللہ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے .... مجھے جلدی سے موت آجائے اور تم میرے
بعد میرے اہلبیت پر ظلم کرو...... اور خدائے تعالیٰ نے محمدؐ کی مثال سورج سے
دی ہے اور علیؑ مرتضیٰ کی چاند سے جیسا فرماتا ہے ھو الذی جعل الشمس ص۲۱۲
ما لسقط من ورقۃ تفسیر عیاشی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ورقہ سے
مراد وہ بچہ ہے جو ولادت کے وقت معین سے پہلے ساقط ہو جائے اور رطب سے مراد وہ
نطفہ ہے جو رحم مادر میں ساکن ہو۔ اور یابس سے مراد وہ بچہ ہے جو صحیح و سالم پیدا
ہو۔ اور کتاب مبین سے مراد ہے امام مبین۔ ص۲۱۴

احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے ایک حدیث منقول ہے کہ تمھارے آقا
امیر المومنینؑ کے واسطے اللہ نے فرمایا کہ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اور اس کتاب
کا علم انہی حضرت کے پاس ہے۔ ص۲۱۴

اَلَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ تفسیر قمی میں رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ
پر ایمان لایا ہو وہ ہرگز ایسے جلسہ میں نہ بیٹھے جس میں کسی امام کی نسبت بے ادبی
کی جاتی ہو۔ ص۲۱۵

آزر حضرت ابراہیمؑ کا نانا تھا یا چچا زیادہ روایات چچا ہونے کی پائی جاتی ہیں
ملکوت السموات بعینہ یہی حالت رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ اور حضرات ائمہ ہدیٰؑ
کو پیش آئی تھی۔ ص۲۱۷

لَمْ یَلْبِسُوْا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے معنی منقول
ہیں کہ رسول خداؐ نے ولایت علیؑ اور اولاد علیؑ کی نسبت جو حکم پہونچایا اس پر ایمان
لائے اور اس کو ابوبکر و عمر کی دوستی کے ساتھ مخلوط نہ کیا۔ ص۲۱۸

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص منجانب اللہ امام نہو اور پھر امامت کا ادعا کرے وہ اس آیت کے حکم میں داخل ہے

جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی الخرائج میں منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فاطمہ بنت اسد کے سامنے یہ آیت پڑھی انھوں نے عرض کیا فرادی سے کیا مطلب آنحضرتؐ نے فرمایا برہنہ۔ تو انھوں نے عرض کی ہائے خرابی میری کہ خدا کے حضور میں برہنہ محشور ہونا ہوگا۔ پھر انھوں نے خدائے تعالیٰ سے عرض کی کہ انکو انکے کفن کے ساتھ محشور فرمائے۔ یہ دعا قبول ہوگئی۔ صـ ۱۲۲

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جبرائیلؑ نے داہنے ہاتھ سے ایک مشت خاک اس طرح اٹھائی کہ ساتویں آسمان سے پہلے آسمان تک ہر آسمان کی مٹی اُن کے ہاتھ میں آگئی اور دوسری مشت خاک اوپر کی زمین سے لیکے نیچے کی زمین تک کے ہر طبقے سے اٹھائی۔ پھر حکم خدا سے ان دونوں کو ملادیا پس اس طرح اس طینت کے دو حصے ہوگئے۔ اور خدائے تعالیٰ نے ایک مخلوق زمین سے اور ایک مخلوق آسمان سے پیدا کی اور اس سے جو جبرئیلؑ کے داہنے ہاتھ میں تھی یہ فرمایا کہ تجھ سے رسول۔ انبیا۔ اوصیا۔ صدیق۔ مومن اور شہید اور وہ لوگ جن کی عزت مقصود ہے پیدا ہوں گے پس ایسا ہی ہوا۔ اور جو خاک جبرئیلؑ امین کے بائیں ہاتھ میں تھی اس سے فرمایا کہ تجھ سے ظالم مشرک منافق۔ سرکش اور ہر وہ جس کی مجکو ذلت و شقاوت منظور ہے وہ پیدا ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا پس خدائے تعالیٰ کے اس قول سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حب سے مراد ہے طینت مومنین اور نوائے سے مراد ہے طینت کافرین۔ صـ ۱۲۲

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے جب تم حاجت طلب کرو تو دن میں طلب کرو کیونکہ خدا نے حیا آنکھ میں قرار دی ہے اور جب شادی ہو

توراۃ کو شادی کرو اس لئے کہ خدا نے رات کو سکون و قرار مقرر فرمایا ہے۔ حسنؑ بن علیؑ سے منقول ہے کہ انہوں نے امام رضاؑ کو فرماتے سنا کہ خدائے تعالیٰ نے رات کو ہی سکون واجب قرار دیا ہے اور عورات کو بھی لہٰذا شادی بھی رات کو کرو اور کھانا بھی رات ہی کو کھلاؤ۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رات کو شادی کیا کرو۔ اور رات کو حاجتیں نہ طلب کیا کرو اس لئے کہ رات اندھیری ہے۔ صـ۲۲۱

النجوم تفسیر قمی میں ہے کہ النجوم سے مراد ہیں آل محمدؐ۔ صـ۲۲۲

ظلمات اس اندھیرے کو نور آل محمدؐ دور کر سکتا ہے۔ صـ۲۲۳

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے...... فرمایا مستقر سے مراد وہ شخص ہے جس کے قلب میں خدائے تعالیٰ نے ایمان کو اس طرح مستقل طور پر قرار فرما دیا کہ پھر اس سے کبھی علیحدہ نہ ہو۔ اور مستودع سے مراد وہ شخص ہے کہ ایمان اس کو کچھ عرصہ کے لئے سپرد کیا گیا اور پھر اس سے چھین لیا گیا چنانچہ زبیر ابن العوام ایسے ہی لوگوں میں تھا۔ اور امام صادقؑ کی حدیث میں لکھا ہے کہ جس وقت رسول خداؐ نے انتقال فرمایا اس وقت زبیر ایمان کی روشنی میں اپنی تلوار لیکر چلا آیا۔ اور اس نے صاف یہ کہدیا کہ ہم علیؑ کے سوا کسی کی بیعت نہ کریں گے اور وہی زبیر تھا کہ جناب امیرؑ کے زمانہ میں تلوار کھینچکر آمادہ پیکار رہا۔..

اور کفار کہتے تھے کہ خدا تو خیر کا پیدا کرنے والا ہے اور ابلیس شر کا۔ صـ۲۲۲

لَا تَسُبُّوا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے فرماتے تھے کہ خبردار دشمنان خدا کو ایسی جگہ برا بھلا نہ کہنا کہ جہاں سے وہ سن پائیں۔ اور بغیر سوچے سمجھے زیادتی کر کے خدا کو برا کہنے لگیں۔ صـ۲۲۳

الاعتقادات میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے آکر عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ ہم نے مسجد میں دیکھا کہ فلاں شخص آپ کے دشمنوں (صحابہ) پر علی الاعلان

سبّ ولعن کرتا ہے فرمایا کہ اسے کیا ہوگیا ہے۔ خدا اس پر لعنت کرے وہ ہماری آبرو کا درپے ہوا ہے۔ اور امام صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ جس نے تم کو برا کہا اُس نے خود مجکو برا کہا اور جس نے مجکو برا کہا اُس نے خدا کو برا کہا اور جس نے خدا کو بُرا کہا وہ اوندھے منہ ناک کے بھل جہنم میں گرایا جائے گا۔ ص۲۲۴

وَ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے .... کہ اُن کی بصارت ایسی جاتی رہے گی کہ وہ جناب امام مہدیؑ کو نہ دیکھیں گے۔ ص۲۲۴

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے ایک نبی بھی ایسا نہیں پیدا کیا کہ اس کی امت میں دو شیطان نہوں۔ کہ اس کے زمانہ میں تو وہ انکو ایذا دیتے رہے اور بعد اُن کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہے۔ .... پس رسول اللہ صلعم کے دونوں شیطان جبتر اور زُریق تھے۔ روایت میں وارد ہے کہ زُریق مصغر ازرق کا جس کے معنی نیلی آنکھ والا اور جبتر بروزن ثعلب بمعنی لومڑی امام نے (خلیفہ) اوّل کو بوجہ اس کی نیلی آنکھوں کے کنایتاً زریق فرمایا۔ اور ثانی (خلیفہ) کو بوجہ اس کی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لومڑی سے تشبیہ دی ہے ص۲۲۵

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ کافی میں امام صادقؑ سے صفات امام میں وارد ہے کہ امام ماں کے پیٹ میں لوگوں کی باتیں سنتا ہے اور جس وقت وہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے دونوں شانوں کے مابین اور ایک روایت کے بموجب داہنے بازو پر یہ آیت لکھی جاتی ہے وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الخ پھر جب امر امامت اس کے سپرد کیا جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ نور کا ایک ستون اس کے لئے قائم کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنی رعایا کے کل اعمال کو دیکھتا رہتا ہے۔ ص۲۲۶

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ الفقیہ اور التہذیب میں ہے کہ امام باقرؑ سے سوال کیا گیا کہ ایک مجوسی نے بسم اللہ کہہ کے ذبح کیا فرمایا اس کو کھاؤ۔ پھر سوال ہوا کہ

ایک مسلمان نے ذبح کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا۔ فرمایا اس کو نہ کھاؤ۔ صـ۲۲۷

نورًا یمشی کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے مراد ایسا امام ہے جس کی امامت کا قائل ہونا چاہیے۔ صـ۲۲۷

کمن مثلہ فی الظلمات سے مراد وہ شخص ہے جو امام کو نہ پہچانتا ہو۔ صـ۲۲۷

او من کان میتا کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس کی موت سے یہ مراد ہے کہ اس کی مٹی کافر کی مٹی سے ملی ہوئی تھی۔ صـ۲۲۷

نبوت حسب و نسب اور مال پر موقوف نہیں ہے جس سے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے مخصوص و مختص فرما دیتا ہے۔ صـ۲۲۷

نولی بعض الظالمین کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ظالم سے ہمیشہ انتقام ظالم ہی کے ذریعہ لیا ہے۔ صـ۲۲۹

فللہ الحجۃ البالغۃ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اللہ کی دو حجتیں ہیں ایک حجت ظاہری اور ایک حجت باطنی۔ حجت ظاہری تو رسول و انبیا و ائمہ معصومین ہیں اور حجت باطنی خود ان کی عقلیں۔ صـ۲۳۴

کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے جتنے ذوی العقول ہیں ہم ان سب پر خدا کی حجت بالغہ ہیں۔ صـ۲۳۴

و ان ھذا صراطی روضۃ الواعظین میں رسول خداؐ سے اس آیت کے بارہ میں منقول ہے کہ میں نے خدا سے درخواست کی کہ اس آیت کو علیؑ کے بارے میں قرار دیدے چنانچہ اسنے قرار دیدیا۔ صـ۲۳۵

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فرمایا اس آیت سے مراد ہے ولایت علیؑ اور اوصیاء علیؑ فاتبعوہ کے متعلق فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد ہے علیؑ ابن ابی طالب کی پیروی۔ و لا تتبعوا السبل کے متعلق فرمایا کہ

اس سے فلاں اور فلاں (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی ولایت و خلافت مراد ہے۔
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد ہے علیؑ کے راستہ سے ہٹا دینا۔
یعنی اُن لوگوں کی پیروی تمکو علیؑ کے راستہ سے ہٹا دے گی۔

احتجاج طبرسی میں رسول خداؐ کے خطبہ غدیر خم کے یہ فقرات منقول ہیں اے گروہ مرداں خدا نے مجکو امر فرمایا اور نہی فرمائی اور میں نے علیؑ کو امر کیا اور نہی کی پس علیؑ خدا کی امر و نہی سے واقف ہیں اے گروہ مرداں وہ سیدھا رستہ جس کی پیروی کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے میں ہوں اور میرے بعد علیؑ اور اس کے بعد وہ ائمہ جو میرے بیٹے ہیں۔ اور اس کے صلب سے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ حق کی راہ بتائیں گے۔ اور حق پر قائم رہیں گے۔ ص۲۳۵

هَلْ يَنْظُرُونَ الاکمال میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس آیات سے مراد ائمہ ہیں اور آیات منتظرہ سے قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ہیں پس جس دن حضرتؑ کا ظہور ہوگا اس دن کسی کا ایمان لانا اسے مفید نہیں ..... پھر اس حدیث کے راوی نے مغرب کی طرف سے سورج نکلنے کا یہ مطلب بیان کیا کہ اسکے معنی ہیں کہ قائم آل محمدؐ کا ظہور فرمانا۔ ص۲۳

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے سب جہنم میں جائینگے سوائے ایک فرقے کے اور وہ ایک وہ ہوگا جو میرے وصی علیؑ کی پیروی کرے گا۔ ص۲۳۶

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس امت میں دین ابراہیمؑ پر چلنے والے سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہیں ہے اور امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ ہم اور ہمارے شیعہ بھی ملت ابراہیم پر ہیں۔
اور کل دوسرے انبیاء سے الگ ہیں ص۲۳۷

وِ نیز اُخر جلد عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ امام مہدی قاتلان حسین
کی اولاد کو قتل کرینگے۔
خلفائے آل محمد جیسے کہ اہل اسلام جو یہود و نصاریٰ اور مجوس کی سلطنتوں
کے فاتح اور ان کی تصرف و تسلط کے قائم مقام ہیں۔

سورۃ الاعراف مکیہ

المص معانی الاخبار میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ان حروف کے معنی
انا اللہ المقتدر الصادق یعنی میں زبردست سچا اللہ ہوں اور نیز اس
کتاب میں اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص جو زندیق تھا
حضرت کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ خدا نے جو اپنی کتاب میں المص فرمایا ہے
اس سے کیا مطلب نکالا۔ اس میں حرام و حلال کیا چیز ہے جس سے لوگوں کا نفع ہو
راوی کہتا ہے کہ امام کو یہ سنکر غصہ آیا فرمایا واے ہو تجھ پر خاموش رہ الف کا
عدد ایک ہے اور لام کے تیس ۳۰ اور میم کے چالیس ۴۰ اور صاد کے نوے ۹۰۔
بتا سب کا مجموعہ کیا ہوا اس نے عرض کی ایک سو اکسٹھ فرمایا جب ۱۶۱
ختم ہو جائے گا تو بنی امیہ کی سلطنت ختم ہو جائے گی۔ راوی کہتا ہے کہ جب سنہ ۱۶۱ ختم ہوا
تو بنی امیہ کی سلطنت جاتی رہی۔ صـ ۲۲۳
وَ الْوَزْنُ احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے صاحب تفسیر صافی فرماتے
ہیں (بحذف حصہ دلائل) اور عقائد و اخلاق و اعمال کی جانچ انبیا و اوصیا
کا کام ہے اس لئے کہ خود کس قدر مانا کس قدر پیروی کی یہ تو دیکھی ہے اور ان کا
انکار کس درجہ کا تھا اور ان کی شریعت و سنت سے کہاں تک دوری رہی یہ بدیہی ہے
لہذا ہر امت کی میزان اس امت کے نبی اور وصی اور وہ شریعت جو نبی نے پہنچائی اور

وصی نے حفاظت کی ہی ہوگی۔ اور اگر اوصیا کو جھٹلایا ہے تو کہیں ٹھکانا نہیں ۔ صفحہ ۲۳۹
اِلیٰ یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ ابلیس کو مہلت
اسدن تک دی گئی ہے جبدن قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ظاہر ہوں گے صفحہ ۲۴۰
لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ صراط سے
مراد علی مرتضیٰ ہیں۔ صفحہ ۲۴۰

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے آپ نے اپنے صحابی سے فرمایا کہ اے
زرارہ ابلیس کو صرف تمہارے اور تمہارے دوستوں کی فکر ہے۔ بقیے تمہارے
دشمن و مخالفین (صحابہ رسولؐ یا سنی) ان سے وہ فارغ ہو چکا ہے۔ صفحہ ۲۴۱
فَعَلُوْا فَاحِشَةً سے مراد ہے ظالم کی امامت۔ تفسیر عیاشی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے
(بحذف سوال و جواب و قصہ طولانی) منقول ہے فرمایا یہ آیت ائمہ جور کے بارے
میں نازل ہوئی۔ صفحہ ۲۴۲

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ علل الشرائع میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس
آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے ائمہ برحق کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا امام
بنا لیا۔

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ تفسیر مجمع البیان۔ کافی۔ من لایحضرہ الفقیہ الخصال الجامع
میں اس کے متعلق جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ عیدین میں
اور جمعہ کے دن غسل کرنا اور سفید اور اچھے کپڑے پہننا رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰ کی سنت
ہے اور ہر نماز کے وقت کنگھا کرنے کی خاص تاکید ہے۔ اور اس سے زندگی بڑھتی
ہے بال خوبصورت ہوتے ہیں حاجت براری ہوتی ہے۔ قوت باہ بڑھتی ہے نزلہ
دور رہتا ہے۔ صفحہ ۲۴۳
وَقَالَتْ اُخْرٰىهُمْ سے مراد ہیں مولوی ملا۔ پیر۔ اور تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ

سے منقول ہے یہاں مراد ہیں سب کے گروگھنٹال یعنی ائمہ جور (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ)
سِجّیْن یہ حضر موت میں ایک وادی ہی جس کا مشہور نام برہوت ہی۔ صہ ۲۴۶
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا کافی میں امام صادقؑ سے اس کی تفسیر میں منقول ہی کہ
جب قیامت کا دن ہوگا تو رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ اور وہ ائمہ معصومینؑ جو انکی اولاد
سے ہیں بلا کر لوگوں کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے پس جس وقت اُن کے شیعہ انکو
دیکھیں گے وہ کہیں گے الحمد للہ۔ مطلب یہ ہے کہ ہم کو امیر المومنینؑ اور ائمہؑ کی ہدایت
کے قبول کرنے کی توفیق ملی۔ صہ ۲۴۶
فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ کافی و تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے اور تفسیر عیاشی میں
امام رضاؑ سے منقول ہے کہ وہ موذن امیر المومنینؑ ہوں گے۔ اور تفسیر قمی میں اسقدر
اور ہے کہ اس قدر بلند آواز سے اعلان کریں گے کہ تمام مخلوق سن لیگی۔ تفسیر مجمع البیان
اور معانی الاخبار میں خود امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ وہ موذن میں ہوں۔ رِجَالٌ
سے تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رجال سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ صہ ۲۴۷
وَعَلَى الْاَعْرَافِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اعراف سے مراد وہ
ٹیلے ہیں جو جنت اور جہنم کے مابین ہوں گے۔ صہ ۲۴۷
کافی میں امیر المومنینؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اعراف پر ہم ہونگے
اور اپنے نصرت کرنے والوں کو ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے۔ اور اعراف ہم
ہیں کہ خدائے تعالیٰ پہچانا ہی نہیں گیا ہے مگر ہماری معرفت کی راہ سے۔ اور اعراف
ہم ہیں کہ ہم کو خدائے تعالیٰ صراط کے اوپر قائم کر دیگا پس جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا
مگر وہ جو ہم کو پہچانتا ہوگا۔ اور ہم اُسے پہچانتے ہوں گے۔ اور جہنم میں بھی کوئی نہ
جائے گا مگر وہ جو ہم کو نہ پہچانتا ہوگا۔ اور ہم اُسے پہچانتے ہوں گے۔ زبدہ مار اور احتجاج
میں بھی یہی حدیث اسی طرح ہے۔ اللہ نے اپنی معرفت کی صراط سبیل راہ اور باب

ہم کو مقرر کیا ہے۔ صفحہ ۲۴۷

اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ تفسیر قمی میں امام صادق ع سے روایت ہے کہ اعراف جنت و دوزخ کے مابین کی بلندیاں ہیں۔ اور رجال سے مراد ائمہ ع ہیں جو اپنے گنہگار شیعوں کو اُن بلندیوں پر لئے ہوئے کھڑے ہونگے۔ اور شیعہ گناہوں سے پاک ہوں گے وہ جنت میں جا چکے ہوں گے۔ تو ائمہ گنہگار شیعوں سے فرمائیں گے کہ جو تمہارے بھائی جنت میں جا چکے ہیں دیکھو کس طرح جنت میں بے حساب داخل ہو گئے چنانچہ وہ اُن کی طرف دیکھکر اُن کو سلام کرینگے۔ جسے خدائے تعالیٰ یوں فرماتا ہے وَنَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الخ پھر اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے دشمنوں (صحابہ رسول و اہلسنت) کو جہنم کی طرف دیکھو اس وقت کی حالت خدائے تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ الخ اور اس وقت اصحاب الاعراف یعنی انبیا اور اوصیا ان لوگوں سے جن کو پہچانتے ہوں گے اور وہ جہنم میں ہوں گے فرمائیں گے مَا اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ الخ پھر ان گنہگار شیعوں کے دشمنوں سے جو جہنم میں ہوں گے خطاب فرما کے دریافت کریں گے اَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ الخ اس کے بعد ان گنہگار شیعوں سے فرمائیں گے۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمْ الخ صفحہ ۲۴۸

يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب ظہور قائم آل محمدؐ اور... جو کچھ وعدہ اور وعید فرمایا ہے ظاہر ہو جائے گا۔ صفحہ ۲۴۹

کافی میں امام صادق ع سے منقول ہے کہ اتوار کے دن خدا نے خیر کو پیدا کیا اور شر پیدا کرنا اُس کا کام نہیں۔ صفحہ ۲۴۹

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ الفقیہ اور التہذیب میں امام صادق ع سے منقول ہے کہ چونکہ چھ دن آسمانوں و زمینوں اور اُن کے مابین کے بنانے میں صرف ہونگے اس لئے سال میں بجائے تین سو ساٹھ دن کے صرف ۳۵۴ دن رہ گئے۔ علامہ مولوی مقبول احمد

اس کی توضیح و توجیہ میں بیان فرماتے ہیں کہ اس قسم کی آیات اور حدیثیں متشابہات میں داخل ہیں جن کی واقعی تفسیر راسخون فی العلم (علی و ائمہ) کے پاس ہیں۔ صـ۲۴۹

لا تفسدوا فی الارض — تفسیر قمی میں منقول ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ کے ذریعہ سے زمین کی اصلاح کر دی تھی مگر لوگوں نے بعد رسولؐ جب امیرالمومنینؑ کی اطاعت چھوڑ دی تو پھر اس کو خراب کر دیا۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے رسولؐ خدا کے ذریعہ سے اس کی اصلاح کی۔ صـ۲۵۰

نکداً — تفسیر قمی میں منقول ہے کہ ائمہ معصومین کا علم حکم خدا سے بکثرت شائع ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کا نفع بھی کثیر ہے اور اُن کے دشمنوں (اصحاب رسولؐ) کا اول تو علم ہی قلیل ہے۔ اور اگر کچھ ہو بھی تو اُس سے کسی کو کچھ نفع نہیں بلکہ وہ ناقص و خراب ہے۔ صـ۲۵۰

المناقب میں وارد ہے کہ عمرو بن العاص نے امام حسینؑ سے عرض کیا تھا کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ حضرات کی داڑھیاں ہم لوگوں سے بڑھی ہوئی اور گھنی ہوتی ہیں تو حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

آدمؑ سے نوحؑ تک دس پشتیں گزری تھیں کہ سب انبیا اور اوصیا تھے مگر چونکہ پوشیدہ تھے اس وجہ سے قرآن شریف میں بھی ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ صـ۲۵۰

آلاء اللہ — کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سب سے بڑی نعمت جو خدا نے اپنی مخلوق کو عنایت کی وہ ہماری ولایت ہے۔ صـ۲۵۲

وما وجدنا — تفسیر عیاشی میں بروایت ابوذر منقول ہے کہ بجز اہلبیت رسولؐ خدا اور اُنکے شیعوں کے ایک گروہ قلیل کے اور کسی نے عہد خدا کو پورا نہیں کیا۔ صـ۲۵۹

آخر — تفسیر عیاشی میں وارد ہوا ہے کہ اس دن فرعون کے درباریوں میں کوئی ولدالزنا نہ تھا ورنہ وہ ان دونوں کے قتل کا مشورہ دیتا۔ امام علیہ السلام نے

فرمایا کہ اسی طرح ہماری ایذا کے درپے وہی ہوتا ہے جس کی ولادت میں کوئی خباثت ہو (ولدالزنا ہو) صفحہ ۲۶
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا۔ کہ جو کچھ اللہ کا ہے وہ رسول کا ہے اور جو کچھ رسولؐ کا ہے وہ بعد رسولؐ امام کا ہے۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ہمنے خدا کی کتاب میں پایا یہی آیت پڑھکر فرمایا کہ جنہیں میں اور میرے اہلبیت وہ ہیں جن کو اس نے اپنی زمین کا وارث کیا ہے اور متقی ہیں ہم اور پوری زمین ہماری ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جو کسی حصہ زمین کو آباد کرے تو اسے لازم ہے کہ اس کا خراج اہلبیت امام کی خدمت میں پہونچا دیا کرے۔ اور جب اس زمین کا کوئی دوسرا مسلمان مالک ہو تو اُسے بھی لازم ہے کہ امام اہلبیت کو خراج دیا کرے یہ حکم اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ قائم آل محمدؐ حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے اور تلوار کے زور سے ...... ومنافقین کو سب کو نکالدینگے صرف اس زمین کی ملکیت مسلم رکھیں گے جو ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گی۔ صفحہ ۲۶۲

وَكَتَبْنَا لَهُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے علم جفر کے بارہ میں منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو تختیاں جنتی زبرجد کی حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمائیں ان میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا وہ سب درج تھا جب موسیٰؑ کا آخری وقت آیا تو انکو علم ہوا کہ زینت نامی پہاڑ میں ان تختیوں کو امانت رکھدو اس حکم کی تعمیل کی گئی جب رسول خداؐ کی بعثت ہوئی تو یمن کا ایک قافلہ حضرت کی خدمت میں آیا تھا۔ انکا گذر اس پہاڑ کی طرف ہوا۔ انکو وہ تختیاں دکھائی دیں انھوں نے اٹھا لیا۔ رسول خداؐ کی خدمت میں جب آئے ...... تو وہ لوحیں حاضر کر دیں آنحضرتؐ نے وہ امیرالمومنینؑ کے سپرد فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ ان کی حفاظت کیا کرو ان میں علوم اولین و آخرین ہیں جناب امیرؑ نے حضرت رسول خداؐ کے حکم سے ان کی نقلیں بھی

کیں انہی نقلوں کا نام جفر ہے امام صادقؑ نے فرمایا وہ نقلیں بھی ہمارے پاس ہیں اور اصلی لوحیں بھی ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰؑ بھی ہمارے پاس ہے اور ہم کل انبیا کے وارث بھی ہیں۔ ص ۲۶۶

جَسَدًا۔ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے عرض کیا کہ گوسالہ میں آواز کہاں سے آئی تھی وحی ہوئی یہ ہماری طرف سے آزمایش تھی تم اسکی تفتیش نہ کرو امام صادقؑ سے منقول ہے کہ موسیٰؑ نے پوچھا کہ یہ آواز کس نے پیدا کی فرمایا میں نے۔ ص ۲۶۷

وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰى اُمَّةٌ تفسیر مجمع البیان میں دو تین طولانی قصے امام باقرؑ سے منقول کرکے فرماتے ہیں کہ یہ سب قائم آل محمد (حضرت مہدیؑ) کے ساتھ خروج کرینگے۔ ص ۲۷۱

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ان سے مراد وہ یہود ہیں جو زمانہ رسولؐ خدا میں تھے۔ ص ۲۷۲

وَاَشْهَدَهُمْ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے سوال کیا کہ تمہارا پروردگار کون ہے پس سب سے پہلے رسولؐ خدا پھر امیرالمومنین پھر حضرات ائمہ نے جواب دیا تو ہمارا رب ہے۔ پس اللہ نے انھیں کو علم و دین کا حامل بنایا۔ پھر کل فرشتوں سے کہا کہ میرے علم و دین کے حامل یہ ہیں اور میری مخلوق میں امین یہ ہیں اور ہر بات انھیں سے دریافت کی جائے گی۔ پھر خدا نے کل اولاد آدمؑ سے یہ فرمایا...... کہ ان بزرگوار کی ولایت اور اطاعت کا اقرار کرو سب نے کہا کہ ہاں اے پروردگار ہم نے اقرار کیا خدا نے فرشتوں سے کہا کہ تم لوگ گواہ رہنا فرشتوں نے عرض کی کہ ہم گواہ ہیں۔ ص ۲۷۴

مِنَ الْغٰوِيْنَ تفسیر قمی میں امام رضاؑ سے منقول ہے بعد ایک قصہ طولانی بلعم باعور کے کہ وہ اسم اعظم بھی اسکی زبان سے جاتا رہا جیسا کہ خدا فرماتا ہے فَانْسَلَخَ مِنْهَا پھر وہ اُن سے الگ ہو گیا۔ ص ۲۷۵

وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کافی میں امام رضاؑ سے دریافت کیا گیا کہ اسم کیا چیز ہے فرمایا کہ موصوف کی صفت۔ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی تکلیف و بلا نازل ہو تو ہمارا واسطہ دیکر خدا سے دعا مانگو کہ یہ خدا کے اس قول کے موافق ہے وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا اور کل اچھے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس تم انکو انھیں سے پکارو) اور امام صادقؑ نے فرمایا کہ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ہم ہیں۔ کہ ہماری معرفت بغیر کسی کا کوئی عمل قبول نہ کیا جائے گا۔ ص۲۷۱

وَ مِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّۃٌ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت آل محمدؐ اور اُن کے پیروؤں کے بارے میں ہے۔ ص۲۷۲

سورۃ الانفال مدنیہ

عَنِ الْاَنْفَالِ تفسیر مجمع البیان میں امام زین العابدینؑ و امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے وہ حضرات یسئلونک الانفال پڑھتے تھے بحذف عن جس کے معنی ہوئے اے رسولؐ وہ لوگ تم سے مال غنیمت طلب کرتے ہیں۔ ص۲۸۱

یِرْزُقُ کَرِیْمٌ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ و سلمانؓ و ابوذرؓ و مقدادؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ ص۲۸۱

کَلِمٰتِہٖ تفسیر قمی میں وارد ہے کہ کلمۃ اللہ سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ ص۲۸۲

جنگ بدر میں امیرالمومنینؑ نے اپنے ہاتھ ایک روایت کے مطابق ۲۰ ایک روایت کے بموجب ۳۶ اور موافق ایک روایت کے ۶۴ قتل کئے تھے۔ ص۲۸۳

بقیہ کو امیر حمزہ و جاں نثار انصار و مہاجرین اور فرشتوں نے قتل کیا تھا۔

وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ اصحاب رسول خدا فخر کرتے تھے کہ ہم نے مشرکین کو قتل کیا۔ اس کا جواب اللہ دیتا ہے ...... اور سب سے بڑھکے یہ کہ سب زیادہ

مقتول یداللہ کے ہاتھ سے ہوئے۔ پس اس میں تمھارا کونسا کمال ہے کہ خواہ مخواہ
پانچویں سوار بنتے ہو۔ ص۲۸۴

اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حیات سے مراد جنت ہے
اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے ولایت علیؑ مرتضیٰ مراد ہے۔ کہ آنحضرتؐ
کا اتباع کرنا اور ان کی ولایت کا تسلیم کرنا تمھارے امور کو پریشان نہ ہونے دیگا ص۲۸۵
فِتْنَةً لَا تُصِیْبَنَّ الخ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے اس آیت کی
تفسیر میں کہ رسول خداؐ کے انتقال کے بعد ہی جو فتنہ لوگوں کو پیش آیا وہ یہ تھا کہ
علیؑ مرتضیٰ کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ اور غیر شخص سے بیعت کرلی۔ حالانکہ رسولؐ خدا نے
صاف ارشاد فرمایا تھا کہ علیؑ کا اور آل محمدؐ میں سے جو وصی ہوں گے انکا اتباع کرنا
اور عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی رسولؐ خدا نے
فرمایا کہ جو شخص میرے بعد میرے جانشین کے بارے میں علیؑ مرتضیٰ پر ظلم کرے گا وہ ایسا
ہی سمجھا جائے گا کہ گویا اُس نے میری نبوت کا انکار کیا اور اُن کل انبیا کا انکار کیا جو مجھ سے
پہلے ہو چکے۔ ص۲۸۵

لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ علل الشرائع میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ مومن کی طینت
میں کافر کی اور کافر کی طینت میں مومن کی کچھ طینت ملا دیتا ہے۔ اعمال میں نیکی و بدی
اسی اثر سے ہے پھر خدائے تعالیٰ قیامت میں ہر ناصبی سے مومن کی طینت اور اس کے
متعلقات معہ کل اعمال نیک کے لیکر مومن کو واپس عنایت کرے گا اور ہر مومن سے
ناصبی کی طینت اور اس کے متعلقات معہ کل اعمال بد کے لیکر ناصبی کو واپس کرے گا۔
اور یہی مقتضائے عدالت ہے۔ ص۲۸۵

اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ تفسیر عیاشی میں ہے کہ ایک شخص نے امام باقرؑ سے
سوال کیا کہ میں بنی امیہ کی طرف سے حاکم تھا دولت جمع کی۔ فرمایا کہ تیرے اہل و عیال

تیرا مال اور تیری ہر چیز حرام ہے۔ اور آپ نے یہی آیت پڑھی۔ ۲۸۵ـ

وَقَاتِلُوْ ... تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی ہے۔ جب ہمارا قائم ہمارے بعد کھڑا ہوگا (حضرت مہدیؑ) تو جو شخص اس زمانہ کو پائے گا اس آیت کی تاویل کو بھی دیکھ لیگا۔ ۲۸۵ـ

خُمُسَہٗ کافی اور تہذیب میں امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ ذوی القربیٰ سے ہم مراد ہیں اور الیتمیٰ والمساکین وابن السبیل سے خاص ہمارے ایتام۔ ہمارے مساکین اور ہمارے مسافر مراد ہیں یہی امام باقرؑ و امام صادقؑ بھی فرماتے ہیں تفسیر قمی میں بھی یہی ہے۔

تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ بدر میں امیرالمومنین پانی لینے کنوئیں پر گئے وہاں یکے بعد دیگرے سخت ہوا آئی اور آپ کام نہ کر سکے۔ جب فارغ ہو کر واپس آئے اور قصہ بیان کیا تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ پہلی ہوا میں جبرئیل ایکہزار فرشتوں سے آئے تھے دوسری میں میکائیل ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے تھے تیسری ہوا میں اسرافیل ہزار فرشتوں سے آئے تھے اور ای علیؑ انھوں نے آپ پر سلام کیا تھا۔ ۲۹۱ـ

اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰہِ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی جو تمام مخلوق خدا میں سب سے بدتر تھے اور باطن قرآن کے منکر۔ ۲۹۲ـ

یَنْقُضُوْنَ عَھْدَھُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ عہد کے توڑنے والے رسولؐ خدا کے اصحاب تھے جو احد کے دن بھاگے ہیں۔ ۲۹۲ـ

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت معاویہ کی شان میں نازل ہوئی یعنی خدا نے پہلے ہی سے اس خیانت کی خبر دیدی تھی جو وہ امیرالمومنینؑ سے کرنے والا تھا۔ ۲۹۳ـ

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ ... کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بعد جناب امام حسنؑ و امام

حسین امامت بھائیوں میں کبھی نہ جائے گی بلکہ اس کا اجرا علیؑ ابن الحسین سے اولاد اور اولاد کی اولاد میں ہوتا رہے گا۔ ص۲۹۷

سورۃ التوبہ مدنیہ

اَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ اس اذان سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اور امیر المومنینؑ خود بھی یہی فرماتے ہیں۔

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ معانی الاخبار اور علل الشرائع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس دن کو حج اکبر اس لئے کہا کہ اس سال مسلمان اور مشرکین سب حج ادا کرتے تھے۔ کافی اور معانی الاخبار اور تفسیر عیاشی میں انھیں حضرت صادقؑ سے متعدد حدیثوں میں منقول ہے کہ حج اکبر سے مراد ہے قربانی کا دن اور حج اصغر سے عمرہ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حج اکبر سے مراد ہے عرفہ کا دن ص۲۹۸

اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت اصحاب جمل کے بارے میں نازل ہوئی اور امیر المومنینؑ نے اس آیت کو پڑھ کر لڑائی کی اور ایک طولانی قصہ درج ہے تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اہل بصرہ سے کچھ لوگ طلحہ و زبیر کی نسبت مجھ سے دریافت کرنے لگے میں نے کہا وہ دونوں ائمہ کفر میں تھے جب سے یہ آیت نازل ہوئی آج تک اس کی تعمیل نہیں ہوئی تھی۔ آج ہوتی ہے۔ کوئی ان سے نہیں لڑا یہاں تک کہ میں ان سے لڑا ہوں

قَاتِلُوْھُمْ تفسیر عیاشی میں ایک قصہ طولانی کے بعد منقول ہے کہ جنگ صفین میں امیر المومنینؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تھی۔ ص۳۰۰

اَلْمُؤْمِنِیْنَ تفسیر قمی اور کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ مومنین سے مراد اس آیت میں آل محمدؐ یعنی ائمہ معصومینؑ ہیں۔

وَ لِيْجَۃً امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں کہ وَلِیْجَۃً سے مراد یہاں وہ ہے جو بجائے صاحب الامر (امام مہدیؑ) آدمیوں کے بنانے سے بن گیا ہو۔ اور یہاں مومنین ائمہ ہیں۔ ص۳۰۱

اَلْکُفْر تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں جو الکفر کا لفظ آیا ہے اسکے باطنی معنی یہ ہیں کہ (خلیفہ) اول وثانی کی ولایت اور الایمان کے باطنی معنی یہ ہیں۔ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت۔ ص۳۰۲

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ تفسیر صافی میں ہے کہ اللہ نے ان لوگوں کی حالت کو بیان فرمایا ہے جو ولایت علی مرتضیٰؑ کو اپنی تکذیب کے ذریعے سے باطل کرنا چاہتے ہیں۔ ص۳۰۵

لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی الاکمال میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ واللہ اس آیت کی تاویل نازل نہیں ہوئی۔ اور جب تک قائم آل محمدؐ کا ظہور نہ ہوگا اس وقت تک نازل نہ ہوگی۔ ص۳۰۵ اور اس وقت ہر امامت کا مشرک اس ظہور کو برا سمجھے گا۔ اور اگر وہ کسی پیڑ کے پیٹ میں جا کر چھپے گا تو وہ پیڑ کہدے گا کہ اے مومن یہ کافر میرے پیٹ میں ہے مجھے توڑ اور اسے قتل کر۔

یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ کی تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابوذرؓ غفاری ملک شام میں ہر جمعہ کو باواز بلند یہ منادی فرمایا کرتے کہ خزانہ جمع کرنے والوں کی پیشانی۔ پہلو اور پشت پر داغ دینے کی خوشخبری سنادی گئی ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خداؐ نے تین مرتبہ فرمایا کہ سونا بھی غارت ہو چاندی بھی غارت ہو۔ عمر نے سوال کیا پھر ہم کون سامال جمع کریں۔ فرمایا یاد خدا کرنے والی زبان۔ شکر خدا بجالانیوالا دل اور

ایماندار زوجہ جو تم میں سے دین میں کسی کی مددگار ہو سکے۔ عمر کے دینداری رسول خدا کے اس جواب سے بھی ظاہر ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ دین میں تیری مددگار ہو سکے بلکہ یہ فرمایا کہ کسی کی مددگار ہو سکے یعنی جو مومن ہو گا اس کی زوجہ اس کی مددگار ہو گی ثَانِیَ اثْنَیْنِ مطلب یہ ہے کہ اس حالت میں کچھ اتفاق ہے اُن کا ساتھ ہو جانے والا ہمراہی بھی ایک ہی تھا اور وہ بھی بار خاطر تھا نہ یار نشاط کہ بے محل رُوئے دیتا تھا۔ لَا تَحْزَنْ فرمانا بتلا رہا ہے کہ شیخ جی کے ہاتھ سے کوئی بڑی نکل گئی تھی اور اُنکا کوئی منصوبہ بگڑ گیا تھا جس پر انکو افسوس ہو رہا تھا اور وہ روئے دیتے تھے اور رسول خدا فرما رہے تھے کہ تو افسوس نہ کر تو غم نہ کھا ہم دونوں یعنی میرے اور علی کے ساتھ تو اللہ موجود ہے۔

کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ رسول خدا غار میں ابوبکر سے فرما رہے تھے کہ چپ رہ بے شک اللہ میرے اور علی کے ساتھ ہے اور وہ خوب چیخ چیخ کر رو رہا تھا اور کسی طرح چپ ہی نہ ہوتا تھا۔ رسول خدا نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ اے شخص تو چاہتا ہے کہ میں اپنے اصحاب کو تجھے دکھلا دوں جو اپنے اپنے مقامات پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور جعفر اور اس کے ساتھیوں کو دکھلا دوں جو سمندر میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ چلے جا رہے ہیں۔ عرض کی جی ہاں تو آنحضرت نے اپنا دست مبارک اُس کے منہ پر پھیر دیا تو انصار بھی اپنے جلسوں میں باتیں کرتے نظر آنے لگے اور جعفر بھی سمندر میں جاتے دکھائی دینے لگے شیخ جی کے دل میں اسیوقت یہ بات گزری کہ معاذ اللہ یہ ساحر ہیں۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ تفسیر عیاشی میں امام رضا سے منقول ہے کہ عوام الناس سنی اس آیت کو ہمارے مقابلہ میں بطور حجت پیش کرتے ہیں حالانکہ کوئی حجت نہیں قسم بخدا خدائے تعالیٰ نے یوں فرمایا تھا سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اور فرمایا کہ ہم

اس آیت کو اسی طرح پڑھتے ہیں۔ صفحہ ۳۰۸
کَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے
مراد وہ کلام ہی جو بڑے میاں (ابوبکر) کرتے تھے۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے صفحہ ۳۰۹
اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان دونیکیوں میں سے ایک
سے مراد موت یا ظہور امام کا پالینا۔ اور ہم باوجودیکہ ثلثہ پرستوں (ابوبکر و عمر و عثمان)
سنیوں کی طرف سے تکلیفیں پا رہے ہیں ان دو باتوں میں سے ایک کے منتظر
ہیں کہ یا تو خدا اپنی طرف سے انکو عذاب پہونچاوے اور وہ انکا مسخ ہو جانا ہی یا ہمارے
ہاتھوں سے پہونچاوے اور وہ انکا قتل ہونا ہے۔ صفحہ ۳۱۱
اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ
ذوالخویصرہ تیمی کا بیٹا حرقوص ابن زہیر بانی فرقہ خوارج کی شان میں یہ
آیت نازل ہوئی۔ صفحہ ۳۱۱
وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ تفسیر قمی میں ہی بعد ایک قصہ طولانی کے کہ جیسا تھا ان کا ایمان
ظاہری ہی ویسے ہی رسولؐ کی تصدیق بھی ظاہری ہے صفحہ ۳۱۲
اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت
ان بارہ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک گھاٹی پر کھڑے ہوئے تھے اور
جنھوں نے باہم مشورہ کر لیا تھا کہ آج رسول خدا کو قتل کر دیں۔
تفسیر قمی میں مخرج کی تفسیر میں یہی واقعہ درج ہو۔ صفحہ ۳۱۳
عیون و خصال میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص جنت
عدن کا آرزومند ہو تو اس کو لازم ہے کہ علی ابن ابی طالب سے اور ان کے بعد
ان کی اولاد سے محبت رکھے۔
جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ تفسیر مجمع البیان میں قرأت اہلبیتؑ ہو

جاہد الکفار بالمنافقین۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے اس لئے کہ رسولؐ خدا نے
منافقین سے تلوار کے ذریعہ کبھی جہاد نہیں کیا۔ یہ قول تو سورۂ توبہ کے متعلق ہے
باقی سورۂ تحریم کی تفسیر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہاں جاہد الکفار والمنافقین
میں بھی آیا ہے کہ رسولؐ خدا نے کفار سے جہاد کیا تھا اور علی مرتضیٰؑ نے منافقین سے اور
اس طرح علی مرتضیٰؑ کا جہاد عین رسول خدا کا جہاد ہے۔ صفحہ ۳۱۵
وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے
میں نازل ہوئی جنھوں نے کعبۃ اللہ میں قسم کھائی تھی کہ بعد رسولؐ امر خلافت
کو بنی ہاشم میں نہ رہنے دینگے اور اسی تفسیر میں ہے کہ جب رسولؐ نے ان لوگوں
کو جتلایا تو ان لوگوں نے بحلف بیان کیا کہ نہ ہم نے ایسا کہا اور نہ ایسا قصد کیا اس پر
یہ آیت نازل ہوئی يَحْلِفُونَ بِاللهِ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب
رسول خداؐ نے غدیر خم میں علی مرتضیٰؑ کو اپنا قائم مقام کرنا چاہا تو آنحضرتؐ کے
سامنے منافقین میں سے سات شخص تھے اور وہ سات اول یہ تھے ابوبکر و عمر و عبدالرحمان
بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص ابو عبیدہ بن جراح۔ سالم مولےٰ ابی حذیفہ۔
مغیرہ ابن شعبہ۔ اور اسی وقت عمر نے آنحضرتؐ کی شان میں یہ الفاظ کہے کہ تم اس
شخص کی دونوں آنکھیں نہیں دیکھتے ہو گویا مجنون کی سی آنکھیں ہیں ابھی ابھی
کھڑا ہو کر یہ کہنے لگے گا کہ میرے پروردگار نے ایسا کہا ہے اور ایسا کہا ہے۔ پھر آنحضرتؐ
نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماکر حکم دیا کہ آج سے علیؑ کو امیرالمومنینؑ کہہ کر سلام
کیا کرو یا علیؑ کا امیرالمومنینؑ ہونا صدق دل سے تسلیم کرو۔ اس وقت جبرئیل امین
نازل ہوئے اور رسولؐ کو ان لوگوں کے قول کی خبر دی۔ آنحضرتؐ نے ان لوگوں
کو بلا کر دریافت کیا تو صاف انکار کر گئے اور قسمیں کھانے لگے اس وقت یہ
آیت نازل ہوئی۔ يَحْلِفُونَ بِاللهِ صفحہ ۳۱۶ ح ۱

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ان اصحاب رسولؐ میں سے کوئی توسری بیچا کرتا تھا اور کوئی پائے کوئی عورتوں کی موباف بٹا کرتا تھا۔ پھر ظاہرا اسلام کی اطاعت کرنے کے سبب سے خدا نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ سے ان کو مالدار بنا دیا تو بجائے شکر نعمت کے کفران نعمت کرنے لگے اور وہ شکر نعمت کرنا یہ تھا کہ رسولؐ خدا کی وصیت کو ضائع نہ کرتے حالانکہ واجب یہ تھا کہ شکر نعمت کرتے۔ صـ۳۱۶

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ سالم بن عمیر انصاری ایک صاع کھجور لایا تھا اور صدقہ دیدیا۔

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امیرالمومنینؑ نے ایک ایک خرمہ کے عوض میں ایک ایک ڈول پانی کا کھینچا اسطرح سے جو خرمے جمع کئے تھے وہ لیکر حاضر ہوئے عبدالرحمان ابن عوف نے آوازہ کسا اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ عبداللہ بن اُبی مشہور منافق بیمار تھا اور اس کا بیٹا عبداللہ مومن تھا۔ پس یہ مومن عبداللہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ایسے وقت آیا کہ اسکا باپ حالت احتضار میں تھا اس نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ اگر آپ میرے باپ کے پاس نہ تشریف لائے تو ہمارے کنبہ پر یہ عیب لگایا جائے گا۔ آنحضرتؐ اس کے پاس تشریف لے گئے اس وقت بہت سے منافق اس کے پاس تھے۔ عبداللہ بن ابی نے عرض کی یا رسولؐ اللہ اس کے لئے استغفار فرمایئے آنحضرتؐ نے استغفار فرمایا۔ عمر نے عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا آپ کو خدا نے منع نہیں کیا ہے کہ منافقوں پر نماز نہ پڑھئے۔ اور اُن کے لئے استغفار نہ کیجئے آنحضرتؐ نے یہ سنکر منہ پھیر لیا۔ پھر اُس نے دوبارہ عرض کی بس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تجکو غارت کرے یہ مجھے اختیار دیا گیا ہے .... پھر جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا

آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسولؐ اللہ اگر مناسب ہو تو اسکے جنازہ پر بھی تشریف لے چلئے۔ آنحضرتؐ تشریف لے گئے۔ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے اس وقت عمر نے پھر عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا خدا نے آپ کو منع نہیں کیا ہی کہ اگر کوئی منافق مرجائے تو نہ اُس کی نماز پڑھئے نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جیئو رسولؐ خدا نے فرمایا تیرا بُرا ہو تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے دعا کیا کی میں نے دعا یہ کی یا اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھردے اور اس کے پیٹ کو بھی آگ سے بھردے اور اس کو جہنم میں پہونچادے۔

اس طرح عمر کی چھیڑ خانی سے رسولؐ خدا سے وہ بات ظاہر ہوگئی جس کو آپ نا پسند کرتے تھے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا پانچ تکبیر کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے اور خاص اس مرنے کے لئے بھی مغفرت کی دعا کرتے جب سے منافقین پر نماز کی ممانعت آگئی تب سے صرف چار تکبیر فرماتے اور خاص اس میت کے لئے مغفرت کی دعا نہ فرماتے۔ قول مترجم (آج تک ہمارے مخالفین اہل سنت) میں وہی چار تکبیریں منافقوں والی جاری ہیں۔ صـ ۳۱۷

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے مراد نقبائے اُمت یعنی ابوذرؓ مقدادؓ سلمانؓ عمارؓ اور ہر شخص جو .... ولایت امیرالمومنینؑ پر قائم رہا۔ صـ ۳۲۲

اَلْمُهَاجِرِيْنَ نہج البلاغۃ میں ہو کہ یہ لفظ کسی پر راست نہ آئے گا جب تک کہ وہ زمین خدا پر حجت خدا ہو اُسے نہ پہچانتا ہو۔ بس جس نے پہچانا وہی مہاجر ہے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے مہاجرین اولین کا ذکر بوجہ سبقت کے پہلے درجہ پر فرمایا ہے۔ دوسرے درجہ پر انصار کا ذکر کیا۔ صـ ۳۲۲

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ

یہ آیت ہمارے گنہگار شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ص ۳۲۳

صَلِّ عَلَیْھِمْ تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ جو حکم رسولؐ کو تھا وہ امام کے لئے بھی جاری ہے فرمایا ہاں ضرور۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت آپ کے سامنے پڑھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ دراصل یوں تھی۔ والماموموں اور ماموؐن ہم ہیں۔ اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ کوئی کافر یا مومن نہیں مرتا اور قبر میں نہیں رکھا جاتا جب تک کہ اس کے اعمال رسولؐ اور امیر المومنینؑ اور سلسلہ بسلسلہ صاحب الامر علیہم السلام تک نہ پیش ہو جائیں۔

وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْھِمْ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بعض مشرکین نے امیر حمزہؑ اور جعفر طیارؑ اور اسی قسم اور مومنین کو قتل کیا تھا۔ بعدہٗ داخل اسلام ہو گئے۔ انھیں کی شان میں خدا نے یہ آیت نازل کی ص ۳۲۴

یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پانی سے استنجا کرتے تھے۔ ص ۳۲۴

اَلتَّائِبُوْنَ وَ الْعَابِدُوْنَ کافی میں منقول ہے کہ امام باقرؑ اس آیت میں طائبین عابدین پڑھتے تھے۔ اور وجہ بیان فرماتے تھے کہ یہ مومنین کی صفتیں ہیں نہ یُقَاتِلُوْنَ کی ص ۳۲۵

تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت ائمہ معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اس میں وہ صفات بیان ہوئے ہیں جو ان کے غیر میں جائز نہیں اس لیے وہی تو ہوں گے جو ہر معروف کو پہچانتے ہوں خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی موٹی ہو یا باریک۔ اسی طرح وہی ہیں جو ہر چھوٹے بڑے منکر کو پہچانتے ہیں اور خود اس سے معصوم ہیں اور وہی ہو سکتے ہیں۔ جو چھوٹی بڑی موٹی باریک حدود خدا

کو پہچانتے ہوں اور یہ صفتیں سوائے ائمہ معصومین کے کسی دوسرے میں پائی نہیں جاتی۔ ص ۳۲۵

وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاھِیْمَ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے دریافت کیا کہ لوگ خدا کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ عرض کی گئی کہ یہ کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے اپنے چچا سے استغفار کرنے کے بارے میں وعدہ کر لیا تھا۔ فرمایا یوں نہیں ہے۔ بلکہ اُن کے چچا نے اسلام لانے کے لئے وعدہ کیا تھا۔ ص ۳۲۵

لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ اور مجمع البیان میں ہے کہ امام رضاؑ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے بِالنَّبِیِّ عَلَی الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اسی شان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ احتجاج میں اس کی دلیل بھی لکھی ہے کہ نبی نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا پھر توبہ کیسی۔ اور امام نے پوچھا تھا کہ عوام الناس کیسے پڑھتے ہیں۔ راوی نے کہا میں نے عرض کی کہ وہ علی النبی پڑھتے ہیں۔ ص ۳۲۶

اَلَّذِیْنَ تفسیر قمی میں ہے بعد حذف قصہ طولانی ابوذرؓ سے آنحضرتؐ نے فرمایا تم تنہا ہی زندگی بسر کرو گے تنہا ہی انتقال کرو گے اور تنہا قبر سے مبعوث ہوگے اور تنہا جنت میں داخل ہوگے۔ ص ۳۲۶

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ صادقین سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں اکمال الدین میں خود امیر المومنینؑ نے بزمانۂ خلافت عثمانؓ سلمان فارسیؓ کے سوال پر آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے ص ۳۲۷

فَلَوْلَا نَفَرَ کافی میں امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ اگر امام پر یکایک کوئی حادثہ واقع ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا خدا کے اس قول پر عمل کریں اور فرمایا کہ جب تک وہ طلب علم میں ہیں معذور رہیں اور قوم کے جاہل جب تک

کہ وہ آئیں انتظار میں رہیں وہ بھی معذور رہیں ص ۳۲۸

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ تفسیر قمی میں ہے کہ ہر قوم کے لئے واجب ہے کہ جو کفار ان سے اور امام سے قریب ہوں اُن سے لڑیں۔ اور جب تک اسکو ملے نہ کریں آگے نہ بڑھیں۔ ص ۳۲۸

اَنْفُسِکُمْ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول من انفسکم کے مخاطب ہم ہیں۔ عزیز کے مخاطب ہم ہیں حریص علیکم کے مخاطب ہم ہیں بالمؤمنین رؤف رحیم اس چوتھائی میں مومن بھی ہمارے شریک ہو گئے ہیں دوسری روایت میں فرمایا کہ اس آیت کی تین چوتھائی ہمارے لئے ہے اور ایک چوتھائی ہمارے شیعوں کے لئے۔ ص ۳۲۹

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ پروردگار عالم نے اس آیت کو یوں نازل فرمایا۔ لَقَدْ جَاءَنَا رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِنَا عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتْنَا حَرِیْصٌ ص ۱۲۹

سورہ یونس مکیہ

قَدَمَ صِدْقٍ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد ولایت امیر المومنینؑ۔ اور ولایت کے یہ معنی ہیں کہ کل امور دین و دنیا میں حاکم مطلق جاننا اور ماننا۔ نہ کہ جیسا عوام الناس ویلولے وبا دے کو ولی سمجھ لیتے ہیں ص ۳۳۰

لِلنَّاسِ الشَّرَّ یہ قول نعمان بن حارث فہری کا ہے جس کو غدیر خم میں علی مرتضیٰ کا مولیٰ ہونا اتنا شاق گزرا تھا کہ اس نے یہ دعا کی تھی اور وہ قبول بھی ہوئی مگر یہ منافق اس رئیس المنافقین (عمر) کے پاسنگ بھی نہ تھا جس نے ناگوار ہونے کو ظاہر کیا بلکہ ظاہر طور پر آکر مبارک باد دی حالانکہ دل میں تو یہی

تھا کہ یا زندہ و صحبت باقی۔ ص۳۳۲

سُولاً هُمُ الْحَقُّ لفظ الحق لانے کی یہ ضرورت ہے کہ ثابت ہو جاوے کہ وہ مولیٰ جو واقعی ان کا مالک اور ان کے امور کا اختیار رکھنے والا ہے نہ یہ کہ جسکو انہوں نے اپنی خواہش نفسانی سے مولیٰ بنا لیا ہو۔ ص۳۳۶

اَفَمَنْ لَا يَهِدِّي تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جو حق کی ہدایت کرتے ہیں وہ تو رسول خدا اور ان کے بعد آل محمدؑ ہیں اور وہ جو خود ہدایت نہیں پاتے وہ قریش اور غیر قریش سب ہیں جنھوں نے بعد رسولؐ خدا ان کے اہلبیت سے مخالفت کی۔ ص۳۳۸

بَلْ كَذَّبُوا تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام باقرؑ سے بڑے بڑے امور مثل رجعت وغیرہ کے سوال کیا گیا حضرت نے فرمایا تم مجھ سے وہ باتیں پوچھتے ہو جن کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی منافقین نے تکذیب کی تھی اور یہ کہا تھا کہ وہ ہرگز نہ ہوگی۔ ص۳۳۹

وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان ایمان نہ لانے والوں سے مراد رسولؐ خدا سے دشمن اور ان کے بعد آل محمدؑ کے دشمن ہیں

اَلَّذِی نَعِدُهُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد رجعت اور قائم آل محمدؑ کا ظہور ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُولٌ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی باطنی تفسیر یہ منقول ہے کہ اس امت کے لئے ہر زمانہ میں آل محمدؑ سے ایک رسول ہوتا رہے گا اور قیامت کے دن وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے ساتھ آئے گا۔ ص۳۴۴

يَسْتَنْبِئُونَكَ اَحَقٌّ هُوَ کافی میں امام صادقؑ سے اس کا یوں مطلب

منقول ہے کہ اے رسولؐ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ علیؑ کے بارے میں جو کچھ تم کہتے ہو آیا یہ حق ہے تم اس کے جواب میں کہو کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم یہ ضرور برحق ہے اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو جس کا یہ مطلب ہو کہ اگر تم علیؑ کو جسے خدا نے میرا خلیفہ مقرر کیا ہے تسلیم نہ کرو گے اور اپنی پنچایت سے کسی کو چودھری بناؤ گے تو اس سے خدا کے انتظام میں تم کوئی گڑبڑ نہیں ڈال سکو گے اور تمہارے اجتماع اور پنچایت سے خدا اس پر مجبور نہیں ہو سکتا کہ تمہارے بنائے ہوئے خلیفہ کو اپنا خلیفہ قبول کرے۔ صلہ ۲۴۱

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور المجالس میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اے رسولؐ اہل مکہ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آیا علی امام ہیں تم ان کو جواب میں کہدو ہاں میرے پروردگار کی قسم وہی امام ہیں۔ صلہ ۲۴۱

ظَلَمَتْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں سے یہ معنی مقدر ہیں ظلمت آل محمدؐ حقہم یعنی آل محمدؐ پر یہ ظلم کرے گا کہ ان کے حق لیلے گا۔ صلہ ۲۴۱

لَافْتَدَتْ بِہٖ مطلب یہ ہو کہ اگر ظالم کے ہاتھ میں زمین کے کل خزانے اور مال ہوں گے تو وہ عذاب سے بچنے کے لئے زمانہ رجعت میں فدیہ دیدے گا۔ صلہ ۲۴۱

بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ الجوامع اور تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد ہیں رسول خداؐ اور رحمۃ سے مراد ہیں علی مرتضٰےؑ اور تفسیر قمی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ ہمارے شیعہ کو چاہیئے کہ اس فضل خدا اور اس رحمت خدا سے خوش ہوں کہ ہمارے دشمنوں (سنیوں) کو سونا چاندی جو دیا گیا ہے ان سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اور المجالس میں خود رسول خداؐ سے بھی منقول ہے۔ اور فَبِذٰلِکَ مراد ہے کہ پس اس نبوت اور ولایت سے فَلْیَفْرَحُوْا اس سے مطلب یہ ہو کہ ہمارے شیعہ خوش ہوں یَجْمَعُوْنَ سے مراد ہیں کہ ان کے مخالف

مال ومنال اہل وعیال جمع کریں وہ نبوت نبیؐ اور ولایت علیؑ سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے یہی منقول ہے۔ ص۳۴۲

لَهُمُ الْبُشْرٰی کافی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کی بھی بشارت دیتی ہے۔ اور آنحضرتؐ کے ظہور کی بھی۔ اور انکے دشمنوں کے قتل کی بھی۔ تفسیر عیاشی میں انھیں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قریب الموت شیعوں سے ملک الموت آکر کہے گا کہ دیکھ یہ رسول خداؐ ہیں اور یہ امیر المومنینؑ ہیں یہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ ص۳۴۳

بِمَا كَذَّبُوْا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ تکذیب نبوت و ولایت پہلے ہی سے چلی آئی ہے۔ ص۳۴۵

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً علل الشرائع اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ موسیٰؑ و ہارونؑ نے کچھ مکانات بنائے اللہ نے انکو حکم دیا کہ ان کی مسجد میں سوائے ہارونؑ اور اولاد ہارونؑ کے نہ کوئی جنب حالت میں شب باش ہو سکے نہ عورتوں کے پاس جا سکے اور بلاشک علیؑ کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اور سوائے علیؑ اور اولاد علیؑ کے اور کسیکو حلال نہیں کہ وہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور جنب حالت میں شب باش ہو۔ اور جس کو یہ بات بری لگے تو اس کا راستہ یہ رہا۔ اور آنحضرتؐ نے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا

مترجم۔ آنحضرتؐ کے اشارہ کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جس کو علیؑ اور اولاد علیؑ کی وہ منزلت جو عطیہ خدا ہے بری لگے وہ یہودی ہو جائیں۔ جیسے معاویہ شامی ہوگئے اور انکو تو بس اسی خطہ میں ہوئی جدھر آنحضرتؐ نے اشارہ کیا تھا ص۳۴۷

الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ کافی اور تفسیر قمی میں ہو کہ امام صادقؑ نے اس آیت کا مطلب یہ بیان فرمایا کہ الآیات سے مراد ہیں ائمہ اور النذر سے مراد ہیں انبیا ص۳۵

سورۂ ھود مکیۃ

یثنون صدورھم تفسیر قمی میں ہے کہ ان کے دلوں میں بغض علیؑ ابن ابی طالب جو بھرا ہوا ہے اس کو چھپاتے ہیں ص۳۵۲

الی امۃ معدودۃ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ اور ان کے اصحاب ہیں اور فرمایا کہ ان کی تعداد بدر والوں کی تعداد کے برابر ہوگی۔ اور امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ ان کے اصحاب ۳۱۰ سے کچھ اوپر ہوں گے واللہ امت معدودہ سے وہی مراد ہیں پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی واللہ وہ ایک ساعت میں جمع ہو جائیں گے۔ جیسے فصل خریف کے بادلوں کے ٹکڑے ص۳۵۳

فلعلک تارک کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں یوں وارد ہے کہ رسولؐ خدا بین مکہ و مدینہ منزل غدیر پر جاکر اترے تو علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا تھا کہ میرے اور تمہارے درمیان موالات (محبت) قائم کردے اس نے قائم فرمادی پھر میں نے سوال کیا کہ تم کو میرا وصی قرار فرمائے۔ اسنے قرار دیدیا۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں اس کے قریب قریب مضمون ہے۔ عیاشی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ رسولؐ خدا نے نماز کے آخر میں بہت بلند آواز سے یہ دعا کی کہ اے اللہ تو مومنین کے دل میں علیؑ کی محبت ڈال دے اور منافقین کے دل میں ان کی ہیبت اور عظمت قائم فرمائے تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت اسپر ابن خطاب نے وہ کہا جو قریش کے دو شخصوں کا قول نقل ہوا ہے اور خدائے تعالیٰ نے اس کے بارے میں سورۂ ھود کی دس آیتیں نازل فرمائیں جن میں سے پہلے یہ ہے۔ تفسیر عیاشی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ

روح الامین عرفہ کے شام کو رسولؐ خدا پر ولایت علیؑ کا حکم لیکر آئے اور رسولؐ خدا نے منافقوں کی تکذیب کے خوف سے اس حکم کے پہونچانے میں مضائقہ کیا.......
رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا۔ جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ کیا آپ امر خدا کے پہچانے سے دل تنگ ہوتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ یہ بات نہیں ہے بلکہ میرا پروردگار جانتا ہے کہ قریش کے ہاتھوں سے مجھے کتنی اذیتیں پہونچی ہیں........ پھر وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار کیونکر کرینگے۔ پھر جبرئیلؑ چلے گئے اور پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ صـ ۳۵۴

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ زینت دنیا چاہنے والے فلاںؓ فلاں (ابوبکر و عمر) ہیں۔ صـ ۳۵۴

شَاهِدٌ مِّنْهُ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ سے منقول ہے کہ امیرالمومنینؑ رسولؐ کی رسالت پر شاہد ہیں تفسیر مجمع البیان میں خود امیرالمومنینؑ و امام باقرؑ و امام رضاؑ سے بھی روایت ہے اور منہ سے یہ مطلب ہے کہ امیرالمومنینؑ اور رسولؐ خدا ایک ہی نور سے ہیں تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اصل آیت یوں نازل ہوئی تھی۔ شَاهِدٌ مِّنْهُ اِمَامًا وَّرَحْمَةً وَّمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى امام باقرؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں اور یہ کہ لوگوں نے جمع کرتے وقت آگے پیچھے کر دیا۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ شاہد امیرالمومنینؑ اور پھر کے بعد دیگرے اور اوصیاء الامالی اور البصائر میں بھی ایسا ہی ہے صـ ۳۵۵

فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہاں منہ سے مراد ہے کہ تم علی کی ولایت کی طرف سے شک نہ کرنا۔

وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الاشہاد سے مراد ائمہؑ ہیں اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ھؤلاء الَّذِيْنَ كَذَبُوْا سے مراد قریش

کے چار باد شاہ ہیں جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ....) قول صاحب تفسیر صافی چار بادشاہوں سے مراد (خلفائے) ثلثہ اور معاویہ ہیں۔ ص۳۵۵

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ تفسیر قمی میں ہے کہ جن ظالمین پر لعنت کی گئی ہے ظلم اُن کا یہ تھا کہ انھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کر لیا تھا۔ سَبِيلِ اللّٰهِ سے مراد امامت ہے اور يَبۡغُونَهَا عِوَجًا سے مراد یہ ہے کہ غیر مستحق کو امام بنا دیا۔ ص۳۵۶

مَا كَانُوا يَسۡتَطِيعُونَ السَّمۡعَ تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امیر المومنینؑ کا ذکر نہ سن سکتے تھے۔ اور خدا اور رسولؐ کا کلام جو اُن کی شان میں تھا اُس کے دیکھنے سے چکراتے تھے۔

خَسِرُوٓا اَنۡفُسَهُمۡ تفسیر قمی میں ہے کہ امیر المومنینؑ کے سوا جس کو امام بنا لیا تھا وہ سب جھوٹے ثابت ہوئے۔ ص۳۵۶

بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا الخصال میں امام موسی کاظمؑ اور العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے اور احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے کہ حضرت نوحؑ نے کشتی میں سوار ہو کر یہ دعا کی تھی یا اللہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعہ سے تو مجھے غرق سے بچالے۔ ص۳۶۰

اِبۡنَهٗ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ حضرت نوحؑ کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ ان کی زوجہ کا بیٹا تھا اور جلو تھا۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں امیر المومنین اور امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ ابنہ یا ابنہا قرات فرماتے پھر خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ سب پانی سمیٹ کر سمندر قرار دید و جو دنیا کے گرداگرد ہے۔ ص۳۶۰

اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ تفسیر مجمع البیان تفسیر عیاشی اور العیون میں بروایت امام رضاؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ اس لئے فرمایا جس نے نوحؑ کا اتباع کیا

اس کو ان کا اہل قرار دیا۔ ط ۳۶۱

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے بحذف قصہ طولانی کہ قبل قبض روح نوحؑ حضرت جبرئیلؑ نے آکر عرض کی کہ آپ کا وقت ختم ہو چکا۔ لہذا اسم اکبر میراث علم اور آثار علم نبوت جو آپ کے پاس ہیں سب اپنے بیٹے سام کے حوالے کر دیجئے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ امر طے شدہ ہے کہ آدمیوں کو اپنی حجت سے خالی نہیں رکھتا۔ ص ۳۶۱

حضرت ہودؑ کے یہاں ایک کافی عورت تھی۔ قوم نے حضرت ہودؑ سے اس کی بدگوئی کی شکایت کی فرمایا کہ وہ میری زوجہ ہے میں نے اس کی طول عمر کی دعا کی ہے قوم نے وجہ دریافت کی فرمایا کہ اس لئے کوئی مومن ایسا پیدا نہیں کیا جس کی ایذا دینے کو کوئی دشمن موجود نہ ہو۔ ص ۳۶۲

بِالْبُشْریٰ تفسیر مجمع البیان و تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ بشارت ولادت اسماعیلؑ کی تھی جو حضرت ہاجرہ کے بطن سے ہونے والے تھے۔ ص ۳۶۵

وَامْرَاَتُہٗ اس سے مراد ہیں سارہ بنت لاحج جو حضرت ابراہیمؑ کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ ص ۳۶۵

وَضَحِکَتْ معانی الاخبار تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے فَضَحِکَتْ کے معنی منقول ہیں کہ حیض جاری ہو گیا۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے کہ اگرچہ مدت سے آئسہ ہو چکی تھیں۔

وَاَنَا عَجُوْزٌ خدا نے وحی فرمائی کہ عنقریب اس سے بچہ پیدا ہوگا اور چونکہ اس نے میرے کلام پر تعجب ظاہر کیا ہے اس لئے چار سو برس اس کی اولاد کو عذاب پہونچے گا۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب نبی

اسرائیل پر عذاب زیادہ ہوا تو ۴۰ دن تک انھوں نے خدا کے حضور میں بہت گریہ زاری کی خدا نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو وحی فرمائی کہ ان چار سو برس میں سے ایک سو ستر برس کم کر دیئے گئے۔ پھر حضرتؑ نے یہ فرمایا کہ اس طرح ہمارے شیعہ اگر گریہ زاری کریں تو خدائے تعالیٰ قائم آل محمدؐ کا ظہور جلد فرمائے گا۔ ص ۳۶۵

بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ کافی میں منقول ہے کہ جب امام باقرؑ پر مدین کا دروازہ بند کیا گیا تو آپ نے مینار پر چڑھ کر یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ میں بقیۃ اللہ ہوں۔ ایک بوڑھے نے کہا کہ حضرت شعیبؑ نے بھی کہا تھا۔ کتاب اکمال الدین میں منقول ہے کہ حضرت مہدی قائم آل محمدؐ اپنے خروج کے وقت اس آیت کو تلاوت کریں گے اور لوگ اسی نام سے ان کو سلام کریں گے۔ ص ۳۶۸

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان لوگوں نے ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ اس امت نے کتاب خدا میں اختلاف کیا ہے اور جس وقت قائم آل محمد (حضرت مہدیؑ) اس قرآن کو لیکر آئیں گے جو ان کے پاس ہے تو اس میں بھی ایسا ہی اختلاف کریں گے۔ اور بعض قطعی انکار کر دیں گے اور ان حضرت کے حکم سے سب سے پہلے انہی کی گردن ماری جائے گی۔ ص ۳۷۲

وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ اس سے وہ مراد ہیں جنھوں نے اس امت میں ہو کر ہم سے مخالفت کی اور حالت ان کی یہ ہے کہ وہ اپنے ہی مذہب میں ایک دوسرے کے مخالف رہتے ہیں۔ ص ۳۷۳

اور مومنین سے مراد ہمارے محب اور دوست دار۔ ولذالک خلقھم سے یہ مراد ہے کہ ہماری ولایت کے لئے ایک خاص مٹی سے پیدا کیا گیا۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں آل محمدؐ اور ان کے پیرو۔ بقول مترجم شیعوں کے بارہ امام ہیں مگر بارہ ٹاٹ نہیں سنیوں کے چار امام ہیں مگر انھوں نے چوراہہ قائم کر دیا

سورۃ یوسف مکیۃ

اِنِّی لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ تفسیر قمی کے بموجب یہ آیت اور اس کی اگلی آیت زلیخا کے قول کا تتمہ ہے مطلب یہ ہے کہ جو کچھ میں نے کہا اس غرض سے کہا کہ یوسف یہ جان لیں کہ میں نے ان پر کوئی جھوٹ نہیں کہا۔ حالانکہ میں اپنے آپ کو خیانت سے بری نہیں جانتی جب میں نے ان پر تہمت باندھی تھی تو ضرور خیانت کی تھی۔ ۳۸۴ و ۳۸۵

بِقَمِیْصِیْ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ آخر وہ قمیص کہاں گیا۔ فرمایا جو اس کے اہل تھے ان کے پاس ہے اور جب قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو ان کے پاس ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نبی نے جو کچھ ورثہ چھوڑا۔ علم ہو یا تبرک وہ سب محمدؐ و آل محمدؑ تک پہنچ گیا۔ ص ۳۹۲

وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں امیر المومنینؑ اور وہ اوصیاء جو ان کے بعد ہونگے۔ ص ۳۹۴

انبیاء اور ان کی امتوں کے قصوں میں نصیحت اور عبرت موجود ہے ص ۳۹۵

سورۃ الرعد مکیۃ

صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ تفسیر مجمع البیان میں رسولؐ خدا نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے ہیں ص ۳۹

اَلْمَثُلٰتُ نہج البلاغۃ میں ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ پہلی امتوں پر ان کی بدکرداریوں سے جو جو عذاب نازل ہوئے ان سے عبرت حاصل کرو.... ڈرتے رہو کہ تم ویسے ہی کہیں نہ ہو جاؤ۔ ص ۳۹۵

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں تو ڈرانے والا ہوں اور علیؑ میرے بعد ہادی ہیں۔ پھر فرمایا کہ اے علیؑ میرے بعد ہدایت پانے والے صرف تمہارے ہی ذریعے سے ہدایت پائیں گے کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ منذر رسولؐ ہیں اور ہر زمانہ میں ایک ہادی ہم میں سے ہوتا ہے۔ امام صادقؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں اُن لوگوں کا رد ہے جو ہر زمانہ میں امام ہونے کے منکر ہیں اور ثابت کرتی ہے کہ زمین خدا حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہتی۔ ص۳۹۹

اُولُو الْاَلْبَابِ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے اپنے شیعوں سے خطاب فرمایا کہ تم لوگ اولوا الالباب ہو۔ ص۴۰۰

اَلْمِيْثَاقَ تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی وہ پیمان متعلق ولایت امیر المومنینؑ ہے۔ ص۴۰۰

تفسیر قمی میں ہے کہ حضرت یوسفؑ نے یوں دعا کی کہ الٰہی بحق آبائی علیہم یعنی میرے باپ دادا کے حقوق جو تجھ پر ہیں اُن کا واسطہ دیکر میں دعا کرتا ہوں اللہ نے فرمایا کہ تمہارے باپ دادا کے حقوق مجھ پر کیا ہیں؟ حضرت یوسفؑ حیران ہو گئے تو جبرئیل نے آکر یوں تعلیم کی کہ تیرے کرم و احسان کا واسطہ۔ ص۴۰۲

مَا اٰمَرَ اللّٰهُ بِهٖ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کی صلۂ رحمی کے بارے میں نازل ہوئی اور تم اُن لوگوں میں سے ہرگز نہ ہونا جو کسی شئے کی نسبت یہ کہدیں کہ یہ تو ایک ہی معاملہ کے بارے میں ہے۔ ص۴۰۳

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت ائمہ معصومینؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور انکے اُن شیعوں کے بارے میں جنھوں نے مخالفین اسلام سے تکلیف

پہونچانے پر صبر کیا تھا اور امام صادقؑ نے فرمایا کہ ہم تو صابر ہیں ہی لیکن ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صابر ہیں۔ ص۴۰۰

میثاقکم۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد وہ عہد ہے جو امیرالمومنین کے بارے میں لیا گیا تھا اول تو عالم ذر میں۔ پھر رسول خداؐ نے غدیر خم میں ص۴۰۱

الذین آمنوا تو شیعہ ہیں۔ اور ذکر اللہ۔ امیرالمومنین۔ ص۴۰۲

قرآنا۔ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ایسے قرآن کے وارث ہم ہیں۔ ص۴۰۳

افلم یایئس الذین کو امیرالمومنینؑ و امام صادقؑ افلم یتبین پڑھتے تھے۔ ص۴۰۴

ننقصھا من اطرافھا کافی میں امام باقرؑ و امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ یہ ہمارے ہی بارے میں ہے ص۴۰۵

سورۂ ابراھیم مکیہ

بایام اللہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ ایام اللہ سے مراد تین دن ہیں۔ قائم آل محمدؑ کے ظہور کا دن موت اور آخرت کا دن ص۴۰۷

ستکبروا۔ مصباح المتہجد میں غدیر خم میں امیرالمومنینؑ کا خطبہ منقول ہے جس میں اس آیت کو تلاوت فرمانے کے بعد آپ نے ارشاد کیا کہ جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس کی اطاعت نہ کرنا اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے اس سے الگ اور بالاہی کھینچنا۔ ص۴۱۴

وقال الشیطان۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں وقال الشیطان آیا ہے (یعنی اور شیطان نے کہا) وہیں خلیفہ عمرؓ ثانی مراد ہے۔ ص۴۱۴

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ - کافی میں امام صادق ؑ سے منقول ہے۔ وہ درخت مراد ہے جس کی جڑ رسول ؐ خدا ہیں اور تنہ امیرالمومنین ؑ اور ائمہ جوان دونوں بزرگواروں کی اولاد ہیں وہ اس کی شاخیں ہیں اور ائمہ کا علم اس درخت کا پھل ہے اور ان حضرات کے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں پھر فرمایا واللہ جب کوئی مومن پیدا ہوتا ہے تو ایک پتہ اس میں لگ جاتا ہے اور جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ایک پتہ اس میں سے گر جاتا ہے۔ ص۱۴۱

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ - اس سے مراد ہیں بنی امیہ اور اس کی تفسیر سورۂ بنی اسرائیل میں شجرۂ ملعونہ کی تفسیر میں آئے گی - تفسیر عیاشی میں امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں خدا نے اپنے نبی ؐ کے اہلبیت کی اور اُن کے دشمنوں (صحابہ) کی مثالیں بیان فرمادی ہیں۔ ص۲۱۲ حاشیہ نمبرا

مَا لَهَا مِن قَرَارٍ - تفسیر مجمع البیان میں امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں بنی اُمیہ کے مثل بیان کی گئی ہے - اور تفسیر قمی میں انہی حضرت امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ بنی امیہ نہ خدا کو کسی مجلس میں یاد کرتے ہیں اور نہ کسی مسجد میں اور سوائے کسی ایک آدھ کے اُن کے اعمال سے آسمان کی طرف بلند نہیں ہوسکتے

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا - الفقیہ اور تفسیر عیاشی میں امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے جب کسی شخص کی موت آتی ہے تو شیطان اس کے داہنے بائیں سے آتا ہے کہ اس کو اُس کے عقیدے سے ہٹائے جس پر وہ قائم ہے مگر خدائے تعالیٰ ایسا نہیں کرنے دیتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔

کافی میں امیرالمومنین ؑ سے منقول ہے کہ قبر میں صاحب قبر سے فرشتے سوال کرینگے کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے - اور صاحب قبر یہ جواب دیگا میرا رب خدائے واحد ہے اور میرا دین اسلام ہے - اور میرے نبی محمد مصطفےٰ صلعم ہیں۔

حاشیہ ص۲۱۲

حاشیہ ص۲۱۲

بدلوا نعمت اللہ - امام صادقؑ فرماتے ہیں وہ سب مراد ہیں جنھوں نے رسولؐ کے وصی کا انکار کر دیا اور تفسیر قمی میں ہے کہ امیر المومنین نے خود فرمایا کہ آنحضرت کے وصی سے انحراف کیا۔ وہ نعمت جس کے ذریعہ سے اس نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا ہم ہیں اور قیامت کے دن جو شخص کامیاب ہوگا وہ ہمارے ہی ذریعہ سے کامیاب ہوگا

اولاد اسمعیل نے بت پرستی نہیں کی تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کافر بھی ہوے تو صرف یہ کہا تھا کہ یہ بت ہمارے سفارشی ہیں الات پوجے نہیں ۔ اما لی میں خود رسولؐ خدا نے ایسا ہی فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو نبی بنایا اور علیؑ کو وصی۔

ربنا انی اسکنت - تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے وہ ذریت ہم ہیں اور اس ذریت کا بقیہ ہم ہیں۔ اور تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ ابراہیم کی دعا خاصکر ہمارے ہی لیے تھی۔ ۱۲

فاجعل افئدہ - تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے کل آدمی مراد نہیں لیے ہیں بلکہ اے محبان اہلبیت خدا کی مراد تم ہوا اور تم جیسے ہوں۔ لازم ہے کہ حج بیت اللہ کرکے ہم اہلبیت سے جہاں کہیں کہ ہم ہوں ملاقات کریں کہ اللہ تک پہونچانے والے ہم ہیں۔ ۱۲ حاشیہ نمبر ۲

تہوی الیہم احتجاج طبرسی میں امیر المومنین سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہوتے ہیں۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ابراہیم کا مطلب بیت اللہ نہ تھا بلکہ واللہ مقصود دعائے ابراہیم ہم ہیں۔ حاشیہ نمبر ۳ ۱۲

من الثمرات - تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ثمرات سے مطلب یہ ہے کہ تو اولاد اسمعیل کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے کہ یہ لوگ ان کے پاس آئیں اور پھر آئیں۔ حاشیہ نمبر ۴ ۱۲

جب ابراہیمؑ ۹۹ برس کے تھے تب حضرت اسمعیل پیدا ہوے اور جب ایک سو بارہ

برس کے ہوئے تب حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۴۱
وِلِوَالِدَيَّ تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں تھا وَلِوَلَدَيَّ جس سے
مراد تھے اسمٰعیل و اسحاقؑ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں کاتبوں
کی غلطی سے تصحیف ہو گئی ہے۔ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ نمبر ۲
مقرنین فی الاصفاد رسولؐ خدا نے جب دو دو کو بھائی بنایا تھا تو ایسے ہی
دو دو چھلے تھے جن کا انجام ایک ہی ہونے والا تھا جیسے سلمانؓ فارسی و ابوذر
یا عمار یاسر و مقداد یا ادھر ابوبکر و عمر طلحہ و زبیر عثمان بن عفان و عبدالرحمٰن بن
عوف وغیرہ۔ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ نمبر ۱

سورۃ الحجر مکیۃ

لو کانوا مسلمین۔ یہاں اصطلاحی اسلام مراد نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی اسلام مراد ہے
جو بروز عید غدیر امیر المومنینؑ کی ولایت کے ساتھ پسند کیا گیا۔ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ نمبر ۱
الی یوم الوقت المعلوم تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ابلیس کو
اس دن تک مہلت دی ہے جس دن قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے۔ ظہور فرمانے کے
وقت وہ مسجد کوفہ میں ہوں گے۔ اور ابلیس سامنے آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھے گا اور یہ عرض
کریگا کہ آج کے دن سے چھٹکارا نہیں معلوم ہوتا۔ پس آنحضرتؑ اس کی پیشانی پکڑ کر اسکی
گردن مار دینگے۔ پس یوم الوقت المعلوم یہ ہے صفحہ ۱۴۲ حاشیہ نمبر ۱
ھذا صراط علی مستقیم۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ علی کا راستہ
سیدھا ہے علیؑ نہیں بلکہ علی ہے۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ صراط مستقیم سے
مراد امیر المومنین ہیں ان عبادی۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ لفظ
عبادی سے خدا تعالیٰ کی مراد سوائے ائمہ اور انکے شیعوں کے اور کوئی نہیں ہے صفحہ ۱۴۲ حاشیہ نمبر ۲

لها سبعۃ ابواب - (جہنم کے سات دروازہ ہیں) الخصال میں امام صادق سے منقول ہے۔ ایک دروازہ سے مخصوص بنی امیہ جائیں گے وہ ایسا دن کے لئے خاص ہوگا کہ کوئی دوسرا اس میں انکا مزاحم ہی نہ ہوگا۔ اور ایک دروازہ سے ہم اہلبیت سے بغض رکھنے والے اور ہم سے محاربہ کرنیوالے اور ہماری مدد نہ کرنے والے داخل ہوں گے۔ یہ سب سے بڑا پھاٹک ہوگا اور اس کی گرمی بھی بہت تیز ہوگی پھر فرمایا کہ وہ دروازہ جس سے بنی امیہ داخل ہوں گے وہ ابوسفیان۔ معاویہ اور آل مروان کے لئے مخصوص ہے اور جس وقت وہ اس دروازہ سے گھسیں گے آگ انکو ایسا کچلے گی جیسا کہ کچلنے کا حق ہے نہ انکی کوئی فریاد سنے گا اور نہ اسمیں وہ جیئنگے اور نہ مرینگے۔ حاشیہ ۱ صـ ۴۲۱

ونزعنا ما فی صدورھم (ترجمہ مقبول اور انکے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم اس کو نکال لینگے اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے) کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ اے ہمارے شیعو واللہ وہ تم ہو جن کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور یہی آیت پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ واللہ خدائے تعالیٰ نے اس آیت میں سوائے تمھارے کسی اور کو مراد نہیں لیا ہے۔ صـ ۴۲۱ حاشیہ ۳

للمتوسمین (ترجمہ مقبول سمجھنے والوں کیلئے) کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ رسول خدا متوسم تھے۔ اور میں ان کے بعد متوسم ہوں اور ائمہ جو میری اولاد میں ہونگے وہ سب متوسم ہونگے۔ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ متوسمون سے مراد ائمہ ہیں۔ حاشیہ ۳ صـ ۴۲۳

لبسبیل مقیم ترجمہ مقبول یعنی ان بستیوں کی نشانیاں قائم راستہ پر موجود ہیں۔ الاکمال میں امام صادق سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہو جائے گا تو مخلوق خدا میں سے جو کوئی انکے سامنے کھڑا ہوگا وہ اس کو فوراً پہچان لیں گے کہ یہ

یا بد۔ اور سبیل مقیم سے مراد خود وہی حضرت ہیں سمجھنے والوں کے لئے امام کی یہی نشانی کافی ہے۔ صفحہ ۴۲۳ حاشیہ ۴

سبعًا من المثانی ترجمہ مقبول۔ بے شک ہم نے انکو بار بار دُہرانے کی سات آیتیں سورۂ فاتحہ اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔ العیون میں امیر المومنین سے اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے۔

التوحید۔ تفسیر قمی تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ وہ مثانی ہم ہیں۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے جو سات فرمایا غالبًا اس اعتبار سے کہ چہاردہ معصومین کے اسمائے مبارک سات ہی ہیں یا سات کے دو چند مراد ہیں یعنی تعداد ائمہ معصومین۔ یا قرآن کا ثانی۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۴۲۴

جعلوا القرآن عضین ترجمہ مقبول۔ اور کہدو کہ میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں (ہم نے تمپر یہ قرآن اس طرح نازل کیا ہے) جیسا ہم نے ان ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں پر نازل کیا تھا۔ جنھوں نے اپنے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا تھا۔ قمی میں ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور جس طرح اللہ نے نازل کیا تھا اس طرح جمع نہیں کیا۔ صفحہ ۴۲۴ حاشیہ ۱۳

فاصدع بما تؤمر ترجمہ مقبول۔ اب تمکو جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ کھولکر سنا دو۔ تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ اس آیت نے آیت ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا کو منسوخ کر دیا۔ صفحہ ۴۲۵ حاشیہ ۱

اکمال الدین میں امام صادق سے مروی ہے کہ رسول خدا پانچ برس تک خایف و خفیہ رہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ صفحہ ۴۲۵ حاشیہ ۱

بما یقولون۔ ترجمہ مقبول جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کافی میں بروایت امام صادق منقول ہے کہ آپ جو اپنے وصی کے فضائل بیان کرتے ہیں ان فضایل کو سن سنکر منافقین

جو کچھ کہتے ہیں اس سے آپکو سخت رنج پہونچتا ہی۔ ۴۲۵ح ۲

سورۃ النحل مکیہ

بالروح البصائر میں امام باقرؑ سے منقول ہی کہ روح وہ ہی جو انبیا اور اوصیا کے ہردم ساتھ ہے کسیوقت اُن سے جدا ہی نہیں ہوتی اور یہی سبب ہی کہ انبیا اور اوصیا ہر بات کو ٹھیک ٹھیک سمجھتے ہیں اور ان کی ہر بات جنچی تلی ہوتی ہی ۴۲۵ح ۲

والقی فی الارض رواسی ترجمہ مقبول اور زمین میں اُس نے بڑے بڑے پہاڑ قائم کر دیے ۱۲ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہی کہ اللہ نے ائمہ کو اس زمین کے لئے ارکان مقرر فرمایا ہی تاکہ اپنے باشندوں کو ہلاک نہ کرنے پائے۔ کتاب اکمال الدین میں امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اگر امام روئے زمین سے ایک ساعت کے لئے بھی اٹھالیا جائے تو زمین میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ حاشیہ ۲ ۴۲۷

وعلامات کافی اور تفسیر مجمع البیان و تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ائمہ معصومینؑ سے بہت سی حدیثیں وارد ہیں کہ وہ علامتیں تو ہم ہیں۔ اور وہ ستارہ رسولؐ خدا اور تفسیر عیاشی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ النجم سے جدی قطب تارہ مراد ہی۔ امام صادقؑ سے منقول ہی کہ اس آیت کا ظاہر یہی ہے اور باطن یہی۔ ح ۲ ۴۲۷

لا یومنون بالاخرۃ۔ ترجمہ مقبول۔ پھر وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آخرت سے مراد رجعت ہے۔ رجعت کے یہ معنی ہیں کہ رسولؐ خدا اور حضرات ائمہؑ اور خاص خاص مومنین اور خاص خاص کفار و منافقین قبل از قیام قیامت ایک مرتبہ اس دنیا میں اور آئیں گے کہ نیکی کا بول بالا اور بدی کا منہ کالا ہو جائے۔ ۴۲۸ح ۲

مستکبرون تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے وہ لوگ

مراد ہیں جو امیر المومنین کی ولایت قبول کرنے سے اکڑ گئے اور جنہوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے آپکو بڑا بنانا چاہا۔ ص۴۲۵ ح ۱

لیحملوا اوزارھم۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے امیر المومنین کا حق غصب کیا ہو وہ اپنے گناہ تو پورے پورے اٹھائیں گے ہی اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی ہے ان سب کے گناہوں کا بھی وبال برداشت کرینگے۔ چنانچہ امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ واللہ ایک سینگی بھر خون بھی نہیں گرایا گیا اور ایک لکڑی بھی لکڑی پر نہیں ٹوٹی۔ اور ایک عورت بھی غاصبانہ طور پر تصرف میں نہیں آئی ہے اور کوئی مال بھی بیجا نہیں لیا گیا ہے۔ مگر یہ کہ انمیں سے ہر ایک فعل کا وزر اور وبال ان دونوں صاحبوں (ابوبکر و عمر) کی گردنوں پر ہوگا بلا اس کے کہ اصل مرتکبین کا وبال کچھ بھی کم کیا جائے۔ ص۴۲۵ ح ۱

الذین توفٰھم الملٰئکۃ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے مراد ائمہؑ ہیں جو اپنے دشمنوں سے فرمائینگے کہ اب تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کی تم دنیا میں اطاعت کیا کرتے تھے وہ کدھر گئے۔ ص۴۲۹ ح ۱

طیبین۔ تفسیر قمی میں ہے کہ طیبین سے مراد وہ مومنین ہیں جنکی ولادت ہر حیثیت سے پاک و پاکیزہ ہوئی ہے۔ ص۴۳۰ ح ۱

او یاتی امر ربک۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں مراد ہے عذاب اور موت اور ظہور قائم آل محمدؐ۔ حاشیہ ۱ ص۴۳۰

ولقد بعثنا فی کل امۃ۔ ترجمہ مقبول اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے جس نبی کو مبعوث کیا ہماری ولایت کے ساتھ اور ہمارے دشمنوں کی برات کیساتھ پھر یہی پوری آیت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا کہ گمراہی انہیں کی ثابت ہوئی جنھوں نے آل محمدؐ کی تکذیب کی

اقسمو باللہ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت قائم آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے خدائے تعالیٰ ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو مبعوث کرے گا۔ اور وہ اس طرح آکر آنحضرت کی بیعت کرینگے کہ انکی تلواریں انکے کندھوں پر ہوں گی یہ خبر ہمارے شیعوں کو پہونچے گی اور وہ یہ ذکر کرنے لگینگے کہ دیکھئے فلاں اور فلاں اور فلاں زندہ ہوگئے اور قائم آل محمدؐ کی خدمت میں ہیں تب یہ خبر ہمارے دشمنوں کے ایک گروہ کو پہونچے گی تو وہ یہ کہینگے کہ اے گروہ شیعہ تم سے زیادہ جھوٹا کون ہوسکتا ہے یہ تو تمھاری سلطنت کا زمانہ ہے پھر بھی تم اس میں جھوٹ بولتے ہو۔ خدا کی قسم نہ وہ لوگ زندہ ہوئے اور نہ قیامت تک زندہ ہوں گے۔ امام نے فرمایا کہ اسنے یہاں انہیں کا قول حکایتاً نقل فرمایا ہے۔ ص۴۳ ج۲

ولیعلم الذین کفروا۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آیت امت محمدیہ کے اُن لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو رجعت کے قائل نہیں یعنی وہ رجعت کے بارے میں منکر اور جھوٹے تھے لہذا انکو زمانہ رجعت میں پھر بلائے گا اور قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ان کو قتل کرینگے اور اس طرح مومنوں کے دل ٹھنڈے ہونگے۔ ص۴۳ ج۱

اھل الذکر کافی اور تفسیر عیاشی میں ائمہ معصومینؑ سے بہت سی حدیثیں اس بارے میں وارد ہوئی ہیں کہ الذکر سے مراد ہیں رسول خدا اور اہل الذکر سے مراد ہیں آل رسولؐ خدا اور امت اسپر مامور کی گئی ہے کہ جو کچھ وہ نہ جانتے ہوں آل رسولؐ خدا سے دریافت کریں اور العیون میں امام رضاؑ سے بھی یہی منقول ہے۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ اس سے ہم مراد ہیں البصائر میں امام باقرؑ سے اور کافی میں امام صادقؑ سے یہی منقول ہے۔ ص۴۳ ج۱

افامن الذین مکروا کافی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ظالموں کو جو بدلہ دیا قرآن میں اس کا ذکر کرکے تمکو ڈراتا ہے کہ اس سے مطمئن نہ ہوجاؤ

خدا نے دوسروں کا حال بیان کرکے تمکو نصیحت فرمائی ہے اور سعید وہی ہے جو دوسروں کے حالات سے خود نصیحت قبول کرے۔ صفحہ ۴۳۱ ح ۱

النحل تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ النحل سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ و مما یعرشون سے مراد وہ غلام ہیں جو ائمہ کے دوست دار ہیں پس ائمہ کو الہام کیا گیا ہے کہ ان سب قوموں میں سے اپنے شیعوں کو لیلیں اور شراب سے مراد مختلف علوم جو ائمہ کے بطون و صدور سے شائع ہوئے۔ الناس تو شیعہ ہیں دوسرے جو کچھ ہیں وہ جانیں اور انکا خدا جانے۔ صفحہ ۴۳۶ ح ۱

من یامر بالعدل والاحسان تفسیر قمی میں ہے کہ وہ جو عدل کا حکم دیتے ہیں وہ امیر المومنینؑ اور ائمہ معصومینؑ ہیں۔ صفحہ ۴۳۸ ح ۲

یعرفون کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آیہ انما الخ نازل ہوئی تو صحاب رسول خدا میں سے کچھ لوگ مسجد مدینہ میں جمع ہوئے اور کہا کہ اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ذلت ہے کہ ابو طالب کا بیٹا ہم پر مسلط ہوگا۔ اسپر اوروں نے کہا کہ لیکن نہ ہم کبھی اس کے دوست دار بنینگے اور نہ کبھی علی کی اطاعت کرینگے خواہ اس بارے میں وہ ہمکو کچھ بھی حکم دیا کرے۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی۔ صفحہ ۴۴۱ ح ۱

یوم نبعث من کل امۃ تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہر زمانہ اور ہر امت کا ایک امام ہوتا ہے اور ہر امت اپنے امام کے ساتھ مبعوث کی جائے گی۔ ح ۱ صفحہ ۴۴۲

الذین کفروا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اُن حضرات کی شان میں ہے جو بعد رسول خدا کافر ہوگئے۔ اور راہ خدا سے یعنی امیر المومنینؑ کی اطاعت سے خود بھی باز رہے تھے اور دوسروں کو بھی روکا کرتے تھے صفحہ ۴۴۲ ح ۳

جئنا بک شہیدا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ رسول خدا ائمہ کے گواہ ہونگے

اور ائمہ معصومین کل آدمیوں کو ۔ صـ۱۴۱ ج ۱

تبیاناً لکل شیٍٔ ـ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ ہم جو کچھ آسمانوں میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ جنت میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ جہنم میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ آسمان وزمین وجنت وجہنم کے مابین ہے اس کو بھی جانتے ہیں پھر یہی آیت تلاوت فرمائی ۔ کافی میں امام صادقؑ سے آتا اور منقول ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونیوالا ہے میں اُس سے باخبر ہوں ۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی مگر اسکے سمجھنے کے لئے علم اہلبیت درکار ہے نہ عمرو بکر وزید کا یا موجودہ زمانہ کے اہل القران یا پرانے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے جو ابتدا سے اسوقت تک عملاً اہلبیت کے مخالف رہے اور اب بھی ہیں ۔ صـ۱۴۱ ج ۲

بالعدل والاحسان تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے بالعدل سے مراد کلمۂ شہادت اور الاحسان سے مراد امیر المومنینؑ اور ایتاے ذی القربیٰ سے مراد ہے اہلبیت رسولؐ کی حق شناسی ...... اور الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول (خلیفۂ اول ابوبکرؓ) اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی (عمرؓ خلیفۂ ثانی) اور البغی سے مراد ہیں مسٹر ثالث (عثمانؓ خلیفۂ ثالث) امام صادقؑ اور امیر المومنین ذی القربیٰ کے بعد حقہ قررت فرماتے تھے ۔ ج ۳ صـ۱۴۱

ولا تنقضوا الایمان کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حکم ولایت علی ابن ابی طالبؑ نازل ہوا اور رسول خداؐ نے ان دونوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) کو حکم دیا کہ تم دونوں اٹھو اور علی کو السلام علیک یا امیر المومنین کہکر سلام کرو ۔ تو دونوں نے عرض کی کہ آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہؐ کی طرف سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے بھی اور رسول خداؐ کی طرف سے بھی اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ صـ۱۴۱ ج ۳

التی نقضت غزلہا - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی اور اس کا نام ریطہ بنت کعب تھا۔

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے عائشہؓ اور اس کا عہد توڑنا مراد ہے۔ صفحہ ۴۴۱ ح ۵

و تزو قدم السوء - الجوامع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ سب آیتیں علی مرتضٰیؑ کی ولایت اور اُن کی بیعت کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی تھیں جبکہ رسول خداؐ نے حکم دیا تھا کہ علیؑ کو امیر المومنین کہہ کے سلام کیا کریں۔ صفحہ ۴۴۲ ح ۲

الا من اکرہ - تقیہ پر اعتراض کرنے والے ذرا آنکھیں کھول کر اس آیت کی تفسیر فریقین کی کتابوں میں دیکھ لیں اور پھر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنے اعتراض کی وقعت کو جانچیں۔ صفحہ ۴۴۴ ح ۳

من شرح بالکفر صدرا - تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت عبداللہ ابن سعد بن ابی شرح سیٹھ عثمانؓ کے خالہ زاد بھائی کی شان میں نازل ہوئی ہے جو مرتد ہوگیا تھا اور رسولؐ خدا نے اس کا خون ہدر فرما دیا تھا مگر سیٹھ جی اس کا ہاتھ پکڑ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں لائے اور جان بخشی کے خواہاں ہوئے تھے اور سیٹھ جی نے اسے اپنے زمانہ میں مصر کا حاکم بنا دیا تھا۔ صفحہ ۴۴۴ ح ۷

ملۃ ابراہیم - تفسیر عیاشی میں امام حسینؑ سے منقول ہے کہ سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے اور کوئی ملت ابراہیم پر نہیں ہے اور لوگ جتنے ہیں سب ملت ابراہیم سے علیحدہ ہیں۔ صفحہ ۴۴۸ ح ۱۱

ولا تحزن - ارجح ذکر ہو چکی ہے۔ صفحہ ۴۴۹

سورۃ بنی اسرائیل مکیہ

مسجد الاقصی - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ بیت المقدس سے تو مسجد

کوفہ افضل ہے۔ ص۲۹۴ م

لتفسدن فی الارض مرتین۔ اس کا مطلب ہی دونوں صاحب (ابوبکر وعمر) ہیں اور ان کے ساتھی۔ اور وہ ادعا ہی جو انھوں نے خلافت کی بابت کیا تھا فاذا جاء وعد اولیھما یہ قصہ روز جمل ہے بعثنا علیکم اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور ان کے اصحاب فجاسوا اس کا مطلب یہ ہی کہ انھوں نے ہم کو تلاش کیا اور قتل کیا۔

وکان وعدا مفعولا۔ ترجمہ مقبول اور جو وعدہ تھا وہ پورا ہو کر رہا۔ ثم رددنا لکم الکرۃ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ بنی امیہ کو آل محمد کے مقابلہ میں امتحاناً غلبہ دیا۔ وامددناکم اس کا مطلب یہ ہے کہ اے بنی امیہ تمکو علی مرتضیٰ کے بیٹوں حسنین اور ان دونوں اصحاب کے مقابلہ میں مال واولاد اور بھیڑ بھاڑ سے امداد دی مگر تم نے اس کا برا استعمال کیا یہاں تک کہ آل محمد کی عورتوں تک کو لوٹ لیا فاذا جاء وعد۔ اس سے مراد ہیں قائم آل محمد (حضرت مہدی) اور ان کے اصحاب لیسوء وجوھکم اس کا یہ مطلب ہی کہ وہ بنی امیہ کے منہ کالے کر دیں گے۔ ولید خلوا ان داخل ہونیوالوں سے مراد رسول خدا اور امیر المومنین اور ان حضرات کے اصحاب ہیں۔ ولیتبروا اس کا یہ مطلب ہی کہ جب قائم آل محمد تم پر غالب آئیں گے تو تمکو قتل کر ڈالیں گے پھر توجہ آل محمد کی طرف فرمائی اور یہ ارشاد کیا عسیٰ ربکم اس کا مطلب یہ ہی کہ تم کو تمھارے دشمنوں پر غالب کرے گا۔ پھر بنی امیہ سے خطاب فرمایا وان عدتم اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم سفیانی کی سرداری کے ساتھ عود کروگے۔ تو ہم قائم آل محمد کی سرپرستی میں لوگوں کو بھیجینگے۔ یھدی للتی ھی اقوم۔ المعانی میں امام صادق و امام زین العابدین سے منقول ہی کہ امام ہم میں سے صرف معصوم ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ منصوص بھی ہو اور آپنے

یہی آیت تلاوت فرمائی۔ ص۵۱۴ ح ۱۲

وکان الانسان عجولا - تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قبل خلقت پوری ہونے کے حضرت آدمؑ کھڑے ہوگئے اور گرے اور یہ خطاب عطا ہوا۔ ح ۱۳

احتجاج میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے چاند کے اوپر لکھدیا...... علی امیرالمومنینؑ۔ ص۵۱۴ ح ۱۴

وآت ذا القربی حقہ پوری آیت اور اس کا ترجمہ پڑھ لو۔

تفسیر قمی میں ہے کہ القربی سے مراد ہے قرابت رسول خداؐ اور یہ آیت حضرت فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی اور رسول خداؐ نے فدک اُن کے لئے مخصوص کر دیا۔ اور مسکین سے مراد مساکین اولاد فاطمہؑ اور مسافرین سے مراد مسافرین اولاد فاطمہؑ۔ ص۵۱۴ ح ۱۲

نوٹ مفسر و مصنف ولا تبذر تبذیرا کے متعلق آل رسولؐ کچھ نہیں فرماتے کہ یہ حکم خاص رسولؐ کو دیا گیا تھا یا تمام اُمت مخاطب ہے۔ جیسا جہاں جہاں ضمیر واحد حاضر استعمال ہوئی ہے وہاں فرمایا ہے کہ ظاہراً تو خطاب پیغمبرؐ سے ہے مگر مخاطب تمام امت اور اس کی وجہ ہم راسخون فی العلم سے پوچھیں گے تمام اہل علم سے پوچھتے ہیں۔

ولا یسرف فی القتل پوری آیت اور اس کا ترجمہ ترجمہ مقبول سے پڑھو

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت امام حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اگر تمام اہل زمین آنحضرتؑ کے خون ناحق کے عوض میں قتل کئے جائیں تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ ص۵۵۴ ح ۳

منافقین آجتک بسم اللہ الرحمن الرحیم بالجہر پڑھنے سے ویسے ہی متنفر ہیں جیسے ان کے گرو گھنٹال زمانۂ رسول خداؐ میں سُن سُن کر بھاگا کرتے تھے۔ ص۵۵۴ ح ۱۲

ولقد فضلنا بعض النبیین علل الشرائع میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ اے علیؑ فضیلت میں میرے بعد تمہارا درجہ ہے اور پھر اُن ائمہ کا جو تمہارے بعد تمہاری

اولاد میں سے ہوں گے۔ اور فرشتے تو تمھارے اور ہمارے دوستوں کے خادم ہیں والشجرۃ الملعونۃ۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے وما جعلنا الرویا کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا کہ رسول خداؐ نے خواب میں دیکھا تھا کہ بنی تیم ابوبکر و بنی عدی عمر ممبر پر ہیں اور لوگوں کو راہ حق سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ پھر عرض کی گئی کہ یہ شجرہ ملعونہ کیا چیز ہے۔ فرمایا وہ بنی امیہ عثمانؓ ہیں۔ کافی میں امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایکدن رسول خداؐ صبح کو نہایت رنجیدہ و غمگین نظر آئے امیر المومنینؑ نے خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے میں آپکو رنجیدہ دیکھتا ہوں ارشاد ہوا کہ آج ہی رات کو میں نے یہ دیکھا کہ بنی تیم ابوبکر و بنی عدی عمر و بنی امیہ عثمان میرے اس ممبر پر چڑھتے ہیں اور لوگوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرکے مردود و مرتد بنا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا پروردگارا یہ واقعہ میری زندگی میں ہوگا یا میرے بعد پروردگار عالم نے فرمایا کہ تمھاری وفات کے بعد۔

قول مولوی مقبول احمد مترجم۔ بنی تیم سے مراد ہے ابوبکر۔ بنی عدی سے عمر بنی امیہ سے عثمان۔ معاویہ یزید و مروان و اولاد مروان لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

احتجاج طبرسی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب عثمان کے بعد معاویہ اور اس کا بیٹا سلطنت پائینگے۔ پھر سات شخص اولاد حکم ابن العاص سے یکے بعد دیگرے حکومت پائینگے۔ اور اس طرح سے ضلالت کے بھی بارہ امام پورے ہو جائینگے۔ اور یہی وہ تھے جن کو رسول خداؐ نے ممبر پر دیکھا تھا دس تو بنی امیہ دو وہ جنھوں نے بنی امیہ کے لئے راہ کھول دی۔ ابوبکر و عمر۔ صفحہ ۴۶۲ م ۱

وشارکہم فی الاموال والاولاد۔ (ترجمہ مقبول) اور مال و اولاد میں ان کا شریک ہو جانا۔

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ شیطان عورت کے پاس آکر اسطرح

بیٹھ جاتا ہے جسطرح اس کا مرد۔ اور جو کچھ مرد کرتا ہے وہی شیطان بھی کرتا جاتا ہی کسی نے عرض کی بھلا وہ پہچانا کیسے جائے۔ فرمایا کہ ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے پس جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ تو بندۂ خدا کا نطفہ ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کا نطفہ ہے۔ صفحہ ۴۶۱ ح ۲

اِنَّ عبادی لیس لک تفسیر عیاشی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کے حق مین نازل ہوئی۔ صفحہ ۴۶۱ ح ۳

یوم ندعو کل اناس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد خدا کی طرف سے میرے اہلبیت میں سے کل آدمیوں کے لئے امام بھی مقرر کیے جائینگے جو آدمیوں پر اپنا حق ثابت کریں گے پھر بھی جھٹلائے جائینگے اور کفر و ضلالت کے امام اور انکے پیرو کاران اصلی اماموں پر ظلم کرینگے۔ پس جو شخص ان اصلی اماموں سے دوستی رکھے گا اور ان کا اتباع کرے گا۔ اور ان کی تصدیق کریگا۔ پس وہ مجھ سے ہے۔ اور میرے ساتھ ہوگا اور عنقریب مجھ سے آملیگا۔ اور غور سے سنو کہ جو شخص ان برحق اماموں پر ظلم کرے گا اور انکی تکذیب کرے گا پس نہ وہ مجھ سے ہوگا اور نہ میرے ساتھ ہوگا اور نہ مجھ سے اور اس سے کوئی واسطہ رہے گا۔ صفحہ ۴۶۲ ح ۱

من کان فی ھذہ اعمی۔ الخصال میں امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ سب سے زیادہ اندھا پن اُس شخص کا ہی جو ہماری فضیلت کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کرلے اور بیلا اس لئے کہ ہم نے اس کا کچھ جرم کیا ہو۔ ہماری عداوت پر کمر باندھے۔ ہم نے تو اتنا ہی کیا کہ اس کو حق کی طرف بلایا؛ اور جو ہمارے برخلاف تھے انھوں نے فتنہ کی طرف اور دنیا کی طرف بلایا؛ پس وہ ان کی طرف تو چلا گیا۔ اور ہمارا دشمن ہو گیا اور ہم سے کوئی واسطہ نہ رکھا۔ صفحہ ۴۶۲ ح ۲

لتفتری علینا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ کے بارے میں ہے مطلب یہ ہے کہ وحی نے جو بتلائے ہیں وہ تو علی مرتضیٰؑ ہیں اور جو ان کے غیر کو خلیفہ سمجھے وہ خدا پر افترا بندی کرتا ہے ۔ صفحہ ۴۶۲ ح ۱۲

مقاماً محمود اً ۔ روضۃ الواعظین میں ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے میری اولاد کے بارے میں مجھے ستایا ہے قسم بخدا میں اُن کی شفاعت ہرگز نہ کروں گا ۔ صفحہ ۴۶۳ ح ۲۰

وقل جاء الحق وزھق الباطل امالی میں امام صادقؑ سے بروایت آبا و اجداد خود منقول ہے کہ روز فتح مکہ جب رسول خداؐ داخل حرم کعبہ ہوئے اور تین سو ساٹھ بت خود بیت اللہ کے گرد قائم تھے تو آنحضرتؐ اپنے عصا سے ایک ایک کو اس کی نوک سے ڈھکیلتے جاتے تھے اور یہی آیت فرماتے جاتے تھے ۔ اور وہ بت اپنے اپنے منہ کے بل اوندھے گرتے جاتے تھے ۔ صفحہ ۴۶۳ ح ۲۲

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جب قائم آل محمدؐ (حضرت مھدیؑ) قائم ہونگے تو باطل سنت جاتی رہے گی ۔ الخرائج میں روایت ہے کہ جس وقت قائم آل محمدؐ پیدا ہوئے ہیں تو وہ ختنہ شدہ ناف بریدہ پاک و پاکیزہ پیدا ہوئے تھے اور آپ کی داہنی کلائی پر یہی آیت لکھی ہوئی تھی ۔ جاء الحق صفحہ ۴۶۳ ح ۲۶

شفاء و رحمۃ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بلاشک و شبہ یہ شفا ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کے اہل ہوں اور اس کے اہل ائمہ ہدیٰ ہیں جس کے بارے میں خدا نے فرمایا ثم اورثنا الکتٰب الخ ۔ ولا یزید الظالمین تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے رسول خداؐ کو جو کچھ پہنچایا تھا وہ یوں تھا ولا یزید الظالمین آل محمدؐ الا اور آل محمدؐ کا حق دبانے والے ظالموں کو قرآن مجید سے سوائے نقصان کے اور کچھ نہ ملے گا ۔ صفحہ ۴۶۳ ح ۳۰

عن الروح - کافی اور تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے کہ روح
ایک ایسی مخلوق ہے جو جبرئیل و میکائیل سے عظمت میں بڑی ہے اور وہ رسولؐ
خدا و ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول
ہے کہ روح ایک مخلوق ہے جس کو بصیرت بھی دی گئی ہے۔ قوت بھی تائید بھی اور
خدائے تعالیٰ اسے رسولوں اور مومنین کی قلوب میں جگہ دیتا ہے۔ ص۴۶۳ ج۲

فابیٰ اکثر الناس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے
کہ جبرئیل نے یہ آیت یوں پہچانی تھی - فابیٰ اکثر الناس بولایۃ علی الا کفورا یعنی
پھر بھی بہت سے لوگ ولایت امیر المومنینؑ کا انکار کئے بغیر نہ رہے ص۴۶۴ ج۲

ولا تجہر بصلوتک امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے
کہ علیؑ مرتضیٰ کی ولایت کا اور جو کچھ میں نے انکو عطا کیا ہے۔ اس کا اس وقت
تک پورا پورا اظہار نہ کرو جب تک کہ میں تم کو اس کی بابت حکم نہ دوں۔ اور
ابتغ بین ذالک سبیلا کا یہ مقصد ہے کہ تم مجھ سے سوال کرتے رہو کہ امر
ولایت علی کے اظہار کی تم کو اجازت دوں چنانچہ آنحضرتؐ اس کا سوال کرتے
رہتے۔ اور بروز غدیر خم اس کے اظہار کا حکم مل گیا۔ ص۴۶۴ ج۲

سورہ کہف مکیہ

تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے سورہ کہف کی تفسیر میں منقول ہے کہ رسولؐ
نے ایک سوال کے جواب میں کل کہنے کا وعدہ کیا اور انشاء اللہ نہیں کہا تو چالیس دن
تک وحی بند رہی۔ ص۴۶۹ ج۲

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابوطالبؑ کی مثال اصحاب کہف
کی سی مثال ہے جو اپنے ایمان کو چھپاتے تھے اور شرک کا اظہار کرتے تھے۔ بس اللہ

نے انکو اجر بھی دو چند دیا۔ حاشیہ نمبر ا ص۴۷۲

نیز کافی اور تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ کسی شخص کا تقیہ صحاب کہف کے تقیہ کو نہیں پہونچا۔ حاشیہ نمبر ا ص۴۷۲

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ کے ساتھ پشت کعبہ ستائیس آدمی خروج کرینگے۔ پندرہ تو قوم موسیٰؑ سے ہوں گے اور سات اصحاب کہف سے ہونگے اور ایک یوشع بن نون وصی موسیٰؑ اور چار اس امت سے ہونگے سلمانؓ۔ ابو دجانہ انصاری۔ مقداد۔ مالکؓ اشتر بھی ان حضرت کے انصار ہوں گے اور یہی حاکم مقرر ہوں گے۔ حاشیہ نمبر ا ص۴۷۲

نوٹ مصنف و مفسر۔ (ابوذر و عمار کدھر گئے، یہودیوں کی محبت میں)

واصبر نفسک تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ آیت سلمانؓ فارسی و ابوذرؓ اور صہیبؓ و خبابؓ وغیرہ کی شان میں نازل ہوئی۔

عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس اور انکے رشتہ دار آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ ص۴۷۳

اور فقرائے امت و صحابہ کو ہٹانے کی رائے دی تھی ص۴۷۳ ح ۲

قل الحق من ربکم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ امین اس آیت کو یوں لائے تھے من ربکم فی ولایت علی ص۴۷۳ ح ۴

ما اشھدتھم۔ کافی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ کو پیدا کیا اور ہزار زمانوں تک جس شان سے رکھا وہ رہے پھر اور تمام چیزوں کو پیدا کیا اور انکو انکی پیدائش کا گواہ قرار دیا۔ اور ان حضرات کی اطاعت لازم کر دی اور انکے معاملات انہی حضرات کے سپرد فرمائے۔ ص۴۷۴ ح ۱

وما کنت متخذ الخ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ

نے یہ دعا مانگی تھی اے اللہ تو عمر ابن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے، جواب میں خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قول مترجم مولوی مقبول احمد۔ اسی شخص کے ہمسر خسر اول میاں ابوبکر کو الخ

علمت مما علمت رشداً ایک روایت میں وارد ہے کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ کو آل محمدؐ کے کچھ فضائل اور کچھ مصائب سنائے اور دونوں بزرگوار خوب روئے پھر اور کچھ فضیلتیں سنائیں، یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ کہنے لگے کہ کاش میں بھی آل محمدؐ میں سے ہوتا۔ پھر ابوبکر و عمر کا ذکر اور رسول خداؐ کے اپنی قوم میں مبعوث ہونے اور اُن لوگوں کے ہاتھوں سے تکلیف پانے کا اور جھٹلائے جانے کا ذکر فرمایا اور اس آیت کی ونقلب افئدتہم وابصارہم الخ کی تاویل فرمائی ۴۸۰

ستجدنی انشاء اللہ الخ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے علم حاصل کرنے کی خواہش کی تھی اسیطرح امت محمدؐ نے ہم سے علم حاصل کرنے کی رغبت نہیں کی۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر میں موسیٰ و خضر کے مابین ہوتا تو ان دونوں کو جتلا دیتا کہ میں اُن سے زیادہ عالم ہوں۔ اور اُن چیزوں کی خبر دیتا جن کا اُن دونوں کو علم نہیں دیا گیا تھا اسلئے کہ موسیٰؑ و خضرؑ کو گزشتہ کا علم دیا گیا تھا نہ کہ آئندہ کا اور قیامت تک کا۔ اور ہم کو رسولؐ کی وراثت میں سب کچھ پہنچا ہے۔ صفحہ ۴۸۱ ح ۱۷

واما الغلام تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام صادقؑ اس کو یوں پڑھا کرتے تھے واما الغلام فکان کافراً۔ الخ صفحہ ۴۸۱ ح ۵

قرب الاسناد میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے بعد قصہ طولانی رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں جتنا اُس نے مجھے تعلیم فرمایا ہے اس کے علاوہ تو میں کچھ نہیں جانتا۔ صفحہ ۴۸۲ ح ۱۷

ملہ سوال کی گدائی سے تو عزت نہیں جاتی۔ (منجانب کاتب جمیل)

ردما تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ردما کے معنی منقول ہیں کہ اس سے مراد تقیہ ہے پس تقیہ ایسی زبردست آڑ ہے کہ تمھارے دشمن تمھارے برخلاف کوئی چال چل ہی نہیں سکتے جیسا خدا فرماتا ہے فما استطاعوا ۱۲ الخ۔

اور تقیہ تمھارے اور دشمنان خدا کے مابین ایک سد محکم ہے جس کو وہ توڑ نہیں سکتے اور خدائے تعالیٰ کی اس آیت فاذا جاء وعد ربی الخ کے یہ مطلب ہے کہ ظہور قائم آل محمدؐ کے وقت تقیہ اٹھ جائے گا اور دشمنان خدا سے انتقام لیا جائے گا۔ ص۴۸۳ ح ۵

الذین کانت اعینھم الخ ترجمہ مقبول جس کی آنکھوں پر تو ہماری نصیحت کی طرف سے پردہ پڑ گیا تھا۔ ۱۲

العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کا انکار کرنے والوں کو خدائے تعالیٰ نے اندھوں سے تشبیہ دی ہے۔ اسلئے کہ وہ رسولؐ کے قول کو حقیقت سمجھتے تھے اور اُسے سُن نہ سکتے تھے۔ ص۴۸۵ ح ۱

عن ذکری تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ ذکری سے مراد ہے ولایت امیر المومنینؑ اور یہ جو خدا نے فرمایا کہ سُن نہ سکتے تھے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کبھی علیؑ مرتضیٰ کا ذکر انکے سامنے کیا جاتا تو وہ بوجہ اس کے کہ وہ آنحضرتؐ سے اور انکے اہلبیت سے سخت بغض رکھتے تھے انکا ذکر سُن بھی نہ سکتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲۔ ص۴۸۴

ضل سعیھم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان لوگوں سے مراد نصاریٰ اور انکے علما و درویش اور اہل قبلہ میں سے شبہات پیدا کرنے والے رائے اور قیاس پر چلنے والے خوارج و بدعتی سب ہیں۔ ص۴۸۴ حاشیہ نمبر ۴

کفروا بآیات ربھم العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ تحکیم حکمین سے خوش ہونیوالوں سے اور ابو موسیٰ اشعری اور اس کے دوست داروں سے تبرا واجب ہے

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنکی شان میں بعد والی آیت اولئک الذین نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر ا ص۵۸
آیات ربہم سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ اور کفروا کا یہ مطلب ہے کہ ان حضرت کو چھوڑ کر دوسروں کی امامت کے قائل ہوگئے۔ اور وہ جنھوں کے کتے بنائے جائینگے آیتی تفسیر صافی میں ہے کہ آیات سے مراد یہاں اوصیاء رسولؐ خدا ہیں۔ ح ۲ ص ۴۸۵
جنت الفردوس نزلا۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت حضرات ابوذرؓ و مقدادؓ و سلمانؓ فارسی و عمار یاسرؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ ص ۴۸۵ ح ۲

سورۂ مریم مکیہ

کھیعص الاکمال میں صاحب العصر والزمان امام (مہدیؑ) سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ آنحضرتؐ سے ان حروف کی تاویل دریافت کی گئی تو فرمایا یہ حروف غیب کی خبریں ہیں جن سے خدائے تعالیٰ نے اپنے بندے زکریاؑ کو مطلع فرمایا تھا۔ پھر اس کا قصہ جناب رسولؐ خدا سے بیان فرمایا اور وہ یہ تھا کہ جناب زکریاؑ نے خدا سے یہ دعا کی تھی کہ مجھے پنجتن پاک کے اسمائے مبارکہ تعلیم فرمائے۔ خدائے تعالیٰ نے جبرئیلؑ امین کو نازل کیا اور انھوں نے تعلیم فرما دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ جناب ذکریاؑ جب محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسن علیہم السلام کے اسمائے مبارک اپنی زبان پر جاری کرتے تو انکا رنج دور ہوتا۔ اور دل کو فرحت ہوتی۔ اور جب حسینؑ کا نام زبان پر لاتے تو اندوہ ملال طاری ہوتا اور بے ساختہ آنسو جاری ہوجاتے۔ ایک دن انھوں نے عرض کی الٰہی یہ کیا بات ہے کہ چار بزرگواروں کے نام لینے سے مجھے تسلی ہوتی ہے اور حسینؑ کا نام لینے سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور آہ نکلتی ہے تب خدائے تعالیٰ نے حسینؑ کے قصے سے یوں مطلع فرمایا کھیعص بس کاف سے کربلا

مراد ہے اور ہا سے ہلاکت عترت رسولؐ اور یا سے یزید لعین جو حسینؑ پر ظلم کرنیوالا ہے
اور عین سے مراد ہے عطش یعنی امام عالی مقام کی پیاس اور صاد سے مراد ہے اُن حضرت کا صبر
حضرت زکریاؑ نے جب سُنا تو تین دن تک مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو بھی اپنے پاس آنے
سے منع کر دیا۔ اور برابر روتے پیٹتے تھے۔ اور نوحہ انکا یہ تھا۔ الٰہی جو تیری مخلوق میں سے
سب سے بہتر ہے کیا تو اس کو اس کے بچے کے غم میں مبتلا کرے گا۔ الٰہی کیا یہ مصیبت
اسکے گھر پر نازل ہو گی، الٰہی کیا تو علیؑ و فاطمہ کو ایسی مصیبت کے لباس سے ملبس
کرے گا۔ الٰہی کیا ایسی آفت اُن بزرگواروں پر ڈالیگا۔ پھر عرض کرتے تھے کہ الٰہی ایک
بچہ مجھے بھی عطا فرما جس سے اس بڑھاپے میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔ اس کو میرا
وارث اور وصی قرار دے اور اس کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو حسینؑ کو محمد مصطفےٰ
سے ہے اور جب مجھے عطا فرمائے تو مجھے اس کی محبت میں مبتلا کر۔ اس کے بعد مجھے
اس بچہ کے غم میں اسی طرح مبتلا کر جس طرح محمدؐ کو ان کے بچہ کے غم میں مبتلا کرے گا۔
چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اُنکو یحییٰؑ عطا فرمایا اور پھر اُن کا رنج بھی ان کو پہونچایا۔ اور یحییٰ
کا حمل چھ مہینے رہا تھا۔ اور یہی حالت حمل جناب امام حسینؑ کی ہوئی ص۲۰۴ ج ۱
و اٰتینٰہ الحکم صبیًّا کافی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے
امامت میں بھی وہی عملدرآمد فرمایا۔ جو نبوت میں فرمایا تھا۔ پھر حضرت نے یہی آیت
تلاوت فرمائی۔ ص۴۸۵ ج ۱

مکانًا قصیًّا التہذیب میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ حضرت مریم دمشق
کے راستہ سے نکلتی ہوئی کربلا آگئی تھیں اور حضرت اس جگہ پیدا ہوئے جہاں اب
قبر مبارک امام حسینؑ ہے پھر اندھیری اندھیرے میں اپنی جگہ واپس آگئی تھیں ص۴۸۶ ج ۱
کیونکہ اس زمانہ میں جلاہے کا پیشہ بڑی برکت کا پیشہ تھا۔ حاشیہ ۸
کلا تحزنی کی آواز عیسیٰؑ نے دی تھی۔ ص۴۸۶ حاشیہ ۹

صوماً تفسیر قمی میں ہے کہ اصل قرآن میں صوماً کے بعد صمتاً بھی تھا جنھوں نے قرآن خدا سے لے نکالا ہے قیامت میں اُن کی زبانیں نکالی جائینگی کافی میں امام صادقؑ سے صرف صوماً ہی منقول ہے جس سے معلوم ہوا کہ خاموش رہنا بھی داخل صوم تھا۔ زکوٰۃ سے مراد فطرہ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ صفحہ ۴۸۹ ح ۱

قال لابیہ یہاں اب کے معنی باپ کے نہیں ہیں بلکہ آذر حضرت ابراہیمؑ کا چچا یا نانا تھا۔ صفحہ ۴۹۰ ح ۵

تفسیر صافی میں ہے کہ ابراہیم نے اپنے چچا آذر کو سمجھایا۔ چونکہ ابراہیم نے اپنے کافر عزیز کو چھوڑ دیے تھے اُس کے معاوضہ میں خدا نے ایسے بیٹے پوتے عطا کئے جنھیں اکثر نبی تھے۔ صفحہ ۴۹۱ ح ۱۰

لسان صدق تفسیر قمی میں امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے کہ انکے لئے سچائی کی زبان امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالب کو مقرر کیا۔ صفحہ ۴۹۲ ح ۱

اسمعیل تفسیر قمی میں ہے کہ یہ اسمٰعیل ابن حزقیل تھے علل الشرائع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ اسمٰعیل ابن ابراہیمؑ نہ تھے بلکہ کوئی نبی تھے۔ قرینہ سے انھوں نے کہا تھا کہ جناب امام حسینؑ پر جو گزرنیوالا ہے اور جو کچھ وہ کرنیوالے ہیں یعنی صبر میں بھی اس کا پیرو ہوں۔ صفحہ ۴۹۲ ح ۵

واتبعوا الشھوات الجوامع میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو مضبوط عمارتیں بنائیں، خوبصورت سواریوں پر سوار ہوں اور نفیس کپڑے پہنیں۔ صفحہ ۴۹۳ ح ۴

تلک الجنۃ التہذیب میں ماہ رمضان کی نماز نافلہ کی دعاؤں میں منقول ہے پاک پاکیزہ ہے وہ جو جنت کا محمدؐ و آل محمدؐ اور انکے شیعوں کو وارث بنا دیگا۔ صفحہ ۴۹۳ ح ۶

احسن نن یا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ رسول خداؐ نے قبیلہ قریش کو ہماری ولایت کی دعوت دی پس انھوں نے اس سے نفرت کی اور انکار کیا اور جو لوگ قریش میں سے کافر تھے انھوں نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تھے یعنی امیرالمومنینؑ اور ہم اہلبیت کی ولایت کو مان لیا تھا یہ سوال کیا الخ

حتیٰ اذا را و مایو عد ون ا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ کا ظہور ہے۔ اور اس آیت میں لفظ الساعۃ ہے اس سے مراد ہے حضرت کے ظہور کا وقت (پھر وہ جان لینگے) کا مطلب یہ ہے کہ اسدن لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ قائم آل محمدؐ کے ہاتھوں انپر کیا پڑنے والی ہے جس سے وہ سمجھینگے کہ آنحضرتؐ کی نظروں میں کس کی عظمت بڑی ہے اور مقابلہ میں کس کا گروہ کمزور ہے۔ صفحہ ۴۹۵ ج ۲

و یزید اللہ ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو قائم آل محمدؐ کے وجود کے قائل ہیں اور آنحضرت کے ظہور کے دن انکا اتباع کرنے کی سبب ہدایت پر ہدایت بڑھ جائے گی۔ انھوں نے نہ حضرت کے وجود سے انکار کیا تھا اور نہ حضرت کی اتباع سے انکار کرینگے۔ صفحہ ۴۹۵ ج ۲

ویکونون علیھم ضدا جس طرح امت محمدیہ کے بہت سے لوگوں نے ثلثہ یعنی خلفائے ثلثہ ابوبکر و عمر و عثمان اور ثلثہ پست (اہلسنت) علما کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

و فدا کافی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے خود امیرالمومنین سے ایک طولانی حدیث کے آخر میں مندرج ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یا علی وہ تمہارے شیعہ ہیں اور تم ان کے امام ہو۔ صفحہ ۴۹۶ ج ۲

من اتخذ عند الرحمن عھدا ترجمہ مقبول۔ سوائے اس شخص کے جس کا کوئی عہد خدائے رحمٰن کے پاس ہو ۱۲۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے ولایت امیرالمومنینؑ اور ان ائمہ کی ولایت سے جو ان کے بعد میں قربت خدا حاصل کر لی اس نے

خدا سے عہد لے لیا۔ یعنی اس آیت کے یہی معنی ہیں۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ اور ائمہ کے سبب ان کو اذن شفاعت ملجائے گا۔ صـ۴۹۶ ح ۳

ودا۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے نماز میں ایسی بلند آواز سے کہ سب سن رہے تھے امیر المومنینؑ کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو مومنوں کے دل میں علی کی محبت ڈالدے۔ اور منافقوں کے دل میں علی کی عظمت وہیبت ڈالدے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ صـ۴۹۵ ح ۱

اور کافی میں انہی حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ کی ولایت ہی وہ ودّ ہے جس کا خدا نے اس آیت میں ذکر فرمایا۔ صـ۴۹۶ ح ۱

قوماً لدّاً روضۃ الواعظین میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ اس سے مراد ظالم قوم بنی امیہ ہے۔ ح ۱ صـ۴۹۶

سورۂ طٰہٰ مکیہ

طٰہٰ المعانی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ طٰہٰ رسول خداؐ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اے طالب حق۔ اور اے ہادی راہ بر حق۔ صـ۴۹۶ ح۳

اولی النہیٰ تفسیر قمی میں ہے کہ امام صادقؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا واللہ اولی النہیٰ ہم ہیں صـ۵۰۱ ح ۳

فاوجس فی نفسہ خیفۃً موسیٰ نہج البلاغۃ میں ہے کہ موسیٰ اپنی ذات کے لئے نہیں ڈرے تھے بلکہ خوف یہ تھا کہ کہیں جاہل غالب نہ آجائیں اور گمراہی پھیل جائے۔ اور احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا صلعم نے فرمایا کہ موسیٰؑ نے اس طرح دعا مانگی تھی، یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے محفوظ رکھیو اس کے جواب میں خدا نے لاتخف فرمایا۔ صـ۵۰۲ ح ۱

ثم اھتدیٰ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ راہ سے مراد ہماری راہ اور المجالس میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ آپ نے علیؑ مرتضیٰ سے فرمایا کہ اے علیؑ جو تمہاری راہ سے بہک گیا وہ یقیناً گمراہ ہوگیا اور جس نے تم تک اور تمہاری ولایت تک راہ نہ پائی وہ ہرگز خدا تک نہ پہونچے گا۔ صفحہ ۳۰۹ ح ۱۷

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تم لوگ تصدیق نکروگے جب تک کہ چاروں دروازوں کو تسلیم نہ کرو کہ ان میں سے پہلا بغیر آخر کے بیکار ہے۔ اصحاب ثلٰثہ یعنی تینوں دروازے والے گمراہ بھی ہوے اور بڑی سرگردانی میں جا پڑے جس نے اولی الامر کی اطاعت چھوڑی نہ اُس نے خدا کی اطاعت کی نہ رسولؐ خدا کی۔ صفحہ ۳۰۵ ح ۱۷

موسیٰؑ کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ بچھڑے میں آواز ہم نے پیدا کردی۔ صفحہ ۳۰۶ ح ۱۷

تفسیر قمی میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے سامری کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو قتل مت کرو اس لئے کہ یہ مرد سخی ہے۔ صفحہ ۳۰۸ ح ۱۷

خشعت الاصوات تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے روز نبی امی کو پکارا جاے گا تو رسولؐ خدا آگے بڑھیں گے پھر تمہارے آقا پکارے جائینگے تو علیؑ مرتضیٰ آگے بڑھکر رسولؐ خدا کے برابر کھڑے ہو جائینگے۔ پھر کچھ لوگ حوض پر نہ آنے پائینگے تو رسولؐ خدا گریہ کرکے عرض کرینگے کہ پروردگارا میں دیکھتا ہوں کہ علیؑ مرتضیٰ کے بعض شیعوں کو بھی حوض پر وارد ہونے سے روکا گیا ہے۔ اُس وقت خدا فرماے گا کہ مین کل شیعان علی کو آپ کے حوالہ کرتا ہوں اُنکے کل گناہوں سے درگزر کرتا ہوں اور آپکی عترت کے ساتھ ملاے دیتا ہوں۔ اُس دن ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ جو ہماری محبت اور تولا کا دم نہ بھرے اور ہمارے دشمنوں سے بغض و تبرا نہ کرے مگر فائدہ صرف انھیں کو ہوگا جو ہمارے گروہ میں اور ہمارے ساتھ تھے۔ صفحہ ۳۱۰ ح ۱۷

ولقد عھدنا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت اس طرح رسولؐ خدا پر

صفحہ ... م ... نازل ہوئی تھی من قبل کے بعد کلمات فی محمد و علی و فاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتہم فنسی
فلم نجد لہ عزما علل الشرائع میں امام باقرؑ سے ایک حدیث منقول ہے.....
کہ جو انبیاء اولوالعزم ہیں اُن سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ میں پروردگار ہوں اور محمدؐ میرا رسول
اور امیر المومنینؑ اور ان کے اوصیاء جو ان کے بعد ہوں گے میرے امر کے ولی اور میرے
علم کے خازن ہیں۔ از انجملہ مہدیؑ کے ذریعہ سے میں اپنے دین کی نصرت کروں گا اور
اپنی سلطنت انہیں کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا۔ اور انہی کے ذریعہ سے اپنے دشمنوں سے
انتقام لوں گا۔ اور انہی کے ذریعہ سے بخوشی یا بجبر میری اطاعت کی جائے گی۔ پس
سب نے اقرار کیا تھا اور گواہی دی تھی مگر آدم نے نہ اقرار کیا تھا نہ انکار۔ پس پانچ کا عزم
تو مہدیؑ کے بارے میں ظاہر ہوا اور آدم کا کوئی عزم اس اقرار کے بارے میں نہیں پایا گیا۔
یہی اس آیت میں خدا نے فرمایا۔ صفحہ ۱۹ م ...

عن ذکری ترجمہ مقبول جو میری نصیحت سے روگردان رہے گا۔ ۱۲
صفحہ ... م ... کافی میں اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ ذکری سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے۔
فان لہ معیشة ضنکا ۔ ترجمہ مقبول۔ اس کی زندگی بھی ضیق میں بسر ہوگی ۱۲
تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ یہ آیت ناصبیوں کے لئے ہے کسی نے
عرض کی کہ ہم نے تو ان کی عمریں بھی دراز دیکھیں اور مرتے دم تک اُن کی روزی میں
صفحہ ... کچھ بھی کمی نہیں آئی۔ فرمایا ایسا ہی ہے۔ مگر زمانہ رجعت میں وہ پاخانہ کھائیں گے۔ م ...
ونحشرہ ..... اعمی تفسیر صافی میں ہے کہ اس آیت میں آخرت میں تو
آنکھوں کا اندھا اور دنیا میں ولایت امیر المومنینؑ کی طرف سے دل کا اندھا مراد ہے جب وہ
پوچھے گا کہ مجکو اندھا کیوں پیدا کیا تو جواب ملے گا کہ ہماری نشانیاں یعنی ائمہ آئے تھے
تو تونے ان کو بھلا دیا تھا۔ یعنی نہ اُن کا قول سنتا تھا۔ اور نہ اُن کے حکم کی اطاعت
کرتا تھا۔ یعنی اُن کو چھوڑ دیا تھا، اسی طرح تو بھی آج جہنم میں چھوڑ دیا جائے گا۔ صفحہ ۵۱ م ...

لنجزی من اسرف الخ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔یعنی کسی دوسرے کو ولایت امیرالمومنین میں شریک کرلیا۔ ولم یومن کا مطلب یہ ہے کہ از روے دشمنی ائمہ کو چھوڑ دیا ان سے تولا نہیں رکھا اور انکے احکام کی پیروی نہیں کی۔ ص۱۱۵

و امر اھلک تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے اور العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے کسی نبی کے اہلبیت کی یہ خصوصیت نہیں فرمائی۔ اور کسی کا ایسا اکرام کیا۔ ص۱۲۵ ح ۱

ربنا لولا ارسلت الینا۔ کشف الحجہ میں بروایت امیرالمومنینؑ مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تو تمھارا ولی میں ہوں اور میرے بعد تمھارا ولی میرا وصی ہوگا اور میرے وصی کے بعد ہر زمانہ میں ایک حجت اللہ تمھارا ولی ہوتا رہے گا جن سے مراد اوصیاء انبیا ہیں۔ ص۱۲۵ ح ۲

سورۃ الانبیا مکیہ

اھل الذکر۔ پوری آیت کا ترجمہ مقبول آپ خود پڑھ لیجئے۔

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ اہل ذکر ہم ہیں۔ ص۱۴۵ ح ۲

فلما احسوا۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جسوقت قائم آل محمدؐ ظہور فرمائینگے تو وہ بنی امیہ کی گرفتاری کے لئے ملک شام کی طرف لشکر بھیجینگے تو بنی امیہ بھاگ کر روم کی طرف چلے جائینگے۔ روم والے انکو اپنے یہاں آنے سے انکار کر دینگے جبتک کہ وہ سب عیسائی نہ ہو جائیں۔ چنانچہ وہ سب اپنے اپنے گلوں میں صلیبیں لٹکا کر داخل ہونگے اور جب حضرت کے اصحاب روم پہونچیں گے تو روم والے امان اور صلح کے طالب ہونگے اسوقت حضرت کے اصحاب یہ کہینگے کہ ہم ہرگز ایسا نہ کرینگے جب تک کہ تم بنی امیہ کو ہمارے حوالہ نہ کردو، چنانچہ وہ حوالہ کردیں گے

چنانچہ لا تذکعنوا الخ کا مطلب یہی ہے یعنی با وجود علم خداداد حضرت قائم آل محمدؑ انسے مغصوبہ خزانہ طلب فرمائینگے اور وہ جو کچھ جواب دینگے وہ یا دیلنا سے خادمین تک ہے مطلب یہ ہے کہ تلوار سے انکا کھیت سا کاٹ کر ڈال دیا جائے گا۔ تفسیر قمی میں بھی قریب قریب یہی مضمون منقول ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ یہ آیتیں ایسی ہیں جن کے الفاظ تو ماضی ہیں اور معنی مستقبل جن کی تنزیل تو ہو چکی جبکی تاویل نہیں ظاہر ہوگی ہ ۵۱۲ ح ۲
العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔ ص ۵۱۵ ح ۲

لا یسئل عما یفعلُ۔ علل الشرائع میں امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ خدا نے پیدا ہی اسلئے کیا ہے کہ وہ سوال کرے۔ التوحید میں ہے کہ امام باقرؑ سے سوال کیا گیا کہ خدا کے کام کی اس سے کیوں باز پرس کی جائے۔ فرمایا اسلئے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے محض حکمت و صواب ہے اور وہ متکبر و جبار اور واحد و قہار ہے پس جس شخص کے دل میں اسکے فیصلہ سے کچھ ناراضی پیدا ہوئی وہ کافر ہو گیا۔ اور جس نے اسکے افعال میں سے کسی کا انکار کیا۔ وہ منکر رہا۔

جناب امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے نفس کے لئے جو کچھ چاہتا ہے اسکے متعلق ہماری مشیت پہلے ہو چکی ہے اور جو فرض تو ادا کرتا ہے اسکے ادا کرنے کی قوت بھی ہمنے دی ہے۔ اور نافرمانی کرنے کی قوت بھی ہماری دی ہوئی نعمت ہے...... اور اسیوجہ سے ہم کچھ کرتے ہیں اسکے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہو سکتی اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ ص ۵۱۵ ح ۳

بل عباد مکرمون الخرائج میں منقول ہے کہ ایک خارجی کو امیر المومنینؑ نے کتے کی طرح دھتکارا تو اس کا سر کتے کی طرح ہو گیا۔ کسی نے عرض کی کہ معاویہ کے بارے میں آپکو کیا چیز مانع ہے فرمایا وائے ہو تجھپر اگر میں یہ چاہوں کہ معاویہ کو مع اسکے تخت کے یہیں موجود کر دوں تو دعا کروں اور خدا ایسا کر دے لیکن اللہ کے خزینہ دار سونے و چاندی پر موکل نہیں ہیں بلکہ ایسے ہی اسرار پر موکل ہیں اور اس آیت کی دلیل ہیں۔ ص ۵۱۶ ح ۷

۱ فانئون متمت فهم الخلدون۔ تفسیر قمی میں ہے کہ جب پروردگار نے اپنے نبیؐ کو ان مصائب کی اطلاع دی جو بعد آنحضرتؐ کے انکے اہلبیت پر پڑنے والے تھے اور اس کی بھی اطلاع دی کہ انکے مقابلہ میں خلافت کے جھوٹے مدعی کھڑے ہو جائینگے تو رسولؐ خدا کو بہت رنج ہوا۔ پس خدا نے انکی تسکین کے لئے یہ آیت نازل فرمائی

تفسیر قمی میں ہے کہ خدا نے جسد آدمؑ میں روح ڈالی ابھی وہ گھٹنوں ہی تک پہونچی تھی کہ آدمؑ نے اٹھنے کا ارادہ کیا اور نہ اٹھ سکے اس پر یہ آیت نازل ہوئی خلق الانسان من عجل ص۱۵ ج ۱

ثانی الارض ننقصها۔ ترجمہ مقبول کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو برابر اسکے اطراف سے کم کرتے چلے آتے ہیں کیا اب بھی وہی غالب ہیں ۱۲

تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم علما کی موت سے زمین کو کم کرتے جاتے ہیں۔ ص۵۱۹ ج ۱

ففهمناها سلیمان کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے داؤدؑ کو وحی فرمائی تھی کہ تم اپنی اولاد میں سے ایک کو وصی بنا لو۔ کیونکہ ہمارے علم میں یہ بات پہلے ہی گزر چکی ہے کہ ہم ایک نبی بھی ایسا نہ بھیجینگے جس کا وصی اسکے کنبہ سے نہو۔۔۔۔ یہ واقعہ امام نے بیان کرکے فرمایا کہ یہی حالت اوصیاء کی بھی ہے۔ انکو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ صاحب امر کو چھوڑ کر یہ امر کسی دوسرے کے حوالہ کردیں۔ ص۵۲۳ ج ۱

وسخرنا مع داؤد۔ المناقب میں ہے کہ امام زین العابدینؑ نے دو رکعت نماز پڑھکر تسبیح خدا کی تو کوئی درخت اور ڈھیلا ایسا نہ رہا جسنے آنحضرتؐ کے ساتھ تسبیح خدا نہ کی ہو۔ ص۵۲۳ ج ۱

وعلمناه صنعة لبوس لکم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے داؤدؑ کو وحی بھیجی کہ اگر تم بیت المال میں سے نہ کھاتے اور اپنے ہاتھ کی محنت سے ...

بہم پہونچاتے تو بہت ہی اچھے بندے ہوتے۔ یہ سنکر حضرت داؤدؑ ۴۰ روز تک روتے رہے پھر زرہ بنانے لگے ہر روز ایک زرہ بناتے اور ہزار درم کو بیچ لیتے تھے اس طرح ۳۶۰ روز میں تین لاکھ ساٹھ ہزار درم کو بیچ لیں اور ہمیشہ کے لئے بیت المال سے مستغنی ہو گئے۔ صفحہ ۵۲۳ ح ۲

لا یرجعون تفسیر قمی میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس بستی کے رہنے والوں کو خدا نے عذاب سے ہلاک کیا ہوگا۔ وہ زمانہ رجعت میں واپس نہ آئینگے۔ الفقیہ میں امیر المومنینؑ بھی یہی فرماتے ہیں صفحہ ۵۲۶ ح ۱

من دون اللہ ترجمہ بقبول۔ کہا جائے گا کہ یقیناً تم بھی اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے تھے وہ بھی جہنم کا ایندھن ہو۔ تم اسی میں اترنے والے ہو۔ ۱۲

قرب الاسناد میں امام صادقؑ سے بروایت اپنے والد کے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ فرشتوں سے حکم دیگا۔ کہ خود انکو اور جس جس کی یہ عبادت کرتے تھے انکو جہنم میں لیجاؤ سوائے انکے جن کو ہم نے مستثنیٰ کر دیا ہے صفحہ ۵۲۶

ان الذین سبقت لھم الخ المجالس میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ علیؑ مرتضیٰ سے فرمایا کہ اے علی تم اور تمھارے شیعہ حوض کوثر پر ہوں گے۔ ان میں سے جس جس سے تم محبت رکھوگے اُسے پلاؤ گے۔ اور جن جن سے تم کو نفرت ہو گی انکو روک دوگے اور بڑے خوف کے دن عرش کے سایہ میں تم ہی امن سے ہوگے اور سب لوگ پریشان ہونگے اور تم پریشان نہ ہوگے۔ اور سب لوگ رنجیدہ ہونگے اور تم رنجیدہ نہ ہوگے اور تمھارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تمھارے ہی لئے یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے۔ لا یحزنھم الفزع الاکبر صفحہ ۵۲۷ ح ۱

ان الارض یرثھا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ نیک بندے مہدیؑ آخر الزمان کے اصحاب ہیں۔ ح ۲ صفحہ ۵۲۷

و ما ارسلناک الا احتجاج طبرسی میں امیرالمومنین سے بعد ایک قصہ طولانی کے منقول ہے کہ خدا نے ہمارے نبی کو اور جو حجتیں انکے بعد زمین پر ہونے والی ہیں اُن کو وہ صبر تعلیم فرمایا تھا جو ان سے پہلے کسی نبی سے نہیں بن پڑا پس آنحضرت نے اللہ کی حجت کو اپنے وصی کے بارے میں ہدایت دینے کے ساتھ ثابت کر دیا اور فرمایا کہ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ۔ اور ہارون سے مناسبت دی حالانکہ ہارون حقیقی بھائی تھے۔ اور نبی بھی تھے۔ اور علی نہ حقیقی بھائی تھے نہ نبی تھے۔ اور انکو امت پر اس طرح خلیفہ مقرر کیا جیسے موسیٰ نے ہارون کو، ص۱۲۷ ح ۱۱

سورۃ الحج مدنیہ

ان اللہ یفعل ما یشاء۔ التوحید میں امام صادق سے بروایت اپنے والد ماجد کے منقول ہے کہ امیرالمومنین کے پاس خبر دیگئی کہ ایک شخص مشیت کے معاملہ میں کچھ کلام کرتا ہے آپنے فرمایا کہ اسکو میرے پاس لاؤ وہ لایا گیا تو آپنے اُس سے فرمایا کہ اے شخص خدا نے جو تجھے پیدا کیا تو اپنی مشیت کے مطابق یا تیری مرضی کے مطابق اُسنے عرض کیا کہ اپنی مشیت کے مطابق فرمایا کہ اگر تجھے بیمار کرے تو آیا جب وہ چاہیگا یا تو چاہیگا۔ عرض کیا جب وہ چاہیگا۔ فرمایا کہ جب وہ تجھے شفا عطا کرے گا تو جب وہ خود چاہیگا یا جب تو چاہیگا۔ عرض کیا جب وہ چاہیگا فرمایا جہاں وہ چاہیگا پہونچائیگا یا جہاں تو چاہیگا، عرض کیا جہاں وہ چاہیگا امام نے فرمایا کہ امیرالمومنین نے یہ جوابات سنکر ارشاد فرمایا کہ اگر تو اس کے خلاف کہتا تو ضرور تھا کہ میں تیرا سر توڑ دیتا۔ ص۵۳۳ حاشیہ ۱

ھذان خصمان تفسیر قمی میں ہے کہ امام صادق نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم اور بنی امیہ ہیں ہمنے تو یہ کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا اور بنی امیہ نے کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول دونوں نے جھوٹ کہا، الخصال میں امام حسین سے بجنسہ یہی منقول ہے لیکن اتنا اور

زیادہ ہے کہ قیامت کے روز ہم دونوں ایکدوسرے کے مقابل اور دشمن ہونگے ۔ ۵۳۲ ع
فالذین کفروا ۔ قمی میں ہے کہ اس سے مراد بنی امیہ ہیں ۔ حاشیہ ۳ ص ۵۳۳
وھدوا الی صراط الحمید ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ لوگ حمزہ اور جعفر
طیار اور عبداللہ اور سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور عمار ابن یاسر اور مقداد تھے جنہوں
نے صراط حمید یعنی ولایت امیرالمومنین کی راہ پائی اور المجالس میں ہے کہ امام باقرؑ سے منقول ہے
کہ واللہ صراط حمید سے مراد وہ امر ہے جسپر تم قائم ہو ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے
کہ معاویہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ کے مکانات کے دروازوں پر کواڑ لگوائے ۔ ص ۵۳۴ ح ۲
اور بیت اللہ کے حاجیوں کو روکا ۔ باوجودیکہ خدا فرماتا ہے کہ سواء العاکف فیه والباد
حالانکہ پہلے سے دستور تھا کہ باہر کے آنیوالے جس کے یہاں چاہتے اتر پڑتے پس معاویہ
اس زنجیر میں جکڑا جائے گا جس کے بارہ میں خدا فرماتا ہے کہ ایسی زنجیر میں جس کا طول ۷۰
ہاتھ ہوگا ۔ اور وہ اس امت کا فرعون ہے ۔ ص ۵۳۴ حاشیہ ۲

اذن للذین یقاتلون ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ عوام الناس تو
اس بات کے قائل ہیں کہ یہ رسولؐ خدا کے بارے میں نازل ہوئی ۔ اور حقیقت میں یہ قائم
آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی جس وقت کہ وہ امام حسینؑ کے خون ناحق کا بدلہ لینے
کے لئے ظہور فرمائینگے ۔ اور یہ فرماتے ہونگے کہ اس خون کے وارث ہم ہیں اور اس کے
طالب ہم ہیں ۔ ص ۵۳۵ حاشیہ ۲

الذین اخرجوا ۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت رسولؐ خدا اور علی
مرتضیٰ و حمزہ و جعفر طیارؑ کی شان میں نازل ہوئی ۔ پھر اس کا حکم امام حسینؑ کے بارے میں
جاری ہوا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت سے مراد امام حسینؑ ہیں جبکہ یزید نے انکی گرفتاری
کے لئے آدمی بھیجے کہ وہ انکو پکڑ کر شام میں لائے ۔ اور وہ حضرت وہاں سے کوفہ کی طرف
روانہ ہوئے ۔ یزید لعین طف میں قتل کئے گئے ۔ حاشیہ ۲ ص ۵۳۵

الذین ان مکنھم۔ المناقب میں امام موسیٰ کاظمؑ اور انکے جد امجد سید الشہداؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت مخصوص ہم اہلبیت کی شان میں ہے تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت آل محمدؐ کی شان میں ہے۔ اور مہدیؑ آخرالزمان اور انکے اصحاب کو خدائے تعالیٰ مشرق و مغرب کا مالک کر دیگا۔ اور ان کے دین کو غالب فرمائیگا۔ اور انکے اور انکے اصحاب کے ذریعے سے اُن تمام بدعتوں کو اور باطل کو سطح ہستی و نابود کر دے گا۔ جیسا کہ ان اشقیا نے حق کو برباد کرنا چاہا تھا۔ ص۵۳۶ حاشیہ ۱۲

بئر معطلۃ و قصر مشید۔ ترجمہ مقبول۔ اور کتنے ہی کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور مقبیط مضبوط محل ہیں۔ الاکمال والمعانی میں امام صادقؑ سے اور کافی میں امام کاظمؑ سے منقول ہے کہ بئر معطلہ سے امام صامت مراد ہے اور قصر مشید سے امام ناطق مراد ہے تفسیر قمی میں ہے کہ یہ مثل آل محمدؐ کے لئے ہے۔ وہ کنواں ہے جس سے پانی نہ کھینچا جائے اور یہ مثل امام غائب پر راست آتی ہے۔ اور قصر مشید خود امیرالمومنینؑ اور ائمہؑ پر راست آتی ہے جیسے کسی آبادی میں قصر مرتفع۔ ص۵۳۵ حاشیہ ۱۱

ولکن تعمی القلوب۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہمارے شیعہ جتنے ہیں وہ سب چار آنکھوں والے ہیں اُن کی دو آنکھیں تو سر میں ہیں اور دو قلب میں۔ پھر فرمایا کہ سب مخلوق ایسی صورت میں ہیں مگر فرق یہ ہے کہ تمھارے دل کی آنکھیں تو خدا نے کھول رکھی ہیں اور انکے دل کی آنکھیں بند کر دی ہیں۔ ص۵۳۵ حاشیہ ۲

ولن یخلف اللہ وعدہ۔ ارشاد شیخ مفید میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ کیطرف تشریف لیجائینگے تو اسمیں چار مسجد ہیں ان کو منہدم فرمائینگے اور کوئی مسجد روئے زمین ایسی جسمیں کنگرے ہوں باقی نہ رہیگی۔ ان کنگروں کو منہدم فرمائیں گے اور اس کو مطابق شرع رسولؐ بغیر میناروں اور چھوٹی دیواروں کے بنا دیں گے اور بڑے راستوں کو وسیع فرمائیں گے۔ اور تمام چھجوں کو جو راستہ کی طرف نکلے ہوئے ہیں توڑ ڈالیں گے

اور اسپر جو پائخانہ اور پرنالہ گرتا ہوگا۔ اُس کو بند کردینگے۔ اور کوئی بدعت ایسی نہوگی جس کا ازالہ نہ فرماویں اور کوئی ایسی سنت باقی نہ رہیگی جسکو قائم نہ کردیں اور قسطنطنیہ اور چین اور کوہستان دیلم کو فتح فرمادینگے۔ اور اُسکے بعد سات برس تک صبر کرینگے۔ اور ایک برس دس برس کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ کسی نے عرض کی کہ یہ برس طویل کیونکر ہوجائے گا فرمایا کہ اللہ آسمان کو حکم دے گا کہ اپنی حرکت کم کردے جس سے دن طویل ہوجائینگے .... وصی کے لئے سورج پھیر لایا جیسا یوشع بن نون وصی موسیٰ کے لئے پہلے بھیج چکا تھا۔ جس طرح روز قیامت ہزار برس کے برابر ہوجائیگا۔ ۵۳۵ حاشیہ ۱۲

من رسول ولا نبی۔ کافی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو ولا محدث پڑھا کرتے تھے، کافی میں بہت سی روایتوں میں آیا ہے کہ ائمہ سب کے سب محدث تھے۔

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک انصاری نے رسولؐ خدا کے لئے بکری ذبح کی اور بھون کر رکھا آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ بھی ہوتے مگر اتفاق سے آگئے۔ اُس وقت ابوبکر و عمر پھر اُن دونوں کے بعد علیؑ مرتضےٰ پہونچے تو خدا نے یہ آیت نازل کی کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

شیطان نے اڑنگا لگا ہی دیا جیسے اُس نے یہاں اپنے دو ایجنٹ ابوبکر و عمر بھیجدیے یہاں ان دونوں ایجنٹوں کے بعد علیؑ مرتضیٰ آگئے، اور جیسے کہ امیر المومنینؑ کی نصرت فرمائی۔ ۵۳۹ حاشیہ ۱۲

ومن عاقب۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں رسولؐ خدا کا ذکر ہے۔ جب قریش نے اُن کو مکہ سے نکالا اور آنحضرتؐ اُن کے خوف سے غار میں چلے گئے۔ اور تب بھی قریش کے لوگ آنحضرتؐ کے قتل کی فکر میں لگے، حتیٰ کہ بڑے بڑے قریش مارے گئے۔ مگر جب رسولؐ خدا کا انتقال ہوگیا تو ان کفار کے خون کا مطالبہ کیا گیا، اور حضرت امام حسینؑ سے مطالبہ

میں ازروے بغاوت وظلم شہید کئے گئے۔
یزید کے اشعار ملاحظہ ہوں خصوصاً پانچواں شعر۔ اور شیخ ثانی (عمرؓ) نے مجھے اس کی وصیت کی تھی پس جو کچھ شیخ ثانی (عمرؓ) نے مجھ سے چاہا تھا اس کی میں نے پیروی کی ۵۴۴ ویمسك السماء..... الا باذنہ الاکمال میں ہے کہ رسول خدا نے اپنے بارہ اماموں کا نام بہ نام ذکر فرمایا ہے بعد اس کے فرمایا کہ جس شخص نے ان کا یا ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا اس نے میرا انکار کیا۔ انھیں کے سبب سے اللہ آسمانوں کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ باشندوں کو لیکر کیطرف جھک نہ پڑے ھو سمٰکم المسلمین المناقب اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابراہیم و اسماعیل نے آل محمد کے لئے یہی دعا کی تھی۔ حاشیہ ۵۴۴
لیکون الرسول شھید اً علیکم الاکمال اور کافی میں ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اس آیت میں خاص تیرہ آدمی مراد لئے گئے ہیں۔ عام امت مراد نہیں۔ پھر فرمایا میں ہوں اور میرا بھائی اور گیارہ میرے بیٹے۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں پس جو قیامت کے دن سچا سچا اظہار دے گا ہم اس کی تصدیق کرینگے۔ اور جو جھوٹ بولیگا اس کی ہم تکذیب کرینگے۔

سورۃ المومنون

کافی میں متعہ کے بارے میں امام صادقؑ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حلال ہے مگر سوائے زن عفیفہ کے کسی اور سے نہ کرنا۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے والذین ھم لفروجھم حافظون
کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ دوسری وہ صورت ہے کہ عورتیں میراث نہ پاوینگی اور وہ متعہ ہے۔ حاشیہ ۵۴۵
احسن الخالقین التوحید میں امام رضاؑ سے منقول ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں اور بھی خالق ہیں جیسے عیسٰی اور سامری ۵۴۶ حاشیہ

وانزلنا من السماء ماءً - تفسیر مجمع البیان میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ اللہ نے پانچ دریا جنت سے نازل فرمائے ہیں سیحون جیحون - دجلہ - فرات - نیل - ح ۲۶ ص ۵۴۶
وشجرۃ تخرج تفسیر قمی میں ہے کہ یہ رسولؐ خدا اور علی مرتضےٰؑ کی مثال بیان کی گئی ہے التہذیب امام باقرؑ سے اور امام صادقؑ سے بھی ذکر نجف اشرف اور طور سینا میں منقول ہے........ واللہ بعد آدمؑ اور نوحؑ کے جنھوں نے اس میں مستقل سکونت اختیار کی ان میں جناب امیر المومنینؑ سے افضل کوئی نہیں، حاشیہ ۲۷ ص ۵۴۶

الی ربوۃ - تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ وامام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں ربوۃ سے مراد کوفہ سے پہلے جو شہر حیرہ تھا - اور قرار سے مراد مسجد کوفہ اور معین سے مراد آب فرات - ص ۵۵ ح ۱

والذین یوتون الکافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ علی مرتضیٰؑ ایک طولانی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ واللہ اگر کوئی شخص سجدے کرتے کرتے اپنی گردن توڑ ڈالی تو اللہ اسکی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا - جب تک کہ وہ ہم اہلبیت کی ولایت نہ رکھتا ہو - ص ۵۵ ح ۳
وھم لھا سابقون - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ تعریف علیؑ ابن ابی طالب کی ہے - حاشیہ ۳ ص ۵۵

ولو اتبع الحق تفسیر قمی میں ہے کہ الحق سے مراد ہیں جناب رسولؐ خدا اور علی مرتضےٰ - حاشیہ ۴ ص ۵۵

الیٰ صراط مستقیم تفسیر قمی میں ہے کہ صراط مستقیم سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے - حاشیہ ۵ ص ۵۵

لناکبون تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد امام برحق سے پھر جانے والے کافی میں بروایت صادقؑ خود امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ہم کو اپنا دروازہ اپنی صراط اور اپنی سبیل ٹھیرایا ہے پس جو جو ہماری ولایت سے رو گرداں ہو جائیں

یا ہم کسی دوسرے کو فضیلت دیدیں۔ انھیں کو خدا نے فرمایا ہے کہ راہ راست سے پلٹ جانے والے ہیں۔ ص۵۵۳ حاشیہ ۱

حتیٰ اذا فتحنا۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ واقعہ زمانۂ رجعت میں پیش آئے گا۔ ص۵۵۳ حاشیہ ۲

ما یوعدون۔ تفسیر صافی میں منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے بروز فتح مکہ خطبہ فرمایا کہ میں تمھیں خوب پہچانتا ہوں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ اور اگر ایسا تم کرو گے تو میں بھی تمکو تلوار سے ماروں گا۔ پھر آنحضرت نے دہنی طرف رخ کیا اور لوگ کہنے لگے کہ جبرئیلؑ انکو اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ جبرئیلؑ نے کہا کہ کہدیجئے کہ علیؑ تمکو ماریں گے چنانچہ آنحضرتؐ نے وہی فرمایا۔ امام صادقؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ وعدہ زمانۂ رجعت میں پورا ہوگا۔ ص۵۵۵ ح ۱

من ورائھم برزخ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ تمھارے بارے میں برزخ سے ہی اندیشہ ہے اور رہا وہ وقت کہ معاملہ جب خود ہم تک پہونچ جائے گا۔ اسوقت تو تمھارے بارے میں ہمیں سب طرح کا اختیار ہوگا۔ ص۵۵۵ ح ۲

کافی میں ہے کہ امام صادقؑ سے کسی نے عرض کی کہ میں نے آپکو فرماتے سنا تھا کہ ہمارے شیعہ تو سب جنت میں ہونگے خواہ انکے کیسے ہی اعمال ہوئے ہوں۔ فرمایا ہاں میں نے ایسا ہی کہا تھا۔ واللہ وہ سب جنت میں ہونگے۔ اس پر عرض کی گئی کہ گناہ تو بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ قیامت کے دن نبی یا وصی نبی کی شفاعت سے تم سب جنت میں جاؤ گے۔ ص۵۵۵ حاشیہ ۲

سورۃ النور مدنیہ

جاؤا بالافک۔ تفسیر قمی میں ہے کہ عامہ (اہلسنت) کی روایت تو یہ ہے کہ یہ آیت عائشہ

کے بارے میں نازل ہوئی اور خاصہ (شیعہ امامیہ) کی روایت یہ ہے کہ یہ آیت ام المومنین ماریہؓ قبطیہ کی شان میں اور جو الزام عائشہؓ نے انکو لگایا تھا اس کے بارے میں نازل ہوئی۔ چنانچہ امام باقرؑ سے اسی تفسیر میں جریح قبطی اور امیر المومنین کا پورا قصہ درج ہے یہ سنکر رسولؐ خدا نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہلبیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا تفسیر صافی میں بھی ہے۔ ص۵۵۹ حاشیہ ۱

ولا یاتل اولوالفضل منکم۔ الجوامع میں ایک قول کے موجب یہ آیت صحابہ کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے یہ حلف اٹھالیا تھا کہ جن جن لوگوں نے حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہؓ کا ذکر اپنی زبان سے کیا ہے۔ ہم نہ انکے ساتھ کوئی ہمدردی کرینگے اور نہ انکو کوئی صدقہ دینگے۔ ص۵۶۰ حاشیہ ۳

اولی القربی۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں اولی القربی سے مراد رسولؐ خدا کے قرابت دار ہیں۔ ص۵۶۱ حاشیہ ۴

الخبیثات احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ امام حسنؑ نے معاویہ سے فرمایا کہ الخبیثات سے مراد تو اور تیرے ساتھیوں میں سے جو تیرے پیرو ہیں مراد ہیں اور الطیبات سے مراد علی اور ان کے اصحاب اور انکے شیعہ ہیں ص۵۶۲ حاشیہ ۲

مَثَلُ نورہ۔ التوحید میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ مثل خدا نے ہمارے لئے بیان کی ہے مثل نورہ سے مراد ہیں رسولؐ خدا کمشکوٰۃ سے مراد ہے سینہ مبارک مصباح سے مراد ہے نور علم یعنی نبوت۔ زجاجہ سے مراد ہے کہ علم رسولؐ خدا قلب علی مرتضےٰ میں درآیا اور فرمایا اس سے مراد ہیں علیؑ مرتضےٰ جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اس کا مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ علم (دفور و کثرت کے باعث) عالم آل محمدؐ کے منہ سے قبل اسکے کہ وہ گویائی سے کام لیں خود بخود نکلے۔ نور علے نور فرمایا اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک امام کے بعد دوسرا امام ہوتا رہے گا ص۵۶۳ حاشیہ ۱

فی بیوت۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان بیوت سے مراد انبیاء کے گھرانے اور علی مرتضےٰ کا گھرانا اسی میں داخل ہے۔ ص۵۶۵ حاشیہ ۱۲

او کظلمٰت فی بحر لجی۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں فلاں اور فلاں (خلیفہ اول ابوبکر و ثانی عمر) من فوقہ اس سے مراد ہیں ثالث (عثمان) فی بحر لجی۔ اس سے مراد ہیں طلحہ اور زبیر من فوقہ سحاب اس سے مراد معاویہ۔ یزید اور بنی امیہ کے فتنے اذا اخرج جو اُن کے زمانہ میں اندھیرا تھا۔ ومن لم یجعل اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جنکے لئے اولاد فاطمہ سے کوئی امام نہوگا۔ تو قیامت میں بھی اس کا کوئی امام نہ ہوگا۔ ص۵۶۶ حاشیہ ۱۲

والطیر صافات۔ تفسیر قمی میں امیر المومنینؑ سے طولانی حدیث میں منقول ہے کہ ایک چڑیا نماز کے وقت پکارتی ہے۔

وان وصیہ خیر الوصیین (اور اس کا وصی تمام وصیوں سے بہتر ہے) اور اس زمین کا ہر مرغ اُس کا جواب دیتا ہے۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ ص۵۶۶ حاشیہ ۱۲

واذا دعوا الی اللہ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ اور عثمان بن عفان کی شان میں نازل ہوئی۔ عثمان نے کہا تھا کہ ہم رسولؐ خدا کے پاس فیصلہ کے لئے نہ جائینگے بلکہ یہودی کے پاس جائینگے ص۵۶۸ حاشیہ ۱۲

انما کان۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ص۵۶۸ حاشیہ ۱۲

ص۵۶۹ ح۳ وعد اللہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور تفسیر مجمع البیان میں بروایت اہلبیت منقول ہے اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں واللہ ہم اہلبیت کے شیعہ مراد ہیں۔

راوی نے کہا کہ ناصبی اس سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؑ کو مراد لیتے ہیں کہ انھیں کی

شان میں اُتری۔ امام نے بد دعا دیکر فرمایا کہ غلط کہتے ہیں۔ ص۵۶۹ حاشیہ ۲

سورۃ الفرقان مکیہ

وقال الظلمون تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ امین نے رسولؐ خدا کو اس آیت کو اس طرح پہونچائی تھی کہ ظالموں کے بعد کال محمدؐ حقھم اور آل محمدؐ کے حق کے غصب کرنے والوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ صرف ایک جادو کے مارے ہوئے شخص کی پیروی کرتے ہیں۔ ص۵۷۱ حاشیہ ۵

فلا یستطیعون تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ سبیل علیؑ مرتضےٰ ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ علیؑ مرتضیٰ کی ولایت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کرینگے۔ ص۵۷۱

واد عوا ثبوراً کثیراً تفسیر برہان میں بحوالۂ امالی حضرت شہید اور امام زین العابدینؑ سے مروی ہے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے امیرالمومنین سے فرمایا کہ اے علیؑ تم اور تمھارے اصحاب جنت میں ہونگے اور اے علیؑ تمھارے پیرو بھی اُس جنت میں ہونگے۔ اور امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اس آیۃ کا یہ مطلب ہے کہ ہر امام ظالم جب اپنے مریدوں کے پاس سے گزریگا تو وہ اُسکا نام لے لیکر پکارینگے کہ او فلانے ارے او مردک جو ہماری ہلاکت کا باعث ہوا۔ اب یہاں آ اور ہم کو اس بلا سے چھڑا۔ پھر وہ سب مل کر بہت رو رو کر پیٹینگے۔ ص۵۷۵ حاشیہ ۲

وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ ۔ تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے امیرالمومنین حضرت سیدہ اور حضرات حسنینؑ کو جمع کیا اور دروازہ بند کرلیا۔ اور فرمایا کہ اے میرے اہلبیت اور اے اہل اللہ خدا تم پر سلام بھیجتا ہے اور جبرئیلؑ اس گھر میں تمھارے ساتھ موجود ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمھارے دشمنوں (صحابہ) کو تمھارے لئے آزمایش مقرر کیا ہے۔ اب تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ ہم خدا کے حکم اور اُسکی قضا و قدر پر اُس وقت تک صبر کرینگے جب تک کہ

اُس کے حضور میں حاضر ہوں - ص۵۶۸ حاشیہ ۱۲

فجعلناہ - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنکے سامنے امیرالمومنینؑ کی فضیلت کا ذکر آتا تو اُس سے انکار کر جایا کرتے تھے - البصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم سے بغض رکھنے والوں سے اور ہمارے شیعوں سے بغض رکھنے والوں سے مراد ہے - ص۵۷۲ حاشیہ ۱۲

بالغمام - تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ غمام سے مراد امیرالمومنینؑ ہیں

یعض الظالم - تفسیر قمی میں ہے کہ الظالم سے مراد ہیں حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) ص۵۷۳ حاشیہ ۱۲

فلاناً تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس فلاناً سے حضرت ثانی (عمر خلیفہ ثانی) مراد ہیں - ص۵۷۳ حاشیہ ۱۲

الذکر امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے ولایت امیرالمومنینؑ مراد ہے - ص۵۷۳ م ۱۲

الشیطٰن وہی حضرت فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضرت ثانی (عمرؓ) ہیں -

کافی میں امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ میری بزرگیاں اتنی ہیں کہ اگر میں انکو بیان کروں تو ان کی کوئی عدد یا پایان نہیں ہو سکتی - اور انکو غور سے سننے کے لئے بھی طویل مدت درکار ہے مگر دو بدبختوں نے (ابوبکرؓ و عمرؓ) مجھے چھوڑ کر خلافت کی قمیص کسی نہ کسی طرح بہ تکلف پہن لی - اور جس میں اُن کا کوئی حق نہ تھا - اور از روے ضلالت گدی پر جا ڈٹے - اور از روے جہالت کار خلافت کرنے لگے - پس قیامت کے دن اُن دونوں کا آنا بہت ہی برا ہوگا - اور جو کچھ ان دونوں نے اپنی ذات کے لئے مہیا کیا ہے وہ بھی بدتر ہوگا وہ اپنے اپنے گھروں میں ایک دوسرے پر لعنت کرینگے - اور ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی پر تبرا کریگا - اور جب آمنا سامنا ہوگا - ہر ایک دوسرے یار سے کہیگا کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی - تو تو بڑا ہی برا یار نکلا - اور وہ

یارا چک اچک کر جواب دیگا۔ بس میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ بہک گیا تھا۔ اور میں وہ سبیل ہوں جس سے وہ بھٹک گیا تھا۔ اور میں وہ ایمان ہوں جس کا اس نے انکار کیا تھا۔ اور میں وہ قرآں ہوں جس کو اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اور میں وہ دین ہوں جس کو اس نے جھٹلایا تھا اور میں وہ صراط ہوں جس سے وہ گمراہ ہو گیا تہا۔ ص۲۵۵ ج ۲

فدمرنا ھم تفسیر مجمع البیان میں امیر المومنینؑ سے اس کی قرأت یوں مروی ہے فدمراتہم فدمراھم گویا خدانے موسیٰ و ہارون کو حکم دیا کہ تم دونوں انکو ایسا ہلاک کرو جیسا ہلاک کرنے کا حق ہے۔ ص۲۵۵ حاشیہ ۱۰

العیون وعلل الشرائع میں امام رضاؑ سے روایت ہے کہ امام حسینؑ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ کتاب خدا میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے جسے میں نہ جانتا ہوں اور جس کی تفسیر کو سب سے زیادہ میں نہ سمجھتا ہوں، اور میں اس سے واقف ہوں کہ کس مقام پر نازل ہوئی نرم زمین یا سنگلاخ میں، اور کس وقت اتری، رات میں یا دن میں، اور اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہاں بڑا علم جمع ہے، لیکن طالبان علم کم ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ بعد جب تم مجھے کھو بیٹھوگے تو بہت کچھ پچھتاؤگے۔ ص۲۶۹ ج ۱

پورا قصہ خود پڑھ لیجئے۔

ملح اجاج کافی میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدانے ہماری ولایت پانیوں کے اوپر پیش کیا۔ بس جس جس نے ہماری ولایت قبول کی وہ تو شیریں اور عمدہ ہوگیا اور جس نے ہماری ولایت کا انکار کیا اسی کو خدانے کڑوا اور کھاری کر دیا۔ ص۵۸۸ ج ۳

فجعلہ نسبا و صہرا - امالی میں منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ آدمؑ کو پیدا کرنے سے تین ہزار برس پہلے عرش کے نیچے ایک پانی پیدا کیا اور اس کو ایک سبز موتی میں جگہ دی اور اس پانی کو صلب آدم میں پہونچایا۔ جب وہ پانی صلب عبدالمطلب میں پہونچا تو خدانے اُسکے برابر کے دو حصے کئے۔ اُس میں سے نصف میرے والد عبداللہ کے

صلب مین قرار دیا اور دوسرا نصف میرے چچا ابو طالب کے صلب میں پس پہلے نصف
حصہ سے مین ہون اور دوسرے نصف حصہ سے علی ہیں اور یہی آیت تلاوت فرمائی
وکان الکافر علی ربہ تفسیر قمی میں ہے کہ کافر سے مراد ثانی (عمر خلیفہ ثانی) اور ربہ سے
مراد علی مرتضی ہین - اور ظہیرا سے یہ مطلب ہے کہ ثانی (عمر خلیفہ ثانی) عداوت و شرک مین شیطان کا
پشتیبان ہے - ص۵۵ حاشیہ ۱

فسئل بہ خبیرا تفسیر مجمع البیان مین منقول ہو کہ خبیر سے مراد یا خدائے تعالیٰ یا جبرئیل
امین یا وہ بزرگوار جنکا ذکر کتب سابقہ مین موجود ہو - ص۵۵ حاشیہ ۲

جعل الیل و النہار الفقیہ مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رات کا وظیفہ یا نماز
دن مین یا دن کا وظیفہ یا نماز رات میں قضا کے طور پر ادا کرو - اور یہ بات آل محمدؐ کے اسرار
پوشیدہ مین سے ہے - ص۵۵ حاشیہ ۶

علی الارض هونا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس سے ائمہ مراد ہیں جو
اپنے دشمنوں کے خوف سے زمین پر پوشیدہ آہستہ چلتے پھرتے ہین - ص۵۵ حاشیہ ۱

یبدل اللہ سیاتھم الخ میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ خاص ہمارے شیعہ گنہگارون کے
بارے میں ہو - اور امام رضاؑ سے منقول ہو کہ قریب قریب یہی مضمون خود رسول خداؐ نے
فرمایا - ص۵۵ حاشیہ ۵

وجعلنا للمتقین اماما المناقب میں ہو کہ واللہ یہ آیت امیرالمومنین کی شان
میں خاص ہو -

تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ خدا نے یہ آیت اس طرح نازل کی تھی -
واجعل لنا ص۵۵ حاشیہ ۳

سورۃ الشعراء مکیہ

طسم تفسیر مجمع البیان مین امیرالمومنین و رسول خداؐ سے منقول ہو کہ آنحضرت نے

فرمایا۔ طا سے مراد ہے طور سینا۔ اور سین سے مراد سکندریا۔ اور میم سے مراد مکہ شہر فرمایا کہ
طا سے مراد ہی شجرہ طوبیٰ۔ اور سین سے مراد سدرۃ المنتہیٰ۔ اور میم سے مراد محمد مصطفیٰ۔ تفسیر قمی
میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہین۔ ص۵۰۵ حاشیہ ملا

ان نشاء ننزل علیھم الاکمال مین امام رضا سے منقول ہے کہ قائم آل محمد مہدی کے
کے اوصاف بیان فرماتے ہین، اور خدا کے اس قول کا یہی مطلب ہے۔ ص۵۰۸ ح ملا

فظلت اعناقھم ارشاد شیخ مفید مین امام باقر سے اس آیت کی تفسیر مین منقول
ہے کہ عنقریب خدا تعالیٰ انکی یہی حالت کردیگا۔ عرض کیا گیا کس کی۔ فرمایا بنی امیہ کی اور جو
اس کے ماننے والے ہین انکی۔ فرمایا کہ آفتاب کا وقت زوال سے وقت عصر تک آسمان
پر ایک ہی جگہ قائم ہو جانا۔ اور اس کے اندر سے ایک چہرے کا سینہ تک دکھائی دینا
جو صاحب الامر کا نام لیکر پکاریگا۔ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہے کہ جس وقت
یہ چیخ سنائی دے گی تو بنی امیہ کی گردنین جھک جائیں گی۔ ص۵۰۸ ح ۳

وانا من الضالین العیون مین ہے کہ امام رضا سے دریافت کیا گیا کہ موسیٰ تو معصوم
تھے پھر انھون نے اپنے کو ضالین کیوں کہا۔ امام فرماتے ہیں کہ موسیٰ راستہ بھول کر فرعون کے
شہروں میں سے ایک شہر میں آگئے تھے۔ اس کا انھوں نے اظہار کیا تھا کہ میں راستہ بھول گیا
تھا۔ مترجم مولوی مقبول احمد صاحب۔ یہ ہین ضالین کے معنی نہ وہ جو کہ تم سمجھے۔ مصرع

گر امیر علی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے ص۵۰۶ ح ۱

لسان صدق کافی مین امام صادق اور خود امیر المومنین سے منقول ہے کہ میری
اولاد مین سے ہمیشہ ایک سچے کو مقرر کرتا رہ تو وہ محمد و علی اور انکی اولاد مین جو امام ہوے ہین
وہ ہیں۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد امیر المومنین علی ہین۔ ص۵۰۹ ح ۱

ص۵۰۹ ح ۲ واغفر لابی۔ تفسیر صافی مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنے چچا کے واسطے یہی دعا کی تھی
ص۵۰۹ ح ۴ فیھا ھم والغاوٗن تفسیر قمی میں ہے کہ ھم سے مراد ہین بنی امیہ اور الغاوٗن سے مراد بنی عباس

وما اضلنا الا المجرمون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان مجرمون سے مراد شرک فی الامامت کرنیوالے ہیں جن کی بنی امیہ اور بنی عباس نے اقتدا کی ہے، اور اس آیت میں صرف امت محمد مصطفےٰ کا ذکر ہے۔ یہود و نصاریٰ کی کوئی فرد اس میں داخل نہیں ہے تو اس وقت بنی امیہ اور بنی عباس اور ان کے مسلک پر چلنے والے یہ کہینگے کہ ہمکو تو ان سرگروہوں خلفائے ثلٰثہ (ابوبکر و عمر و عثمان) نے گمراہ کیا۔ اسی کو دوسرے موقعہ پر خدا نے فرمایا ہے۔ کلما دخلت امۃ" ص۵۹۱ ح ۵

ص۵۹۱ ح ۵

من شافعین ولا صدیق حمیم المجالس میں امام صادق سے منقول ہے کہ شافعین سے مراد ائمہ ہیں اور صدیق مومنین میں سے ہونگے تفسیر قمی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ ہم اپنے گنہگار شیعوں کی ضرور شفاعت کرینگے یہاں تک کہ جب ہمارے دشمن (اہل سنت و صحابہ) دیکھینگے تو یہی آیت پڑھینگے۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ شفاعت ضرور کی جاویگی مگر ناصبی کی نہیں۔ ص۵۹۱ ح ۶

نزل بہ الروح الامین کافی میں اور البصائر میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ولایت امیر المومنین ہے جو بروز غدیر خم نازل ہوئی۔ ح ۱ ص۵۹۲

وانہ لفی زبر الاولین تفسیر صافی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی آچکا ہے۔ ح ۳ ص۵۹۲

عرب کے اوپر عجم کی فضیلت اور انکی انصاف پسندی کے بارے میں دلیل میں ہے یہ تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے ح ۵ ص۵۹۲

افرءیت کافی میں امام صادق سے منقول ہے کہ جب رسول خدا نے خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ آنحضرت کے ممبر پر چڑھتے ہیں تو آپ کو بہت رنج ہوا، تو جبرئیل یہ آیت اور انا انزلناہ لیکر آئے۔ ح ۶ ص۵۹۲

انذر عشیرتک الاقربین تفسیر قمی میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا نے

تین روز تک برابر آل ہاشم کی دعوت دی - اور فرمایا کہ تم مین ایسا کون ہے جو میرا وصی اور میرا وزیر بنے - امیرالمومنین نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ مین - آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تھین ہو - تفسیر مجمع البیان مین اہل سنت کی روایت سے بھی قریب قریب یہی مضمون نقل ہوا ہے - ح ملا ص۵۹۹

منہم المخلصین تفسیر قمی میں اس کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اس گروہ سے مراد علیؑ - حمزہ - جعفر اور حسن و حسین اور باقی ائمہ معصومین ہین - ح ملا ص۵۹۹

فان عصوک تفسیر قمی مین اس کا مطلب یہ ہے کہ یا رسولؐ اللہ جو آپکے بعد ولایت امیرالمومنین اور ولایت ائمہ کے بارے میں آپکی نافرمانی کرے گا - اسی مد میں سمجھی جائے گی جیسی کہ حین حیات نافرمانی - ح ملا ص۵۹۹

والشعراء تفسیر قمی اور معانی الاخبار مین امام باقر سے منقول ہے کہ اس سے فقہ بنانیوالے فقہا مراد ہین جس سے خود بھی گمراہ ہوے اور دوسرون کو بھی گمراہ کیا - ح ملا ص۵۹۹

الا الذین آمنوا الخ تفسیر قمی مین ہے کہ یہاں سے خدا نے آل محمدؐ اور انکے ہدایت یافتہ شیعوں کا ذکر شروع کیا - المعانی مین امام صادق سے منقول ہے کہ جس نے تسبیح جناب فاطمہ زہرا پڑھی اس نے سب سے زیادہ یاد خدا کی - ح ملا ص۶۰۰

وسیعلم الذین ظلموا تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں پھر ان کی دشمنوں کا (صحابہ) اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا ہے ذکر کیا ہے - امام صادق اس آیت کو اس طرح تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ واللہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی ظلموا آل محمد حقہم الخ ح ملا ص۶۰۰

سورۃ النمل مکیہ

طس معانی الاخبار مین امام صادق سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

انا الطالب السمیع یعنی طلب کرنے والا اور سننے والا ہون - ح ۱۳ ص ۶۰۱

واوتینا من کل شیٔ البصائر مین امیر المومنین سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ نے ہمکو پرندوں کی بولی اس طرح سکھائی جس طرح کہ سلیمانؑ بن داؤد کو تعلیم فرمائی تھی - اور خشکی اور تری مین ہر بولنے والے کی بولی بھی - ح ۱۳ ص ۶۰۲

البصائر مین امام صادق سے منقول ہے کہ یہ نہیں تھا بلکہ کل شیٔ تھا ح ۱۳ ص ۶۰۲

رب اوزعنی - البصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر سلیمان آج کے دن زندہ ہوتے تو ہمارے توسل کے محتاج ہوتے - ح ۱۳ ص ۶۰۳

لا اری الھدھد کافی میں موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہدہد کو علم تھا حضرت سلیمان کو نہ تھا - ہم اس قرآن کے وارث ہوے جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلایا جائے - فاصلے طے کئے جائیں - مردے زندہ کئے جاویں - اور ہم پانی کو جو ہوا کے نیچے ہوتا ہے - جہاں جہاں ہوتا ہے پہچانتے ہیں - ح ۱۳ ص ۶۰۳

اولو قوۃ الاکمال مین امام صادق سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ اولو قوۃ کے ساتھ ظہور فرمائینگے - اولو قوۃ اس قوت کو کہتے ہیں جس کی تعداد دس ہزار سے کم نہ ہو - ح ۱۳ ص ۶۰۴

قال الذی عندہ علم من الکتاب روضۃ الواعظین میں ہے کہ رسول خداؐ سے پوچھا گیا کہ وہ کون صاحب تھے فرمایا کہ میرے بھائی سلیمان کے وصی تھے - البصائر میں اور کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ کے ۷۳ حروف اسم اعظم کے ہیں جن میں سے صرف ایک کا علم آصف وصی سلیمان کو تھا اور ہمارے پاس ۷۲ حروف موجود ہیں ایک حرف کا علم اللہ نے صرف اپنی ذات کے لئے رکھا کسی اور کو اس کا علم نہیں دیا - ح ۱۳ ص ۶۰۵

سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ بندے جن کو خدا نے برگزیدہ کیا وہ آل محمد علیہم السلام ہیں - ح ۱۳ ص ۶۰۸

امن یجیب المضطر تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کے

بارے مین نازل ہوئی واللہ اصلی مضطر وہی ہین - حفؔ پورا م پانچ باتونکے سوا جسکا علم خدانے کسی دوسرے کو نہین دیا باقی تمام جو کچھ ہے اسکا علم ہمکو دیا گیا ہے - حم

وما من غائبۃ کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہم ہین جنکو خدانے چن لیا اور ہمکو اس کتاب کا وارث کیا ہے۔ حم

اخرجنا لھم دابۃ من الارض تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولخدا نے علی مرتضی سے فرمایا کہ واللہ یہ علم خاص طور پر علی مرتضی کا ہے جس کو خدانے اس آیت مین ذکر فرمایا - حم

ممن یکذب بآیاتنا تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آیاتنا سے مراد امیر المومنین اور ائمہ ہیں اور واقعہ جو اس آیت مین بیان کیا گیا ہے وہ رجعت مین پیش آئے گا پھر انھیں حضرت سے منقول ہے کہ مومنین مین سے ایک بھی ایسا نہین جو کہ شہید کیا گیا ہو - اور وہ ذائقہ موت چکھنے کے لئے رجعت نہ کرے - تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ صاحب الامر کے ظہور کے وقت خدائے تعالی آنحضرت کے دوستون اور شیعون میں سے جو مرچکے ہیں زندہ کریگا جو لوگ ایمان یا کفر مین خالص ہین وہ سب رجعت کرینگے

من جاء بالحسنۃ و من جاء بالسیئۃ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الحسنۃ ہم اہلبیت کی ولایت کی معرفت اور ہماری محبت ہے اور السیئۃ ہم اہلبیت کی ولایت کا انکار اور ہمسے بغض اور عداوت ہے - حم

سیریکم آیاتہ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت مین آیات سے مراد امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہین جب وہ زمانہ رجعت مین دنیا میں آوینگے - امیر المومنین نے فرمایا کہ واللہ خدائے تعالی کی کوئی آیت مجھ سے بڑھکر نہین ہے کافی میں امام باقرؑ سے عم یتساءلون کی تفسیر مین بھی امیر المومنین مراد بتائے گئے - حم

سورۃ القصص مکیہ

یذبح ابناءھم تفسیر صافی مین ہے کہ بنی اسرائیل کے مصائب کا اسلئے ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت کے اہلبیت کو امت کے ہاتھون جو مصائب گزرنے والے تھے

حضرت کو صبر آجائے پھر بشارت بھی دیگئی کہ بعد ان مصائب کے اُن کو تمام روئے زمین کا خلیفہ اور آنحضرت کی ساری امت کا امام مقرر فرمائے گا اور انکو معہ اپنے اپنے خاص خاص دشمنوں کے دوبارہ دنیا مین بھیجے گا تاکہ وہ اُن سے بدلے سکین یعنی ابوبکر و عمر اور ان دونوں کے ساتھی جنھوں نے اتفاق کرکے آل محمد کا حق غصب کر لیا تھا۔ حاشیہ ۱ صفحہ ۶۱۴

یحذرون کا مطلب یہ ہے کہ ابوبکر و عمر اور ان کے ساتھیوں کو آل محمد سے جن جن باتوں کا اندیشہ تھا یعنی قتل اور عذاب کا خدا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ ہم آل محمد ہی کے ہاتھوں سے دکھادین گے۔ ونرید ان نمن سے ہم سمجھے کہ یہ خطاب خاص رسول خدا سے ہے۔ صفحہ ۶۱۴ پورا م ۲

ولما بلغ اشدہ ۔ تفسیر قمی مین امام باقر سے منقول ہے ایک طولانی قصہ کے بعد کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنا شیعہ بنایا۔ صفحہ ۶۱۶ پورا م ۱

ھذا من شیعتہ تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ امام صادق نے فرمایا کہ تم کو یہ نام شیعہ مبارک ہو پھر پوری یہی آیت تلاوت فرمائی۔ م ۱ صفحہ ۶۱

فقضی علیہ العیون میں ہے کہ امام رضا سے پوچھا گیا کہ انبیاء تو معصوم ہین پھر موسیٰ نے یہ کیا کیا۔ فرمایا کہ موسیٰ نے حکم خدا سے اُسے گھونسہ مارا تھا اور وہ مرگیا۔ صفحہ ۶۱۶ م ۳

ھذا من عمل الشیطان تفسیر صافی مین امام رضا سے منقول ہے کہ اس سے وہ لڑائی مراد ہے جو اُن دونوں شخصوں میں ہو رہی تھی نہ وہ فعل جو دشمن کا قتل خدا کے حکم سے کیا۔ صفحہ ۱۱ م ۴

انی ظلمت نفسی تفسیر صافی مین ہے کہ امام رضا نے فرمایا کہ موسیٰ نے یہ کہا تھا کہ اس شہر مین اُن کا پہونچ جانا بے محل تھا۔ صفحہ ۶۱۶ م ۵

اترید ان تقتلنی ۔ العیون مین امام رضا سے منقول ہے کہ یہ جملہ اس اسرائیلی

کاہی جو موسیٰ کے شیعوں میں سے تھا اور انکے ڈانٹنے سے ڈر گیا اور اس طرح موجب افشائے راز ہوا۔ ح ۱ص ۶۱

وَادِی الْاَیْمَنِ - التہذیب مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وادی ایمن فرات ہے۔ اور بقعۂ مبارک کربلائے معلیٰ۔ ص۶۲۱ ح ۱

وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ - العیون مین رسول خدا سے منقول ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اس شہادت کے ساتھ علی ابن ابی طالب محمد مصطفےٰ کے بھائی اور انکے بعد اُنکے وصی اور انکے برحق جانشین ہین جن کی اطاعت ویسے ہی واجب ہے جیسے رسولؐ خدا کی۔ اور اس شہادت کے ساتھ کہ ان دونون بزرگوارون کے بعد اُن کے قائم مقام اُنکی اولاد مین سے جو برگزیدہ ہین پس جو شخص ایسے ہی اقرار کے ساتھ آپکا بنے سب کو جنت مین داخل کرون گا۔ ص۶۲۳ ح ۱

وَمَنْ اَضَلُّ - کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی رائے کو اپنا دین قرار دے لے اور ائمہ ہدیٰ میں سے کسی امام کا پیرو نہو وہ اس آیت کے حکم مین داخل ہے

اُولٰٓئِکَ یُؤْتَوْنَ - تفسیر قمی مین ہے کہ ان سے مراد حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام ہین۔ امام صادق نے فرمایا کہ ہم تو صابر ہین ہی لیکن ہمارے شیعہ ہم سے بھی زیادہ صابر ہین

وَیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ - تفسیر قمی مین ہے کہ حضرات ائمہ اور انکے شیعہ جو ان کے ساتھ بدی کرے اُس کے مقابل وہ بہت سی نیکیان کرتے ہین۔ ص۶۲۴ ح ۳

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ - تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابوطالب عم رسولؐ خدا کی شان مین نازل ہوئی۔ بعد وفات حضرت ابو طالب حضرت عباسؓ نے آکر رسولؐ خدا کے حضور مین شہادت دی کہ حضرت ابو طالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہدیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے تو اُن سے سنا نہین۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مثل اصحاب کہف حضرت ابو طالب ایمان چھپاتے تھے۔

اور علانیہ شرک کرتے تھے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ جب میں قسیم نار و جنت ہوں تو ابو طالب دوزخ میں کیونکر رہ سکتے ہیں سوائے پانچ نوروں کے یعنی چہاردہ معصومین کے نور کے سوا تمام نوروں سے حضرت ابو طالب کا نور بڑھکر ہوگا۔ اسلئے کہ ہمارے ان پانچوں نوروں سے اللہ نے ابو طالب کا نور پیدا کیا۔ صفحہ ۶۲۵ ح ۱

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام کو خدا منتخب و مقرر فرماتا ہے۔ کافی اور المجالس میں امام رضا سے منقول ہے کہ آیا لوگ امام کی قدر جانتے ہیں اور جو انکا رتبہ ہے اس کو پہچانتے ہیں کہ انکو امام کے انتخاب کا اختیار دیا جائے اور یقیناً ان لوگوں نے بہت سخت امر کا قصد کیا اور بڑا بہتان باندھا اور صریح گمراہ ہوکر بہت دور جا پڑے اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ صفحہ ۶۲۶ ح ۱

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا تفسیر قمی میں امام باقر سے منقول ہے کہ امت محمدیہ کے ہر ہر فرقہ کو انکے امام کے ساتھ بلا دینگے۔ صفحہ ۶۲۷ ح ۱

تفسیر صافی میں ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ موسیٰ کا خالہ زاد بھائی تھا۔ صفحہ ۶۲۸ ح ۱

لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ اس آیت میں معاد کے معنی رجعت کے ہیں تفسیر قمی میں ہے کہ جناب امام زین العابدین سے منقول ہے کہ ہمارے نبی بھی رجعت فرمائینگے اور امیر المومنین بھی اور ائمہ بھی امام باقر جابر بن عبداللہ انصاری کی تعریف میں فرماتے تھے کہ انکا علم اس درجہ ترقی کر گیا تھا کہ وہ مسئلہ رجعت سے واقف تھے۔ صفحہ ۶۳۱ ح ۱

إِلَّا وَجْهَهُ امام صادق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے اللہ کا دین اور رسول خدا اور امیر المومنین دین اللہ تھے وجہ اللہ تھے عین اللہ تھے لسان اللہ تھے ید اللہ تھے۔ صفحہ ۶۳۲ ح ۱

سورۃ العنکبوت مکیہ

وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ کافی میں امام صادق سے منقول ہے کہ سوائے

ہمارے شیعوں کے اور جتنے فرقے ہین جس جس کو امام بنایا ہوگا قیامت کے دین اس شان سے آینگے کہ امام صاحب تو مقتدیون پر لعنت کرتے ہون گے اور مقتدی امام صاحب پر۔ ط ۶۳۶ ح ۲

وما یعقلها الا العالمون تفسیر قمی میں ہو کہ اس عالمون سے مراد آل محمدؐ ہین۔ ص ۶۴۰ ح ۲

فالذین اتینٰهم الکتاب تفسیر قمی میں ہو کہ جنکو کتاب عطا فرمائی ہے وہ آل محمدؐ ہین ص ۶۴۱ ح ۲

وما یجحد بآیٰتنا تفسیر قمی میں ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جناب امیر المومنینؑ اور حضرات ائمہ کا انکار سوا کافروں کے اور کوئی نہ کرے گا ص ۶۴۱ ح ۳

اوتو العلم کافی مین امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس سے مراد ائمہ ہین۔ ص ۶۴۱ ح ۵

والذین جاهدو فینا۔ تفسیر صافی مین ہو کہ ہمارے ظاہری اور باطنی دشمنوں سے ہمارے حق کے بارے مین جھگڑتے رہین تاکہ پروردگار ان جھگڑنیوالون کو بوجہ ہماری طرفداری کے ہم تک پہونچا دیگا۔ ص ۶۴۵ ح ۱

ان الله لمع المحسنین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت آل محمدؐ و انکے شیعوں کے بارے مین نازل ہوئی۔ معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے منقول ہو۔ فرمایا کہ محسن مین ہون۔ ص ۶۴۵ ح ۲

سورۃ الروم مکیہ

غلبت الروم۔ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس کی تاویل یہی ہو جسکو اللہ جانتا ہو یا آل محمدؐ مین سے جو راسخون فی العلم ہین تفسیر قمی مین ہو کہ روایت

ہمنے علمائے اہلبیت سے لی ہے - یہ اُن اسرارِ علوم مین سے ہو جو اُن حضرات سے شیعہ علما کو ملے ہین - اور وہ یہ ہو کہ ایک گروہ جو قریش سے منسوب ہوگا مگر حقیقت مین قریش کے نسب سے نہوگا - یہ آیت اُس کے بارے مین نازل ہوئی ہو اور اس امر کو سوائے اُن لوگون کے جو معدنِ نبوت اور وارثانِ علم رسالت ہین اور کوئی نہ جانتا ہوگا - یہ حقیقت بنی امیہ کی ہو - اس لئے کہ وہ درحقیقت قریش سے نہ تھے بلکہ امیہ ایک رومی غلام تھا اور معنی اس کے یہ ہین کہ اے آل محمدؐ یہ رومی لوگ تمھارے آس پاس کی زمین پر غالب آگئے ہین مگر تھوڑے ہی دنون مین بنی عباس کے ذریعے سے مغلوب ہوجائینگے اور آگے ایکدن وہ آئے گا کہ خدا کی نصرت سے تم اور تمھارے شیعہ سب خوش ہونگے - ح ۳ ص ۶۴۵

یخرج الحی من المیت - تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس کے یہ معنی ہین کہ کافر کی صلب سے مومن پیدا کرتا ہے اور مومن کے صلب سے کافر کو - تفسیر قمی مین بھی بجنسہٖ یہی معنی درج ہین - ح ۳ ص ۶۴۷

یحی الارض بعد موتھا - کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہو کہ اس سے زندہ کرنا مراد نہین ہو بلکہ اللہ ایسے مرد پیدا کردیتا ہے جو عدل سے زمین کو زندہ کردیتا ہو - ح ۳ ص ۶۴۷

لآیات للعالمین - کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ عالمین سے مراد علمائے آل محمدؐ ہین جو ہر اُمتی کا کلام سنکر یہ جان لیتے ہین کہ آیا یہ نجات پانیوالا ہے یا جہنم مین جانیوالا ہو اور اگر وہ طالب جواب ہوتا ہو تو انکو ویسا ہی جواب دیتے ہین جیسا کہ انکی حالت کے لئے موزون ہے - ح ۳ ص ۶۴۸

ولہ المثل الاعلیٰ - العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہو کہ رسولِ خدا نے امیرالمومنین سے فرمایا کہ اے علی مثل الاعلیٰ تم ہو اور ایک روایت مین ہے کہ خود امیرالمومنین نے فرمایا کہ ہم کلمۂ تقویٰ ہین ہم شاہ راہ ہدایت ہین اور ہم مثل الاعلیٰ ہیں - زیارات جامعہ

مین امام تقیؑ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ح ۲ ص ۶۴۹

لله بن حنیفا۔ کافی مین اور قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ وائمہ معصومین ہے۔

فطرت الله تفسیر قمی مین ہے کہ فطرت الله مراد ہے ...... وعلی ولی الله امیرالمومنین۔ ح ۲ ص ۶۴۹

ظهر الفساد فی البر والبحر تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب اُس وقت کھلے جب انصار نے یہ کہا کہ ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر تم مین سے۔ ح ۲ ص ۶۵۰

فآت ذا القربیٰ حقه تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ فدک رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہؑ کو دیدیا تھا۔ ح ۲ ص ۶۵۱

وقال الذین اوتو العلم تفسیر قمی مین ہے کہ اصل تنزیل یون تھی اوتو العلم والایمان کافی اور العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اس حدیث مین جس مین آپنے امام اور امامت کے اوصاف بیان فرمائے ہین فرماتے ہین کہ امر امامت علی مرتضےٰ کے سپرد فرمایا اور آیندہ کے لئے اُنکی اولاد مین۔ ح ۲ ص ۶۵۴

سورۂ لقمان مکیه

لقمان الحکمة۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد امام زمانہ کی معرفت ہے۔ ح ۲ ص ۶۵۷

نعمه ظاهرة و باطنة تفسیر مجمع البیان مین اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ نعمت ظاہری رسولؐ خدا اور نعمت باطنی ہم اہلبیت کی ولایت اور ہماری محبت اور مودت کا عہد جو آنحضرتؐ نے اُمت سے لیا۔ الاکمال اور المناقب مین امام کاظمؑ سے منقول ہے کہ نعمت ظاہری سے امام ظاہر و نعمت باطنی سے امام باطن مراد ہے

امالی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ اے علی یہ تو بتاؤ کہ پہلی نعمت سے جس سے خدا نے تمھاری آزمایش کی اور تیر انعام کیا گیا ہے عرض کی اُسنے مجھے پیدا کیا جب مین کچھ نہ تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بیشک۔ اب بتاؤ دوسری کیا ہے۔ عرض کی کہ مجھے زندہ پیدا کیا۔ فرمایا درست ہے۔ اب بتاؤ تیسری نعمت کیا ہے۔ عرض کیا کہ بہتسے بہتر صورت پیدا کی۔ فرمایا بجا ہی۔ اب چوتھی بتاؤ؟ عرض کی مجھے غور اور فکر کرنے والا بنایا۔ فرمایا صحیح۔ پانچوین کیا ہی؟ عرض کی۔ ایسی قوتین عطا کین جن کے ذریعے سے جو چاہتا ہون سمجھ لیتا ہون اور ایک روشنی دینے والا چراغ بنایا۔ ارشاد ہوا سچ ہی۔ اب بتاؤ چھٹوین کیا ہی؟ عرض کی کہ دین کی ہدایت کی۔ فرمایا ٹھیک ہی۔ ساتوین کیا ہی؟ عرض کی کہ بعد وفات میرے لئے ایسی زندگی عطا کی جو کبھی ختم نہو گی۔ فرمایا درست ہی۔ آٹھوین کیا ہی؟ عرض کی کہ مجکو با اختیار بنایا۔ فرمایا بجا ہی۔ نوین کیا؟ عرض کی کہ زمین و آسمان اور جو مخلوق انمین ہے سبکو میرا مطیع اور منقاد بنا دیا۔ فرمایا صحیح۔ دسوین کیا ہی؟ عرض کی کہ مجھے مرد بنایا اور عورتون کا حاکم بنایا۔ فرمایا سچ ہی۔ اسکے علاوہ کیا ہی؟ عرض کی یا نبی اللہ خدا کی نعمتین ان گنتی اور بکثرت ہین اور ایک سے ایک بڑھکر ہین اسپر رسول خداؐ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا اے علی تمکو علم و حکمت مبارک ہو میرے علم کے وارث تم ہو۔ اور میری امت مین جو اختلافات واقع ہو اُسے کھولکر بیان کرنیوالے تم ہو۔ ح ۱۷ ص ۲۵۱

پانچ چیزون کا علم سوائے خدا کے کسیکو نہین مگر صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ اجمالی خبرین ان امور کی بھی ائمہ معصومین کو دی ہین۔ ح ۱۷ ص ۲۶۱

سورۃ السجدہ مکیہ

تتجافیٰ جنوبھم۔ علل الشرائع مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ یہ آیت امیر المومنین

اور ہمارے شیعون کی شان مین نازل ہوئی ہو۔ الخ ح ۱۰ ص۶۶۴

افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت امیر المومنین اور ولید بن عقبہ کی شان مین نازل ہوئی۔ احتجاج طبرسی مین امام حسن مجتبیٰؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی ایسا ہی فرمایا۔ ح ۲۱ ص۶۶۴

و لنذیقنهم من العذاب۔ تفسیر قمی مین ہے کہ عذاب ادنیٰ سے مراد ہو زمانہ رجعت جبکہ تلوار کا عذاب صاحب الامر کے ہاتھ سے آنحضرت کے مخالفین کو چکھنا پڑیگا

قول مترجم مولوی مقبول احمد صاحب۔ اس آیت کے اعداد کا مجموعہ بحساب جمل کبیر اور بحساب زبر بینات جس حال مین کہ محض زیر زبر لیا جاے ثلثہ کے منور ناموں (ابوبکر۔ عمر۔ عثمان) کے اعداد کے مجموعہ کے برابر ہو۔ ح ۲۱ ص۶۶۵

وجعلنا منهم ائمة۔ تفسیر قمی مین ہو کہ معصوم نے فرمایا کہ چونکہ علم خدا مین گزر چکا تھا کہ آل محمدؐ پر جو مصیبتین پڑینگی اُنپر وہ صابر رہینگے۔ اس لئے انھین حضرات کو امام مقرر فرمایا۔ ح ۲۱ ص۶۶۵

ویقولون متی هذا الفتح۔ تفسیر قمی مین ہو کہ خدا نے رجعت کے بارے مین اور قائم آل محمدؐ کے بارے مین یہ آیت نازل فرمائی۔ جب منکرون سے آنحضرتؐ نے رجعت کی خبر دی تو وہ کہنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ح ۱۱ ص۶۶۶

سورة الاحزاب مکیه

من قلبین فی جوفه۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہماری محبت اور ہمارے دشمنون کی محبت کسی انسان کے سینہ مین جمع نہین ہو سکتی ہے بس ہمارا کوئی محب اگر اس کو ہمارے دشمنون کی محبت بھی ہے تو وہ خدا کا دشمن ہو اور جبرئیلؑ اور میکائیل کا بھی۔ ح ۲۱ ص۶۶۶

وازواجہ امہاتہم ـ تفسیر قمی مین ہی کہ اصل آیت یون نازل ہوئی تھی کہ اس ٹکڑے کے بعد وھو اب لہم تھا اسوجہ سے رسولخدا نے فرمایا کہ مین اور علی دونون اس امت کے باپ ہین ـ الاکمال مین ہی کہ قائم آل محمدؐ سے اس طلاق کے معنی دریافت کئے گئے تھے جس کا حکم رسولخدا نے امیرالمومنین کے سپرد کیا تھا ـ فرمایا کہ رسولخدا نے امیرالمومنینؑ سے فرمایا کہ اے ابوالحسن یہ شرف ازواج کو اُس وقت تک رہیگا ـ جب تک وہ اطاعت پر قائم رہین ـ پس میرے بعد اُنمین سے جو بھی نافرمانی برتنے اور تمھارے برخلاف خروج کرے اسکو مین طلاق دیکر زوجیت سے خارج کردونگا ـ اور مومنین کی ماں ہونے کی مرتبت سے اس کو گرادونگا ـ اور اس امر کے اظہار کا اختیار تمکو عطا کرتا ہون

واولوالارحام ـ تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت امامت کے بارے مین نازل ہوئی ہے ـ کافی مین ہی کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ آیت حسینؑ اور امیرالمومنینؑ کی شان مین نازل ہوئی ـ اور پھر اولادحسینؑ مین جاری ہے ـ پس ہم تمام مہاجرین اور انصار سے امر خلافت مین بھی زیادہ مستحق ہین اور آنحضرت کے وارث بھی ـ

الاان تفعلوا الی اولیائکم کافی مین ہے کہ امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ چچیرے بھائی کے لئے کیا ہے ـ فرمایا بموجودگی وارثان قریب میراث مین سے انکے لئے کچھ بھی نہین ـ ح ۲ ص ۲۲۲

واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک تفسیر قمی مین ہے کہ اصل تنزیل مین واو نہ تھا مطلب یہ ہی کہ اپنے نبی کے لئے تمام انبیا سے عہد لیا اور اُس سے بھی پھر ان انبیا کی نبوت کے متعلق اپنے رسولؐ سے عہد لیا ـ ح ۱۲ ص ۲۲۲

علی مرتضیٰ نے عمر کے چچا عمرو ابن عبدود کو بیجان کیا ـ ح ۱۲ ص ۲۲۴

من المومنین رجال صدقوا الخصال مین بروایت باقرؑ منقول ہی کہ

امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ یہ آیت ہماری شان مین نازل ہوئی۔ تفسیر مجمع البیان مین بھی ہی۔ سعد السعود مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ کونوا مع الصادقین سے مطلب یہ ہی کہ تم لوگ امیرالمومنینؑ اور آل محمدؐ کے ساتھ رہو۔ چنانچہ خدا نے ہماری ولایت کا عہد جو تم سے لیلیا تھا اُسے تمنے پورا کر دیا۔ اور غیر کو ولی نہین سمجھا اور انھین حضرت سے منقول ہے کہ اپنے شیعون سے فرماتے ہین کہ اس آیت سے مراد تم ہو۔ ج ۱ ص ۶۲۰

یاایھا النبی قل۔ تفسیر قمی مین ہی کہ خواہ رسولؐ کے پاس رہو یا چلتی پھرتی نظر آؤ۔ اُم سلمہ نے سب سے پہلے کہا اس کے بعد دوسری بی بیان بھی کھڑی ہوئین اور یہی کہنے لگین کہ ہمنے اللہ اور رسولؐ کو اختیار کیا۔ امام صادقؑ فرماتے ہین کہ جبکو آنحضرت نے اُس وقت رکھ لیا وہ تو نکاح مین رہی اور جبکو رخصت کر دیا وہ مطلقہ ہوگئی۔ اور یہ کہ ترجی من تشاء یا ایھا النبی کے ساتھ تھی مگر قرآن جمع کرتے وقت پیچھے ڈال دیگئی۔ ج ۱ ص ۶۶۹

من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ فاحشہ مبینہ سے مراد ہی تلوار لیکر لڑائی کے لئے نکلنا۔

قول۔ مترجم مقبول احمد جنگ جمل مین افواج بصرہ کی جنرل کمانڈنگ حضرت عائشہؓ اس آیت کی رو سے فاحشۃ مبینہ کی مرتکب ہوئین۔ جو امیرالمومنین کے خلاف فوج کشی کرنے کے صلہ مین اپنے سپوت بیٹون کے زبان و قلم سے صدیقہ عالمہ وغیرہ وغیرہ بہت سے خطابات کی مستحق ہین مگر اہل ایمان کے عالم ذیشان اورع الناس جناب مفتی سید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ ان کمانڈر صاحبہ کی تعریف مین فرماتے ہین ؎ حمیرا جنگجو با حیدر آمد * کہ جنگش جنگ با پیغمبر آمد
پدر را بوبکر ترسوک و جبان بود * مگر کش دخترش جنگی بر آمد ج ۲ ص ۶۷۲

بن نوبتا اجر ہا مر تین تفسیر صافی اور قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ
سب کچھ آخرت مین ملیگا، کیونکہ اجر بھی وہین ہوگا جہان عذاب ہوگا۔ ج۱ ص۲۶۳
د قرلقا نی بیو تکن الاکمال مین آنحضرتؐ سے منقول ہو کہ یوشع بن نون
وصی موسیٰؑ بعد موسیٰؑ کے تیس برس زندہ رہے اور صفرا بنت شعیبؑ زوجہ موسیٰؑ
نے انکے برخلاف خروج کیا اور یہ ادعا کیا کہ امر وصایت کی مین تم سے زیادہ
مستحق ہون۔ چنانچہ وہ حضرت اس سے لڑے اسکے طرفدارون کو قتل کیا۔
اور جب اُسے قید کر لیا تو اسکے ساتھ نیک سلوک کیا۔ اور ابوبکر کی بیٹی میری امت
کے اتنے اتنے ہزار آدمیون مین علیؑ کے مقابلہ مین خروج کرنے والی ہین پس
علیؑ بھی اس سے لڑینگے۔ اس کے حامیون کو قتل کرین گے۔ اور اُسے قید
کر لینگے۔ حالت قید مین اس کے ساتھ اچھا سلوک کرینگے۔ اور اسی کے بارے
مین خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اور فرمایا کہ
جاہلیت اولی سے صفرا بنت شعیبؑ کا واقعہ مراد ہے۔

قول مترجم مقبول احمد۔ چونکہ اس امت کو امت موسیٰؑ سے تشبیہ دیگئی ہے
کہ اس مین بھی ویسے ہی واقعات گزرینگے لہذا جیسے موسیٰ کی غیبت مین نبی
اسرائیل نے ان کے خلیفہ سے مخالفت کر کے گوسالہ پرستی کی ہو۔ ویسے ہی
آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ برحق سے منحرف ہو کر بیرصد سالہ کو خلیفہ بنا بٹھایا اور
جیسے وہان وصی موسیٰؑ تیس برس انکے بعد زندہ رہے ویسے ہی یہان بھی
صفحہ ۲۷ وصی مصطفےٰ ایتیس برس زندہ رہے۔ وہان مقابلہ پر صفرا تھی یہان حمیرا۔ ج۲ ص
تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ زینب بنت جحش اسدیہ کا
نکاح اپنے غلام آزاد زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ ج۲ ص۲۷۶
وتخفی فی نفسک تفسیر مجمع البیان مین امام زین العابدینؑ سے منقول ہے

کہ جو بات رسول خدا چھپاتے تھے یہ تھی کہ زید زینب کو طلاق دیگا اور میں اس سے نکاح کرونگا۔ اسی پر اللہ نے رسول خدا سے باز پرس کیا کہ جب میں تمکو وحی کر چکا تھا تو تم نے یہ کیوں کیا۔ ج ۷ ص ۶۶۴

زَوَّجْنٰکَهَا الجوامع میں ہے کہ اہلبیت کی قرأت میں یوں تھا۔ زوجتکھا امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ ہمنے اپنے باپ سے اسی طرح پڑھا تھا اور اسی طرح سلسلہ بسلسلہ ہمارے جد امجد امیرالمومنین نے رسول خدا سے پڑھا تھا۔ ج ۷ ص ۶۶۵

مِن رِّجَالِکُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت زید بن حارثہ کی شان میں نازل ہوئی قریش یہ کہتے تھے کہ ہمپر تو متبنے کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور خود زید کو متبنی کر لیا ہے۔ پس خدا نے اس کو رد کر دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور رسول حسنینؑ اور کل اولاد فاطمہؑ کے باپ ہیں۔ ج ۷ ص ۶۶۵

وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ المناقب میں ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ میں خاتم الانبیا ہوں اور تم خاتم الاولیا۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ پر ایکہزار انبیا کا خاتمہ ہوا اور مجھپر ایک ہزار اولیا کا مگر کسی کے فرایض ایسے سخت نہیں ہوئے جیسے میرے۔

ذِکْرًا کَثِیْرًا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تسبیح فاطمہ زہراؑ اس ذکر کثیر میں داخل ہے۔ ج ۶ ص ۶۶۵

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو سلام محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے خدا اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس آیت میں یہی مراد ہے۔ ص ۶۶۶ ج ۱

وَدَعْ اَذٰهُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت تالیف قلوب کے خلاف بہت بڑی دلیل ہے۔ حاشیہ ۲۸ ص ۶۶۶

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ کافی میں امام صادقؑ سے منقول

ہو کہ جو اپنی زوجہ کو مجامعت سے پہلے طلاق دیدے اسکے حق مین نازل ہوئی ح ۵
الخصال مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ رسول خداؐ نے بعد وفات نو بیبیان
چھوڑین۔ ص ح ۱

لا یحل لک النساء کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس آیت کی تفسیر آیہ
حرمت علیکم ہو۔ تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت آیہ ترجی من تشاء سے منسوخ ہو گو ترتیب
دینے والون نے الٹ پلٹ کر دیا۔ ح ۱ ص ۶۷۸

صلوا علیہ وسلموا تسلیما تفسیر قمی مین ہو کہ اس آیت کا مطلب یہ ہو کہ
آنحضرتؐ اور آنکی آل کو ولی مطلق تسلیم کرو۔ احتجاج طبرسی میں ہو کہ اس آیت کا
ظاہر بھی ہو اور باطن بھی سلموا تسلیما کا باطنی مطلب یہ ہو کہ جسکو آنحضرتؐ نے اپنا
وصی قرار دیا ہو اور تم سب پر اپنا خلیفہ کیا ہے اس کی فضیلت کو تسلیم کرو۔ ح ۱

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت اُن لوگون کے
بارے مین نازل ہوئی جنھون نے امیر المومنینؑ کا حق غصب کیا اور فاطمہ زہرا کا حق
چھین لیا اور انکو ایذا پہنچائی۔ ح ۳ ص ۶۷۹

والذین یؤذون المومنین والمومنات تفسیر قمی مین ہو کہ ان سے امیر المومنینؑ اور
فاطمہ زہراؑ خاص طور پر مراد ہین۔ ح ۱ ص ۶۸

لئن لم ینتہ المنافقون جھوٹی حدیث بیان کرنے کی بنا غاصب اول
(ابوبکرؓ) نے کی اور تائید غاصب ثانی (عمرؓ) نے انھین دونون کے جوار رسولؐ ہونے
کا فخر کیا جاتا ہو۔ اب فخر کرنیوالے لایجاورونک کو غور سے تلاوت فرماویں اور
جناب صاحب الزمان کی اس حدیث کو جس مین یہ ہو کہ وہ حضرت انکی قبرین
کھدوا کر انکی لاشنے نکلوا دینگے اور سوکھے درخت پر انکو لٹکوا دینگے اور بعض نحوان
خلق وہ درخت ہرے ہو جائینگے پھر انسے بیزاری کا حکم دیا جائیگا مگر بعض

نہ مانینگے۔ اور مومنین سے الگ ہو جائینگے اور انھین ملعونین کیساتھ قتل کیے جائینگے ح ۳ ف ۶۸
انا اطعنا سادتنا وکبرائنا۔ تفسیر قمی مین ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا اور انمین دو اول نمبر کے ہین (ابوبکر و عمر) جنھون نے ظلم و غصب کی ابتدا کی اور یہ قول انکا ہے جو شیطان کے بہکانے سے ان دونون کو دنیا پیشوا سمجھے۔ ح ۳ ص ۶۸

ص ۶۸ فاضلونا السبیلا تفسیر قمی مین ہے کہ سبیلا سے مراد امیر المومنینؑ ہین ح ۳
والعنھم لعنا کبیرا جو لوگ منافقین و غاصبین و ظالمین پر لعنت کرنے سے خود بھی باز رہتے ہین اور لوگون کو باز رکھنے کی کوشش کرتے ہین وہ قیامت کے دن تقلب وجوھہم فی النار کی مد مین داخل ہونگے اور اٰتھم ضعفین من العذاب کی بھی دعا مانگین گے۔ اور وَالعنھم کی بھی رٹ لگائینگے۔ ان بزرگوارون کو لعنت سے بچایا کیا انپر تو دنیا مین لعنت رہی مگر مومنین کی ص ۶۸ زبانون سے اور آخرت مین لعنت رہی اور وہ انپر ہی تابعین کے منہ سے۔ ح ۳
قولوا قولا سدیدا کافی مین جناب امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قول عدل امامت و ولایت اہلبیت کا قایل ہونا ہے۔ ح ۵ ص ۶۸

ومن یطع اللہ ورسولہ کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت دراصل یون اتری تھی ورسولہ کے بعد فی ولایت علیؑ والائمۃ من بعدہ یعنی جو شخص ولایت علی مرتضےؑ اور انکے بعد کے ائمہ کی ولایت کے بارے مین خدا اور رسول خداؐ کی اطاعت کریگا وہ یقینا بہت بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔ حاشیہ ۶ ص ۶۸

انا عرضنا الامانۃ العیون اور المعانی مین امام صادقؑ و امام رضاؑ سے و امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امانت سے مراد امامت امیر المومنینؑ ہے اور انکی ولایت۔

آسمان و زمین و ستارون نے تو اس کے حامل ہونے سے انکار کیا حملها الانسان
یہان انسان سے مراد ابو بکرؓ ہے - اور المعانی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امانت سے
مراد امامت - اور الانسان سے مراد ابو الشرور منافق (ابو بکرؓ) خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ
ارواح ائمہ کو خدا نے پیدا کر کے فرمایا کہ انکی ولایت میری مخلوق کے پاس امانت ہوگی
پس کون ہے جو اس ولایت کا مدعی ہو - آدمؑ مدعی ہوے - تو توفیق یاور نہوئی - اور
گیہون کھانیکی نوبت آئی - تمام انبیا ڈرتے آئے - مگر اس کا مدعی ایک ایسا انسان بنا
جو قیامت کے دن ہر ظلم کا بانی سمجھا جاے گا - یعنی (ابو بکرؓ) ح ۲ صفحہ ۶۰۱

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ثواب الاعمال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ
احزاب سورہ بقر سے بھی زیادہ طویل تھی مگر چونکہ اسمین عرب کے مردون اور عورتون
کی عموما اور قریش کی خصوصا بد اعمالیان ظاہر کی گئی تھین اسلئے اُسے کم کر دیا گیا اور
اسمین تحریف کر دیگئی - ح ۲ صفحہ ۶۰۲

سُوْرَةُ السَّبَاءِ مکیہ

هُوَ الْحَقُّ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد امیر المومنین ہین - ح ۲ صفحہ ۶۰۳

تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت یون نازل ہوئی تھی کہ
تبینت الانس ان الجن لو کانوا صورت تنزیل امام کے معنی یہ ہوے کہ آدمی
سمجھے کہ اگر جن غیب دان ہوتے تو اس ذلت دینے والے عذاب مین اتنی مدت تک
نہ پھنسے رہتے - ح ۲ صفحہ ۶۰۵

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى احتجاج طبرسی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ
بستیان جنکو اللہ نے برکت دی ہے ہم ہین - اور خدا کا یہ قول اُن لوگون کے بارے
مین ہے جو ہماری فضیلت کے مقر ہون - اور یہی آیت تلاوت فرمائی یعنی ہم نے

انکو اور انکے شیعون کے درمیان قرار دیے ہین۔ قریٰ ظاہرۃً جس سے یہ مطلب ہی کہ ہمارے ایلچی اور ہمارے احکام و اخبار ہمارے شیعون تک پہونچانیوالے اور علماے شیعہ۔ الخ۔ حاشیہ ۲ صفحہ ۶۸۶

و لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جب خدا نے اپنے نبی کو علی مرتضےٰ کے بارے مین غدیر خم کے مقام پر حکم بھیجا بلغ الخ اور رسول خدا نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اُسوقت سارے ابلیس ابلیس اکبر کے پاس جمع ہوکر سرون پر خاک ڈالتے ہوے آئے اُس نے ان سب سے کہا کہ تمہین ہوکیا گیا ہی۔ انھون نے کہا کہ اس شخص (رسول خدا) نے آج وہ گرہ باندہی ہی جسے قیامت تک کوئی چیز نہ کھول سکے گی۔ ابلیس اکبر نے کہا تم پاگل ہوگئے ہو اسکو بھی لوگ کھول دینگے (جو حضرت کے گرد وپیش جمع ہین) (صحابہ) ح ۱۷ صفحہ ۶۸۶

عندہ الا لمن اذن لہ تفسیر قمی مین ہی کہ کسی کو انبیا میں سے یہ اختیار نہ ہوگا کہ شفاعت مین زبان کھولے جب تک کہ اذن نہ دیا جائے۔ مگر رسول خدا اور ائمہ اس سے مستثنیٰ ہین۔ امام باقرؑ سے منقول ہی کہ رسولؐ عام امت کے لئے شفاعت کرینگے اور ہماری شفاعت خاص ہمارے شیعون کے بارے مین ہوگی اور ایک ایک مومن قبیلۂ ربیعہ و مضر کے آدمیون کی تعداد کی برابر شفاعت کرے گا۔ ح ۱۷ صفحہ ۶۸۶

وما بلغوا معشار تفسیر قمی مین ہی کہ پہلے رسولون کی اُن لوگون نے تکذیب کی تھی۔ حالانکہ محمدؐ و آل محمدؐ کو جو کچھ ہمنے دیا ہی اُس کا دسوان حصہ بھی انکو نہین دیا تھا۔ سو اس سبب سے محمدؐ و آل محمدؐ سے حسد بھی زیادہ ہونا چاہیے اور انکی تکذیب بھی زیادہ۔ انما اعظکم یعنی ولایت علی و اولاد علی۔ پھر اس کی تصریح فرمائی انما ولیکم اللہ و رسولہ الخ صفحہ ۶۹۰ ح ۱۷

ما سالتکم من اجر فھو لکم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اُس مودت

ح ۱۷ صفحہ ۶۹۰

کا آج جس کا مین سنے تم سے سوال کیا، تم ہی کو توڑنے گا۔ یعنی دنیا مین تم اسکے باعث ہدایت پاؤگے اور قیامت کے دن عذاب سے چھوٹ جاؤگے۔ ج ۱ صـ ۶۹۲

سورۃ فاطر مکیۃ

اولی اجنحۃ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہے کہ دن اور رات مین ستر ستر ہزار فرشتے بعد طواف کعبہ زیارت رسول کرتے ہین، پھر زیارت امیرالمومنین پھر زیارت امام حسین کرتے ہین۔ صـ ۶۹۳ ج ۲

للناس من رحمۃ صافی مین ہے کہ ولایت بھی اس مین داخل ہے اور تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہے کہ اجازت متعہ بھی اس رحمت کا ایک جزو ہے صـ ۶۹۳ ج ۲

افمن زین لہ تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت زریق اور حبتر کے بارے مین نازل ہوئی (ابوبکرؓ و عمرؓ) صـ ۶۹۳ ج ۱

الیہ یصعد الکلم الطیب تفسیر قمی مین ہے کہ اسمین ولایت بھی داخل ہے اور امام صادق سے منقول ہے کہ بعد کلمہ طیبہ کے علی ولی اللہ و خلیفہ رسول اللہ بھی ہے صـ ۶۹۵ ج ۲

یمکرون السیئات تفسیر صافی مین ہے کہ اسی طرح اصحاب سقیفہ کی چالین بھی اسمین داخل ہین جنھون نے وصیت نبی کو رد کیا۔ اور وصی نبی کو محروم۔ ج ۲ صـ ۶۹۵

الا خلا فیھا نذیر تفسیر صافی مین ہے کہ ڈرانیوالا یا نبی ہوا یا وصی نبی۔ تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر زمانہ مین ایک امام رہتا ہے۔ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے تفسیر فرمائی ہے اور وہ ایک شخص ہے امیرالمومنینؑ صـ ۶۹۵ ج ۱

فمنھم ظالم لنفسہ البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کی شان مین ہے۔ کافی مین انھین حضرت سے منقول ہے کہ سابق بالخیرات امام ہے مقتصد وہ جو امام کی معرفت رکھتا ہے۔ ظالم لنفسہ وہ ہے جو معرفت

امام سے بے بہرہ ہو۔ احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے اسیطرح منقول ہی صرف
اسقدر زیادہ ہی کہ ظالم النفسہ وہ ہی جو لوگون کو نہ ضلالت کی دعوت دے نہ ہدایت کی
الخرائج والجرائح مین امام حسن عسکریؑ سے منقول ہی کہ یہ سب آل محمدؐ سے ہین۔ اور
امام صادقؑ سے منقول ہی کہ فاطمہ زہرا کی عظمت کے باعث انکی ذریت پر آتش دوزخ
کو حرام کردیا ہی۔ صـ۶۹۶ ح ۱

احلنا دار المقامۃ سعد السعود مین آنحضرتؐ سے ان چیزون کی بابت منقول ہی جو کہ قیامت کے
دن علی مرتضیٰؑ کے دوستون کے لئے مہیا فرمائی ہی۔ تو وہان فرشتون کو پائینگے جو ہر
کرامت پر مبارکباد دیتے ہون گے۔ پھر ارشاد ہوگا کہ تمنے میرے نبیؐ کے اہلبیت سے
محبت رکھی اسلیے مین تم سے راضی ہون تمکو یہ سب مبارک ہو۔ ح ۱ صـ۷

ان تزولا الاکمال مین امام رضاؑ سے منقول ہی کہ ہمارے سبب پروردگار
آسمان و زمین کو زائل نہین ہونے دیتا۔ کئی امامون سے منقول ہی کہ اگر ہم مین سے
کوئی زمین پر موجود نہ رہے تو تمام اہل زمین معدوم ہو جائین۔ ح ۱ صـ۷

سورۃ یٰسین (مکیۃ)

یٰس المعانی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ یٰس رسول خداؐ کے نامون مین سے
ایک نام ہی اور اسکے ظاہری معنی ہین کہ اے وحی کے سننے والے۔ صـ۷۰۲ ح ۲

لقد حق القول علی اکثرھم کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ ان سے مراد
وہ لوگ ہین جو امیر المومنینؑ اور انکے بعد کے ائمہؑ کی ولایت کے مقر نہین ہو۔ کافی
کی ایک حدیث مین ہی کہ جو لوگ .... ولایت ائمہ پر ایمان نہین لائے
انکی حالتون کو ان دونون آیتون مین بطور مثال بیان کیا گیا ہی۔ ح ۱ صـ۷۰۳

من اتبع الذکر کافی مین ہی کہ ذکر سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ ح ۱ صـ۷۰۳

نحن نحي الموتیٰ صافی مین ہی کہ مُردون کو تو ہم رجعت یا بعثت کیوقت زندہ کرکے اٹھائینگے۔ ح ۵ ص۳۰

فی امامٍ مُبین تفسیر قمی مین امیرالمومنینؑ سے مروی ہی کہ واللہ ہم امام مبین ہین اور یہ ہم نے رسولؐ سے ورثتاً پایا ہی۔ ح ۷ ص۳

معانی الاخبار مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے رسولخداؐ سے کہا کہ امام مبین توریت ہی۔ فرمایا نہین۔ پوچھا انجیل ہی۔ فرمایا نہین۔ پوچھا قرآن مجید ہی۔ فرمایا نہین ناگاہ امیرالمومنینؑ آگئے تو آنحضرتؐ نے کہا کہ یہ امام مبین ہین۔ ح ۷ ص۳

احتجاج طبرسی مین رسولخداؐ نے فرمایا کہ تمام علوم خدا نے مجھے سکھلائے اور مین نے علیؑ کو سکھلادیا۔ ح ۷ ص۳

جعلنی من المکرمین المجالس مین رسولخداؐ سے منقول ہی کہ صدیق دنیا مین کُل تین ہین۔ حزقیلؑ۔ مومن آل فرعون حبیب النجار۔ مومن آل یٰسین۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ سب مین افضل و اعلیٰ ہین۔ قول مترجم۔ مولوی مقبول احمد۔ پھر سنیون سے پوچھو کہ ابوبکرؓ کو صدیق کیونکر بنا دیا۔ ابوبکرؓ کو صدیق کہنا برعکس نہند نام زنگی کا فور ہی یا نہین۔ صفحہ ۵ ح ۷

نسلخ منہ النہار کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ رسولخداؐ کی وفات کے بعد ہی ایسا اندھیرا چھا گیا کہ لوگون کو آپ کے اہلبیت کی فضیلت نظر بھی نہین آئی۔ ح ۷ ص۶

من بعثنا من مرقدنا الجوامع مین ہی کہ امیرالمومنینؑ دونون من کو من حرف جار سے پڑھتے تھے۔ ح ۷ ص۸

لا یستطیعون نصرھم مشرکون کی جو حالت بُت پرستی کے سبب پیش آئیگی وہی ثلثہ پرستون کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اپنی سنیون کو اپنے ٹھاکرون کے ذریعہ سے سننی پڑینگی۔ جب جی چاہی تجربہ کرلین کسی مصیبت مین پکار کر دیکھ لین کہ وہ کچھ مدد نہین کرسکتے۔ ح ۷ ص۱۱

سُورۃ صفت (مکیہ)

اُحشروا الذین ظلموا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین جنھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا وازواجھم سے مراد وہ لوگ ہین جو اُنکے مانند ہون۔ ح ۱۴۱

اِنّھم مسئولون تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ کی نسبت سوال کیا جاویگا۔ ح ۳

امالی اور العیون مین رسولخداؐ سے بجنسہ یہی منقول ہے علل الشرائع مین امیرالمومنینؑ سے منقول ہے سوال کیا جاوے گا ہم اہلبیت کی بابت کہ ہم سے محبت رکھتے تھے یا نہین۔ ح ۳ ص ۱۴۱

وان من شیعتہ لابراھیم تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اے شیعو تمکو یہ اسم مبارک ہو، انھون نے عرض کیا کہ لوگ تو اس نام سے ہم کو عیب لگاتے ہین۔ فرمایا دیکھو ابراہیم کو نوحؑ کا شیعہ فرمایا اور موسیٰؑ کی قوم کو شیعہ فرمایا

انی سقیم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ واللہ نہ ابراہیم بیمار تھے نہ انھون نے جھوٹ بولا تفسیر قمی مین ہے کہ ابراہیم نے جو سقیم کہا تھا اسکا مطلب یہ ہے کہ مین مرجانیوالا ہون۔ مرنا بھی بیماری ہے۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے امام حسینؑ کے مصائب کو دیکھکر فرمایا کہ میری طبیعت پر کوفت ہے۔ ح ۱۱

وفدیناہ بذبح عظیم العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہین امام حسینؑ۔ اللہ ابراہیمؑ سے فرماتا ہے کہ چونکہ اپنے بیٹے کے رنج کو تمنے رسولخداؐ کے بیٹے کے رنج کے بارہ مین فدیہ کردیا تو ہمنے تمھارے واسطے اعلیٰ مدارج ثواب اپنے اوپر لازم کرلیا۔ ص ۱۹ ح ۱۱

سلام علی آل یاسین تفسیر قمی مین ہے کہ پھر خدا نے آل محمدؐ کا ذکر کیا ہے یس یاسین محمدؐ

مین اور آل یٰسین آل محمدؐ مین یعنی ائمہ معصومین - معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے بھی یہی منقول ہی کہ ہم آل یٰسین مین - الجامع اور احتجاج طبرسی اور صافی مین بدلائل یہی بیان ہی - حاشیہ ۲ ص ۲۰

فساھم الفقیہ مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ یونسؑ نے اپنے آپکو دریا مین پھینکدیا - حاشیہ ۵ ص ۲۰

ح ۵ ص ۲۱ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ سب سے یونسؑ کو سمندر مین ڈالدیا

ح ۸ ص ۲۱ تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ اللہ نے فرمایا کہ اے یونسؑ تمنے ایک لاکھ یا زیادہ آدمیون پر رحم نہ کیا - اور خود ایک ساعت کی تکلیف برداشت نہین کرتے

الالہ مقام معلوم تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ یہ آیت آل محمدؐ کے ائمہ اور اوصیاء کے بارہ مین نازل ہوئی - اس لئے کہ ہم مین سے ہر ایک کے لئے ایک خاص منزلت اور ایک مقام معلوم ہی - ح ۱ ص ۲۲

انا لنحن الصافون تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ ہم عالم نور مین عرش کے گرداگرد صف باندھ کر تسبیح کیا کرتے تھے پس صف باندھ کر کھڑے ہونے والے بھی ہم ہین اور تسبیح پڑھنے والے بھی ہم ہین - ح ۱

پس اہل آسمان اور اہل زمین نے ہم سے تسبیح کرنا سیکھا - ح ۲ ص ۲۲

فاذا نزل بساحتھم تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد وہ عذاب ہے جو آخر زمانہ مین بنی امیہ اور انکے پیروؤن پر نازل ہوگا - ح ۴ ص ۲۲

سورۃ ص مکیۃ

ص معانی الاخبار مین ہی کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ ص ایک چشمہ ہی جو عرش کے نیچے سے نکلا ہی - ص ۲۳ ح ۱

تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ حق خدا کے اسماء مین سے ایک نام ہی جس کی اس نے قسم کھائی ہے۔ ص۲۲۴ ج ۲

عجل لنا قطنا؟ معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ عذاب ہی جو ہمارے حصہ مین ہے۔ ص۲۲۴ ج ۲

وفصل الخطاب العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہی کہ ائمہ اہلبیت کو حکمت اور فصل الخطاب دونوں عطا فرمائے گئے ہین۔ ص۲۲۵ ج ۲

فاحکم بین الناس بالعدل العیون مین امام رضاؑ سے ایک طولانی حدیث مین (بحذف قصہ) منقول ہی کہ داؤدؑ نے دونون فرشتون کے بیان مین بلا غور و بلا ثبوت و بلا شہادت جلدی فیصلہ کر دیا تھا۔ نہ کہ جیسا اس امت کے یہودی (صحابہ یا سنی لوگ) نے اس اتہام شیطانی کو وحی ایمانی سمجھ لیا۔ ص۲۲۵ ج ۲

المجالس مین امام صادقؑ سے منقول ہی اور تفسیر مجمع البیان مین خود امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ جس شخص نے داؤدؑ کے متعلق اوریا کا قصہ بیان کیا ہم نے اسکو دو حدین لگوادین ایک متعلق بہ نبوت دوسرا متعلق بہ اسلام۔ ج ۲

عملوا الصلحات تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہی کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ اور انکے صحاب ہین اور المفسدین سے مراد حبتر و زریق (عمرؓ و ابوبکرؓ) اور ان دونون کے یار۔ المتقین سے مراد امیر المومنینؑ ہین اور الفجار سے مراد اول و حبتر اور ان دونون کے مددگار۔ صاحب تفسیر فرماتے ہین کہ امام صادقؑ نے یہ الفاظ بطور کنایہ ثلثہ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی شان مین فرمائی ہے۔ ص۲۲۶ ج ۲

ردوھا۔ الفقیہ مین امام صادقؑ اور تفسیر مجمع البیان مین امیر المومنینؑ سے منقول ہی کہ فرشتون سے حکم دیا کہ آفتاب کو پلٹا لاؤ۔ پھر سلیمانؑ نے پنڈلیون اور گردنون کو چھو کر مسح کیا۔ حاشیہ ص۲۲۶

کافی مین امام صادقؑ فرماتے ہین کہ ہمکو اختیار دیا گیا ہو کہ جو کچھ تم پوچھو اگر ہم مناسب سمجھین تو جواب دین نہ مناسب سمجھین نہ جواب دین۔ ص۱۲۷ ح ۱

وان للطاغین تفسیر قمی مین ہو کہ طاغین سے مراد اول وثانی اور بنی امیہ (اول وثانی سے مراد ابوبکرؓ خلیفۂ اول وعمرؓ خلیفۂ ثانی) اور بنی امیہ سے مین مراد نمبر اول حضرت ثالث بالخیر (عثمان) مراد ہین۔ ح ۱ ص۲۹

واخر من شکلہ ازواج تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین بنی عباس۔ ح ۲

لامرحبا بھم تفسیر قمی مین ہو کہ یہ تو بنی امیہ کہین گے اور اسکے جواب مین انکے پیرو کہین گے۔ بکم۔ ح ۳

انتم قدمتموہ لنا تفسیر قمی مین ہو کہ تمنے آل محمدؐ پر ظلم کرنیکی ابتدا کی۔ ح ۴

فزدہ عذابا تفسیر قمی مین ہو کہ یہ بنی امیہ کا مقولہ ہو اور انکی مراد اس سے اول وثانی (ابوبکرؓ خلیفہ اول وعمرؓ خلیفۂ ثانی) ہین۔ ح ۵

مالنا لانری تفسیر قمی مین ہو کہ یہ دشمنان آل محمدؐ کا مقولہ ہو جو وہ جہنم مین کہینگے اور رجال اشرار سے مراد شیعان علی ہیں اور اسی تفسیر مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اپنے شیعون سے فرماتے ہین کہ تم لوگ تو جنت مین مزے اڑاتے ہوگے اور تمھاے دشمن (اہل سنت) تمکو جہنم مین ڈھونڈتے پھرتے ہونگے البصائر مین اتنا اور زیادہ ہو کہ تم وہان کہان۔ کافی مین انہین حضرت سے منقول کہ خدا نے جہنم مین تمھارے دشمنون (اہل سنت) کے ہونے کا قصہ بیان کیا ہے......... ہماری محبت کی وجہ سے اہل عالم کی نظرون مین بدتر قرار پا گئے ہو مگر خدا کی قسم جنت مین تمھارا ہی احترام کیا جائے گا۔ اور تمھارے دشمن (اہل سنت) جہنم مین تمکو ڈھونڈتے پھرتے رہین گے۔ اور ایک روایت مین ہو واللہ تم مین سے دو آدمی جہنم مین نہ پائینگے نہین بلکہ خدا کی قسم ایک بھی نہ پائیگا

قل ھو نبؤ عظیم تفسیر قمی مین ہو کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔ البصائر مین

ص۲۹ ح ۶

امام باقرؑ سے منقول ہی کہ واللہ نبا عظیم امیر المومنین ہین ۔ امام صادقؑ سے منقول ہی کہ نبا سے مراد امامت ہی ۔ منہ ۳۳ ح ۱

ما کان لی من علم تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے حدیث معراج مین منقول ہی کہ اللہ نے رسو لخداؐ سے پوچھا کہ اے محمد تمھاری نبوت ختم ہونے کو آئی اور دنیا کی مدت۔ تو وصی تمھارا کون ہی ۔ آنحضرتؐ نے عرض کی علیؑ ۔ آواز آئی کہ ہمارا مطیع بھی سب سے زیادہ وہی ہی پس تم خوشخبری سنا دو کہ وہ میرے دوستون کا امام ہی ۔ ح ۲ صنہ ۳۰

من العالین تفسیر برہان مین ہی کہ رسول خداؐ سے کسی نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین آنحضرت نے فرمایا کہ مین و علیؑ ۔ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ ہین ۔ ۳۰ ح ۳

قل ما اسئلکم علیہ من اجر کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ حکم خدا ہو یا حکم رسو لخدا تم خدا کے اُن دشمنون اور شیطان کے دوستون سے کہدو جو تکذیب اور انکا پر اڑے ہوے ہین وما اسئلکم وما انا من المتکلفین پھر اہم منافقون نے ایک دوسرے سے کہا کہ محمدؐ کے لئے یہ کافی نہین ہوا کہ بیس برس سے ہماری گردنین دبا رکھی ہین اب یہ بھی چاہتے ہین کہ ہماری گردنین اپنے اہلبیت کے ہاتھ مین دیجاوین یہ خدا نے نازل نہین کیا بلکہ خود انھین کی بنائی ہوئی بات ہی جس کے ذریعہ سے اپنے اہلبیت کو ہمپر حاکم بنانا چاہتے ہین اگر محمدؐ قتل کردیے گئے یا اپنی موت سے مرگئے تو ہم انکے اہلبیت سے امارت کے بارے مین ضرور جھگڑا کرینگے اور خلافت انمین ہرگز نہ جانے دینگے ۔ ح ۱ صنہ ۳۱

وما انا من المتکلفین التوحید مین امام رضاؑ سے منقول ہی کہ رسو لخداؐ نے فرمایا کہ مین کبھی تکلیف دینے والا نہین ہون ۔ ح ۲

سورہ زمر مکیہ

مانعبدھم قرب الاسناد مین امام صادقؑ سے حدیث طویل مین منقول ہی کہ خدا قیامت مین فرمائے گا کہ ان پوجنے والون کو اور جنکو وہ پوجتے تھے بجز اسکے

کہ جس کو اب ہم مستثنے کر چکے ہین سب کو جہنم مین ڈال دو۔ ح ۳۱ ص ۳۱
ولا یرضی لعبادہ الکفر المجالس مین ہو کہ اس آیت مین کفر کے معنی مخالفت اہلبیت رسولخدا اور شکر کے معنی ہین اُسکی معرفت و ولایت۔ ح ۱۷ ص ۳۲
قل تمتع بکفرک تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت ابوبکرؓ کے بارے مین نازل ہوئی کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت ابوالفصیل (ابوبکرؓ) کی شان مین نازل ہوئی کہ اُسکے نزدیک رسولخدا معاذ اللہ جادوگر تھے۔ ابوبکرؓ جب بیمار ہوتا خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگتا اور اللہ اچھا کر دیتا تو بے ادبانہ کلمات کہتا جسکو اللہ نے نسی فرمایا پھر نتیجہ مین تمتع بکفرک فرمایا تمتع قلیل۔ بغیر حکم خدا اور رسولؐ لوگون کا حاکم بن بیٹھنا تھا۔ بعد والی آیت مین امیر المومنین کی تعریف فرمائی ہو۔ ح ۱ ص ۳۳
اناء الیل ساجدا علل الشرائع مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس سے مراد ہے نماز شب۔ حاشیہ نمبر ۲
قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یعلمون ہم ہین اور لایعلمون ہمارے دشمن اصحاب رسولؐ اور اولوا الالباب ہمارے شیعہ ہین امام صادقؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہین۔ ح ۳
والذین اجتنبوا الطاغوت تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ اپنے شیعون سے فرماتے ہین کہ جن لوگون کا اس آیت مین ذکر ہے وہ تم ہو اور جس شخص نے کسی ظالم کی اطاعت کی تو گویا اُس نے اُس کی پرستش کی۔ ح ۱ ص ۳۴
فبشر عباد کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہو کہ اطاعت کے لئے افضل کے بعد افضل کو اختیار کرتے ہین۔ ح ۲ ص ۳۴
ح ۲ ص ۳۵ فھم علی نور تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان مین نازل ہوئی۔
مثلا رجلا فیہ معانی الاخبار مین ہو کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا قرآن مجید مین

میرے لئے خاص خاص نام ہین اُن سے بچتے رہو کہ وہ نام کسی دوسرے کے لئے سمجھ لو مین رسول خدا کے لئے مسلّم ہون۔ تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی ہے۔ تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس آیت سے مراد امیر المومنینؑ اور انکے شیعہ مین۔ کافی مین انھین حضرت سے منقول ہو کہ وہ شخص جسکے بارے مین جھگڑنے والے شریک ہین وہ تو فلان اوّل صاحب (ابوبکرؓ خلیفہ اول) ہین کہ انکو ولی اور امام جاننے والے بہت سے فرقے ہو جائینگے۔ اور وہ ایکدوسرے پر لعنت کرتے ہونگے۔ جلد ۱ صفحہ ۴۳۶

اور سلماً فلان صاحب اول برحق اور انکے شیعہ ہین۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین پہلی دفعہ جو فلان اول فرمایا اُس سے مراد ابوبکرؓ ہے۔ اسلئے کہ خلفائے باطل مین انکا نمبر اول ہو اور دوسری مرتبہ جو فلان اول فرمایا۔ اُس سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ ابوبکرؓ کے ماننے والے قیاس اور رائے پر چلنے والے ہین اور امیر المومنینؑ اور انکے شیعون کی حالت اُنکے برخلاف ہو۔ جلد ۱ صفحہ ۴۳۶

عند ربکم تختصمون تفسیر قمی مین ہو کہ یہ جھگڑنیوالے امیر المومنینؑ ہونگے اور مدعا علیہ وہ لوگ جنھون نے انکا حق غصب کر لیا تھا۔ صفحہ ۴۳۶ جلد ۲

وکذب بالصدق تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے ولایت امیر المومنینؑ مراد ہو۔ جلد ۲ صفحہ ۴۳۶

وصدق به تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی مین ہو کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ جلد ۲

ویخوفونک بالذین تفسیر قمی مین ہو کہ وہ لوگ تم سے صاف صاف کہتے ہین کہ علیؑ کو خلیفہ نہین بنانا۔ اس سے ہمین معاف رکھئے اور دھمکی بھی دیتے ہین کہ اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم کفار سے جا ملینگے۔ صفحہ ۴۳۶ جلد ۲

واذا ذکر اللہ وحدہ تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت فلان فلان ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے مین نازل ہوئی۔ صفحہ ۴۳۹ جلد ۱

کافی مین ہو کہ امام صادقؑ سے اس آیت کے بارے مین سوال کیا گیا فرمایا کہ

جیسا آل محمدؐ کی اطاعت کا حکم خدا نے فرمایا ہے کہ انکی اطاعت کرو تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے اُنکے دل بہت ہی متنفر ہو جاتے ہین اور جب انکا ذکر کیا جائے جن کی اطاعت کا حکم خدا نے نہین دیا ہے تو انکی باچھین کھلجاتی ہین - صفحہ ۳۹۰ ج ۱

قل یا عبادی الذین اسرفوا تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت بالخصوص شیعان علیؑ کے بارے مین نازل ہوئی - کافی مین امام صادقؑ سے یہی منقول ہے - اور پھر فرمایا کہ واللہ اس آیت مین سوائے تمھارے اور کسی سے اُس نے مراد نہین لیا ہے - معانی الاخبار اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فاطمہ زہرا کی اولاد کے شیعون کے بارے مین نازل ہوئی - المجالس مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ملت ابراہیم پر سوائے تم شیعون کے اور کوئی قائم نہین - تمھارے سوا کسی اور کا عمل قبول نہوگا - تمھارے سوا کسی کے گناہ نہ بخشے جائینگے - صفحہ ۴۰۳ ج ۱

فی جنب اللہ کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ سے مراد امیر المومنینؑ ہین اور اسی طرح ان کے بعد اوصیا مین سے ہر ایک امام - الاکمال اور تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ ہم ائمہ ہین - المناقب مین امام باقرؑ امام زین العابدینؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ امیر المومنینؑ ہین - اور امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ سے مراد ہے ولایت علیؑ - امیر المومنینؑ یہی خود بھی فرماتے ہین - جیسا کہتے ہو کہ فلان فلان بادشاہ کے پہلو مین بیٹھنے والا اصحاب رسولؐ اندھے ہو گئے جو اس آیت کو قرآن سے نہ نکال سکے اور رہنے دیا - صفحہ ۴۰۴ ج ۱

وترى الذین کذبوا علی اللہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے وہ مراد ہے جو اپنے کو امام کہے - حالانکہ وہ امام نہو - کافی اور تفسیر عیاشی مین بھی یہی روایت آئی ہے -

لئن اشرکت تفسیر قمی مین ہے کہ یہ خطاب ظاہر نبیؐ سے ہے اور مراد امت سے ہے جیسا امام صادقؑ فرماتے ہین کہ کہنا تو مجکو تجھ سے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہنا - اور جب

امام باقرؑ سے اس کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اے رسولؐ اگر تم نے اپنے بعد علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیدیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا لیحبطن عملك ولتكونن من الخاسرين یعنی تمھارے اعمال سلب و ساقط ہو جائینگے اور تم نقصان اٹھانیوالوں مین ہی ہو جاؤگے۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس لئن اشرکت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے ولایت مین علیؑ کا شریک کسی اور کو کیا تو نتیجہ وہی ہوگا لیحبطن الخ اور شکر بجا لاؤ کہ ہمنے تمھارے بھائی اور ابن عم کو تمھارا قوت بازو مقرر کیا۔ ص۴۲ ح ۱

وما قدروا الله حق قدره تفسیر قمی مین ہے کہ خوارج کے بارے مین یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ حاشیہ نمبر ۲۔

واشرقت الارض بنور ربها ترجمہ مقبول۔ زمین اپنے مالک کے نور سے روشن ہو جائیگی تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر مین مروی ہے کہ زمین کا رب زمین کا امام ہے۔ عرض کی گئی کہ جب خروج فرمائینگے تو کیا ہوگا۔ فرمایا اس وقت لوگون کو سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ امام ہی کا نور کافی ہوگا۔ ارشاد مفید مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمد آجائینگے تو زمین اپنے مالک کے نور سے روشن ہو جائے گی لوگ سورج کی روشنی سے مستغنی ہو جائینگے۔ ص۴۳ ح ۳

وجایء بالنبيين والشهداء تفسیر قمی مین ہے کہ شہدا سے مراد ائمہ معصومین ہین سلام علیکم طبتم تفسیر قمی مین ہے کہ تمھاری ولادت پاک و پاکیزہ ہے اسلئے کہ جنت مین صرف وہی جائینگے جن کی ولادت پاک و پاکیزہ ہوگی۔ ص۴۴ ح ۱

فادخلوها خالدين خصال مین امام صادقؑ بروایت اپنے آبا و اجداد کے خود امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ جنت کے پانچ دروازون سے ہمارے شیعہ اور ہمارے محب داخل ہونگے اور مین برابر صراط پر کھڑا رہونگا اور عرض کرتا رہونگا کہ خداوندا

میرے شیعون کو میرے محبون کو میرے دستون کو میری نصرت کرنیوالون کو اور جس نے بھی دنیا مین میری تولا برتی اُس کو بھی محفوظ رکھ اور جہنم مین گرنے سے بچالے اور بطنان عرش سے ایک ندا آئے گی کہ تمھاری دعا قبول ہوگئی ۔ اور تمھارے شیعون کے بارے مین تمھاری شفاعت منظور ہوگئی ۔ اس وقت ہر شخص کو جو میرے شیعون مین سے ہوگا جس نے مجھ سے تولا رکھا ہوگا اور جس نے میری مدد کی ہوگی اور جو میرے دشمنون سے لڑا ہوگا ۔ فعلاً یا قولاً اسکو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنے پڑوسیون اور اپنے عزیزون مین سے ستر ستر ہزار کی شفاعت کرے ایک دروازے سے نبی اور صدیق اور ایک سے شہدا اور صالحین داخل ہونگے ۔ رہا ایک دروازہ اس مین سے سارے ایسے مسلمان داخل ہونگے جنھون نے شہادت لا الہٰ الا اللہ ۔ ادا کی ہوگی اور انکے دل مین ایک ذرہ بھر بھی ہم اہلبیت کا بغض نہوگا ۔ ۲۷۲، ح ۲

سورۃ المؤمن (مکیّۃ)

حٰمٓ معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حٰمٓ کے معنی ہین ۔ الحمید المجید ۔ ۲۷۳، ح ۵

انھم اصحاب النار تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہر کہ ان سے مراد بنی امیہ ہین ۔ ۲۷۵، حاشیہ ۲

الذین یحملون العرش تفسیر قمی مین ہے کہ ان سے مراد ہین رسولؐ خدا اور انکے بعد انکے اوصیاء ۔ حاشیہ ۴

للذین اٰمنوا تفسیر قمی مین ہر کہ اس آیت سے مراد شیعان آل محمدؐ ہین ۔ اور العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین جو ہماری ولایت پر ایمان رکھتے ہون اور کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہر کہ خدا کے کچھ

فرشتے ہمارے شیعون کی پیٹھ پر سے گناہون کو اس طرح سے گرایا کرتے ہیں جیسے ہوا موسم خزان مین درختون سے پتّے - اور اپنے شیعون سے فرمایا واللہ فرشتونکا استغفار صرف تمھارے لئے ہے - اور لوگون کے لئے نہین ہی - ح ۵ ص۴۵،

للذین تابوا تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مطلب ہے جنھون نے فلان فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ) اور بنی امیہ کی ولایت سے توبہ کی اور واتبعوا سبیلک کے معنی ہین کہ ولایت ولی خدا کو تسلیم کیا - ص۴۶، ح ۱

ومن صلح من ابائھم تفسیر قمی مین ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ جس نے علیؑ مرتضی سے تولا رکھا کہ صلاح انکی یہی ہی یعنی اسی مین ہے - ح ۲ ص۴۶،

وذلك هو الفوز العظيم تفسیر قمی مین ہی کہ بڑی کامیابی اُس شخص کی ہی جس کا خدا نے فلان فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ) سے پیچھا چھڑا دیا - ح ۲

ان الذین کفروا تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد ہین بنی امیہ - ح ۵

الی الایمان - تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد ہی ولایت علیؑ ابن ابی طالب ع

امتنا اثنتین تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ یہ قول اُن لوگون کا زمانہ رجعت مین ہوگا جس رجعت سے بنی امیہ کے نائب (اہل سنت) موجودہ حالت زمانہ حال مین منکر ہین - ح ۱ ص۴۶،

اذا دعی اللہ وحدہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جب علیؑ کی ولایت کا ذکر کیا جاتا ہی توتم اُس سے انکار کر جاتے ہو اور جب اُسکو شریک کیا جاتا ہی جس کا ولایت مین کوئی حق نہین ہی (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) توتم اُسپر ایمان لے آتے ہو کہ ہان ولایت اسی کے لئے ہے - ح ۱ ص۴۷،

یلقی الروح تفسیر قمی مین ہی کہ روح سے مراد روح القدس اور وہ رسولخداؐ اور ائمہ ہدا سے مخصوص ہے - ح ۲ ص۴۷،

ذرونی اقتل موسیٰ علل الشرائع مین امام صادقؑ سے منقول ہے آپ سے دریافت کیا گیا کہ فرعون کو کون چیز موسیٰ کے قتل سے مانع تھی۔ فرمایا حضرت موسیٰ کی موت اور نیز یہ بات کہ انبیاء اور اولاد انبیاء کو سوائے اولاد زنا کے اور کوئی قتل نہین کیا کرتا معلوم ہوا کہ فرعون ولدالزنا تھا۔ بنی امیہ اور بنی عباس تھے۔ ح ۳ ص ۴۹،

یکتم ایمانہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اور العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اس مرد بزرگ نے چھ سو برس تک ایمان کو پوشیدہ رکھا۔

قول مترجم۔ تقیہ اسی کا نام ہے جسپر ہمارے نادان ثلثہ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) پرست معترض ہوتے ہین۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تقیہ میرے دین کا اور میرے آبا و اجداد کے دین کا ایک جزو ہے اور جو شخص تقیہ کا منکر ہے اُس کا کوئی دین ہی نہین۔ نیز فرمایا کہ تقیہ اہل زمین کے لئے خدا کی عطا کی ہوئی ایک ڈھال ہے۔ ح ۵ ص ۴۹،

فوقٰہ اللہ۔ احتجاج طبرسی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حزقیل مومن آل فرعون علیؑ مرتضیٰ اور ائمہ کو تمام اوصیاء سے افضل اعتقاد رکھنے کی دعوت دیتے تھے پورا حاشیہ ملاحظہ فرمائیے۔ ۱ ص ۵۳،

الضعفٰٓؤا مصباح المتہجدین مین امیر المومنینؑ کے خطبۂ غدیر خم مین ہے کہ جسکی اطاعت کا حکم دیا گیا اُس کی اطاعت چھوڑ دینا اور پھر اُسکے مقابلہ مین بڑائی چاہنا قرآن مجید ایسے بہت سے لوگون کی خبر دیتا ہے۔ ص ۵۳، ح ۳

انا لننصر رسلنا تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا کی طرف سے اس نصرت کا معاملہ رجعت مین پیش آئے گا۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ بہت سے انبیاء کی نصرت نہین کی گئی اور وہ قتل کر دیے گئے اور ائمہ بھی قتل کر دیے گئے اور اُنکی نصرت نہین کی گئی تو ضرور ہے کہ یہ وعدہ رجعت مین پورا ہو۔ ص ۵۴، ح ۱

اذ الاغلال فی اعناقہم البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ مین اپنے والد

ماجد کے پیچھے پیچھے جاتا تھا اور وہ حضرت ایک خچر پر سوار تھے یکایک خچر بھڑ کا دیکھتا کیا ہون کہ ایک بوڑھا شخص ہی جس کے گلے مین ایک زنجیر پڑی ہوئی ہے اور اس کے پیچھے پیچھے ایک شخص زنجیر تھامے ہوے ہے۔ یہ بوڑھا شخص چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ یا علیؑ ابن الحسینؑ مجھے پانی پلا دیجئے۔ اور پیچھے والا شخص کہتا ہی کہ یا حضرت اسے ہرگز پانی نہ پلائیے خدا اسے کبھی سیراب نہ کریگا پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ بوڑھا معاویہ تھا ۔ ص۵۷۶

یسحبون فی الحمیم کافی اور تفسیر قمی مین ہی کہ امام باقرؑ سے دریافت کیا گیا جو مسلمان وحدانیت و نبوت کا اقرار کرتے رہے ہون مگر گنہگار بھی ہون اور وہ اسی حالت مین مرجائین کہ انکا کوئی امام نہو اور آپ حضرات کی ولایت کے عارف نہون تو ان کی کیا حالت ہوگی۔ فرمایا کہ انکا فیصلہ خدا پر موقوف ہی۔ اب رہے ناصبی یہ تو جہنم مین بھیجدیے جائینگے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ تمھارے امام جی کدھر ہین جسکو تمنے خدا کے مقرر کردہ امام کو چھوڑ کر امام بنا لیا تھا۔ ح ۲ ص۵۷۶

یضل اللہ الکافرین تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ خدا نے ناصبیون کو کافرین بھی کہا ہے اور مشرکین بھی۔ کیونکہ قرآن اور تاویل قرآن کو جھٹلایا۔ پس وہ کافر بھی ہین اور مشرک بھی۔ ح ۱ ص۵۸۶

سورۃ حٰمٓ سجدہ (مکیّۃ)

ویل للمشرکین تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے فرمایا ان مشرکون کے لئے ویل ہی جنھون نے امام اول کے بارے مین شرک کیا اور وہم بالاخرۃ ہم کافرون کا مطلب یہ ہی کہ وہ بعد کے ائمہ کے بھی منکر رہے۔ ملاحظہ ہو پورا حاشیہ ۱ ص۶۱۶

بمصابیح وحفظاً الاکمال مین رسولخداؐ سے منقول ہے۔ فرمایا کہ میرے اہلبیت زمین کے لئے امان ہین جس وقت میرے اہلبیت ختم ہو جائینگے سا اہل زمین بھی

باقی نہ رہین گے۔ ح ۱ ص ۶۲

شہید علیہم تفسیر قمی مین امام صادق فرماتے ہین یہ وہ لوگ ہون گے جنھون نے امیر المومنینؑ کا حق غصب کیا تھا۔ ح ۲ ص ۶۳

ذلکم ظنکم تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ ایک شخص کو جہنم مین لیجانے کا حکم ہوگا وہ داہنے بائین دیکھے گا حکم ہوگا اسے واپس لاؤ پوچھا جاے گا کیا دیکھتا تھا وہ عرض کرے گا مجھے تیری طرف سے یہ گمان نہ تھا۔ فرماے گا۔ تیرا کیا گمان میرے ساتھ تھا۔ عرض کرے گا کہ مجھے گمان تھا کہ مجھے تو بخشدے گا تو اللہ فرشتون سے قسم کھا کر فرمائے گا کہ اس نے میرے ساتھ کبھی گمان نیک نہین کیا تھا۔ مگر چونکہ یہ اہلبیت رسولؐ کا دشمن نہین ہی لہذا ہم درگذر کرتے ہین۔ اسے جنت مین لیجاؤ۔ ح ۱ ص ۶۴

الذین اضلنا تفسیر قمی مین امام کاظمؑ نے فرمایا کہ جنون مین سے تو وہ ابلیس ہے جس نے ندوہ مکہ مین آنحضرتؐ کے قتل کا مشورہ دیا تھا اور بعد وفات آنحضرتؐ ابوبکرؓ کے پاس آیا اور اُنسے بیعت کی اور یہ الفاظ کہے۔ کہ خدا کا شکر ہے کہ مجھے موت نہ آئی جبتک کہ تجھے اس جگہ پر نہ دیکھ لیا۔ اور آدمیون سے مراد فلان تھا۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ اس آیت مین خدا نے تثنیہ کا صیغہ فرمایا ہی اس سے وہی دونون مراد ہین (ابوبکر و عمرؓ) اور پھر فرمایا کہ ہمارے والد نے جو فلان کہا تھا اُس سے فلان شیطان مراد ہی۔ قول صاحب تفسیر صافی۔ شاید اس سے حضرت کی مراد یہ ہو کہ ایک ایک ولد الزنا دو دو کا نطفہ ہوتا ہے یعنی زانی کا بھی اور شیطان کا بھی۔ اور ایک روایت مین یہ آیا ہی کہ اس آیت مین جو دو مراد ہیں واللہ وہی دونون ہین (ابوبکر و عمرؓ) ح ۱ ص ۶۴

ثم استقاموا کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ یکے بعد دیگرے ائمہ کی اطاعت پر قائم رہے۔ تفسیر مجمع البیان مین امام رضاؑ سے سوال کیا گیا تو اپنے شیعون سے فرمایا کہ واللہ وہی جسپر تم قائم ہو۔ تفسیر قمی مین ہی کہ

اس کا مطلب ہے ولایت امیر المومنینؑ پر قائم رہنا نہج البلاغہ مین خود امیر المومنینؑ یہی فرماتے ہین - ص۶۵ ح ۲

تتنزل علیہم الملئکۃ البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فرشتے ہمارے پاس آتے ہین ہمارے بچھونون پر لیٹتے ہین - الخرائج مین امام صادقؑ سے بھی یہی منقول ہے اتنا اور زیادہ کہ ہم فرشتون کے نرم نرم پر اٹھا کر اپنے بچون کے گلے مین تعویذ بنا کر ڈال دیتے ہین - ح ۳

نحن اولیائکم تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب ہمارا کوئی دوست اور ہمارے دشمنون کا دشمن مرنے لگتا ہے تو رسول خدا اور امیر المومنینؑ اور حضرات حسنینؑ اسکے پاس آتے دیکھتے خوشخبری دیتے ہین اور پھر ملک الموت اس کو اس کا جنت کا مکان دکھلا دیتے ہین - پھر ان حضراتؑ کو اعلیٰ علیین مین دکھلا دیتے ہین کہ یہ سب تیرے جلیس ہونگے

ص۶۵ ح ۲ انتی من المسلمین تفسیر عیاشی مین ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں ہے -

ص۶۶ ح ۱ لایستوی الحسنۃ ولا السیئۃ کافی مین امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ الحسنہ سے مراد تقیہ ہے اور السیئۃ سے مراد ہے افشار راز اور التی ہی احسن سے بھی تقیہ مراد ہے - حاشیہ ۲ ص۶۶

فاختلف فیہ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہود نے توریت مین ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ قرآن مین اس امت نے کیا ہے اور وہ زمانہ قریب ہے جب قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) امیر المومنینؑ کا جمع کیا ہوا قرآن لیکر آئینگے - اور یہ لوگ اس مین اختلاف

ص۶۶ کرینگے پھر آنحضرتؑ کے حکم سے گرفتار کئے جائینگے اور پھر اُن کی گردنین مار دیجائین گی - ح ۱۱

سنریہم ایٰتنا قول صاحب تفسیر صافی - امام نے جو کچھ فرمایا یہ رجعت کے زمانہ مین اور قائم آل محمدؐ کے ظہور کے وقت واقع ہوگا - ح ۱۳ ص۶۶

سورۃ الشوریٰ (مکیۃ)

حٰمٓ عٓسٓقٓ معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے ان پانچ حرفون کے یہ معنی منقول ہین۔ الحکیم۔ المثیب۔ العالم۔ السمیع۔ القادر القوی۔ اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ حروف مقطعات اللہ کے اسم اعظم کے حروف مقطعات مین سے ہین جنکا جوڑ لینا رسولؐ یا امام کا کام ہے۔ اور انھین حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ ع س ق سے مراد ہے قائم آل محمدؐ۔ یہ بھی منقول ہے کہ ق سے مراد وہ پہاڑ ہے جو زمرد سبز کا ہے اور ساری دنیا کو گھیرے ہوے ہے اور آسمان کی سبزی اسی پہاڑ کے سبب سے ہے اور ہر چیز کا علم عسق مین موجود ہے۔ ح ۱۲ ص ۲

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ کافی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہین جن کے لئے اللہ نے اپنا دین مقرر فرمایا ہے چنانچہ وہ ہم سے قرآن مین خطاب فرماتا ہے کہ اے آل محمدؐ ہم نے بھی تمکو اسی کی بابت وصیت کی جس کی بابت نوحؑ کو وصیت کی تھی پس ہمکو سب علم دیا گیا ہے۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ لا تتفرقوا فیہ کی ضمیر غائب امیر المومنینؑ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ح ۱۲ ص ۲

ان اقیموا الدین تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہے امیر المومنین کی ولایت کا اقرار کرنا۔ ص ۳ ح ۱

کبر علی المشرکین کافی مین امام زین العابدینؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ مشرکین سے مراد وہ لوگ ہین جو ولایت امیر المومنینؑ کے بارے مین شرک کرتے ہین اور الیہ کی ضمیر امیر المومنینؑ کی طرف ہے نوشتہ خدا مین اسی طرح درج ہے۔ ح ۱۲ ص ۳

وما تفرقوا تفسیر قمی مین ہے کہ جب کلام خدا اُن کے پاس آگیا اور انھون نے اُسے سمجھ لیا اور امیر المومنینؑ کو اپنے سے افضل پایا تب باہمی حسد برتا اور بغاوت کی۔ اور الگ الگ مذہب نکال لیے اور اپنی اپنی رائے اور خواہش کے پابند ہوگئے۔ ح ۱۳ ص ۳

الی ثوال کتاب من بعدہ تفسیر قمی مین ہی کہ یہ کنایہ انھین لوگون سے ہے جنھون نے حکم رسولخدا کے خلاف کیا۔ م ص

فذلک فادع تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ ولایت امیر المومنینؑ کی طرف بلاے جاؤ گے۔ م ص

بالحق والمیزان تفسیر قمی مین ہی کہ اس آیت سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ م ص

المودۃ فی القربیٰ تفسیر مجمع البیان مین امام زین العابدینؑ و امام باقرؑ و امام صادقؑ سے اور کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جب رسولخداؐ آخری حج سے مدینہ مین واپس آئے تو مدینہ والے انصار نے رسولخداؐ سے کہا کہ ہمارا اتھائی مال لے لیجئے آپنے وحی کا انتظار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ منافقون نے تو یہ کہا کہ اللہ نے تو محمدؐ پر نہ نازل نہین کیا۔ مگر یہ چاہتے ہین کہ اپنے چچازاد بھائی علیؑ کا بازو پکڑ کر پھر بلند کرین اور ان کے اہلبیت کو بھی ہمارا افسر قرار دین۔ کلھہ تو یہ کہہ ہی چکے ہین من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ۔ اور آج کہہ رہے ہین قل لا اسئلکم قرب الاسناد مین امام صادقؑ سے بروایت ابا و اجداد کے منقول ہے کہ جب رسولخداؐ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو آنحضرتؐ کھڑے ہوے کہ خدا نے میری خاطر سے تمپر ایک فریضہ واجب کیا ہی آیا تم اس کو بجا لاؤ گے کسی شخص نے جواب نہین دیا۔ آنحضرت تشریف لے گئے جب دوسرا دن ہوا تو پھر حضرتؐ نے اسی طرح سوال فرمایا۔ پھر کسی نے جواب نہ دیا۔ تیسرے دن پھر اسی طرح ارشاد فرمایا۔ اب بھی کوئی کچھ نہ بولتا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو نہ وہ فریضہ سونے سے متعلق ہے نہ چاندی سے نہ کھانے سے متعلق ہے نہ پینے سے۔ تب تو بہت سے بول اُٹھے کہ حضور بیان فرمائین۔ ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھپر یہ آیت نازل فرمائی ہی قل لا اسئلکم .... الا المودۃ فی القربیٰ یہ سنکر بہت سون نے پختہ وعدہ کیا کہ ہم اس کی تعمیل کو حاضر ہین مگر امام صادقؑ فرماتے ہین کہ واللہ یہ وعدہ صرف سات آدمیون نے پورا کیا سلمانؓ۔ ابوذرؓ

عمار۔ مقداد۔ جابر۔ بنتہ یا بنت غلام۔ زید بن ارقم۔ ص۵۵۵ ج ۱
ومن یقترف حسنۃ تفسیر مجمع البیان مین امام حسن مجتبےٰؑ سے منقول ہے کہ مین ان
اہلبیت سے ہون جن کی مودت اللہ نے ہر مسلمان پر واجب کی ہے۔ ج ۲
فان یشاء اللہ یختم تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قربیٰ سے مراد ہے اہلبیت
لہذا رسولؐ کی امت پر رسولؐ کی اہلبیت کی مودت فرض کردی ہے۔ الخ پورا
حاشیہ ملاحظہ فرمائیے۔ ج ۲ ص۵۵۵
کلمات سے مراد ائمہ معصومینؑ ہین اور خصوصًا قائم آل محمدؐ ہین۔
فبما کسبت ایدیکم کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جن گناہون کو خدا
معاف کرنا چاہتا ہے بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے کہ دنیا مین انکو سزا ملجاتی ہے اس لیے کہ
خدا کی جلالت شان سے بعید ہے کہ آخرت مین دوبارہ اس کی سزا دے ص۳۳ ج ۱
وامرھم شوری بینھم تفسیر قمی مین ہے کہ امام سے مشورہ کرلیتے ہین۔ ص۳۳ ج ۱
ولمن انتصر بعد ظلمہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ
اور انکے اصحاب ہین کہ جب وہ ظہور فرمائین گے تو بنی امیہ سے جھٹلانیوالے ناصبیون سے
انتقام لین گے وتری الظلمین سے مراد وہ ظالم ہین جنھون نے آل محمدؐ کا حق غصب
کیا لما راؤا العذاب سے یہ مطلب ہے کہ جب وہ علیؑ مرتضیٰ کو دیکھین گے کہ وہ
انھین عذاب دلوانے آئے ہین تو کہیں گے کہ ھل الی مرد تاکہ ہم علیؑ کی دوستی
اختیار کرلین۔ اور خاشعین سے یہ مطلب ہے کہ وہ علیؑ مرتضیٰ کی موجودگی کے سبب
ذلت کے مارے سہمے ہوے ہونگے اور ینظرون من طرف خفی سے یہ مطلب ہے
کہ وہ علیؑ مرتضیٰ کی طرف نیچی نظرون سے دیکھتے ہوے جاتے ہونگے اور قال
الذین امنوا سے مراد آل محمدؐ اور انکے شیعہ ہین اور ان الظلمین یہان ظالم سے
مراد وہ لوگ ہین جنھون نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا۔ امام فرماتے ہین واللہ جن

ناصبیون نے امیر المومنینؑ اور انکی اولاد کی عداوت قائم کر دی اور انکی تکذیب کرتے رہے یہان وہی مراد ہین۔ ص۳۳ ح ۴

اوحینا الیک روحا کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ روح ایک مخلوق ہے جو عظمت مین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے زیادہ ہو وہ رسولخداؐ اور ائمہ کے ہمراہ ہے..... اور وہ ہم مین موجود ہے۔ ص۳۳ ح ۳

نورا نھدی بہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ نور سے مراد علی مرتضیٰؑ ہین اور علیؑ وہ نور ہین جنکے ذریعہ سے خدا جسے چاہتا ہو ہدایت فرما دیتا ہو۔ ح ۴

انک لتھدی تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ توجسکو چاہتا ہو ولایت علی کی ہدایت فرما دیتا ہے اور صراط مستقیم سے مراد علی مرتضےٰؑ ہین۔ ح ۵

صراط اللہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ صراط اللہ سے مراد علی مرتضےٰ ہین جنکو خدا نے اپنے آسمانون کی زمین کی کل چیزون پر خزینہ دار وامین مقرر فرمایا ہو ص۸۴ ح ۶

سورۃ الزخرف (مکیۃ)

واِنہ فی ام الکتاب معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے و نیز تفسیر قمی مین منقول ہو کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہین اس لئے کہ صراط مستقیم سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔

افنضرب عنکم الذکر تفسیر قمی مین ہے کہ بذریعہ رسولؐ یا امام یا حجتون کے تمپر حجت قائم کرینگے۔ ح ۲

وجعلھا کلمۃ باقیۃ الاکمال مین امام زین العابدینؑ سے اور علل الشرائع مین امام باقرؑ سے اور معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت ہماری شان مین نازل ہوئی۔ اور مطلب یہ ہو کہ امامت قیامت تک اولاد حسینؑ مین باقی رہیگی یہی مضمون المناقب در تفسیر مجمع البیان مین بھی ہو اور احتجاج طبرسی مین رسولخداؐ سے

خطبہ غدیر خم مین منقول ہو کہ اے لوگو! قرآن تم کو بتاتا ہے کہ علیؑ کے بعد ائمہ انھین کے اولاد مین سے ہون گے۔ المناقب مین رسولخداؐ سے منقول ہو کہ امامت اولاد حسینؑ مین رہیگی صلب حسینؑ سے نو امام ہونگے ازانجملہ حضرت مہدی بھی ہونگے۔ ح ۱ ص۲۶

لعلهم يرجعون تفسیر قمی مین ہو کہ اس کا مطلب ہو کہ ائمہ دنیا مین پھر آئینگے

ومن يعش عن ذكر الرحمن الخصال مین امیرالمومنینؑ سے منقول ہو کہ جس شخص نے اس سے احکام سیکھنا چھوڑ دیا جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا تھا اس کے لئے خدا نے ایک شیطان مقرر کر دیا ہے پس وہی ساتھی رہے گا دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی۔

حتى اذا جاءنا تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ دونون آیتین یعنی اُتری تھین جاءانا سے مراد ہے اول وثانی (ابوبکرؓ خلیفہ اول و عمرؓ خلیفہ ثانی) جب انمین کا ایک دوسرے کو دیکھے گا تو یہ کہے گا یالیت بینی و بینك الخ پس خدا اپنے نبیؐ سے فرمائے گا کہ تم اول وثانی (ابوبکرؓ و عمرؓ) سے اور انکے پیرووُن سے کہدو کہ جب تم آل محمدؐ پر اُن کے حق کے بارے مین ظلم کر چکے ہو تو یہ تمھاری حسرت آج تمکو کوئی نفع نہ پہونچاوے گی اور عذاب مین تم ضرور ایک دوسرے کے شریک رہوگے۔ ح ۳ ص۸۵

فانا منهم منتقمون تفسیر مجمع البیان مین روایت کی گئی ہے کہ جب رسولخداؐ نے وہ کچھ خواب مین دیکھا جو انکی امت پر انکے بعد ہونیوالا تھا تو آنحضرتؐ اُس دن سے چُپ چُپ رہے اور کبھی نہ ہنسے یہان تک کہ دنیا سے کوچ فرمایا۔ اسی تفسیر مین جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہین حجۃ الوداع کے موقعہ پر منا کے مقام مین رسولخداؐ کے پاس سب سے زیادہ مین قریب تھا۔ آنحضرتؐ نے لوگون سے فرمایا کہ تم سے اُس حالت مین ملاقات کرونگا کہ تم میرے بعد کافر ہوجاؤگے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے اور خدا کی قسم اگر تم ایسا کروگے تو تم مجھکو اُس گروہ مین پاؤگے جو تمکو مارے گا۔ پھر پس پشت نظر فرمائی اور تین مرتبہ فرمایا کہ علیؑ تم کو مارینگے پس ہم دیکھ رہے تھے

کہ گویا جبرئیلؑ آنحضرتؐ کو اشارہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہی خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ح ۱۲ ص ۸۵ؔ

انک علی صراط مستقیم ترجمہ مقبول۔ بیشک تم راہ راست پر ہو (خطاب رسولخداؐ سے ہے) تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ تم ولایت علیؑ پر قائم ہو اور علیؑ صراط مستقیم ہیں۔ ح ۱۲ ص ۸۶ؔ

وانہ لذکر لک ترجمہ مقبول۔ اور یہ ضرور تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے۔ ۱۲

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ہم بھی آنحضرتؐ کی قوم میں اور ہم ہی سے سوال کیا جائے گا۔ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے اس آیت میں ہم کو قرار دیا ہے۔ ح ۱۲ ص ۸۶ؔ

ولما ضرب ابن مریم مثلا تفسیر قمی میں سلمانؓ فارسی سے منقول ہے کہ رسولخداؐ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر میں تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس جو لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہیں سے کوئی اٹھکر باہر گیا کہ آنے والا وہی بنجائے مگر امیرالمومنینؑ تشریف لائے تو ایک شخص نے اپنے خاص خاص یاروں سے کہا کہ محمدؐ کا ہمیں علیؑ کو فضیلت دینے سے پیٹ ہی نہیں بھرتا یہاں تک کہ انکو عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی تشبیہ دیدی واللہ علیؑ سے تو بت ہی افضل ہیں جنھیں ہم زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔ پس اللہ نے اسی مجلس میں یہ آیتیں نازل فرمائیں اس میں یضحون تھا مگر بدل کر یاروں نے یصدون کر دیا۔ ان کے بعد لفظ علی تھا جس کو ان ہو بنا دیا۔ ص ۸۶ؔ ح ۱۲

یصدون معانی الاخبار میں رسولخداؐ سے یصدون کے معنی یضحکون منقول ہیں۔ ح ۱۲ ص ۸۶ؔ

وانہ لعلم للساعۃ تفسیر قمی میں ہے کہ خدا نے پھر امیرالمومنینؑ کی منزلت کا ذکر فرمایا

یہان صراط مستقیم سے مراد امیرالمومنینؑ ہین۔ ص۵۸۳ ج۱

ولایصدنکم الشیطان تفسیر قمی مین ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) تم کو ولایت امیرالمومنینؑ کی محبت سے باز نہ رکھے۔ ج۲

الا المتقین کافی مین ہو کہ امام صادقؑ نے اس آیت کو پڑہا اور فرمایا کہ واللہ اس آیت مین خدا نے اے شیعو تمہارے سوا اور کسی کو مراد نہین لیا۔ اور مصباح الشریعۃ مین امام صادقؑ سے منقول ہو .... میرا گمان یہ ہے کہ جو شخص ہمارے اس زمانہ مین بے عیب دوست کو تلاش کریگا وہ ہمیشہ بے دوست ہی رہے گا۔ ج۳ ص۵۸۴

ان المجرمین فی عذاب جہنم تفسیر قمی مین ہو کہ یہ دشمنان آل محمدؐ ہونگے۔ ص۵۸۹ ج۳

لقد جئنا کم بالحق تفسیر قمی مین ہو کہ حق سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہو اور یہ پروردگار کا قول ہے۔ ج۳

ولکن اکثرکم تفسیر قمی مین ہو کہ خدا فرماتا ہے کہ تم حق سے یعنی ولایت امیرالمومنینؑ سے نفرت ہی کرتے رہے۔ ج۳ ص۵۸۹

ورسلنا لدیہم یکتبون تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت خبر دیتی ہے اُس معاہدہ کی جو منافقین کے سرگروہون نے کعبہ مین بیٹھکر کیا تھا کہ امر خلافت کو اہلبیت رسولؐ مین نہ جانے دین گے۔ تفسیر صافی مین امام صادقؑ سے بھی یہی مروی ہے۔ ج۱ ص۵۹۰

فانا اول العابدین تفسیر قمی مین ہو کہ مطلب یہ ہے کہ پہلا نفرت کرنے والا۔ احتجاج طبرسی مین امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ اول انکار کرنے والا۔ اور پھر فرمایا کہ اس کا باطن ظاہر کے بالکل ضد ہے۔ ج۲ ص۵۹۰

سورۃ دخان مکیۃ

کل امر حکیم صافی مین ہو کہ شب قدر مین ہر امر کا اندازہ فرمالیا ہے مگر بدا و مشیت

کا حق اُس کو رہتا ہے۔ ج ۱۲ ط ۹۱،

فما بکت علیہم السماء تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ یحیٰیؑ بن زکریا پر آسمان رویا تھا یا حسینؑ پر روئے گا۔ تفسیر مجمع البیان مین ہو کہ آسمان حسینؑ پر ۴۰ دن تک رویا ہو۔ رونے کی علامت مین فرمایا کہ طلوع و غروب کے وقت بہت ہی زیادہ سُرخی ہوجایا کرتی تھی۔ المناقب مین ہو کہ آسمان امام حسینؑ پر ۴۰ دن خون سے رویا۔ امام صاحب الزمان سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ج ۱۲ ص ۹۳،

الا من رحم الله کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ واللہ وہ ہم ہین۔ جس کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا ہو اور ہم اپنے شیعون کے کام آئینگے۔ اور نیز فرمایا کہ واللہ بجز امیر المومنینؑ اور اُن کے شیعون کے اور کسی کو مستثنیٰ نہین فرمایا۔ تفسیر قمی مین ہے کہ پھر اللہ نے ان لوگون کو مستثنیٰ فرما دیا۔ جو آل محمدؐ سے محبت رکھنے والے ہین۔ ج ۱۲ ط ۹۴،

زوجناهم بحور عين کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ جب جنتی جنت مین داخل کردیے جائینگے تو پروردگار عالم علیؑ مرتضیٰ کو بھیجیگا کہ وہ اہل جنت کا حوران بہشتی سے تزویج کردین پس علیؑ جنت مین شادیون کا کام خدا کی طرف سے نیابتًا انجام دینگے اور یہ علی مرتضیٰ کی خاص منزلت ہو۔ ص ۹۴، ج ۵

سورۃ الجاثیۃ (مکیۃ)

قل للذين امنوا يغفروا تفسیر قمی مین ہو کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا ائمہؑ برحق سے فرماتا ہے کہ تم ائمہ جور کے بارے مین بد دعا نہ کرو۔ تاکہ خدا انکی بدعملی کی سزا خود ہی دیدے۔ ص ۹۵، ج ۱۲

من اتخذ الهه هواه تفسیر قمی مین ہو کہ بعد رسولِ خداؐ اس کے معنی آنحضرتؐ کے اصحاب مین اس شان سے جاری رہے کہ انھون نے حق امیر المومنینؑ غصب کیا۔ اور اپنی

خواہش نفسانی سے یار لوگون کو امام مقرر کیا یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ان کو۔ ص۹۵ ج ۲
و مایھلکنا الا الدھر ۔ تفسیر قمی مین ہو کہ جنہون نے بعد رسولخدا امیر المومنین اور
اہلبیت رسول کے بارے مین کیا جو کچھ کیا کہ انکا ایمان تلوار کے خوف سے اور دل کی للچ
سے محض اقرار ہی اقرار تھا تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ دہر کو برا نہ کہو
اسلئے کہ دہر خود اللہ ہے اور ان امور کا اصلی فاعل تو خدا ہو۔ ص۹۵ ج ۲
انا کنا نستنسخ کافی اور تفسیر قمی مین ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ نوشتہ تو
نہ کبھی بولا ہے نہ بولے گا ہان رسولخدا نوشتہ کو دیکھکر نطق فرماتے تھے۔ اور فرمایا یہ نطق
نہ تھا بلکہ جبرئیل تو رسولخدا پر نطق لیکر آئے تھے مگر تحریف کر دی گئی۔ ج ۲ ص۹۵
انا کنا نستنسخ کافی اور تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے اس کی تفسیر وارد ہے۔
ملاحظہ ہو حاشیہ ج ۲ ص۹۹، مگر اللہ نے ہدایت و مشیت و توفیق و سلب توفیق سب اپنے
اختیار مین رکھا۔

الیوم ننسٰکم آیات اللہ ھزوا تفسیر قمی میں ہو کہ آیات اللہ ائمہ معصومینؑ ہین اور ان مجرمین
سے جو جہنم میں ہونگے خدا سوال کریگا کہ آیا تم لوگ اپنے ائمہ کی تکذیب کرتے تھے اور انھین
کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ص۹۸ ج ۲

ولا ھم یستعتبون تفسیر قمی مین ہو کہ نہ وہ خدا کا جواب دے سکین گے اور نہ ان کا
کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ ص۹۸ ج ۲

سورۃ الاحقاف مکیہ

ایتونی بکتاب من قبل کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ کتاب سے مراد توریت و انجیل اور
آثارۃ من علم سے انبیاء اور اوصیاء کا علم مراد ہے۔ ص۹۸ ج ۲
الا ما یوحی الی تفسیر برہان میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت

یون اتری ہے اِلیّ کے بعد تھا فی عَلِی یعنی علیؑ کے بارے مین جو وحی میری طرف کیجاتی ہے مین اُسی کی پیروی کرتا ہون۔ ح پ ۱ ص ۸۰۲

وشھد شاھِدٌ تفسیر قمی مین ہے کہ اس شاہد سے مراد امیرالمومنینؑ ہین۔ ح پ ۱ ص ۸۰۲

ثم استقاموا تفسیر قمی مین ہے کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ ولایت امیرالمومنینؑ پر قائم رہے۔ ح پ ۱ ص ۸۰۳

ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے انسان کو اُسکے والدین کے حق مین احسان کرنے کا حکم دیا ہے ۱۲

کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب فاطمہ زہراؑ کے حمل مین امام حسینؑ تھے تو اس حمل کے زمانہ مین جبرئیلؑ نے قتل حسینؑ کی خبر دی پس یہ سنکر حضرت فاطمہ کو اس حمل سے بھی رنج ہوا۔ اور وضع حمل سے بھی۔ وقت ولادت اسی امام مقتول و مظلوم کے بارے مین یہ آیت نازل ہوئی۔ ح پ ۱ ص ۸۰۳ پورا حاشیہ ملاحظہ طلب ہے۔

والذی قال لوالدیہ تفسیر قمی مین اور تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ یہ آیت عبدالرحمن ابن ابی بکر کے بارے مین ہے اور ایک قول کے بموجب خود ابوبکر کے بارے مین قبل اس کے کہ وہ اسلام مین داخل ہوے ہون۔ ح پ ۱ ص ۸۰۴

قالوا یا قومنا تفسیر قمی مین ہے کہ رسولخداؐ نے امیرالمومنینؑ کو حکم دیا کہ جنون کو علم پڑھائین اور فقہ سکھائین پس انہین مومن بھی ہین۔ کافر بھی یہود بھی۔ نصاریٰ بھی مجوس بھی اور ناصبی بھی ہین۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ جنت و جہنم کے مابین کچھ مقامات ایسے بنائے ہین کہ جنمین مومن جنات اور گنہگار شیعہ رکھے جائینگے۔ ص ۸۰۶ ح پ ۱

اولوالعزم من الرسل کافی و علل الشرائع مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ پیغمبر اولوالعزم اسلئے کہے گئے کہ اللہ نے اُن کو رسولخدا اور اُنکے بعد والے اوصیاء خصوصًا حضرت مہدیؑ اور اُن کی سیرت کے بارے مین اطلاع دی ہے پس ان سب نے اُنکی بزرگی کو تسلیم کیا اور

اقرار کر لیا کہ ہم اسی پر ثابت قدم رہینگے۔ منہج ۱

سورۂ محمدؐ مدنیہ

الذین کفروا تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت رسولخدا کے ان اصحاب کے بارے مین نازل ہوئی جو بعد آنحضرت کے مرتد ہو گئے تھے اور اُنکے اہلبیت کا حق غصب کرتے تھے پس امیر المومنینؑ کی ولایت سے خود بھی باز رہے اور لوگون کو بھی روکتے تھے رسولخدا کی بیعت مین جو جہاد وغیرہ ونصرت وہ کر چکے تھے وہ سب باطل ہو گئی۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے بعد وفات رسول خدا مسجد رسولؐ مین جبکہ بہت سے آدمی جمع تھے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ابن عباسؓ نے عرض کی کہ یا امیر المومنینؑ یہ جو کچھ آپنے فرمایا کیون فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ مین نے قرآن کی ایک آیت پڑھی ہے ابن عباسؓ نے عرض کی آپنے امر خلافت ہی کے متعلق تو فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ ہان اللہ اپنی کتاب مین ارشاد فرماتا ہے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ الخ جو کچھ تمکو آل رسولؐ دین وہ لیلو۔ اور جس سے تم کو باز رکھین باز رہو۔ ابن عباس آیا تم رسول خدا کے بارے مین یہ گواہی دیتے ہو کہ انھون نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا۔ عرض کی مین نے تو رسولخدا کو سوائے آپ کے بارے مین اور کسی کے حق مین وصیت بھی کرتے نہین سنا۔ فرمایا کہ پھر تمنے مجھ سے بیعت کیون نہین کی عرض کی لوگون نے ابوبکرؓ پر اجتماع کر لیا اور مین بھی انمین سے ایک ہو گیا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جیسے بچھڑا پوجنے والون نے بچھڑے پر اجتماع کر لیا تھا۔ پھر چند آیتین تلاوت فرمائین بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اصلی تنزیل یون ہوئی تھی۔ علی محمد کے بعد نے علی تھا یعنی علیؑ کے بارے مین جو محمدؐ پر نازل کیا گیا۔ منہج

کفر عنھم تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت ابوذر سلمان و عمار و مقداد کے بارے مین نازل ہوئی جنھون نے عہد شکنی نہین کی یعنی محمدؐ پر جو ولایت امیر المومنینؑ اللہ نے نازل کی تھی بیت

قدم رہے۔ ح ۳

کفروا واتبعوا الباطل تفسیر صافی مین ہے کہ اس سے مطلب وہ لوگ ہین جنھون نے رسولخدا

اور امیر المومنینؑ کے دشمنون کا اتباع کیا۔ ح ۴

اتبعوا الحق تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ محمدؐ مین ہمارے بارے

مین ایک آیت ہے (جو یہی ہے) اور ایک آیت جو ہمارے دشمنون (اصحاب رسولؐ) کے بارے

مین آئی ہے۔ ح ۷ ص ۵۰۸

ان تنصروا اللہ تفسیر صافی مین ہے کہ اگر تم .... اور رسول اللہ کے وصی

کی نصرت کروگے۔ ح ۱ ص ۵۰۹

بانھم کرھوا ما انزل اللہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین اس آیت

کو یون لائے تھے ما انزل اللہ کے بعد تھا فی علی مگر مرتدین نے نام اڑا دیا پس اس کا نتیجہ

بھگتین یعنی انکے اعمال اکارت کرے گا۔ ح ۲ ص ۵۰۹

للکفرین امثالھا تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہوگئے اور

علیؑ کے بارے مین جو کچھ نازل کیا گیا تھا اس سے متنفر رہے۔ تو انکو ہلاکت عذاب ویساہی

دیا جائے گا جیسا پہلی امتون کو دیا جا چکا ہے۔ ح ۵ ص ۵۰۹

بان اللہ مولی الذین امنوا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جو

امامت امیر المومنینؑ پر قائم رہے تفسیر صافی مین ہے کہ انکے دشمنون کے برخلاف ان کی

نصرت کرنے والا۔ ح ۶ ص ۵۰۹

افمن کان علی بینتہ من ربہ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین امیر المومنینؑ ح ۱ کلام

کمن زین لہ تفسیر صافی مین ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے امیر المومنینؑ

کا حق غصب کیا تھا تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد منافق

ہین۔ حاشیہ ۲ ص ۵۱۰

فقد جاء اشراطها الخصال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جبکہ نجوم پر لوگون کا ایمان ہوگا اور قضا و قدر کو جھٹلائینگے

فصل عسیتم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک موقعہ پر عمرؓ ابن الخطاب نے امیرالمومنینؑ سے ملاقات کی کہ آپ ہی ہین جو آیت بایکم المفتون پڑھ پڑھ کر مجھ پر اور میرے یار ابوبکرؓ پر طعن فرماتے ہین حضرت نے فرمایا فقط یہی نہین بلکہ کیا مین تجھے ایسی آیت کی خبر نہ دون جو بنی امیہ کے بارے مین نازل ہوئی اور آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اُس ملعون نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہین۔ بنی امیہ تو قرابت کی رعایت تم سے زیادہ کرتے ہین۔ لیکن تم کو تو بنی تیم بنی عدی اور بنی امیہ کی دشمنی کے سوا کچھ آتا ہی نہین۔ ج ۳ ص ۱۱۰

ان الذین ارتدوا علی ادبارھم کافی مین امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ فلان اور فلان (مراد شیخین) ابوبکرؓ و عمرؓ۔ امیرالمومنینؑ کی ولایت ترک کرنے مین ایمان سے پھر گئے۔ اور پھر فرمایا کہ واللہ یہ آیت ان دونون کے اور ان دونون کے پیروؤن کے بارے مین نازل ہوئی۔ اور اس کا ثبوت اسکے بعد کی آیت ذالک بانہم قالوا للذین کرہوا ما نزل اللہ کے بعد فی علیؑ تھا۔ یعنی ولایت امیرالمومنینؑ کو واجب کرنے مین جو کچھ خدا نے نازل کیا تھا اُس سے کراہت رکھنے والے یہ دونون (ابوبکرؓ و عمرؓ) اور اُنکے خاص یار ابوعبیدہ بن جراح تھے جو اُنکے کاتب بھی تھے اور انھون نے بنی امیہ سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ امر خلافت بعد رسولؐ خدا کے اہلبیت مین نہ جانے پائے اور وہ ہم کو خمس مین سے کچھ نہ دیا کرین اور انھون نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم خمس دیا کرینگے تو یہ پھر کسی چیز کے محتاج نہونگے اور اس بات کی کہ امر خلافت انکو نہ پہونچے کچھ بھی پرواہ نہ کرینگے پس بنی امیہ نے جواب مین یہ کہا کہ جن باتون کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو بعض مین تو ہم تمھاری اطاعت کرینگے یعنی خمس مین سے ہم اہلبیت کو کچھ نہ دینگے

کرینگے چنانچہ اللہ نے اس مشورہ کے بارے مین یہ آیتین نازل فرمائین - ح پ ۲۶ ع ۱۲ ع
الشیطٰن سوّل لھم تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہان الشیطان سے
مراد حضرت ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) ح ۲۶

بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ روضۃ الواعظین مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان
لوگون نے امیر المومنینؑ کی جس کی ولایت کا خدا نے حکم دیا تھا - بہت سے موقعون
پر نصرت کی ہے خصوصًا بدر حنین بطن نخلہ - عرفہ حج حجفہ - غدیر خم تفسیر قمی مین
ہے کہ اس سے مراد ہین فلان فلان فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی دوستی خصوصًا اور امیر
المومنینؑ پر ظلم کرنے والون کی دوستی عمومًا - ح پ ۲۶

فی لحن القول تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ اس سے مراد ہے اُن لوگون کا علیؑ
ابن ابی طالب سے بغض رکھنا اور نیز یہ بھی فرمایا کہ ہم زمانہ رسولؐ مین منافق کو اس
طرح پہچان لیتے تھے کہ وہ علیؑ سے بغض رکھا کرتے تھے اور ایسی ہی روایت جابر
بن عبد اللہ انصاری سے بھی منقول ہے پھر عبادہ بن صامت سے بھی منقول ہے کہ ہم اپنی
اولاد کی تفتیش علیؑ کی محبت سے کیا کرتے جب ہم کسی کو پاتے کہ وہ علی کو دوست نہین رکھتا تو
ہم سمجھ لیتے تھے کہ اس کی ولادت صحیح نہین ہے - انھین سے منقول ہے کہ اس آیت کے
نزول کے بعد زمانہ رسولؐ مین کوئی منافق پوشیدہ نہین رہا - ح پ ۵ ع ۱۲

عن سبیل اللہ تفسیر قمی مین ہے کہ سبیل اللہ سے مراد امیر المومنینؑ ہین - ح ۱ ع ۱۳
وان تتولوا تفسیر قمی مین ہے کہ اگر تم ولایت علیؑ سے روگردان ہو جاؤ گے ع ۱۸
یستبدل قومًا غیرکم تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اے گروہ
عرب اگر تم روگردان ہو جاؤ گے تو اللہ تمھارے بدلے اور دن کو سامنے لائے گا یعنی مفتوحہ
قومون مین سے اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے اعتقادی قومون مین اس سے بہتر لے آیا پھر اسی کتاب مین ہے کہ رسول خدا
کے پہلو مین سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا نے ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس کی قوم سے

اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا مین ہوگا تو فارس کے کچھ لوگ اُسے اتار لائینگے۔ ملاہ ح ۷
ثم لا یکونوا امثالکم تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمنی کرنے مین
اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے مین وہ تمھارے جیسے نہونگے۔ ملاہ ح ۳

سورۃ الفتح مدینہ

انا فتحنا تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت
منافقون کا نفاق اچھی طرح کھل گیا۔ ان سب کا سرگروہ عمرؓ ابن الخطاب تھا۔ ملاہ ح ۲
لیغفر لک اللہ تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے اس کا مطلب
دریافت کیا گیا۔ فرمایا آنحضرتؐ نے کچھ گناہ نہین کیا تھا بلکہ خدا نے آنحضرتؐ کو انکے
شیعون کے گناہون کا ذمہ دار ٹھیرایا تھا۔ اور پھر آنحضرتؐ کی خاطر سے انکو بخشدیا۔ اور
العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ قریش کے نزدیک رسول خداؐ سب سے زیادہ گنہگار
تھے توحید کی دعوت دینے کی وجہ سے اس پر یہ آیت اللہ نے نازل فرمائی کہ جو بھی تمھارے
گناہ مشرکین مکہ کی نگاہون مین تھے وہ سب بخشدیے گئے۔ ملاہ ح ۵

لقد رضی اللہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امیرالمومنینؑ نے معاویہ
ملعون کو لکھا تھا کہ جن لوگون نے درخت کے نیچے رسول خداؐ سے بیعت کی تھی مین سے
پہلا مین تھا۔ ملاہ ح ۱۱

لو تزیلوا امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ امیرالمومنینؑ مین قوت
دفاعی تھی تو انھون نے غاصبین (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) سے انتقام کیون نہین لیا۔ آپ نے
فرمایا کہ قوت تو تھی مگر خدا کی یہی آیت مانع تھی۔ اور امیرالمومنینؑ ایسے نہ تھے کہ ان کا فرون
کے صلب مین جو مومن پیدا ہونے والے تھے ودیعت تھے انکو ضائع کرتے جب تک کہ وہ
پیدا نہ ہو لین اور جب انکے صلب سے وہ پیدا ہو چکے تو پھر خدا نے جسکو مناسب سمجھا انپر

مسلط فرما دیا اُس نے انھین کو قتل کر دیا۔ اور اسی طرح قائم آل محمد اُس وقت تک ظاہر نہ ہون گے جب تک کہ ذکی کل مومنین کا فرون اور منافقون کے صلب سے باہر نہ آجائین۔

وکلمتہ التقوی المجالس مین رسول خدا سے منقول ہے کہ فرمایا علیؑ ہدایت کا جھنڈا ہے اور میرے دوستون کا پیشوا ہے اور جو میری اطاعت کرنیوالے ہیں انکا نور ہے۔ اور یہی وہ کلمہ ہے جو متقیون کے لئے لازم کردیا ہے۔ التوحید مین ہے کہ امیر المومنینؑ نے اپنے خطبہ مین بھی فرمایا۔ الاکمال مین امام رضاؑ سے بھی منقول ہی۔ صفحہ ۸۲ ج ۱

لیظھرہ علی الدین کلہ تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد وہ امام ہے جسے خدا ظاہر فرما کے اپنے دین کا حاکم مقرر فرماوے گا۔ یہ وہ آیت ہے جس کی تاویل تنزیل کے بعد ظاہر ہوگی۔

محمد الرسول اللہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے بارے مین نازل ہوئی۔ کیونکہ توریت و انجیل و زبور مین آنحضرتؐ اور انکے صحاب کے حالات درج تھے۔ قول مترجم مولوی مقبول احمد صاحب پرست لفظ اصحاب دیکھکر بیجا خوشی نہ کرین اسلئے کہ صحاب منافقین کو ان صفتون سے جن کا اس آیت مین ذکر ہے کوئی بہرہ نہ تھا۔ یہ صرف اصحاب مومن کا ذکر ہے۔ صفحہ ۳۲ ج ۵

وعد اللہ الذین آمنوا امالی مین رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ قیامت مین منادی کی جائے گی کہ سید المومنین اور جو اُن کے ساتھ رسولؐ خدا پر ایمان لانیوالے ہین وہ کھڑے ہوجائین تو امیر المومنینؑ کھڑے ہوجائین گے۔ اللہ وہ نور کا علم اُن کو عطا فرمائے گا جسکے نیچے تمام سابقین اولین مہاجرین و انصار جمع ہون گے۔ کوئی غیر اُن کے ساتھ نہ مل سکے گا۔ پھر ایک نور کا منبر جانب رب العزت قائم کیا جائے گا اُسپر علی مرتضےٰ جلوس فرمائینگے اور لوگ ایک ایک کر کے اُن حضرتؑ کے سامنے پیش کئے جائین گے اور وہ ہر ایک کو اسکا اجر اور اُس کا نور عطا فرماتے جائین گے۔ پھر علیؑ جنت مین جائینگے اور انکے ساتھ وہ لوگ۔ پھر آپ اپنے منبر کی طرف لوٹ آئین گے۔ اور کچھ اور قومین لیجائین گے انھین کی شان

مین والذین آمنوا آیاہے اور جنھون نے ولایت علیؑ اور حقوق امیرالمومنینؑ کا انکار کیا اور اُن کو جھٹلایا۔ اُنکی شان مین والذین کفروا و کذبوا آیا ہے۔ ح ۱ ص ۲۱

سورۃ الحجرات مدینہ

ان جاءکم فاسق تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت عائشہؓ کے بارے مین نازل ہوئی جبکہ اُس نے ام المومنین ماریہ قبطیہ پر الزام لگایا تھا اور انکو جریح قبطی کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول خدا نے جریح کے قتل کا حکم دیا تاکہ عائشہؓ کا جھوٹ کھلجائے۔ ح ۲ ص ۲۲

احتجاج طبرسی مین امام حسنؑ سے منقول ہے کہ آپ نے ولید بن عقبہ سے فرمایا تھا کہ خدا نے اس آیت مین تجکو فاسق فرمایا ہے۔

حبب الیکم الایمان کافی اور تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت مین ایمان اور زینہ کی ہو ضمیر غائب سے مراد امیرالمومنینؑ مین اور کفر سے مراد ہین حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) اور فسوق سے جناب ثانی (عمر خلیفہ ثانی) اور عصیان سے مسٹر ثالث (عثمان خلیفہ ثالث) ح ۱ ص ۲۳

وان طائفتان کافی۔ تہذیب۔ اور تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت جنگ جمل سے متعلق ہے۔ ح ۱ ص ۲۳

انما المومنون اخوۃ المجالس مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے مواخات قائم کردی اور امیرالمومنینؑ کو اپنا بھائی فرمایا۔ ح ۱

ان یاکل لحم اخیہ میتا الجوامع مین روایت کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ ابوبکر و عمرؓ سے فرمایا تھا کہ تمھارے منہ سے گوشت کھانے کی بو آرہی ہے انھون نے کہا کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا فرمایا کہ تمنے ابھی ابھی اسامہ اور سلمان کا گوشت نہین کھایا تھا جب اُنکی غیبت کی تھی۔

انما المومنون تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ کی شان مین نازل ہوئی۔

ح ۱ ص ۲۴
ح ۱ ص ۲۴

یمنتون علیک تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت بروز خندق عثمان بن عفان کے بارے مین نازل ہوئی جبکہ وہ عمار یاسر کے پاس سے گزر رہا تھا عمار خندق کھود رہے تھے۔ غبار اڑ رہا تھا عثمانؓ نے آستین ناک پر رکھ لی اور گزر گیا۔ عمار نے کہا جو غبار سے بچکر چلے وحکام کا منکر و اہلبیت کا معاند ہو وہ اسکے مانند نہین ہو سکتا جو مسجدون کو آباد رکھے اور نماز پڑھتا رہے اسیر عثمانؓ نے آنحضرت سے بے ادبانہ گفتگو کی اور اللہ نے یہ آیت اتاری اور رسولؐ نے فرمایا کہ جاؤ ہم کو تمھارے اسلام کی ضرورت نہین جاؤ لمبے ہو۔ ص۲۵۸

سورۂ ق مکیہ

ق معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قاف وہ پہاڑ ہے جو زمین کا احاطہ کئے ہوے ہے آسمان کی سبزی اسی سے ہے اور اسی کے ذریعے سے اللہ زمین کو اس روکے ہوے ہے کہ اپنے بسنے والون کو لیکر کسی طرف جھک نہ جائے م۱ ص۲۶۸

وجاءت سکرة الموت بالحق تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی مین ہے کہ ائمہ ہدیٰ فرماتے تھے کہ یہ آیت یون نازل ہوئی تھی سکرت الحق بالموت۔ م۳ ص۲۵۸

منہ تحید تفسیر صافی مین ہو کہ یہ خطاب انسان سے ہو تفسیر قمی مین ہو کہ یہ حضرت اول (ابوبکر خلیفۂ اول) کے بارے مین ہے۔ م۳ ص۲۵۸

وقال قرینہ تفسیر قمی مین ہو کہ اس سے مراد حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) کے شیطان ہین اور وہ جناب ثانی ہین (عمر خلیفہ ثانی) م۳

القیا فی جھنم تفسیر قمی مین ہو کہ یہ خطاب رسول خدا اور علی مرتضےٰ سے ہے اور امام زین العابدین سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ سے رسول خدا نے فرمایا کہ ہم سے اور ہستے خدا فرمائے گا کہ جس جس نے تسے بغض رکھا ہے اور جس نے تمکو جھٹلایا ہے ان کو تم جہنم مین ڈال دو۔ ص۲۵۸ م۳

مناع للخیر تفسیر صافی مین ہے کہ مناع سے مراد ہے ثانی (عمر خلیفہ ثانی) اور خیر سے مراد ہے ولایت علیؑ اور حقوق آل محمدؑ اور جس وقت حضرت اول (ابو بکرؓ) نے ایک نوشتہ لکھا جس کی رو سے فدک فاطمہ کو واپس کیا تو حضرت ثانی نے اس کو روک دیا پس اسی کو خدا نے فرمایا اس آیت میں اسلئے کہ اُس نے یہ لفظ کہے کہ جس نے تمھارے لئے امامت اور خمس کو قرار دیا ہے ہم اسکے منکر ہین۔ صفحہ ۳۲۵ ح ۵

قال قرینہ تفسیر قمی مین ہے کہ شیطان وہ ثانی ہے (عمر خلیفہ ثانی) جو عرض کریگا ربنا الخ جس سے مراد ہے (ابو بکر خلیفہ اول) اور اللہ فرمائے گا لا تختصموا صفحہ ۳۲۹ ح ۱

لمن کان له قلب المعانی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے فرمایا کہ صاحب دل مین ہون اور یہی آیت تلاوت فرمائی ہے۔ صفحہ ۳۳۰ ح ۱

یوم ینادِ المناد تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے یہ مطلب ہے کہ ایک منادی قائم آل محمدؑ اور انکے والد ماجد کا نام لیکر اعلان کرے گا۔ اور اُس کی آواز سب کو یکسان پہونچ جائے گی۔ ح ۵ صفحہ ۳۳۰

الصیحة بالحق تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؑ کی وہ آواز ہے جو آسمان کی طرف سے سُنی جائے گی۔ ح ۶ صفحہ ۳۳۰

ذلك یوم الخروج تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس دن سے مراد رجعت ہے

ذلك حشر علینا تفسیر قمی مین ہے کہ امام نے فرمایا کہ یہ واقعہ رجعت مین پیش آنے والا ہے۔ صفحہ ۳۳۰ ح ۵

سورة الذریت مکیة

یوفك عنه من افك کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امر ولایت مین جو ولایت سے بہک جائے گا وہ جنت سے بھی ہٹا دیا جائے گا۔ ح ۱۲ صفحہ ۳۳۱

وما انتم عمون تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد ہے رجعت۔ الخ صہ ۴۳۲ ح ۱۶

خلقنا زوجین تفسیر برہان مین ایک طولانی حدیث مین امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جن چیزون مین جدائی ہوگئی وہ خود اس بات کو تبلانے والی ہین کہ جدائی ڈالنے والا کون ہے اور جن چیزون مین الفت پیدا ہوگئی ہے وہ بجائے خود تبلاتی ہین کہ اُنمین الفت پیدا کرنے والا کون ہے۔ ح ۱۸ صہ ۴۳۶

فتول عنھم کافی مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جب لوگون نے رسول خدا کو جھٹلایا تو اللہ نے ارادہ فرمایا کہ سوائے علی مرتضیٰ کے کل اہل زمین کو ہلاک کرے اور اپنے اس قول سے ارادہ کا اظہار فرمایا پھر بدا واقع ہوا تو مومن پر رحم فرمایا۔ الخ حاشیہ ۳ صہ ۴۳۴

الا لیعبدون علل الشرایع مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سید الشہدا امام حسینؑ نے فرمایا کہ ہر زمانہ کے لوگون کو اپنے اس زمانہ کے امام کو پہچان لینا جس کی اطاعت اُنپر واجب ہی یہی عبادت خدا ہے۔ صہ ۴۳۵ ح ۱

للذین ظلموا تفسیر صافی مین ہے کہ رسول خدا پر ایک ظلم تکذیب سے کیا اور دوسرا اُن کے اہلبیت کے حقوق غصب کرنے سے۔

تفسیر قمی مین ہی کہ ظلموا سے مراد ہے کہ آل محمدؐ پر ظلم کیا کہ اُن کا حق مار لیا۔ ح ۱۷ صہ ۴۳۵

سورۃ الطور مکیۃ

من عملھم من شیء کافی اور تفسیر قمی مین ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول خدا اور امیر المومنینؑ ہین۔ اور ذریتھم سے ائمہ اور اوصیاء۔ صہ ۴۳۶ ح ۵

للذین ظلموا تفسیر قمی مین ہے کہ ظلموا آل محمد حقھم۔ اس آیت مین وہ لوگ مراد ہین جنھون نے آل محمدؐ کے حق غصب کر لئے۔ صہ ۴۳۹ ح ۱

عذاباً دون ذالک تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہے زمانہ رجعت کا عذاب جو تلوار کے ذریعے دیا جائے گا۔ ح ۲ ص ۳۹

سورۃ النجم مکیۃ

والنجم المجالس مین منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ایک ستارہ طلوع فجر کے ساتھ ٹوٹے گا اور کسی ایک کے گھر مین گرے گا پس جس کے گھر مین گرے گا وہی میرا وصی میرا خلیفہ اور میرے بعد امت کا امام ہوگا۔ پس جیسے ہی فجر کا وقت قریب ہوا تو ہر شخص اپنے ہی گھر مین گرنے کا منتظر تھا۔ مگر جیسے ہی فجر طلوع ہوئی ستارہ ٹوٹ کر علی ابن ابی طالب کے گھر مین گرا پس رسول خدا نے امیر المومنینؑ سے قسم کھا کر فرمایا کہ وصیت و خلافت و امامت تمھارے لئے واجب ہو گئی۔ اسپر منافقین رسولؐ خدا پر اتہام لگانے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ح ۷ ص ۳۹

من ایٰت ربہ الکبریٰ کافی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی آیت نشانی مجھ سے بڑھکر نہین ہے۔ تفسیر قمی مین ہے کہ معراج مین اور سات جگہ پر علیؑ مرتضےٰ ساتھ تھے۔ ح ۲ ص ۴۰

قول مترجم۔ مولوی مقبول احمد صاحب فرماتے ہین کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہے کہ آیتہ الکبریٰ سے مراد امیر المومنینؑ ہین اب یہان لات و منات و عزیٰ کا اشارہ حضرات ثلثہ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی ذات سے کیسا چسپان ہے۔ سمجھنے والے سمجھین۔ غور کرنیوالے غور کرین خوش ہونیوالے خوش ہوں اور جلنے والے جلین۔ ح ۳ ص ۴۰

افرءیت الذی تولیٰ تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ یہ سات آیتین عثمان بن عفان کے بارے مین نازل ہوئین۔ ح ۳ ص ۴۳

والمؤتفکۃ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد بصرہ ہے لشکر عائشہؓ سے

امیر المومنینؑ نے اسی طرح فرمایا تھا یا اھل المؤتفکہ تہ پہلے یہ زمین دو مرتبہ غرق ہو چکی ہے پھر تیسری مرتبہ زمانہ رجعت مین اُلٹ جائے گی ۔ ج ۲ ص ۴۴۳

افمن ھذا الحدیث تعجبون تفسیر مجمع البیان امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جتنی حدیثین اوپر درج ہو چکی ہیں اُنپر تعجب کرتے ہو ہنستے ہو روتے نہیں ۔ ج ۶ ص ۴۴۳

سورۃ القمر مکیۃ

یوم یدع الداع قمی مین ہے کہ جب امام آخر الزمان ظہور فرمائینگے تو لوگون کو حقوق اہلبیت کی طرف بلائینگے جن کا وہ ہمیشہ انکار کرتے تھے ۔ ج ۱ ص ۴۴۴

علل الشرائع مین امام صادقؑ فرماتے ہین بدھ کا دن دوامی منحوس ہے ج ۱ ص ۴۴۴

کذبوا بایٰتنا کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہان آیات سے مراد اوصیا ہین بقدر تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ فرقہ قدریہ کے بارے مین ہے ج ۱

سورۃ رحمن مکیہ

خلق الانسان قمی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ انسان سے مراد ہین امیر المومنینؑ علمہ البیان کا یہ مطلب ہے کہ ان کو ہر اُس چیز کا علم عطا فرمایا ہے جس کی انسان کو ضرورت ہوا کرتی ہے ۔ الشمس والقمر بحسبان سوائے اسکے نہین کہ خدا نے اپنے دونون ملعونون (ابوبکر و عمر) کو مراد لیا ہے .... کیونکہ عوام الناس (اہلسنت) کہتے ہین کہ ابوبکر و عمر اس امت کے سورج اور اس کے نور ہین ۔ فرمایا بس وہی دونون جہنم مین ہین ۔ واللہ آنحضرتؐ نے سوائے ان دونون کے کسی اور کو مراد نہین لیا ہے ۔ اور شجر سے مراد ہین امیر المومنینؑ اور دیگر ائمہ معصومینؑ یسجدان سے مراد وہ ہی دونون عبادت مین ہین والسماء سے مراد ہین رسول خداؐ اور المیزان سے مراد ہین علیؑ مرتضٰے جسکو اپنی مخلوق

کے لئے قائم کر دیا۔ لا تطغوا فی المیزان سے مراد ہے کہ امام کی نافرمانی نہ کرو۔
واقیموا الوزن کے معنی یہ ہیں کہ امام کی اطاعت کئے چلے جاؤ۔ ولا تخسروا المیزان کا
مطلب یہ ہے کہ امام کا حق نہ مارلو اور امام پر ظلم نہ کرو۔ ح ۱۲ ص۴۹

فبای الاء ربکما تکذبان تفسیر قمی میں ہے کہ باطنا فلان وفلان (ابوبکرؓ وعمرؓ) مراد
ہیں کہ تم دونوں ان دونوں نعمتوں نبیؐ اور علیؑ کس کس کا انکار کرتے ہو۔ ح ۱۲ ص۴۹ کافی
میں بھی اسی طرح آیا ہے۔

مرج البحرین تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ علیؑ و فاطمہؑ دو عمیق بحر ہیں
کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے رفیق سے زیادتی نہیں کرتا ویخرج منہما اللولوء
والمرجان سے مراد ہیں حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ۔ ح ۱۲ ص۴۹

ویبقی وجہ ربک تفسیر قمی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ وجہ اللہ ہم ہیں۔
المناقب میں امام صادقؑ اور تفسیر قمی میں امام رضاؑ سے یہی منقول ہے۔ ح ۱۲ ص۴۹

ثقلٰن تفسیر قمی میں ہے کہ امام نے فرمایا کہ ہم اور قرآن مراد ہیں۔ ح ۱۲ ص۵۰

لا یسئل عن ذنبہ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد تم شیعہ ہو بوجہ تولا و تبرا۔ ان سے
قیامت میں سوال نہ کیا جائے گا۔ بشارات الشیعہ میں امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ تم شیعوں
میں دو بھی جہنم میں نہ دکھائی دوگے۔ واللہ بلکہ ایک بھی نہیں اور یہی آیت راوی کے
سوال کے سال بھر کے بعد تلاوت فرمائی۔ مگر اس میں منکم زیادہ فرمایا۔ راوی نے کہا کہ
یہ لفظ تو قرآن میں نہیں ہے فرمایا کہ اس آیت میں ابن اروی عثمانؓ بن عفان نے
تغیر کر دیا ہے۔ ح ۱۲ ص۵۰

فیوخذ بالنواصی والاقدام بصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب
قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے اسوقت وہ پہچان پہچان کر سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار ماریں گے۔ ح ۱۲ ص۵۰
کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کوثر ساق عرش سے نکلا ہے اس نہر کے

کنارے اوصیا اور انکے شیعون کے مکانات ہین اور اس نہر کے دونون کنارون پر لونڈیان اُگ کر پیدا ہون گی کہ اگر ان سے ایک اوکھاڑی جائین گی تو بجاے اسکے دوسری اُگ آئے گی۔ ح ۲ ص ۹۵۱

ذی الجلال والاکرام تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اس کی تفسیر مین وارد ہے کہ جلال خدا اور کرامت خدا ہم ہین اسلئے کہ اُس نے بندون کا ہماری اطاعت اور ہماری محبت کے باعث اکرام فرمایا ہے۔ ح ۲ ص ۹۵۱

سورۃ الواقعہ مکیہ

السّٰبقون السابقون امالی میں رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ انسے مراد علیؑ اور انکے شیعہ۔ وہی سابقون یعنی جنت کی طرف سبقت کرنے والے۔ وہی مقربون یعنی بارگاہ خدا مین اعزاز کے سبب تقرب خاص رکھنے والے ہین۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ والد ماجد نے کچھ شیعون سے یہ فرمایا کہ تم اللہ کے شیعہ ہو اور تم اللہ کے مددگار رہو اور تم دنیا مین بھی سبقت کرنیوالے ہو اور آخرت مین بھی۔ یعنی دنیا مین ہماری ولایت کی طرف اور آخرت مین جنت کی طرف۔ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ سابقون مین سے ایک علیؑ ہین۔ ح ۲ ص ۹۵۱

اصحاب الیمین تفسیر قمی مین ہے کہ الیمین علیؑ مرتضےٰ ہین اور اصحاب الیمین شیعان علیؑ امیر المومنینؑ۔ ح ۲ ص ۹۵۴

طلح تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امیر المومنینؑ کے سامنے طلح پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ طلح کا کیا موقع ہے دراصل یہ طلع تھا عرض کیا گیا کہ آپ بدل کیون نہین دیتے فرمایا کہ ائمہ مین یہ حق صرف صاحب الامر کا ہے وہی لوگون سے اس طرح قرآن پڑھوائین گے جیسا رسولؐ خدا پر اُترا تھا۔ صافی مین امام صادقؑ سے یہی منقول ہے۔ ح ۲ ص ۹۵۴

فاکھۃ کثیرۃ تفسیر قمی مین ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب مین جنت مین پہونچا تو دیکھا درخت طوبیٰ کو کہ اس کی جڑ علی مرتضےٰ کے گھر مین ہے اور شاخین ہر ایک محل و مقام مین۔ ح ۵ ص۵۴۴

ثلۃ من الاولین تفسیر قمی مین امام صادقؑ نے فرمایا کہ اولین مین خرقیل مومن آل فرعون اور آخرین مین علیؑ ہین۔ ح ۶ ص۵۴۴

اصحاب الشمال تفسیر قمی مین ہے کہ شمال سے مراد ہین دشمنان آل محمدؐ (ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ) اور اصحاب الشمال سے سب انکے یار (یاری) کا دم بھرنے والے۔ ح ۷ ص۵۴۴

فسبح باسم ربک العظیم تفسیر مجمع البیان اور الفقیہ مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اس ذکر کو تم اپنے رکوع کے لئے قرار دو۔ ح ۵ ص۵۴۶

لا یمسہ الا المطھرون احتجاج طبرسی مین ہے کہ جب عمرؓ ابوبکرؓ کی طرف سے خلیفہ بنایا گیا تو اُس نے امیرالمومنینؑ سے درخواست کی کہ وہ حضرت اپنا قرآن عوام الناس کو دیدین تاکہ ان لوگون مین جو قرآن رائج تھا اُس سے ملا کر دیکھ لین اُن حضرت سے گفتگو ان لفظون مین کی۔

اے ابوالحسن اگر آپ مناسب جانین تو وہ قرآن لے آئین جو ابوبکرؓ کے سامنے لائے تھے تاکہ ہم سب کا اس پر اتباع ہو جائے حضرت نے فرمایا افسوس اب اُس کے ملنے کا تمہارے لئے موقع نہین ہے مین ابوبکرؓ کے پاس اس کو اسلئے لایا تھا کہ تم پر حجت ہو سکے اور تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔ نہ یہ کہہ سکو کہ آپ ہمارے پاس لائے نہ تھے ورنہ جو قرآن ہمارے پاس ہے اُسے تو سوائے مطہرون کے یعنی اُن اوصیا کے جو میری اولاد مین ہونگے اور کوئی چھو بھی نہین سکتا۔ عمرؓ نے کہا کہ آیا اسکے اظہار کا کوئی وقت بھی نہین ہے حضرت نے فرمایا ہان معین ہے جب میری اولاد مین سے قائم آل محمدؐ قائم ہونگے وہ اس کو ظاہر بھی کرینگے اور سب لوگون کو اس پر

چلائین گے۔ ح ۱۲ ص ۵۵۷

تفسیر قمی مین ہے کہ امیر المومنینؑ تجعلون رزقکم کو شکرکم پڑھتے تھے اور فرمایا کہ آنحضرتؐ اسی طرح تلاوت فرماتے تھے۔ امام صادقؑ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ح ۲

سلام لک من اصحاب الیمین کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولخداؐ نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ یا علیؑ اصحاب الیمین تمھارے شیعہ ہین اور سلام لک کے یہ معنی ہین کہ تمھاری اولاد کو وہ قتل نہ کرینگے۔ ح ۶ ص ۵۵۷

ضالین تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین دشمنان آل محمدؐ۔ ح ۲ ص ۵۵۸

سگ زرد برادر شغال یعنی یہی مشرک بھی ہین توحید و رسالت و امامت مین۔

سورۂ حدید مدینہ

من الظلمات الی النور تفسیر برہان مین بروایت مناقب ابن شہر آشوب امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور ایمان سے مراد ہے ولایت امیر المومنینؑ۔ ح ۲ ص ۵۵۹

قرضا حسنا تفسیر قمی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب زمانہ نافرمانون کا ہو تو امام کا حق انکو پہونچا دو۔ امام صادقؑ سے بھی یہی منقول ہے کہ اللہ کا جو کچھ حق ہے وہ اُس کے ولی کو پہونچتا ہے۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک درم جو امام کی خدمت مین پہونچتا ہے وہ وزن مین کوہ اُحد سے بھی زیادہ ہے۔ ح ۲ ص ۵۵۹

یسعیٰ نورھم تفسیر برہان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مومنینؑ کے اامون کا نور مومنین کے آگے اور اُن کے داہنے ہاتھ کی طرف دوڑتا جاتا ہوگا یہان تک کہ جنت مین وہ سب اپنے گھرون مین جا اُترینگے۔ نیز جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے منقول ہے کہ رسولخداؐ نے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ یہ جبرئیل امین موجود ہین خدا کی طرف سے تم کو خوشخبری دیتے ہین کہ اُس نے تمھارے شیعون اور تمھارے دوستون کو سات باتین عطا فرمائی

ہین ۔موت کے وقت سہولت تنہائی کے وقت موانست ظلمت قبر کے وقت نور پریشانی کیوقت امن ۔ اعمال کی جانچ کے وقت کفایت کافی ہونا ۔ صراط سے بآسانی گزر جانا ۔ سب آدمیون سے پہلے جنت مین پہونچ جانا ۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی ۔ ح ۱ ص۹۶

لہ باقی تفسیر برہان مین ہے کہ امیرالمومنین نے فرمایا کہ اصحاب رسول خدا مین سے جو احادیث کے یاد رکھنے والے ہین وہ اس بات کو خوب جانتے ہین کہ اصحاب رسول خدا مین سے ایک شخص بھی ایسا نہین ہے جس کی کوئی منقبت ہو اور مین اُس منقبت مین شریک اور اس سے افضل نہون اور میرے ستر منقبتین ایسی ہین جس مین کوئی دوسرا شریک نہین پھر آپنے سکوت فرمایا ۔ از انجملہ تینوین یہ تھی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میری اُمت قیامت کے دن پانچ جھنڈون کے نیچے محشور ہوگی ۔ پہلا جھنڈا جو میرے پاس پہونچیگا وہ اس امت کے فرعون کا ہوگا اور وہ معاویہ ہے ۔ دوسرا اس امت کے سامری کا ہوگا وہ عمرو ابن العاص ہے ۔ تیسرا اس امت کے جاثلیق کا ہوگا وہ ابوموسیٰ اشعری ہے ۔ چوتھا ابواعور اسلمی کا ہوگا ۔ اور پانچوان اے علی تمھارا علم ہوگا جس کے نیچے مومنین ہون گے اور تم اُن کے امام ہوگے .... اور وہ میرے شیعہ ہون گے اور وہ لوگ جو مجھ سے تولا رکھتے تھے اور میرے ساتھ ہوکر گروہ باغی سے لڑتے تھے اور باب الرحمۃ میرے ہی شیعہ ہین بس میرا گروہ اور میرے شیعہ حوض کوثر پر پہونچین گے اور مین اپنے دشمنون کو حوض سے ہٹا کر بھگا دون گا ۔ نیز منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین کہ دو فصیل مین ہون اور وہ دروازہ علی ہین ۔ ح ۲ ص۹۶

اولوا الکتاب من قبل الاکمال مین امام صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد کی شان مین نازل ہوئی ۔ صافی مین بھی یہی ہے ۔ ح ۱ ص۹۶

یحی الارض بعد موتھا الاکمال مین امام باقر سے منقول ہے کہ خدا زمین کو قائم آل محمد کے ذریعے سے زندہ کریگا ۔ ح ۱ ص۹۶

ونناك هم الصدّيقون والشهداء مجالس المومنین مین امام حسینؑ سے منقول ہو کہ ہمارے شیعون مین سے ایک بھی ایسا نہین ہو کہ جو صدیق اور شہید نہو اور اسی آیت پر استدلال فرمایا۔ معترض کے جواب مین انتصار مین امیرالمومنینؑ سے بھی یہی منقول ہے وجہ اسکی یہ ہو کہ ہم سے دوستی کی اور ہمارے دشمنون سے دشمنی۔ تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اپنے شیعون سے فرماتے ہین۔ واللہ تم مین سے ہر شخص مثل اس کے ہے جو کہ قائم آل محمد کی معیت مین تلوار سے جہاد کرے نیوالا ہو اور وہ ایسا ہی ہے گویا رسولؐ خدا کی حمایت او حفاظت مین شہید ہو جاے اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ ط ۱۲ ح ۲

لکیلا تاسوا تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت ابوبکرؓ اور اُسکے یارون کے بارے مین نازل ہوئی ہو مطلب یہ ہو کہ علیؑ ابن ابی طالب جن جن فضیلتون کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہین اور تمکو وہ نہین ملین تو ان پر افسوس نہ کرو اور بعد رسولؐ خدا جو فتنہ پیش آیا اور اُس سے تمنے دنیوی نفع اٹھایا اسپر اتراؤ نہین کیونکہ آگے چل کر جو تمھاری گت بننے والی ہے وہ تم بھی دیکھ لوگے اور تمھارے مرید بھی۔ ح ۵ ط ۱۲

المیزان تفسیر قمی مین ہے کہ میزان سے مراد امام کی ذات ہے۔ ط ۱۲ ح ۱

انزلنا الحدید تفسیر برہان مین ہو کہ ذوالفقار حضرت آدمؑ کے ساتھ جنت سے نازل ہوئی تھی اور حضرت آدمؑ اسی کے ذریعے سے اپنے دشمنون جن وشیاطین سے لڑا کرتے تھے اور اُسپر یہ لکھا تھا کہ میرے انبیاء برابر اس کے ذریعے سے لڑتے رہین گے اور ہر نبی کے بعد نبی کو اور صدیق کے بعد صدیق کو یہ بخشی رہے گی تا آنکہ اس کے وارث امیرالمومنین ہون گے۔ اور منافع للناس سے یہ مطلب ہو کہ محمدؐ و علیؑ کو اس سے بہت کچھ نفع ہوگا۔ علامہ ابن شہر آشوب فرماتے ہین کہ ہمارے علمائے امامیہ سب کے سب اسپر متفق ہین کہ الحدید سے مراد ذوالفقار ہے جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی اور آنحضرتؐ نے علی مرتضیٰ کو عطا فرمائی۔ ط ۱۲ ح ۲

کفلین کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ان سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہین۔

اور نوراً سے مراد وہ امام ہے جس کے زمانہ مین تم ہو اور المناقب مین ہے کہ نور سے مراد علیؑ ہین ص۲۱۵ ج۲

سورۃ المجادلہ مدینہ

ما یکون من النجوی کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت فلان و فلان (ابوبکر و عمر) اور ابو عبیدہ بن الجراح اور عبدالرحمن بن عوف اور سالم موالئے ابی حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ کے بارے مین نازل ہوئی جبکہ اُن لوگون نے ایک نوشتہ لکھا تھا اور آپس مین اس کا پختہ عہد کر لیا تھا کہ اگر محمد کا انتقال ہوگیا تو ہم بنی ہاشم مین نبوت و خلافت کو ہرگز جمع ہونے دینگے تفسیر قمی مین بھی یہی ہے۔ ص۲۶۸ ج۲

اس امت کے یہودی اہل سنت بجائے سلام علیکم کے السلام علیکم کہتے ہین۔ یہودیوں کی تقلید مین۔ ص۲۶۸ ج۲

انما النجوی تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ شیطان سے مراد ثانی (عمر خلیفہ ثانی) ہے اور امام صادقؑ سے بھی تقریباً اسی طرح ہے۔ ص۲۶۸ ج۲

استحوذ علیہم الشیطان تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت ثانی صاحب (عمر خلیفہ ثانی) کے بارے مین نازل ہوئی کہ انکا ایمان تلوار کے خوف سے اور جزیہ موقوف ہونے کی لالچ سے فقط زبانی اقرار ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا اُن سب کو جنھون نے آل رسولؐ کا حق غصب کیا تھا جمع فرمائے گا۔ تو وہ لوگ خدا کے سامنے قسم کھا کر انکار کرینگے ویسا ہی جیسا رسولؐ خدا کے سامنے دنیا مین قسم کھائی تھی جبکہ وہ آپس مین عہد کر چکے تھے کہ ولایت و امامت کو بنی ہاشم مین نہ جانے دینگے اور جبکہ انھون نے آنحضرتؐ کو عقبہ مین قتل کر دینے کا باہم ارادہ کر لیا تھا۔ ص۲۶۹ ج۲

سورۃ الحشر مدینہ

لاول الحشر تفسیر صافی مین ہے کہ آخری حشر زمانہ رجعت مین ہوگا۔ ج۲ ص۲

ولذی القربی کافی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ذوی القربیٰ سے مراد ہم ہین اور یتامی اور مساکین سے خاص کر ہمارے یتیم اور مساکین مراد ہین - اور تفسیر مجمع البیان مین امام زین العابدینؑ سے بھی ایسا ہی منقول ہے - صفحہ ۱۷۴ ح ۱۸

للفقراء المہاجرین یہ بھی آل محمدؐ کے مہاجرین مراد ہین - ح ۲۱ صفحہ ۵۹۲

اصحاب الجنۃ العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا یہ وہ ہین جو میری اطاعت کرین اور میرے بعد علیؑ مرتضی کو تسلیم کرین اور اُن کی ولایت کا اقرار کرین اور جہنمی وہ ہین جو ولایت امیر المومنینؑ سے ناراض ہون - عہد شکنی کرین اور میرے بعد علیؑ ابن ابی طالب سے لڑین - صفحہ ۱۷۸ ح ۱۸

سورۃ الممتحنہ مکیہ + سورۃ صف مدنیہ

لم تقولون تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے امیر المومنینؑ کے بارے مین جو عہد لیا ہے وہ کبھی نہ توڑینگے مگر اللہ یہ جانتا تھا کہ جو کچھ کہہ رہے ہین اسے پورا نہ کرین گے - صفحہ ح ۱۸

یقاتلون فی سبیلہ مصباح المتہجدین مین امیر المومنینؑ سے غدیر کے دن منقول ہے کہ اللہ کی سبیل مین ہون تصریح اس سے تاریخ روز غدیر مراد نہین بلکہ وہ عید غدیر مراد ہے جو اسی واقعہ کی یادگار میں سال بہ سال منائی جاتی ہے - ح ۵ صفحہ ۵۸

الاکمال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ اور رسول خداؐ کے مابین دو سو پچاس برس تک کوئی نبی یا وصی ظاہر نہین تھا پھر فرمایا کہ اگر وصی و حجت خدا بالکل نہ رہے تو زمین بھی باقی نہ رہے گی - صفحہ ح ۱۸

لیطفئوا نور اللہ کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ وہ یہ چاہتے ہین کہ ولایت امیر المومنینؑ کو اپنی بانی باتون سے اڑا دین اور خدا امامت کا پورا کرنے والا ہے یس النور سے

مراد امام ہے تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ قائم آل محمدؑ کے ذریعے کامل امامت کو پورا کرے گا۔ الخ صفحہ ۵۳ ح ۱۳

وَ فتحٌ قریبٌ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہے قائم آل محمدؑ کی فتح۔ صفحہ ۵۳ ح ۱۱

سورۃ الجمعہ مدینہ

اٰخرین منھم تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ رسول خدا نے سلمان فارسی کے شانے پر ہاتھ رکھکر یہ فرمایا کہ اگر ایمان ثریا میں ہوگا تو اس کی قوم کے لوگ وہاں سے بھی حاصل کرینگے

یوم الجمعۃ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس کا نام جمعہ اسلئے رکھا گیا ہے کہ اس دن اللہ نے اپنی تمام مخلوق کو جمع کرکے محمد مصطفےٰ اور اُن کے وصی علی مرتضیٰ کی ولایت کا سب سے عہد لیا تھا۔ صفحہ ۵۳ ح ۱۲

سورۃ المنافقون مدینہ

منافقون کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جن لوگوں نے ولایت وصی رسولؐ کی پیروی نہیں کی اُن کا نام خدا نے منافق رکھا اور جس جس نے وصی کی ولایت کا انکار کیا اُس نے رسولؐ کا انکار کیا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ جو وقت وہ لوگ تمھارے پاس آتے ہیں کہ جو تمھارے وصی کی ولایت کے بارے میں نفاق رکھنے والے ہیں یعنی علیؑ کے بارے میں نفاق رکھنے والے ہیں اور سبیل اللہ سے مراد ہیں وصی رسولؐ۔ بس آپکے وصی کی ولایت کے منکر ہوئے۔ صفحہ ۵۳ ح ۱۳

واذا قیل لھم تعالوا مطلب یہ ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ولایت امیرالمومنینؑ کی طرف آؤ تو ولایت امیرالمومنینؑ سے منہ پھرا لیتے ہیں۔ پس وہ نافرمان ہیں جنھوں نے وصی کے بارے میں نافرمانی کی۔ اب آپکی شفاعت اُن کے حق میں قبول کیجائیگی۔ صفحہ ۵۳ ح ۱۱

سورۃ التغابن مدینہ

ھوالذی خلقکم کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے مخلوق سے عہد لیا تھا تو جو ہماری ولایت پر ایمان لانیوالے تھے اُنکو بھی پہچان لیا اور مومن کے لقب سے ملقب فرمایا اور جو ہماری ولایت ترک کر کے اُس کے منکر ہونیوالے تھے۔ اُن کو کافر کے لقب سے خطاب کیا ۴۱۳ ح ۱

وَ النّور تفسیر قمی میں ہے کہ النور سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد امامت ہے اور امام باقرؑ فرماتے ہین کہ نور سے مراد تمام ائمہ ہیں۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ امام کا نور مومن کے دلون مین اس سے زیادہ روشنی پہونچاتا ہے جتنی آفتاب اور جس سے اللہ کو توفیق ہدایت سلب کرنا منظور ہوتا ہے تو ائمہ کے نور کو اُن سے روک دیتا ہے۔ الخ ۴۱۳ ح ۲

سورۃ الطلاق مدینہ

وَمَن یتق اللہ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہمارے شیعہ ہین کہ جب وہ آتے ہین تو ہماری حدیث یاد رکھتے ہین اور باقی دوسرے۔ وہ بھلا دیتے ہین یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ ح ۱ صفحہ ۹۱

ذکرا لرسول کا العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ذکر سے مراد ہین رسول خدا اور اہل ذکر سے مراد ہین آل رسولؐ۔ صفحہ ۹۳ ح ۱

یتنزل الامر تفسیر قمی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ صاحب الامر رسول خدا ہین اور بعد اُن کے وہ وصی جو زمین پر قائم ہو۔ ح ۲ صفحہ ۹۳

سورۃ التحریم مدینہ

یاایھا النبی تفسیر قمی مین ہے کہ رسول خدا نے حفصہ سے فرمایا کہ میرے بعد ابو بکرؓ

خلیفہ بن بیٹھے گا اور اُس کے بعد تیرا باپ۔ حفصہ نے عائشہؓ سے خبر کر دی۔ عائشہؓ نے ابُوبکر کو۔ ابوبکرؓ عمرؓ کے پاس دوڑا ہوا گیا۔ اور کہا کہ عائشہ نے حفصہ سے سنکر مجھے ایسی خبر پہونچائی ہے مگر مجکو اُس کے قول پر اعتماد نہین۔ بھیا ذرا تم جا کے حفصہ سے پوچھ تو لو۔ عمرؓ دوڑا ہوا حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا۔ اُس نے کہا ہان رسولؐ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے بالآخر چارون اس امر پر مجتمع ہو گئے کہ رسولؐ خدا کو زہر دیدین۔ صفحہ ۹۴ ج ۲

وان تظاھرا الجامع مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ آپ تظاہروا پڑھتے تھے اس قرارت کی رو سے رسولؐ کی مخالفت مین باوا بھی بیٹیون کی شریک ہو جاتے ہیں صفحہ ۹۴ ج ۲

نورھم یسعی تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ائمہ مومنینؑ کے آگے اور اُن کے داہنے ہاتھ سعی فرماتے ہون گے۔ الخ اور تفسیر قمی مین انھین حضرت سے یہی منقول ہے اور امام باقرؑ سے بھی۔ صفحہ ۹۵ ج ۲

جاھد الکفار والمنافقین تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ بالمنافقین قرارت فرماتے تھے۔ تفسیر قمی مین انھین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ والمنافقین صحیح ہے۔ اسی طرح اُترا تھا۔ رسولؐ خدا نے کافرون سے جہاد کیا۔ امیرالمومنینؑ نے منافقین سے جہاد رسولؐ کی تکمیل کی۔ صفحہ ۹۶ ج ۲

سورۃ الملک مکیہ

اَفَمَن یَمشِی سَوِیًّا کافی مین ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا اُس شخص کی مثل جو علی مرتضیٰ کی ولایت سے پھر گیا ہو اُس شخص کی سی بیان کی ہے جو اپنے منہ کے بل چلتا ہو۔ اور جو علی مرتضیٰ کا پیرو ہو اُس کی مثل صراط مستقیم سے ہے اور صراط مستقیم سے مراد خود امیرالمومنینؑ ہین۔ صفحہ ۹۹ ج ۲

فلما راوہ زلفۃ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ کے

بارے مین نازل ہوئی ہے اور اُن صحابیون کے بارے مین جنھون نے کیا جو کچھ کیا۔ اب جب وہ امیرالمومنینؑ کو ایسے مقام پر دیکھین گے تو مارے رشک کے اُن کے منہ بگڑ جائین گے تو اُن سے کہا جائے گا ھذا الذی کنتم بہ تدعون جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہی ہے جس کے القاب تمنے خود بخود اختیار کر لئے۔ تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی منقول ہے اور نیز یہ کہ یہان کفروا سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے امیرالمومنینؑ کی فضیلت کا انکار کیا۔ تفسیر قمی مین بھی یہی ہے۔ صفحہ ۹۰ ح ۲

فستعلمون کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس لفظ کے بعد اس قدر عبارت اور قرآن مین نازل ہوئی تھی۔ یا معشر المکذبین حیث انباء تکم ..... من بعدہٗ یعنی اے جھٹلانیوالون کے گروہ جب مین تم کو پروردگار کے پیغام سے جو علی مرتضیٰ کے بارے مین ہوگا۔ اور اُن ائمہ کی ولایت کے بارے مین جو اُن کے بعد ہونیوالی ہین خبر دونگا تو تم کو اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ کھلی گمراہی مین کون ہے۔ صفحہ ۹۰ ح ۲

بماء معین تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمھارا امام غائب ہو جائے تو تمھارے لئے اُسکے مانند امام کون لائے گا اور امام رضاؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ پانی سے مراد تمھارے دینی زندگی کا ذریعہ یعنی ائمہ۔ تفسیر کافی اور تفسیر قمی مین بھی یہی ہے۔ صفحہ ۹۰ ح ۲

سورۃ القلم مکیہ

بایکم المفتون المجالس اور الجوامع مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے جس کے دل مین میری اور اہلبیت کی محبت نہو اور یا علیؑ جو تم سے بغض رکھتا ہو وہ میری محبت کے دعوے مین جھوٹا ہے۔ امام فرماتے ہین کہ جب رسولؐ خدا نے یہ فرمایا تو منافقون مین سے دو شخصون نے کہا کہ رسولؐ اس لڑکے

علی مرتضیٰ کی محبت مین دیوانہ ہوگئے ہین - اسپر یہ آیت نازل ہوئی - م ۲ ص ۹۰۱
امام نے فرمایا کہ اس کے بعد کی ۵ آیتین انھین دو توں شخصون کے بارے مین نازل ہوئی -

کل حلاف مھین تفسیر قمی مین ہی کہ حلاف سے مراد ثانی (عمر خلیفۂ ثانی) جس نے رسولؐ خدا کے سامنے حلف اٹھا کر یہ کہا تھا کہ مین عہد نہ توڑون گا -

ھماز مشاء بنمیم ذلیل خیال عیب جو چغلخور ۔ بھی یہی تھا کہ رسولؐ خدا کی چوری کرتا تھا - اور صحاب مین سے ایک دوسرے کی عیب جوئی -

مناع للخیر چونکہ الخیر سے مراد ہین امیر المومنینؑ - یہ اُن کے ماننے والون کو سب سے زیادہ روکنے والا تھا - معتد اثیم (حد سے گزر جانیوالا گنہگار منہ پھٹ) یعنی اُس نے اُن حضرت پر بڑا ظلم کیا اور وہ ان سب باتون کا مجرم ہے - عتل زنیم - بڑا کفر کرنیوالا (حرمی) اس کے متعلق اور حدیثین ہین - م ۲ ص ۹۰۱

وھم سالمون تفسیر قمی مین ہی کہ جس نے آل محمدؐ کے جو جو حقوق غصب کئے تھے جب ان اُن سب کا اظہار کیا جائے گا اور امیر المومنینؑ کے رُتبون کو دیکھ لینگے اور اظہار اطاعت کرنا چاہین گے تو اُن کی گردنین اینٹھ کر رہ جائین گی اسلئے کہ دنیا مین امیر المومنینؑ کی اطاعت نہ کی تھی - م ۲ ص ۹۰۲

وان یکاد الذین کفروا کافی اور الفقیہ مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ آپ مسجد غدیر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہان رسولؐ نے کھڑے ہو کر من کنت مولاہ فرمایا تھا اور یہ جگہ وہ ہے جہان ابوبکرؓ و عمرؓ و سالم مولے خذیفہ و ابو عبیدہ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ رسولؐ کی آنکھین دیوانہ کی آنکھ کی طرح ہے - تفسیر قمی مین ہے کہ ذکر سے مراد فضیلت امیر المومنینؑ ہے - ص ۹۰۲ ج ۲

سورۃ الحاقہ مکیہ

والموتفکت تفسیر قمی مین ہو موتفکت سے مراد ہے بصرہ ۔ خاطئہ سے مراد ہے ملانہ عائشہ ۔ ۹۰۵ ج ۱

اذن و اعیۃ اس سے مراد علی مرتضیٰ کے کان ۔ رسول خدا نے دعا کی تھی کہ یہ علی کا کان ہو جائے ۔ ج ۲

یومئذ ثمانیہ کافی مین امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ عرش سے مراد علم ۔ حاملان عرش آٹھ ہین ۔ چار تو ہم مین سے ہین اور چار جس کو اللہ چاہے تفسیر قمی مین بھی تقریباً یہی ہے اور البتہ تفصیل بتائی ہے ۔ محمد ؐ علی ؑ حسن ؑ و حسین ؑ ۔ ج ۲ ۹۰۵

ملاق حسابیہ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہو کہ ہر اُمت کا محاسبہ اُسکے زمانہ کا امام فرمائے گا ۔ اور ائمہ اپنے دوستون اور دشمنون کو انکی علامتون سے پہچان لینگے پس اپنے دوستون کے اعمال نامہ تو وہ داہنے ہاتھ مین دینگے اور وہ بلاحساب جنت مین چلے جائین گے اور اپنے دشمنون (صحابہ اور اہلسنت) کو اُنکے اعمالنامے بائین ہاتھ مین دینگے پس وہ بلاحساب جہنم مین چلے جائینگے ۔ ج ۲ ۹۰۵

ج ۲ ۹۰۶ وامامن اوتی کتابہ بشمالہ قمی مین ہو کہ یہ آیت معاویہ کے بارے مین نازل ہوئی ثم فی سلسلۃ کافی مین امام صادق ؑ سے منقول ہو کہ وہ زنجیر معاویہ کے لئے ہوگی کیونکہ وہ اس اُمت کا فرعون تھا ۔ البصائر مین امام باقر ؑ سے منقول ہو کہ معاویہ کی زبان نکلی ہوئی تھی ۔ اُس کے گلے مین ایک زنجیر تھی ۔ اُس نے امام زین العابدین ؑ سے پانی مانگا جس کے ہاتھ مین زنجیر تھی وہ کہتا تھا کہ اس کو پانی مت دیجئے ۔ یہ کبھی سیراب نہوگا ۔ یہ معاویہ ہو ۔ نیز اُنھین حضرت سے منقول ہے کہ آپ وادی ضجنان مین اُترے تھے ۔ تین مرتبہ بلند آواز سے کہا (خدا تجھکو کبھی نہ بخشے) پھر خود بھی اپنے شیعون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس وقت معاویہ اپنی زنجیر کھینچتا ہوا میرے پاس سے گزرا تھا مجھ سے درخواست کرتا تھا کہ مین اُس کے لئے استغفار کردن اُس کے جواب مین مین نے یہ کہا تھا ۔ اور یہ

وادی ضجنان جہنم کی وادیوں مین سے ایک ہے۔ صفحہ ۹۰۶ ح ۳

تنزیل من رب العالمین کافی مین موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اس سے یہ مطلب ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ کا حکم جبرئیل امین خدا کی طرف سے لائے تھے۔ اِنَّ بِوَلَایَۃِ علیؑ پہلے تھا۔ وانہ لتذکرہ سے پہلے ہے ان ولایۃ علی تھا انہ لحسرۃ دراصل یون تھا ان علیا لحسرۃ لحق الیقین سے بھی پہلے یہی تھا ان ولایۃ لحق الیقین۔ فسبح کے بعد یا محمد تھا۔ ح ۱ صفحہ ۹۰۶

بعض الاقاویل تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے علیؑ مرتضیٰ کا ہاتھ پکڑ کر ان کی ولایت کا اظہار مقام غدیر خم کیا تو اُس وقت ان دونون صاحبون (ابوبکرؓ و عمرؓ) نے کہا کہ یہ خدا کا حکم نہیں ہے۔ تو اُسی وقت اللہ نے یہ سب آیتین نازل کین اور نیز فرمایا کہ اس سے مراد فلان فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ) ہین۔ اور انہ کی ضمیر علی مرتضیٰ ہین۔ صفحہ ۹۰۷ ح ۲

سورۃ المعارج مکیہ

تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب واقعہ غدیر خم ہو چکا تو نعمان بن حارث نے انکار کیا اور یہی کہا تو اُس پر پتھر گرا جس سے وہ ڈھیر ہو گیا۔ مر گیا۔ کافی مین ہے کہ یہ آیت یون نازل ہوئی تھی للکافرین بولایۃ علیؑ اور اسی طرح مصحف فاطمہؑ مین بھی درج ہے۔ ح ۳ صفحہ ۹۰۷

بیوم الدین کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یوم الدین سے مراد ہے قائم آل محمدؐ کے ظہور کرنے کا دن۔ ح ۵ صفحہ ۹۰۸

علیٰ صلاتھم یحافظون کافی اور تفسیر مجمع البیان مین امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ اس سے مراد ہین ہمارے وہ شیعہ جو پچاس رکعت روزانہ پڑھتے ہین۔ ح ۱ صفحہ ۹۰۹

و اهجرهم هجراً جميلا احتجاج طبرسی مین امیرالمومنینؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت منافقین کے بارے مین نازل ہوئی ۲۰ع

سورہ نوح مکیہ

و دمن دخل بیتی مومنا کافی اور قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بیتی سے مراد ہے ولایت۔ ح ۱ ص ۹۱۳

سورۃ الجن مکیہ

و انا لما سمعنا الھدیٰ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہو کہ الھدیٰ سے مراد ولایت ہو۔ آمنا بہ سے مراد ہے آمنا بمولانا۔ یعنی ہم اپنے مولا پر ایمان لائے۔ بہ بہ سے مراد بولایت مولاہ۔ پس جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لایا۔ ح ۲ ص ۹۱۴

تحروا رشدا تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہین جنھوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا۔ ح ۳ ص ۹۱۴

ماءً غدقا کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ امیرالمومنینؑ کی ولایت اور اُن کے اوصیا کی ولایت پر جو آنحضرتؐ کی اولاد مین تھے قائم رہتے تو ہم اُن کو ایمان سے سیراب کر دیتے۔ ح ۴ ص ۹۱۴

عن ذکر ربہ تفسیر قمی مین ہو کہ اس سے پروردگار کا ولایت امیرالمومنینؑ کا ذکر کرنا مراد ہے۔ ح ۱ ص ۹۱۵

لا املک لکم ضراً ولا رشدا کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب رسولخداؐ نے لوگون کو ولایت امیرالمومنینؑ کی دعوت دی تو لوگون نے آکر کہا کہ ہم کو اس سے معاف رکھیئے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میرا یہ منصب نہین ہے بلکہ یہ اللہ کا کام ہو اسپر وہ سب چلے گئے تب یہ نازل ہوئی۔ ح ۲ ص ۹۱۵

الا بلاغا کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یون تھی فی علی، علیؑ

کے بارے مین۔ ح ۵

ومن یعص اللہ ورسولہ کافی مین امام موسی کاظم سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول کی ولایت امیرالمومنینؑ کے بارہ مین نافرمانی کرے ۔ ح ۶ ص ۹۱۵

اقریب ما توعدون تفسیر قمی مین ہے کہ جب رسولؐ خدا نے خبر دی جو رجعت مین ہوگا تو لوگون نے کہا کہ ایسا کب ہوگا۔ ح ۸ ص ۹۱۵

الا من ارتضی الخرائج مین امام رضاؑ سے منقول ہے پس جو کچھ ہو چکا ہے ہم اُسے بھی جانتے ہین اور جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے وہ بھی جانتے ہین۔ ح ۱ ص ۹۱۶

فانہ یسلک تفسیر قمی مین ہے کہ جو واقعات پہلے گزر چکے یا ہونیوالے ہین جیسے وہ اخبار جو قائم آل محمدؐ اور رجعت کے متعلق ہین۔ ح ۲ ص ۹۱۶

سورۃ المزمل مکیہ

واھجرھم احتجاج طبرسی مین امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت منافقون کے بارے مین نازل ہوئی۔ ح ۲ ص ۹۱۷

والمکذبین کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یون تھی بوصیک ح ۳ ص ۹۱۷

سورۃ المدثر مکیہ

فذالک یومئذ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم اہلبیت مین سے ایک منظفر اور منصور امام ہین جو بحکم خدا نظرون سے پوشیدہ ہین۔ جب خدا کو منظور ہوگا وہ ظاہر و قائم ہون گے۔ ص ۹۱۹ ح ۱

ومن خلقت وحیدا تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے مین نازل ہوئی اور اسی تفسیر قمی مین ایک روایت امام صادقؑ سے مروی ہے کہ یہ سب آیتین عمرؓ

کے بارے مین نازل ہوئی ہین بوجہ اس کے کہ وہ ولایت کا منکر تھا اور اُس کو خدا نے
وعید کیا ہے کیونکہ وہ ولدالزنا تھا۔ پھر حضرت نے سب آیتون کی تاویل اس کے بارے
مین فرمائی۔ صفحہ ۹۱۹ ح ۱۸

وما ھی کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہی سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔
اصحاب الیمین تفسیر قمی مین ہے کہ الیمین امیرالمومنینؑ ہین اور اصحاب الیمین ان حضرت
کے شیعہ ہین۔ ح ۱۸ صفحہ ۹۲۰

الم نک من المصلین امام صادقؑ سے ایک دوسرے معنی منقول ہین کہ اس کا مطلب ہے
کہ ہم ائمہ کے پیرون مین سے نہین تھے جس کے بارے مین خدا نے والسابقون فرمایا ہے
کیا تم نہین دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ مین جو گھوڑا سب سے دوسرے نمبر پر رہتا ہے اُس کو مصلّی
کہتے ہین اور امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ وہ لوگ کہین گے کہ ہم وصی مصطفےٰ اور اُن کے
بعد کے اوصیاء کے دوستدار نہ تھے۔ اور انپر درود نہ بھیجا کرتے تھے۔ ح ۱۸ صفحہ ۹۲۰

ولم نک نطعم تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آل محمدؐ کے جو حقوق خمس
وغیرہ مین سے ہین وہ رسول خدا کے ذوی القربیٰ و یتامیٰ و مساکین اور مسافرین کو نہین
دیا کرتے تھے۔ ح ۱۸ صفحہ ۹۲۰

فما لھم عن التذکرۃ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اس آیت مین تذکرہ
سے مراد ہے امیرالمومنینؑ کی ولایت اور تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے ہر وہ چیز مراد ہے
جو امیرالمومنینؑ کی ولایت کو یاد دلائے۔ صفحہ ۹۲۱ ح ۱۸

سورۃ القیامۃ مکیہ

ثم ذھب الی اھلہ تفسیر قمی مین اس آیت اور اس کے ماقبل و ما بعد کی آیت کا
سبب نزول یہ لکھا ہے کہ بروز غدیر خم جب رسولؐ نے امیرالمومنینؑ کے بارے مین خبر

پہونچادی تو معاویہ نے مغیرہ اور ابوموسیٰ اشعری دونوں کا سہارا لیا اور اکڑتا ہوا اپنے اہل وعیال کی طرف گیا۔ اور کہتا تھا کہ ہم کبھی ولایت امیر المومنینؑ کا اقرار نہ کریں گے تو رسول خداؐ منبر پر گئے اور اس معاویہ کی طرف برارت ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ خدا نے یہ آیت نازل کی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ تو رسول خداؐ خاموش ہو رہے اور اس کا نام نہ لیا۔ ح ۱۷ ص ۹۲۳

سورۃ الدّھر مکیہ

یوفون بالنذر تفسیر صافی میں ہے کہ یہ اہلبیت رسالت کا بہت ہی بلیغ وصف ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ عام اور خاص (سنی اور شیعہ) کہتے ہیں کہ یہ آیتیں علیؑ۔ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور فضہ کی شان میں نازل ہوئی۔ ص ۹۲۴ ح ۵

قسمی سلسبیلا الخصال میں رسول خداؐ سے مروی ہے کہ خدا نے پانچ چیزوں مجھے عطا کی ہیں اور پانچ چیزیں علی مرتضےٰ کو۔ از انجملہ مجھے کوثر عطا فرمایا اور علیؑ کو سلسبیل ح ۱۲

شرابا طھورا کافی اور تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ دروازہ جنت پر ایک چشمہ ہے جب اس میں سے مومنین پئیں گے تو خدا ان کے دلوں کو حسد باطنی سے پاک وصاف کر دے گا اس آیت کا یہی مطلب ہے۔ ص ۹۲۵ ح ۵

تنزیلا کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اس سے مطلب ہے کہ علیؑ مرتضےٰ کی ولایت کے بارے میں قرآن مجید کا ایسا نازل فرمانا جیسا کہ فرمانے کا حق ہے۔ ص ۹۲۵ ح ۶

ان ھذہ التذکرۃ کافی میں امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہے امیر المومنینؑ کی ولایت۔ ص ۹۲۶ ح ۱

فرقہ مفوضہ جن کا یہ قول ہے کہ رسول خداؐ نے امور عالم ائمہ علیہم السلام کی تفویض یعنی سپرد فرما دیا ہے۔ خود کچھ نہیں کرتا ہے جو کچھ آن کا جی چاہے کریں۔ اس فرقہ کو

ائمہ نے جھوٹا اوند کا فرفرمایا ہے اور اس پر لعنت کی ہے۔ صلـ۹۲۶ ح ۳

فی رحمتہ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رحمتِ خدا سے مراد ہم اہلبیت کی ولایت ہے۔ صـ۹۲۶ ح ۱۲

سورۃ المرسلٰت مکیہ

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ وہ فرشتے مراد ہین جو رجعت کی نشانی اور قیامت کی علامتین دیکر بھیجے جائین گے۔ صـ۹۲۶ ح ۵

ویل للمکذبین کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ خدا فرماتا ہے اے محمدؐ جو وحی مین نے تمھاری طرف ولایت امیرالمومنینؑ کی بابت بھیجی تھی اُس کے جھٹلانیوالوں کی اس دن پوری شامت آجائے گی اور المجرمین سے وہ لوگ مراد ہین جنھوں نے آل محمدؐ پر جرم کیا اور وصی مصطفےٰ کو جتنا ہوسکا ستایا۔ صـ۹۲۶ ح ۲

تفسیر قمی مین ہے کہ امیرالمومنینؑ نے کوفہ کے مکانات کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا کہ یہ زندون کے لئے کفایت ہے۔ صـ۹۲۶ ح ۱۳

ان المتقین کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ یہ واللہ ہم اور ہمارے شیعہ ہین۔ سوائے ہمارے ملت ابراہیم پر اور کوئی نہین ہے۔ اور کل آدمی اس سے الگ ہین۔ صـ۹۲۶ ح ۱۳

لا یرکعون تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اُن سے کہا گیا کہ امام کی محبت کرو تو انھون نے محبت نہ کی۔ ح ۵ صـ۹۲۶

سورۃ النبأ مکیہ

نبأ عظیم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد امیرالمومنینؑ ہین خود بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔ یعون ۔ امام رضاؑ سے منقول ہے کہ امام حسینؑ سے روایت ہے

کہ رسولؐ خدا نے علی مرتضےٰ سے فرمایا کہ یا علیؑ تم حجت خدا ہو تم دروازۂ علوم خدا ہو تم خدا تک پہونچنے کا راستہ ہو تم خبر بزرگ ہو تم صراط مستقیم ہو تم مثل الاعلیٰ ہو کافی مین خود امیرالمومنین سے ایسا ہی منقول ہے۔ صفحہ ۹۲۹ ح ۱

یوم یقوم الروح تفسیر قمی مین ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جو عظمت مین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے بڑا ہے وہ رسولؐ خدا کے ساتھ رہتا تھا اور بعد آنحضرتؐ کے ائمہ علیہم السلام کے ساتھ رہتا ہے۔ صفحہ ۹۳۰ ح ۲

مَنْ اَذِنَ لَہٗ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ واللہ وہ ہم ہین جن کو قیامت کے دن بولنے کا اذن دیا جائے گا اور اپنے شیعون کی شفاعت کرینگے۔ خدا ہماری شفاعت روشن فرمائے گا۔ صفحہ ۹۳۱ ح ۲

کنت ترابا علل الشرائع مین منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے امیرالمومنینؑ کو ابوتراب کا خطاب اس لئے دیا تھا کہ وہ زمین کے مالک تھے اور اہل زمین پر حجت ہین انھین کی وجہ سے زمین کی بقا ہے۔ قیامت کے روز شیعان علیؑ کو جو جو کرامتین و قرب منزلت ہونگی۔ کافر دیکھکر کہیگا کہ اے کاش مین بھی شیعہ علیؑ ہوتا۔ صفحہ ۹۳۱ ح ۲

سورۃ النّازعات مکیہ۔ سورۃ عبس مکیہ

ان جاءہ الاعمیٰ تفسیر صافی مین ہے کہ یہ آیت عثمان اور ابن ام مکتوم کے بارے مین ہے اور یہ ام مکتوم رسول خدا کے موذن تھے۔ اور نابینا تھے۔ آنحضرت کی خدمت مین ایسے وقت گئے جبکہ بہت سے صحاب موجود تھے ازانجملہ عثمان بن عفان بھی تھا حضرت نے انکو عثمان سے مقدم اور بالاتر رتبہ پر بٹھایا۔ عثمان نے برا منہ بنایا اور روگردانی کی اُس پر خدا نے یہ آیتین نازل فرمائین۔ صفحہ ۹۳۴ ح ۱

وَاَبًّا گھاس جو ہمارے چوپایون کے نفع کے لئے پیدا کر دی (ترجمہ مقبول) ارشاد

شیخ مفید میں روایت کی گئی ہے کہ ابو بکرؓ سے اَبّاً کے معنی پوچھے گئے تو اُس نے عجز والمی ظاہر کیا۔ اُس کا یہ قول امیرالمومنینؑ کے پاس پہونچا تو حضرت نے فرمایا سبحان اللہ خلیفہ بن بیٹھا مگر اتنا بھی نہیں جانتا۔ ص۹۳۵ ج ۲

سورۃ التکویر مکیہ

واذا الموءدۃ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ مودت ہے اور اس مودۃ سے مراد ہے قرابت رسول خداؐ اور جو بھی اقربائے رسول خداؐ سے جہاد میں شہید ہوا۔ اور ایک روایت کے بموجب جو ہماری مودت میں شہید ہوا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ قرابت واران رسول خدا کی مودت کے بارے میں میں سوال کروں گا اور قاتلین سے یہ سوال ہوگا کہ تم نے اس کو کس گناہ پر قتل کیا۔ ج ۲ ص۹۳۶

الکنس کافی میں امام باقرؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے وہ امام مراد ہے جو سنہ ۲۶۰ ہجری میں چھپ جائے گا۔ پھر اس طرح ظاہر ہوگا جیسے اندھیری رات میں شہاب۔ ج ۲ ص۹۳۶

وما صاحبکم بمجنون تفسیر صافی میں ہے کہ جب نبیؐ نے علی مرتضیٰؑ کو علم ہدایت مقرر کیا تو یہ کوئی دیوانگی کی بات نہ تھی۔ ج ۲ ص۹۳۶

وما تشاءون تفسیر صافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ائمہ کے دلوں کو اپنے ارادوں کا مورد بنایا ہے۔ ج ۲ ص۹۳۶

سورۃ انفطار مکیہ

بل تکذبون بالدین تفسیر قمی میں ہے کہ دین سے مراد رسول خداؐ اور امیرالمومنینؑ ہیں۔ ج ۲ ص۹۳۹

سورۃ التطفیف مکیہ

الفجار کافی میں ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ سے اس کا مطلب پوچھا گیا فرمایا جنھوں نے ائمہ
کے حق میں نافرمانی کی اور پھر زیادتی کی - اور تفسیر قمی میں ہے کہ الفجار فلان فلان (ابوبکر
وعمر) ہیں - م ج صفحہ ۹۳۹

یکذبون تفسیر قمی میں ہے کہ یہ جھٹلانیوالے اول وثانی ہیں جو رسول خدا کو جھٹلایا
کرتے تھے - ح صفحہ ۹۳۹

کتاب کافی میں امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اس بہ کی ضمیر سے امیرالمومنینؑ مراد
ہیں - حاشیہ صفحہ ۹۴۰

ان کتاب الابرار - کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے ہم کو اعلیٰ علیین سے
پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اس سے پیدا کیا ہے جس سے ہمکو یہی وجہ
ہے کہ ان کے قلوب ہماری طرف کھنچتے ہیں اور ہمارے دشمن (ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ) سجین
سے پیدا کئے گئے - اور ان کے جتنے پیرو ہیں ان کے قلوب اسی سے پیدا کئے گئے ہیں
اسی وجہ سے ان کا دل ہمارے دشمنوں کی طرف مایل ہے اور حضرت نے یہی آیت
تلاوت فرمائی - صفحہ ۹۴۰ ح ۳

المقربون تفسیر قمی میں ہے کہ المقربون سے مراد ہیں آل محمدؐ - ح

ان الذین اجرموا تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ آیت علی مرتضےٰ کے بارے میں
نازل ہوئی تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہیں اول وثانی (ابوبکرؓ خلیفہ اول وعمرؓ خلیفہ
ثانی) اور جتنے ان کے پیرو اور مرید ہیں - ح صفحہ ۹۴۰

من الکفار یضحکون تفسیر صافی میں ہے کہ جب یہ منافقین جہنم میں ہوں گے - ح صفحہ

سورۃ الانشقاق مکیہ

لترکبن طبقا عن طبق احتجاج طبرسی میں امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ اس کا
مطلب یہ ہے کہ تم سے پہلے امتوں کے لوگوں نے انبیاء کے بعد اوصیاء سے عذر دبیوفائی
کرنے میں جو راستہ اختیار کیا تھا وہی راہ تم بھی ضرور چلو گے - کافی اور تفسیر قمی میں امام محمد باقرؑ
سے منقول ہے کہ کیا یہ امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں و فلاں (ابوبکر و عمر و عثمان) کے محکوم
ہو کر منزل بمنزل گمراہی میں نہیں پڑی - ضرور پڑی - ح ۲ ص ۹۴۱

سورة البروج مکیہ

وشاھد و مشھود معانی الاخبار میں امام باقرؑ سے منقول ہے فرمایا کہ شاہد سے مراد
ہے روز عرفہ اور مشہود سے مراد ہے روز قیامت - کافی اور معانی الاخبار میں امام صادقؑ
سے منقول ہے کہ شاہد سے مراد ہیں رسولؐ اور مشہود سے مراد ہیں امیرالمومنینؑ - ح ۲ ص ۹۴۳

سورة الطارق مکیہ

النجم الثاقب الخصال میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ خبردار زحل کو منحوس نہ کہنا
وہ تو امیرالمومنینؑ کا ستارہ ہے اور وہ تمام اوصیاء کا ستارہ ہے اور وہی نجم الثاقب ہے

سورة الاعلیٰ مکیہ

التھذیب اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ جب سبح اسم ربک الاعلی نازل ہوئی تو رسول
خدا نے حکم دیا کہ سجدوں میں اس کی تعمیل کیا کرو یعنی سبحان ربی الاعلی پڑھا کرو - ص ۹۴۵
سنقرئک فلا تنسی تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس جب جبرئیلؑ
وحی لیکر نازل ہوتے تو آنحضرت اس خوف سے کہ اسے بھول نہ جائیں اسے خوب
پڑھتے مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو بھولنے کا اندیشہ جاتا رہا - ص ۹۴۶ ح ۲

قد افلح من تزکے الفقیہ میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے فطرہ نکالنا مراد ہے و ذکر اسم ربہ فصلے کے معنی فرمایا کہ جو صحرا کی طرف نکلجائے اور نماز عیدین پڑھے اور فرمایا کہ جب پروردگار کو یاد کرے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے ۹۴۶ ص ۲ م

سورۃ الغاشیہ مکیہ

الغاشیۃ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ اُن کو تلوار سے احاطہ کر لینگے اور خاشعہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حضرت کی تلوار کو اٹھا نہ سکینگے عاملۃ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے احکام کے برخلاف عمل کرنیوالا ہے۔ ناصبۃ کے معنی یہ ہیں کہ حقیقی اولی الامر کو چھوڑکر اوروں کو والی امر بنالیا۔ نار حامیۃ کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو قائم آل محمدؐ سے لڑینگے آگ میں داخل ہونگے اور آخرت میں آتش جہنم میں۔ م ۹۴۶
تسقی من عین آنیۃ تفسیر قمی میں ہے کہ نماز بھی پڑھتے تھے اور ائمہ سے عداوت بھی رکھتے تھے۔ تو وہ عذاب میں ڈال دیے جائینگے۔ اور کھولتا ہوا پانی اُن کو پلایا جائیگا۔ م ۹۴۷

وجوہ ناعمۃ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ امیر المومنینؑ کے پیرو ہونگے۔ م ۲

ان الینا ایابھم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے روز امیر المومنین کو ایک حلۂ سبز و گلابی پہنایا جائیگا پھر ہمکو بلایا جائیگا اور پھر سب لوگ ہمارے سامنے پیش کئے جائینگے سب کا حساب ہمارے سپرد کیا جائیگا۔ سب ہماری طرف رجوع ہونگے پھر ہمارے ہی ذمہ اُن کا حساب لینا ہوگا۔ خدا کے گناہ کا فیصلہ ہمپر چھوڑ دیا جائیگا اور مخلوق کے مقابلہ کے گناہوں کی بابت ہم اُن سے بخشوالینگے وہ فوراً بھی کر دینگے

امالی میں امام صادقؑ سے ایسا ہی منقول ہے کہ ہمارے شیعوں کا حساب ہمارے سپرد فرمائیگا۔ م ۹۴۸

سورۃ والفجر مکیہ

والفجر تفسیر قمی مین ہے کہ اصل تنزیل مین واؤ نہ تھا بلکہ الفجر تھا۔ ح ۲ ص۹۴۴

والشفع سے مراد ہین حسنؑ و حسینؑ والوتر سے مراد ہین امیر المومنینؑ۔ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الشفع سے مراد ہے حاجیون کا پانی پلانیکا دن اور وتر سے مراد ہے روز عرفہ یعنی حج کا دن۔ ح ۲ ص۹۴۵

النفس المطمئنہ کافی مین امام صادقؑ سے حدیث طولانی مین منقول ہے کہ مومن کے پاس وقت قبض روح رسولؐ۔ امیر المومنینؑ۔ فاطمہ زہراؑ حسنؑ حسینؑ اور کل ائمہ اہلبیت موجود ہون گے اور مومن مطمئن ہوگا۔ ح ۲ ص۹۴۹

سورۃ البلد مکیہ

ووالد وما ولد کافی مین ہے کہ والد سے مراد امیر المومنینؑ اور ما ولد سے مراد ائمہ جو انکی اولاد مین ہوئے۔ ح ۲ ص۹۵۰

ایحسب ان لن یقدر صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ شاید اس سے مراد ثالث (عثمانؓ) خلیفہ ثالث ہے۔ ح ۲ ص۹۵۰

العقبہ امام صادقؑ فرماتے ہین کہ جس کو خدا نے ہماری ولایت کی عزت فرمائی وہ اس گھاٹی سے پار ہو گیا۔ نجات بھی ہم اہلبیت ہین۔ ح ۲ ص۹۵۰

اصحاب المیمنہ سے مراد ہین امیر المومنینؑ کے صحابی اور ان حضرت کے شیعہ اصحاب المشئمہ سے مراد ہین دشمنان اہلبیت (اہلسنت و صحابہؓ) ح ۲ ص۹۵۱

سورۃ الشمس مکیہ

کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قمر سے مراد ہین امیرالمومنینؑ رات سے مراد ائمہ جور ہین (ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) جنھون نے ظلماً و غصباً خلافت کو آل رسولؐ سے لیلیا - اور اُس مقام پر بیٹھ گئے جس کے مستحق سب سے زیادہ آل رسولؐ تھے - الخ دن سے سے مراد ہے وہ امام جو اولاد فاطمہؑ سے ہون - ح ۷

قد خاب من دسّٰھا قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد اول و ثانی (ابوبکر خلیفہ اول و عمر خلیفہ ثانی) ہین - ح ۷ ص ۹۵۱

اشقاھا تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ وہ تمھارا قاتل ہے - ح ۷ ص ۹۵۱

سورۃ الیل مکیہ

لیل تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس موقعہ پر لیل سے مراد ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) ہے جبکہ اُس کی چل رہی تھی ظاہراً امیرالمومنینؑ پر غالب آگیا تھا جیسے رات دن پر ظلمت نور پر اور امیرالمومنینؑ ان لوگون کی سلطنت کے زمانہ مین برابر صبر فرماتے رہے - ح ۷ ص ۹۵۲ والنھار سے مراد ہم اہلبیت مین سے قائم آل محمدؐ ہین کہ جب وہ اُٹھ کھڑے ہون گے تو پھر دولت باطل پر غالب آجائین گے - پھر فرمایا کہ خدا نے مثلین بیان فرمائی ہین لہذا ہمارے سوا کسی غیر کو اُن باتون کا علم نہین - ح ۷ ص ۹۵۲

الذکر والانثیٰ المناقب مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ذکر سے مراد ہین امیرالمومنینؑ اور اُنثیٰ سے مراد ہین فاطمہ زہراؑ - ح ۷

بالحسنیٰ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الحسنیٰ سے مراد ہے ولایت امیرالمومنینؑ - نیز اسی تفسیر مین ایک روایت یہ بھی وارد ہے کہ یہ آیتین ایک انصاری کی شان مین نازل ہوئین - الخ ح ۷ ص ۹۵۲

الا الاشقیٰ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہی سب سے زیادہ شقی

ہے یعنی فلاں (ابوبکرؓ) جس نے علیؑ کی تکذیب کی۔ رسولؐ کی تکذیب کی اور ولایت علیؑ سے روگردان رہا۔ ح ۲ ص ۹۵۲

سورۃ الضحیٰ مکیہ

۴ یلک فترضیٰ تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا فاطمہ زہراؑ کے گھر تشریف لائے آپ کملی اوڑھے ہوئے چکی پیس رہی تھیں اور دودھ بھی بچہ کو پلاتی جاتی تھیں۔ رسولؐ آبدیدہ ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ المناقب میں بھی ایسی ہی روایت موجود ہے۔ ح ۲ ص ۹۵۳

الم یجدک تفسیر عیاشی میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ یتیم کے معنی ہیں مخلوق میں بے مثل۔ فاوی کے معنی ہیں لوگوں کو تمھاری طرف رجوع کر دیا۔ ضالاً کے معنی ہیں کہ تم ایسی قوم میں ہو جو تمھاری فضیلت نہیں پہچانتی اور فھدیٰ کے معنی ہیں کہ لوگوں کو تمھاری طرف ہدایت کر دی۔ عائلاً کے معنی ہیں علم رکھنے والا اور لوگوں کو اپنے علم کے ذریعہ سے اپنی عیال بنانیوالا۔ فاغنیٰ اسے یہ مطلب ہے کہ تمھاری وجہ سے اُن کو علم اور حکمت سے مستغنی کر دیا۔

تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے آنحضرتؐ کو اپنے ماں باپ کی طرف سے یتیم کر دیا کہ آنحضرتؐ پر کسی مخلوق کا کوئی حق نہ رہے۔ ح ۲ ص ۹۵۳

فحدث تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ولایت امیرالمومنینؑ کو ظاہر کرو۔ ح ۵ ص ۹۵۳

سورۃ الانشراح مکیہ

الم نشرح تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علیؑ کے ذریعے جبکہ

ہم نے اُن کو تمھارا وصی قرار دیدیا۔ ح ۲ ص ۹۵

فاذا فرغت فانصب تفسیر قمی میں امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنی نبوت کے پہونچانے سے فارغ ہو جاؤ۔ تو علی کو اپنا قائم مقام کردو۔ اور کافی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب فارغ ہو جاؤ تو اپنا علم قائم کرو اور اپنے وصی کا اعلان کرو۔ اور اُن کی فضیلتیں لوگوں کو جتلادو چنانچہ آپ نے من کنت فرمادیا۔ ح ۵ ص ۹۵

سورۃ التین مکیہ

وھذا البلد الخصال میں اور المعانی میں امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ تین سے مراد مدینہ اور زیتون سے مراد بیت المقدس۔ طور سینین سے مراد ہے کوفہ اور ہذا البلد سے مراد ہے مکہ معظمہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ تین سے مراد ہیں رسول زیتون سے مراد ہیں امیر المومنین ؑ۔ طور سینین سے مراد ہیں حسن و حسین ؑ۔ و ہذا البلد سے مراد ائمہ۔ المناقب میں امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ تین و زیتون سے مراد ہیں۔ حسن و حسین ؑ اور طور سینین سے مراد ہیں امیر المومنین ؑ اور ہذا البلد سے مراد ہیں مصطفےٰ الانسان۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ دونوں آیتیں حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) کی شان میں نازل ہوئیں۔ المناقب میں امام موسیٰ ؑ کاظم بھی یہی فرماتے ہیں۔ الذین آمنوا۔ سے مراد امیر المومنین ؑ۔ ح ۲ ص ۹۵

سورۃ علق مکیہ

علم الانسان تفسیر قمی میں امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ علی مرتضیٰ کو آپ کی طرف سے فن کتابت سکھایا جسے وہ جانتے نہ تھے۔ ح ۲ ص ۹۵

سورۃ القدر مکیہ

لیلۃ القدر ۔ المعانی مین امیرالمومنین ؑ سے منقول ہے کہ رسول ؐ خدا نے فرمایا کہ اے علی ؑ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے سب مقرر فرمادیا ہے اور اس مین تمھاری اور تمھاری اولاد کی ولایت بھی ہے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے ۔ ح ۱۲ ص ۹۵۶

کافی مین امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ رسول ؐ نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ میرے ممبر پر چڑھتے ہین اور لوگون کو راہ راست سے ہٹاتے ہین ۔ رسول ؐ مغموم اٹھے جبرئیل ؑ نے آکر سبب پوچھا آنحضرت نے خواب بیان فرمایا ۔ جبرئیل ؑ نے کہا کہ مجکو خبر نہین ۔ وہ چلے گئے اور یہی سورہ لیکر آئے ۔ آنحضرت کو تسکین ہوئی ۔ ح ص

تنزل الملائکۃ تفسیر قمی مین ہے کہ کل فرشتے اور روح القدس امام زمانہ پر نازل ہوتے ہین ۔ اور جو کچھ وہ لکھ چکے ہین سب آنحضرت کے روبرو پیش کردیتے ہین ۔ ۱۲ ص ۹۵۶

تفسیر قمی مین ہے کہ فرشتے صبح تک برابر امام کو سلام کرتے رہتے ہین کافی مین یہی امام زین العابدین سے بھی منقول ہے ۔ ۱۲ ص ۹۵۶

سورۃ البینہ مدنیہ

ان الذین کفروا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے امیرالمومنین ؑ کی نافرمانی کی ۔ ۱۲ ص ۹۵۶

ان الذین آمنوا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہین اور امالی مین رسول ؐ خدا فرماتے ہین کہ خدا کی قسم علی ؑ کے شیعہ کامیاب ہین ۔ ح ۱۲ ص ۹۵۶

جزاؤھم کافی مین امام صادق سے منقول ہے کہ اپنے شیعون سے فرماتے

تھے کہ واللہ جس سے اللہ راضی ہوا وہ تم ہی لوگ ہو آخر۔ ت۵ ص۹۵۷

سورۃ زلزال مدنیہ

علل الشرائع مین فاطمہ زہراؑ سے روایت ہے کہ مدینہ مین زلزلہ آیا سب لوگ ڈر گئے۔ علی مرتضٰے کے لبہائے مبارک کو حرکت ہوئی اور آپ نے زمین کو ٹھیرنے کا حکم دیا وہ ٹھیر گئی۔ پھر فرمایا کہ اس آیت سے ہم مراد ہین۔ ت۲ ص۹۵۸

سورۃ العادیات مکیہ

امالی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ سورہ امیرالمومنینؑ اور اُن کے ساتھیون کی شان مین نازل ہوئی۔ ح ت ص۹۵۹

سورۃ التکاثر مکیہ

عن النعیم تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ نعیم ہم اہلبیت ہیں۔

سورۃ العصر مکیہ

والعصر الاکمال مین امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد ہے قائم آل محمدؐ کے خروج کا زمانہ۔ ح ت۳ ص۹۶۰

اِنّ الانسان الاکمال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہین ہمارے دشمن۔ حاشیہ ت۲ ص۹۶۰

سورۃ النصر مدنیہ

تفسیر برہان مین بحوالہ امالی منقول ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی تو رسولؐ نے

علیؑ مرتضےٰ سے فرمایا کہ جس طرح میرے ساتھ مشرکین سے جہاد واجب تھا اسی طرح فتنہ مین واجب ہوگا۔ ح ۱۰ ص ۹۶۴

سورۃ الفلق مدینہ

حل الائمہ مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل رسولؐ خدا کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ فلان شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور فلان کنوئین مین ڈال دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے امیرالمومنینؑ کو بھیجا۔ ح ۱۰ ص ۹۶۵

آج ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ ہجری کو اس انتخاب سے فرصت ہوئی

جو ۲۲ جمادی الاولی سے شروع ہوا تھا۔

خطاب

ذی علم اور صاحبان فہم۔ اولوا البصار۔ اولوا الالباب عقلمند شیعہ برادران آپ امام باقرؑ کے اس حدیث پر غور کیجئے جس میں آپ نے فرمایا کہ ثلث قرآن ہماری شان میں اترا ہے۔ آپ امام صادقؑ کی اس حدیث پر بھی توجہ فرمائیں جسمیں آپنے فرمایا ہے کہ کل کا کل قرآن ہماری شان میں نازل ہوا ہے ۔

مجکو کتابوں کے جمع کرنے کا بھی شوق ہے اور دیکھنے کا بھی۔ باوجودیکہ میں نے برسوں شیعوں کی کتابوں کی سیر کی تھی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اتنی کتابوں میں سے اکثروں کو نہ میں نے دیکھا تھا نہ نام سنا تھا۔ جن جن کتابوں کے حوالہ جات کتب فن میں دیکھتا۔ دہلی۔ حیدرآباد اور لکھنؤ میں فرمائش کر دیتا علامہ مقبول احمد صاحب کی بدولت محنت بچ گئی ۔

ترجمہ مقبول کے اشتہارات میں صنادید علماے امامیہ کے فتاوے موجود ہیں کہ ہر ایک شیعہ کے ہاتھ میں یہ ترجمہ رہنا چاہیے۔ کیونکہ اس میں علوم ائمہ جمع ہیں فاضل مصنف نے علل الشرائع۔ تفسیر عیاشی۔ تفسیر مجمع البیان کافی۔ تہذیب۔ تفسیر قمی۔ الفقیہ۔ معانی الاخبار۔ الجوامع۔ احتجاج طبرسی۔ تفسیر صافی۔ اکمال الدین۔ طب ائمہ۔ الخصال۔ العیون۔ نہج البلاغت۔ التوحید۔ المحاسن۔ الامالی۔ البصائر۔ الخرائج۔ مصباح المجتہدین۔ زیارات جامعہ المجالس۔ سعد السعود۔ تفسیر برہان۔ مصباح الشریعتہ۔ قرب الاسناد۔ کشف الغمہ المناقب شہر اشوب۔ ارشاد شیخ مفید۔ روضتہ الواعظین۔ ثواب الاعمال۔ وغیرہ وغیرہ۔ کے بیشمار سند اور حوالہ سے ترجمہ کو مقبول عوام بنایا ہے۔ یہ کل کتابیں

سوائے بڑے بڑے شہروں اور پھر بھی بڑے بڑے دولتمند علماء کے کتب خانوں کے
ہر جگہ نایاب ہیں پس اطمینان کے لیے فاضل مصنف اور علماء امامیہ کی تقریظیں
کافی ضمانت ہیں۔ کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے بالکل سچ ہے۔ اب آپ جناب امیر
کی اس حدیث پر توجہ فرمائیں جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کا ذہن
صاف ہوگا جس میں حس لطیف تمیز صحیح ہوگی جس کا سینہ اسلام اور اُس کی
خوبیوں کے سمجھنے اور خدا کی معرفت کے لیے کھولا گیا ہوگا وہی قرآن کے
مطالب سمجھ سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ جناب اُمیر اور دوسرے ائمہ کی ان
احادیث پر نظر ڈالیئے کہ علم قرآن و دین ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا۔ معانی
قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ پس ہم سے سیکھو ہمارے پاس رجوع کرو صرف
ہم سے پوچھو۔ جو ہم سے نہ پوچھے گا وہ گمراہ و ہلاک ہوگا۔ اس کے بعد آپ
علمائے متکلمین کی اِن تحریرات و تصانیف کو پیش نظر رکھیئے جس میں علمائے
اسلام۔ شکر اللہ نعمتھم و جزاھم اللہ عنا خیر الجزا۔ نے نصاریٰ و آریہ و دیگر
دشمنان ملت کے اس بیہودہ الزام اور مہمل اتہام کا کہ اسلام تلوار کے زور سے دنیا
میں پھیلا ہے) رد فرمایا ہے۔ اور پھر اس پر نظر ڈالیے کہ آنحضرت صلعم زندگی کے
۲۳۔ برس کس مصیبت میں گزرے ہیں اور خصوصاً مکہ معظمہ میں تیرہ برس کا زمانہ
(جس میں دفاعی جنگ کی بھی اجازت نہ تھی) کتنے لوگ صرف قرآن سنکر مسلمان
ہوئے تھے۔ ہو چکے تھے۔ مدینہ کے انصار کا اسلام کس تلوار کے خوف اور سلطنت کے
لالچ سے تھا۔ پھر آپ گہری نگاہ ڈالیے۔ اور غائر نظروں سے دیکھئے دیگر اصحاب
رسول نے دنیا دعوے کبھی نہیں کیا جیسا جناب امیر اور دیگر ائمہ علیہم السلام
نے علم قرآن کے متعلق فرمایا ہے۔ پس ہماری طرح آپ بھی حضرات ائمہ کی طرف
رجوع فرمایئے اور قرآن کے معانی۔ قرآن کی تفسیر و تاویل پر محققانہ نگاہ ڈالئے علامہ

مقبول احمد صاحب کا ترجمہ ہر ایک قصبہ بلکہ ہر ایک قریہ میں موجود ہے جہاں جگہ فاضل مصنف نے اپنے مذہب کی احادیث کی وجہ سے ترجمہ میں تصرف کیا ہے اس کو معذور سمجھ کر نظر انداز کر دیجیے مجھ سے سنئے کہ باقی ہر جگہ ترجمہ درست اور بالکل درست ہے میں نے ہر ایک سورہ کا نام سرخی سے منور بلند مقام پر لکھ دیا ہے پہلا لفظ یا جملہ نقل کر دیا ہے۔ پھر ترجمہ مقبول احمد کے حاشیہ کا نمبر اور صفحہ کا حوالہ لکھ دیا ہے آپ مہربانی کر کے پوری آیت بلکہ بعض اوقات دو چار آیتیں ماقبل و مابعد کی ملاحظہ فرمائیے اور پھر اون احادیث پر نظر ڈالیے اور خود بالکل تنہائی میں غور کیجیے کہ آیا اُن احادیث کا کچھ بھی تعلق سیاق اور سباق عبارت سے پیدا ہوتا ہے پھر مولوی کمال الدین قادیانی کے لفظاً اور ترجمہ قرآن سے مقابلہ کیجیے میں آپ کو ایک سچے مسلمان ہمدرد و خیر خواہ دوست کی طرح یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا قلب گواہی دیدے گا کہ اس کا تعلق قرآن سے نہیں ہو سکتا تب آپ کو دو سخت مشکلیں اور پیش آئیں گی۔ ایک یہ کہ جس شخص کے اقوال ایسے ہوں وہ قرآن کا ہرگز عالم نہیں کہلایا جا سکتا چاہیے اس کا نام اور منصب کچھ بھی کیوں نہ ہو ؁

مگر ائمہ ہدیٰ اہل بیت رسالت و خاندان نبوت کے لیے ایسا کہنا تو قطعاً ناجائز ہوگا۔ دوسرے یہ کہ چاہے کیسا ہی مشہور و نامور شیعہ راوی کیوں نہ ہو جب ائمہ علیہم السلام پر وہ ایسا بہتان باندھے کبھی عزت کی نظروں سے دیکھا نہیں جا سکتا نہ کسی اچھے لقب سے یاد کرنے کی قابل ہے بلکہ وہ جھونٹا اور لعنتی ہے دیکھیے اہل سنت جس کو آپ عوام۔ یا جاہل و گمراہ فرقہ کہتے ہیں وہ اپنے قابل الزام راویوں کو جھونٹا و کذاب اور وضاع جھوٹی حدیثیں بنانے والے کہتے ہیں اور اس سے اُن کے مذہب پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا اور ہزاروں احادیث وضعی موضوع۔ واہی۔ بے اصل ہیں موضوعات کے بڑی بڑی طولانی

فہرست دیدی گئی ہے ان موضوع احادیث کو اپنے یہاں کے نہایت صحیح اور معتبر احادیث سے مقابلہ کیجیئے اور پھر انصاف کیجیئے کہ اہل سنت کے یہاں ایسی احادیث موضوع ہیں اور ہمارے یہاں ویسی ہی حدیثیں نہایت صحیح و معتبر احادیث کے جانچنے کا معیار راوی کا کام۔ راوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ علم دین اور تفقہ۔ اور حکمت دینی دنیوی صلاح و فلاح۔ اگر قرآن حسب روایت ائمہ ایسا ہی اترا تھا تو بتاؤ کہ پھر قرآن میں کیا خوبی تھی جس کو سن سن کر لوگ شیدا ہو کر مسلمان ہوتے تھے۔ ابتدائی ۲۳ برس کے مسلمانوں کے لیے کیا چیز تھی اس وقت کس نے رسول خدا کو بادشاہ سمجھا تھا کس کو امید تھی کہ سلطنت قائم ہوگی۔ کس کو امید تھی کہ اس سلطنت سے ہم کو نفع ہوگا ٭

ذرا مندروں کے پروہتوں کو دیکھیئے۔ مہا برہمنوں کو دیکھیئے یا اگر دنیا کی تاریخ آپ کے پیش نظر ہو تو دنیا کے دنیا دار راہبوں کو احباروں کو دیکھیئے پادریوں کے حالات پر نظر ڈالیئے کہ کس کس طرح موت و حیات۔ شادی۔ غمی۔ ولادت غرضکہ دنیا کے تمام واقعات زندگی اور موت سے انھیں برہمنوں کو فائدہ پہنچتا ہے بنی اسرائیل جو حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد تھے ان میں کتنی خود غرضیاں بھر گئی تھیں جن کی برائیاں قرآن میں سیکڑوں جگہ موجود ہیں۔ بھائیو۔ کیا یہ تمام قصے عبث اور لغو قرآن میں وارد و نازل ہوے یا اس میں آیندہ نسلوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے ہم سے سنیئے۔ اگر نوحؑ و لوطؑ کے ازواج کی برائی بیان کرنے سے ازواج نبی اکرم کی تنبیہ و تعلیم مد نظر ہے تو فرزند نوحؑ کی ہلاکت میں اولاد رسول کی ہدایت مضمر ہے۔ اگر یعقوبؑ پیغمبر کی اولاد کی برائیاں بدکاریاں ظاہر کی گئی ہیں تو اس میں ذریت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم مثلاً بشیں ہے کہ قرابت وارر رسول ہونا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر آدمؑ کے خلیفہ بتلاتے

وقت معصوم فرشتوں کا دعوے اور احتجاج و استدلال کام نہیں آیا جنکی عصمت کی
اللہ اور قرآن اور الفاظ قرآن۔ انبیا اور اوصیا اور ائمہ گواہی دیتے ہیں تو اس سے
ظاہر ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں تو آنحضرتؐ کی
دعا۔ خواہش۔ تمنا۔ آرزو۔ تدبیر جیش اسامہ و خلوے میدان۔ و خطبہ غدیر خم و طلب
قلم و کاغذ و روشنائی و مواخاۃ و دعواے معصومیت اس کو روک نہ سکی۔ غور
کیجیے کہ آدم خلیفہ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو ابلیس نافرمان نے افضلیت کا
دعوے کیا۔ یہاں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے مقابلہ میں افضلیت ہی کا
دعوے ہو رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صاف لفظوں میں نام اور قبیلہ
کا نام بتا کر خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ۔ بنی عدی سے عمرؓ۔ بنی امیہ سے
عثمانؓ علیؓ سے پہلے خلیفہ ہوں گے۔ آپ دیکھ چکے ہیں کہ پیمبر کا خواب جھوٹا نہیں
ہو سکتا۔ پیمبر کا خواب ہی ایک قسم کی وحی ہے۔ خواب اقسام وحی سے ہے آپ
دیکھ چکے کہ حضرت ابراہیم کا باپ یا چچا یا نانا کافر تھا۔ قرآن میں تو جس جگہ لفظ
"اب" آیا ہے اس کے معنے ہیں باپ کے۔ ظاہری معنی کو چھوڑ کر کے فرضی
خیال سے لفظ قرآن کے معنی بدلنا سخت تحریف ہے جو بنی اسرائیل کیا کرتے
تھے پس باپ ہونا کوئی مضر منصب نبوت نہیں ہو سکتا در انحالیکہ آپ احادیث
میں پڑھ چکے ہیں کہ مردہ سے زندہ نکالنا کافر سے مومن پیدا کرنا۔ آپ پڑھ
چکے ہیں کہ اپنے کافر اور مشرک قرابت داران کے لیے شفاعت و استغفار
کو ناجائز بتایا گیا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی استغفار ابراہیم کا تذکرہ کس
کے تسکین خاطر کے لیے ہوگا۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہابیل نے قابیل سے کہا
تھا کہ اگر تو میرے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائیگا تب بھی میں اپنا ہاتھ نہ اٹھاؤنگا
تیرے قتل کے لیے۔ اب غور کیجیے کہ ہابیل سے ایسا شخص افضل ہو سکتا ہے

جو محض خیالی وسوسہ سے بصرہ اور صفین جاکر قتال مومنین کا جائز رکھے۔ جو کوفہ سے نہروان تک جاکر خاص اپنے جاں نثار فدائی شیعوں کو خوارج کا خطاب دے کر قتل کر دے ۔

آپ فرعون کے جادوگروں کا فرعون کی دھمکیوں کے بعد استقلال دیکھ چکے اور جواب سن چکے پھر کیا وہ لوگ جو ہمیشہ اپنے دین کو چھپاتے۔ دن کو کچھ۔ رات کو کچھ۔ شیعوں سے کچھ۔ سنیوں سے کچھ کہتے رہتے ہوں۔ ایک بات کہکر ستر راستے فرار کے پہلے سے سوچ لیتے ہوں۔ اپنے باپ دادا کے تقیہ پر فخر کرتے ہوں وہ فرعون کے جادوگرں کے برابر بھی ہو سکتے ہیں موسٰےؑ اور ہارونؑ سے افضل ہونا تو بڑی بات ہے آپ دیکھ چکے ہیں کہ جو باتیں خضرؑ کو معلوم تھیں وہ موسٰےؑ کو معلوم نہ تھیں پھر کیا خضرؑ موسٰےؑ سے افضل ہیں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو مسئلہ سلیمانؑ کو بتایا گیا تھا وہ داؤدؑ کو نہیں بتایا تو کیا سلیمانؑ داؤدؑ سے افضل ہیں آپ تفسیر قرآن مقبول میں ہزاروں جگہ پائیں گے کہ صحابہ نے اپنی طرف سے قرآن میں ملا دیا مگر فصاحت قرآنی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ غور کیجیے کہ ان کے دشمنوں (صحابہ) نے قرآن میں ملا دیا اور کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی اور پھر لوگ یہ بھی دیکھیں گے کہ ائمہ نے قرآن میں سیکڑوں ہزاروں جگہ الفاظ داخل کیے ہیں اور وہیں فصاحت قرآنی کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ قرآن کا لفظ اور حرف بھی قرآن ہے۔ خدا کا دعوے اور رسول کی تحدی کیا ہوئی جبکہ ظالم و جاہل صحابہ اس میں اپنا لفظ داخل کر سکے اور قرآن کا لفظ نکال سکے آپ عربی فارسی اردو و انگریزی کل تواریخ کو پڑھ ڈالئے جناب امیرؑ کے زمانہ خلافت میں ایک معاویہ مدعی خلافت پیدا ہو گیا تو یکے بعد دیگرے کل ممالک اسلامی جو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے بدولت حاصل ہوئے تھے نکل گئے اور پھر کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اگر بعد وفات رسولؐ جناب امیرؑ خلیفہ ہو جاتے اور

اس طرح سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و معاویہ وغیرہ وغیرہ تمامی اصحاب رسولؐ دشمن اور مدعی خلافت ہو جاتے تو کیا حشر ہوتا۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ان سب میں دینی محبت و اخوت اسلامی تھی۔ اور دوست کا شعار ہے دوست کی فتح مندی۔ کامیابی پر خوش ہونا۔ دشمن کا کام ہے جلنا بُرا ماننا۔ اب ذرا غور سے بتائیے کہ جناب امیرؑ ان فتوحات و ترقی اسلام سے خوش تھے یا ناخوش کہنے میں نجات حاصل ہے یا ناخوش و ناراض کہنے میں۔ بتاؤ کہ قرآن میں کن کن لفظوں کے ساتھ یاد کیا گیا ہے۔ اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ کلمہ لا الہ الا اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ مساجد اور نماز اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ فتوحات اور شوکت اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں اسلام کہاں سے کہاں تک پہنچا تھا۔ مگر آپ بڑے بُرا مانا کیے۔ اور کچھ نہیں ہو سکا تو صرف زبان سے لعنت۔ بد دعا۔ گالی دیتے رہے۔ جاہل۔ ظالم۔ غاصب کہتے رہے۔ دیکھئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری امت کسرےٰ اور قیصر کے ممالک پر فتحیاب ہو گی۔ پھر دیکھئے کہ کون غالب ہوا۔ وہ امت تھی یا نہیں۔ دیکھئے مکہ کے گرد و پیش جتنے مذاہب تھے یہود۔ نصاریٰ و مجوس سب پر مسلمان غالب ہوئے۔ پھر اس کے قریب ہی زمانے میں ہندوستان کے ہندوؤں پر بھی غالب ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیرؓ کی تعریف کی ہے۔ جمعہ اور جماعت ترک نہیں کیا اور حق رفاقت سے بھی کبھی دریغ نہیں فرمایا۔ تو کیا جناب امیرؑ کی پیروی اب یہی ہے کہ اس وقت عداوت کا بیج بویا کریں۔ پھر یہ دیکھئے کہ آپ کے علامہ مقبول احمدؔ کی تصنیف کے جواب میں کس قدر تہذیب سے کلام لیا گیا ہے۔

علما و صلحا واذکیا، اہل سنت اس تفسیر کے مقدمہ کو ضبط اور نہایت صبر و تحمل سے ضرور ملاحظہ فرمائے۔ کسی مکروہ بات کے سُننے میں فوری غصہ لانا۔ بھڑک اُٹھنا کوئی قابل تعریف بات نہیں۔ اگر میں بھی آپ کی طرح بے صبری کرجاتا تو ان باتوں سے نہ مطلع ہو سکتا اور نہ آپ کو خبر کر سکتا۔

لوگ کہیں گے کہ تفسیر فبہت الذی کفر۔ تفسیر مقبول احمد شیعی کا جواب ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اسی کے دیکھنے کے بعد یہ تفسیر لکھی گئی ہے مگر آج سے کئی سال پیشتر سے میں تفاسیر شیعہ سے واقف تھا۔ پس ہماری تفسیر اس کا جواب نہیں ہے بلکہ ایک لاجواب چیز ہے۔

میں آپ سے صرف انصاف چاہتا ہوں کہ براہین ودلائل کی قوت۔ بیان قرآنی کی قوت۔ خدا کی قوت کے سوا ہماری تفسیر میں آپ کہیں ایسی بدزبانی نہ دیکھیں گے جو تفسیر مقبول میں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ خدا نے ظالمین اور کاذبین پر لعنت کی ہے اور میں نے اس کو نقل کیا ہے۔ جہاں جہاں اس کا موقعہ آگیا۔ ہمارے دیباچہ سے فوراً بھڑک نہ اُٹھئے۔ مجھ کو مولانا امیر المومنین علیؓ ابن ابی طالبؓ سے بہت محبت ہے۔ جس میں میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ میں ان کا پوتا بھی ہوں اور نواسا بھی۔

اہل سنت جو معنی "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ" کے لیتے ہیں اُس معنی کی وجہ سے مجھکو یہ محبت اور محبت میں شغف ہے۔ میں آپ کی محبت میں اندھا اور بہرا ہوں۔ فرق اس قدر ہے کہ مجھ کو اسلام سے بھی محبت ہے اور اسلامی خدمات جو دوسروں سے ہوئی ہیں میں اُن سے چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر لکھی گئی خدا کرے ہمارے تمام دینی بھائیوں کو اس سے نفع ہو اور آئندہ سب بدزبانی ترک کر کے شیر و شکر ہو جائیں آمین۔ سراج الحق

اصطلاحات

۱۔شیعوں کے خدا اور سنیوں کے خدا اور

۲۔شیعوں کے محمد رسول اور سنیونکے محمد رسول اللہ صلعم اور

۳۔شیعوں کے امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور سنیوں کے امام حسنین علیہم اسلام اور

۴۔شیعوں کے علی اور سنیوں کے علیؓ اور

۵۔شیعونکے مفروضہ آل رسول اور سنیونکے آل اطہار رسول صلعم اور

میں نے مولوی سید احمد علی مرحوم تلمیذ علماے فرنگی محل کی زبانی ایک مناظرہ میں سنا تھا کہ شیعوں کے علی اور ہیں اور سنیوں کے علیؓ اور۔ لیکن کتب بینی سے معلوم ہوا کہ شیعوں کے خدا بھی اور اور شیعوں کے رسول بھی اور۔

اس کتاب میں جہاں جہاں لفظ آل رسول یا علیؓ۔ جعفرؑ صادق یا باقرؑ یا تقیؑ۔ یا نقیؑ۔ یا موسیٰؑ کاظم۔ یا زینؑ العابدین۔ آیا ہے اوس سے مراد شیعوں کے فرضی اور مزعوم آل رسول ہیں نہ کہ حقیقی آل اطہار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ از پبلشر

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ

حضرت حق جل شانہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اسی کی
توفیق سے تفسیر لاجواب جس کا نام نامی اسم بامسمّٰی

فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

رکھا گیا جسکو امیدوار رحمت رب الفلق سراج الحق ملا فاضل عفا عنہ نے تالیف کیا
حسب فرمائش حافظ فضل حق صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ کلکٹری پنشن یافتہ باہتمام قادر بخش

اصح المطابع لکھنؤ میں طبع ہوئی

انعامی اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی حافظ کلام اللہ کا شیعہ مذہب میں ہو جاوے یا موجود ہو تو اُسکو عـ۲۵ روپیہ انعام دیا جاویگا بشرطیکہ وہ اصحاب ثلثہ کا منکر ہو۔ کیونکہ جو شخص اصحاب ثلثہ کا منکر ہوتا ہے وہ کبھی کلام الٰہی کا حافظ نہیں ہوسکتا۔ بارہا تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے چونکہ کتب معتبرہ طرفین سے یہ ثابت ہے کہ حضرات شیعہ کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اسواسطے بھی کوئی شیعہ کلام الٰہی کا حافظ نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ بات غلط ہے تو کوئی شیعہ مرد میدان بنکر دکھا دیوے ورنہ وہ ایسے مذہب سے توبہ کرے۔

المشتہر

شیخ حاجی غلام لیسین سوداگر چفت تلہ گنگ۔ ضلع اٹک (پنجاب)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر فصل الذی کفر

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۵

پورا ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۰ و ۱۱- اس کے حواشے اور ضمیمہ کو خود دیکھو- اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کا ذکر کرتے رہو جو میں تم پر انعام کر چکا اور جو عہد مجھ سے کر چکے ہو- اُسے پورا کرتے رہو تاکہ جو عہد میں نے تم سے کیا ہے اُسے پورا کروں اور صرف مجھی سے ڈرو اور جو کچھ میں نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ کہ تمھارے پاس جو کچھ پہلے سے موجود ہے وہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو- اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف مجھی سے ڈرتے رہو- اور باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر نہ کرو اور حق کو جان بوجھکر نہ چھپاؤ- اور نماز پڑھتے رہو- اور زکوٰۃ دیتے رہو اور باجماعت نماز ادا کرو- کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو- اور خود کو فراموش کر جاتے ہو- باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو- کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے اور روزے اور نماز کے ساتھ ہم سے مدد مانگو اور اس میں شک نہیں کہ نماز سب پر بھاری ہے- سوائے اُن خوف کرنے والوں کے کہ جن کو یقین ہے کہ ہم کو اپنے پروردگار کے سامنے پلٹ کر جانا ہے- اور اس کی حضوری میں پیش ہونا ہے:-

ناظرین باتمکین - تمامی مقدمات کو پیش نظر رکھو - بلکہ ایک مرتبہ پھر اسکو دیکھ لو اس کے بعد آل یعقوب کی جگہ آل رسول صلعم کی تربیت و تعلیم کا خیال کرو کیونکہ قرآن کے قصص و حکایات عبرۃ کے لیے ہیں بے سر و پا اور فضول نہیں مولوی مقبول احمد کے حواشی و ضمیمہ کو بھی دیکھ لو - اے آل رسول صلعم بتاؤ یہ آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے ۞

پس ان آیتوں میں آل رسول صلعم سے خطاب پُر عتاب یہ ہے کہ ہم حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے - تم کو ان کی اطاعت اور وفا داری واجب ہے - پیغمبر زادگی کا غرور نہ کرو - بنی اسرائیل بھی پیغمبر زادے تھے - زمین ہماری ہے - ہم جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں ۞ ملک جس کو ہم چاہتے ہیں دیتے ہیں - ہم اپنے صالحین بندوں کو سلطنت دیتے ہیں ۞

پس اے آل رسول صلعم تم ہمارے خلفا کی اطاعت محبت و وفاداری سے کرو نہ کہ انکے ڈر سے بلکہ صرف مجھی سے ڈرو کہ ان کی نافرمانی میں میری نافرمانی ہے - اور اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تم کو نعمتہاے جنت دیں گے تم کو ہمارے پیغمبر رسول کریمؐ نے بھی بتا دیا ہے - قرآن کے آیات بھی تم کو معلوم ہیں - پس تم سب سے اول کافر و منکر نہ بنو میری آیتوں کا مطلب صرف دُنیاے دنی بے حقیقت کے لیے ایسا نہ بتاؤ کہ لوگ گمراہ ہوں ۞

ہمارا قرآن اپنے لیے مخصوص نہ کرو - یہ ایسا بُرا کام ہے کہ تم کو ہم سے ڈرنا چاہیئے - یہ مطلب جو تم اپنے شیعوں سے بیان کرتے ہو یہ تو محض باطل ہے - ہماری آیتیں اس کو باطل کرتی ہیں - پھر ایسی جرأت تو نہ کرو کہ باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر کرو - یہ بدترین نفاق اور اشد ترین جسارت ہے - اور حق کو جان بوجھکر مت چھپاؤ - تم قرآن پڑھتے ہو - اس میں ہمارے صاف صاف اشارات ہیں - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی تعلیم تم کو ہو چکی ہے۔ خلفاء کے ساتھ جو تمام مسلمان نماز جماعت ادا کرتے ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ نماز جماعت ادا کرتے رہو۔ یہ نہیں کہ پیغمبر زادگی کے غرور میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنالو۔ بلالؓ و سلمانؓ و اباذرؓ و مقدادؓ و عمار یاسرؓ تو خلیفہ برحق کے ساتھ نماز پڑھیں اور تم جماعت سے خارج رہو۔ تم کو عباس و ابوسفیان کی رفاقت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ دیکھو لوگوں کو تو تم بتاتے ہو کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور خود اپنے کو بھلا دیتے ہو۔ فراموش کر جاتے ہو۔ باوجودیکہ تم کتاب قرآن پڑھتے ہو پس تم کو اتنی بھی عقل نہیں ہے۔ کیا تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ تمام مسلمان تو ان کی اطاعت و وفاداری پر متفق و سرگرم انقیاد ہیں تمہارا ایک الگ رہنا کیا مفید ہوگا ہم تو تم کو حکم دیتے ہیں کہ روزے اور نماز کے ساتھ ہم سے مدد مانگو اور تم ہو کہ لوگوں کو سکھلاتے ہو کہ محمد و آل محمد کے وسیلہ سے دعا مانگو۔ غضب تو یہ ہے کہ تاویل القول بمالا یرضیٰ بہ قائلہٗ کی حرکت مذموم پر بھی تم جرأت کرتے ہو۔ باوجودیکہ ہم نے ایک جگہ بہت صراحت سے ظاہر کر دیا ہے کہ آدم غریب نے ہم سے مناجات میں کہا تھا۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ مگر ایک جگہ جب ہمنے صرف فتلقیٰ کہدیا تو تجکو شرم نہیں آئی تو نے کہدیا کہ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے آدم کو دعا مانگنا سکھلایا گیا تھا۔ ای .... تو م رسول پر جھوٹ بولنے سے تو جہنم کی سزا مقرر ہے۔ ہم پر جھوٹ باندھنے سے تجکو نہ ہمارا خوف آیا نہ ہمارے جہنم کے عذاب شدید کا۔ بے شک یہ ہماری نصیحت بہت بھاری ہے سوا سے اُن خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہے کہ ہکو اپنی پرور دگار کے سامنے پلٹ کر جانا ہے اور اس کی حضوری میں پیش ہونا ہے۔ وہ صرف یہ جانتے ہیں کہ ہم کو دین کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ اعمال صالحہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جہاد عفو۔ رحم۔ غرض تمامی مکارم اخلاق پر کاربند رہنا تجارت لن تبور ہے اس

سے ہم کو کیا مطلب کہ کس میں خلافت کی لیاقت ہے کس میں نہیں کس کو خلافت کا استحقاق ہے کس کو نہیں۔ اس بحث میں تو وہ پڑے جس کو دین سے کچھ واسطہ ہو

کار خود کن کار بیگانہ مکن

جزو اول سورۂ بقرہ رکوع ۶۔

مولوی مقبول احمد صاحب کا ترجمہ صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳۔ اُس کے حواشے و ضمیمہ کو خود دیکھو۔ اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم کو عطا کر چکا ہوں اور اس بات کو کہ میں نے تم کو تمام عالم پر فضیلت دی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے کسی طرح کام نہ آسکے گا اور نہ کسی عام شخص کی اس کے بارہ میں سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انکی کسی قسم کی امداد کی جائیگی اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تمھیں فرعون والوں کے ہاتھ سے نجات دی تھی کہ وہ تمھیں بڑے بڑے عذاب دیتے تھے۔ تمھارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے۔ اور تمھاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھاری بڑی آزمایش تھی۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ ہم نے سمندر میں تمھارے لیے راستہ پیدا کر دیا تھا اور تمھیں نجات بخشی تھی۔ اور تمھارے دیکھتے دیکھتے فرعون والوں کو ڈبو دیا تھا۔ اور اسے بھی یاد رکھو کہ جبکہ ہم نے موسےٰ سے چالیس شبوں کا وعدہ کیا تھا۔ پھر تم نے یہ ظلم کیا کہ اُن کی غیبت میں بچھڑا پوجنے لگے اس پر بھی ہم نے تمھارا قصور معاف کر دیا تاکہ تم شکر گزار رہو۔ اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے موسیٰ کو کتاب اور حق و باطل کی جانچ عنایت کی تاکہ راہ راست پر آجاؤ اور جب موسیٰ نے اپنے لوگوں سے یہ کہا کہ اے میری قوم تم نے بچھڑا لے کر خود اپنے اوپر ظلم توڑا ہے اب اپنے پیدا کرنے والے کے حضور میں توبہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو۔ یہی تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے حق میں بہتر ہے پھر تمھاری توبہ قبول

ہوگی۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہی۔ اور جس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے موسےٰ جب تک ہم ظاہر بہ ظاہر خدا کو نہ دیکھ لیں ہم تو تمھاری باتوں پر ایمان نہ لائیں گے تو تمھارے دیکھتے دیکھتے تم پر بجلی گری تھی۔ پھر ہم نے تمھارے مرنے کے بعد تم کو زندہ کیا۔ تاکہ تم شکر گزار رہو۔

اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من وسلوےٰ نازل کیا اور ہم نے حکم دیا کہ ہمارے رزق کا نفیس حصہ کھاؤ۔ اور جو اس پر شکر گزار نہ ہوئے تو انھوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

اور جب ہم نے یہ کہا کہ اس گاؤں میں جاؤ اور اس میں جو کچھ تمھارا جی چاہے خوب کھاؤ پیو۔ اور اس دروازہ میں سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوا ور لفظ حطۃ بھی اپنی زبان پر جاری رکھو تو ہم تمھاری خطائیں بخشدیں گے۔ اور ہم نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ پھر ظالموں نے جو کچھ ان سے کہا گیا تھا اسے بدل کر اس کی جگہ دوسری بات رکھ دی پس جیسی وہ نافرمانی کیا کرتے تھے اس کے بدلے ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب نازل کیا ۱۲

مولوی مقبول احمد نے آیۂ شفاعت کے ترجمہ میں جیسی دین ودانش اور داد عربی دانی دی ہے اس کا تو صرف ہمارے عُلما جواب دیں گے۔ ہم کو ضرور نہیں۔

خوش فہم ناظرین۔ قصہ پیشین عبرتاً للآخرین۔ آل اسرائیل کی تعلیم کے بعد آل رسول کی تعلیم کو ملاحظہ فرمائیے۔ یعنے اے آل رسول ہم نے تو جس طرح آل اسرائیل کی شان میں تمام عالم پر فضیلت دینا بیان کیا تھا۔ ویسی تو کوئی آیت تمھاری شان میں نازل نہیں کی۔ تو جس طرح پیغمبر زادگی کے غرور میں وہ نافرمانی کرتے تھے ویسی تم مت کرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی دوسرے

نفس کے کسی طرح کام نہ آسکے گا اور نہ کسی کی شفاعت قبول کی جائیگی اور نہ کوئی معاوضہ لیا جائیگا اور نہ ان کی کسی قسم کی امداد کیجائیگی جس طرح اسرائیل یعنے یعقوب پیغمبر اپنے نالائق اولاد کی مدد و شفاعت نہ کرینگے نہ کر سکیں گے۔ ویسا ہی ہمارے رسولؐ بھی جس طرح بنی اسرائیل اپنی شامت اعمال سے فرعون کے محکوم بنا دیئے گئے ویسا تم بھی بنا دیے جاؤ گے ❖

- دیکھو ہم نے تو ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ کو ایسا خلیفہ بنایا کہ تم پر کوئی بھی ظلم نہیں کرتا۔ شہزادوں کی طرح تمھاری گزر و بسر ہوتی ہے۔ تم جو کچھ کہہ ڈالتے ہو وہ اس کو برداشت کر جاتے ہیں انتظام سلطنت و نظم مملکت میں جب نیک مشورہ تم دیتے ہو اس کو نہایت شکرگزاری سے وہ قبول کرتے ہیں کوئی عہدہ یا خدمت بھی تمھارے سپرد نہیں کی جاتی جس سے خیال ماتحتی و محکومیت پیدا ہو۔ اپنے لڑکوں سے زیادہ تمھارا حصہ دیتے ہیں اپنے سے زیادہ تمھارا وقار کرتے ہیں اس وقت کو یاد کرو جب بعد وفات رسول کریم صلعم تمام قبائل عرب مرتد ہو گئے تھے۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار ہر طرف کھڑے ہو گئے تھے اس سیلاب عظیم سے ابوبکرؓ کی بدولت کیسا بچا دیا۔ اور تمام دشمنوں کو فرعون والوں کی طرح غرق فنا کر دیا ❖

چالیس شبوں اور راتوں سے کیسا خوبصورت کنایہ و اشارہ لطیف ہے کہ چالیس برس تک تم کیسے امن و چین سے بسر کرتے رہے۔ عجائب پرستوں کو کیسا عمدہ سبق دیا ہے کہ بنی اسرائیل بھی عجیب و غریب بولتے ہوئے بچھڑے کو دیکھ کر پوجنے لگے تھے۔ عجائب پرستی میں بڑی بڑی خرابیاں ہیں تم جس عجیب چیز کو دیکھو گے اسکو پوجنے لگو گے دجال سے زیادہ عجائب و غرائب کا کوئی مجموعہ نہ ہوا ہے نہ ہوگا تو اسکی طرف بھی تم جھک پڑو گے۔ دیکھو دجال بھی اصفہان سے نکلے گا۔ جہان عجائب پرست بہت سے ہیں بس ڈرو اور عبرت پکڑو ❖

شکر گزار بنو۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید کا مطلب اگر تم نہ سمجھ سکتے ہو۔ تو گلستان سعدی کے فقرہ و بشکر اندرش مزید نعمت ہی کو دیکھو۔ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت میں جتنا عیش و تنعم اعزاز و وقار تم کو حاصل ہے اس کو غنیمت اور نعمت سمجھو اور اس پر شکر ادا کرو۔ اگر ناشکری کرو گے تو ہم ایسے ایسے نالائقوں ظالموں کو مسلط کر دیں گے۔ کہ پھر پناہ نہ ملے گی ؀

ہمارا وعدہ ہے کہ ہم نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ ۲۴۔ برس میں جیسی ترقی ہم نے دی۔ دنیا میں کوئی مثال تلاش کرو مگر تم کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تم اس کو ترقی نہیں کہتے پھر تمھیں بتاؤ کہ اب کس کا نام ہم ترقی رکھیں۔ موسیٰ کی کتاب توریت تو امام ہو اور حق و باطل کی جانچ ہو اور ہماری کتاب قرآن مجید و فرقان حمید جس کو ہم نے اپنے رسول کریم پر اتارا۔ جس کو ہم نے امام فرمایا تو اس کی امامت کا منکر ہے۔ اور بلا دلیل اپنے آپکو یا جس کو چاہا امام کہنا شروع کیا۔ ہم نے قرآن کو عرب کی زبان میں اتارا اور تو نے اس کو فارسی سمجھ لیا۔ ہمارے ارشاد انی جاعلک للناس اماما۔ کا مطلب تو ہمارے ہی سامنے ایسا بے معنے بیان کرتا ہے اور ایسا بے لگام جاتا ہے کہ تجکو سر و پا کی کچھ خبر نہیں تو کہتا ہے کہ امامت نبوت سے افضل ہے حالانکہ ہم نے نبوت سے برتر کوئی منصب مخلوق میں نہیں رکھا۔ ہاں ایک چیز ہمارے نزدیک بہت عزیز ہے۔ یعنے خود وہی قرآن۔ اس کو تم نے کھلونا بنا لیا۔ ہمنے تو اسکو تمام عالم کی ہدایت کے لیے بھیجا تھا تم نے اس کو اپنا مال سمجھ لیا۔ اور مزہ تو یہ ہے کہ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ مٹھائی کون کھائے گا؟ ہم! کام کون کریگا؟ ۔ فتو!!

تم نے اس کو کہدیا کہ قرآن ظاہر اترا ہے اور باطن۔ اے نادانو ہمارے احکام بہت صاف ہیں لگی لپٹی باتیں کرنی ہماری شان کے بہت خلاف ہے۔

ہم نے جبتک حکم جہاد کو مناسب نہیں سمجھا تو لکم دینکم ولے دین کہدیا۔ مگر دیکھو اس
کے ابتداء لفظ کافرون سے فرمائی جس سے زیادہ سخت کوئی گالی نہیں مگر یہ جملہ
ہم نے صرف اس لیئے کہا تھا کہ جس کو چاہو گالی دید و اور یہ یہود کے ثمن قلیل سے بھی
بدتر و کمتر ہے اور جب ہمارے بعض بندے عاجز ہو کر تنگ آ کر ایسا مطلب تبلائیں
جو صاف صاف قرآنی ہدایت و احکام کے موافق ہوں تو تم اور تمھارے شیعہ قیامت
تک کے لئے غرق دریائے حیرت ہو جاؤ۔

ای آل رسول غور کرو کہ موسےٰ نے بنی اسرائیل کی توبہ میں قتل کی شرط
لگادی اور چھ لاکھ باؤن ہزار بنی اسرائیل کو قتل کرا دیا (حیات القلوب جلد
اول صفحہ ۲۳۳)۔ اور ہمارے رسول کریم صلعم کو دیکھو کہ وہ صرف ندامت کو توبہ
قرار دیتے ہیں اور طائحالی۔ کہکر مسلمانوں کو درود و سلام بھیجنے کا تم پر حکم دیتے
ہیں۔ شرماؤ۔ اور باز آؤ اور ڈرو کہ غیرت حق جوش میں نہ آئے اور ویسا ہی حکم دیدے
جیسا بنی اسرائیل کے قتل کا دیا تھا۔

ای آل رسول صلعم ہم نے صاف صاف اشارات اپنے کلام میں کر دیئے تھے
ہمارے رسول نے صاف صاف کہدیا تھا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں گے۔
مگر تم ان کو نہیں مانتے تم کہتے ہو کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت دکھلاؤ جس میں نام بنام
خلفا کے نام معہ ولدیت درج ہو۔ ای آل رسول تمھارا یہ کہنا بنی اسرائیل کے
اس کہنے سے مطلق کم نہیں ہے جیسے بنی اسرائیل کہتے تھے کہ اے موسےٰ ہم تم پر ہرگز ایمان
نہ لائیں گے۔ جب تک خدا کو ہم ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔ پھر جس طرح اُن پر
بجلی گری تھی کہیں تم پر نہ گر جائے۔ ایسی جرأت و دلیری سے باز آؤ ورنہ ہماری سنت
تبدیل نہیں ہوتی۔ اور ہم ایک ہی قسم کی سزا دیتے ہیں۔ اور پھر جس طرح مین نعمتوں
من و سلوی و سائبان کا ذکر کیا تھا۔ اس مین اشارہ ہے کہ تم کو خلفائے ثلثہ کے

عہد معدلت میں جیسی جیسی نعمتیں آزادی اعزاز و وقار حاصل تھا تم نے اس کی قدر نہیں کی اور شکر گزار نہیں ہوئی تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کیا اس کے بعد کی آیت میں اشارہ ہے کہ ہم نے پُرامن دولت دی تھی مگر اس کو تبدیل کر دیا تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب نازل کیا۔ آہ وہی شیعیان علی۔ عباس و ابو سفیان جو بڑے مشیر و ہمدرد بنتے تھے۔ تسلط پاکر ان کی اولاد نے جو قیامت برپا کی۔ وہ فرعون کے عذاب بنی اسرائیل سے اگر بہت سخت نہیں تو بہت مشابہ ضرور ہے +

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۶۔

ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۲ و ۱۴۔ (حواشی اور ضمیمہ اس کے تم خود دیکھ لو۔ اے بنی اسرائیل اُس وقت کو یاد کرو جبکہ موسٰے نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے یہ کہا کہ اس پتھر میں اپنا عصا مارو پھر اس سے بارہ چشمہ جاری ہو گئے تھے اور ہر ہر گروہ نے اپنے اپنے چشمہ کو پہچان لیا تھا پھر ہم نے یہ حکم دیا کہ خدا نے جو کچھ تم کو دیا ہے۔ کھاؤ پیو اور مفسد بنکر زمین میں فساد نہ کرو اور جس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے موسٰے ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے اس لیے اپنے خدا سے ہمارے لیے یہ دعا کرو کہ زمین سے جو جو چیزیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ساگ پات۔ کھیرا ککڑی گیہوں۔ مسور۔ پیاز۔ وغیرہ ہمارے لیے بھی پیدا کر دے موسٰے علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کیا تم گھٹیا چیزوں کو اس سے بدلنا چاہتے ہو جو عمدہ ہے ایسا ہی ہے تو کسی شہر میں چلے جاؤ کہ جو کچھ مانگتے ہو تم کو وہاں مل جائے گا اور ایسی باتیں بنانے والوں کو ذلت اور افلاس کی مار دی گئی تھی۔ اور غضب خدا میں آ گئے تھے۔ یہ نتیجہ اس کا تھا کہ وہ خدا کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیا کو ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ اور یہ اس کا نتیجہ تھا کہ وہ نافرمانی اور زیادتی کیا کرتے تھے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ چند آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں اور
کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی +

معزز ناظرین یعقوب پیغمبر کی اولاد بنی اسرائیل کی قصہ کے بعد آل رسول صلعم کی تعلیم
یوں شروع ہوتی ہی کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے عہد معدلت مہد میں جیسا عیش و امن
تمکو حاصل تھا اس کی قدر نہ کر کے دنیاوی سلطنت کی آرزو کرنا اس کی ایسی ہی
مثال ہی کہ من اور سلوی اور سائبان کو چھوڑ کر بنی اسرائیل کا ساگ پات مانگنا
کبھی بصرہ میں جا دوڑنا اور کبھی کوفی لا یوفی کو اپنا خاص شیعہ قرار دینا ان کے
بھروسہ پر حرم رسول کو ترک کر دینا ۔ کوفہ کو اپنا دار السلطنت منتقل کرنا امیر شام
کو تلوار کا مزہ چکھانا ۔ کوفہ میں شیعوں سے کہنا کہ محمد بن ابی بکر کی مدد کو مصر جاؤ اور
ان کا نہ سننا اور نہ ماننا اور نہ جانا غریب محمد بن ابی بکر کا بے کسی میں قتل ہو جانا
شیعوں کو بد دعا دینا ۔ نماز اور اس کے قنوت میں امیر شام کو لعنت کرنا ۔ اور اس کے
جواب میں تمام شام کی مساجد و منارہ سے اسّی برس تک لعنت پڑنا اور سننا
شیعوں کا امر تحکیم پر اعتراض کرنا ۔ اور فیصلہ حکم کے بعد لڑائی جاری نہ رکھنا شیعوں کو
جو نہ تنخواہ پاتے تھے نہ کھانا ۔ لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے چلا جانا اور نہروان
کے مقام پر خارجی لقب پاکر قتل ہو جانا اور پھر عداوت کا بیج اُن کے دلوں میں
بو دینا ۔ اور جو نہ سننا تھا وہ سننا ۔ یہ ذلت نہیں تو کیا ہی بنی اسرائیل نے اگر اپنے
پیغمبروں کو مارا تھا ۔ تو تم اپنے خلفا کو منبر پر گالی دیتے تھے ۔ اور یہ قتل سے بد تر ہے
بدکار و ظالم بادشاہ کے مقابلہ میں اس کی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد کوفیوں
کے بھروسہ پر سلطنت کا خواب دیکھنا ۔ اور مقابلہ کے واسطے چل کھڑا ہونا ۔ پھر
نہایت بے کسی میں جان دینا ۔ اہلبیت کا قید ہونا ۔ یہ سب اس کی مثال ہی کہ جس
طرح بنی اسرائیل نے اچھی چیزیں چھوڑ کر بری چیز کی آرزو کی ویسا ہی نعمت اپنے اوپر

عیش و وطن چھوڑ کر سلطنت کا خیال اور آرزو کیا ✤

امن قائم ہو جانے کے بعد سلطنت قرار پا جانے کے بعد مقابلہ پہ نکلنا فساد کی بات ہی جس کی سخت ممانعت ہی ۱۲ ✤

مولوی مقبول احمد ہم کو تم سے ملنے کی آرزو تھی۔ جب سے کہ تم مچھلی شہر آئے تھے اس آیت کی تفسیر میں تم کو تردد ہی کہ چودہ معصوموں کے واسطے سے موسیٰ نے دعا مانگی اور چشمے نکلے صرف بارہ ہم تم کو کیا بتائیں۔ ہمارا مقصود اس وقت تفسیر لکھنا ہی نہ تمہاری غلطیاں بتانا۔ تاہم سنو حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں کی اولاد کا الگ جتھا تھا اس لیے بارہ چشمے نکلے تھے ✤

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۷۔ ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۴۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے مسلمان اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور ستارہ پرست ان میں سے جو بھی خدا اور روز قیامت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے پس اُن کا اجر اُن کے خدا کے پاس ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے ✤

ناظرین بنی اسرائیل کے قصہ کو بیان کرتے کرتے درمیان قصہ میں اللہ صاحب نے جو یہ آیت نازل کی اس کا مطلب بھی مجھ سے سن لو۔ یہ تو تم کو معلوم ہو چکا ہی کہ بنی اسرائیل کو اپنے سب کاموں پہ بڑا غرور رہتا یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو نحن ابناء اللہ و احبائہ کہا کرتے تھے اس آیت سے اللہ پاک نے بنی اسرائیل کے قصہ میں آل رسول صلعم کی تعلیم یوں فرمائی ہی کہ

بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست

یہودی ہو یا نصرانی ستارہ پرست ہو یا کوئی اور ہاں ہاں جلاہا ہو یا دُھنیا۔

سلف ہم اللہ کی اولاد او۔ اس کے دوست ہیں ۱۲ ✤

موچی ہو یا چار کنجڑا ہو یا قصائی بنی عدی ہو یا بنی تیم بنی اُمیہ ہو یا بنی مروان ۔ سیّد ہو یا عباسی ۔ ہم صرف ایمان اور عمل صالح چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ایمان اور ویسا ہی عمل صالح جیسا ابُوبکر و عمرؓ و عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کا تھا۔ بے شک اُن کا اجر اُن کے خدا کے پاس ہے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے +

مولوی مقبول احمد صاحب اِس آیت کے ترجمہ میں باوجود تقلید مولوی نذیر احمد صاحب جیسی بدحواسی ظاہر ہو رہی ہے اس کو آپ کا دِل ہی جانتا ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ اِس آیت کا مطلب آپ سمجھ گئے ہونگے۔ ناظرین اب بنی اسرائیل کا قصہ جہاں جہاں آئیگا ۔ میں اس کو نظرانداز کروں گا اسی قدر کافی ہے +

تم کہتے ہو اور ہماری آنکھوں کے سامنے جھوٹ کہتے ہو کہ موسٰے نے تمہارے واسطے سے پانی مانگا۔ بھلا یہ قرآن میں کہاں ہے۔ قرآن کے کس لفظ سے یہ نکلتا ہے قرآن کے الفاظ یہ ہیں۔ موسٰے نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ ہم نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی اِس پتھر پر مارو۔ تم لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے کہتے ہو کہ قرآن کی تاویل رائے وعقل سے ناجائز ہے۔ ہم تمہاری چالاکیونکو خوب سمجھتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ ہمارے ابرار بندے جھوٹی حدیث نہیں بناتے اُن کو ہم نے جس قدر علم دیا ہے اسی سے کام لیتے ہیں۔ اور تم کو جھوٹ بولنے میں نہ دریغ ہے نہ شرم پس تم جھوٹی حدیث بناتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ تفسیر بالرائے نہیں ہے حالانکہ اے نالائق ناشدنی قوم تفسیر بالرائے اُس قدر مذموم نہیں جیسے جھوٹ بولنا اور انبیائ پر جھُوٹ باندھنا تم کو علم نہیں ۔ اور اگر علم ہے تو جان لو کہ ہمارے عقلمند بندے تمہارے جھوٹ کو بخوبی سمجھ جاتے ہیں جھوٹ میں علامتیں جھوٹ کی موجود رہتی

ہیں - احمق نہ سمجھیں تو نہ سمجھیں مگر عقلا سے اپنا جھوٹ سنو اگر موسے نے تمہارے
واسطے سے پانی مانگا ہوتا اور ہم کو تمہارے ہی لحاظ سے پانی دینا منظور تھا تو ہم یہ
کرتے کہ بجز دعا آسمان سے پانی برسا دیتے - دریا کا رُخ پھیر دیتے - موسے کے
ہاتھ اور انکی دست کرامت کو کیوں دخل دیتے پیغمبر شعیب کی متبرک لاٹھی جو تمام انبیا کی ترکہ تھی
اُس سے مارنیکا کیوں حکم دیتے تمکو جھوٹ بولتے بھی شرم نہیں آتی بدکار بنی اسرائیل کو تو
تمہارے وسیلہ سے دعا مانگنے پر پانی دیا اور جب تم خود کربلا میں پانی مانگتے تھے -
تو نہیں دیا - ایسے جھوٹ سے شرماؤ - تمہارا جھوٹ عقل مندوں کو دھوکا نہیں
دے سکتا ؃

تم کہتے ہو کہ بنی اسرائیل نے اپنی توبہ میں تمہارے وسیلہ سے مغفرت[۵۱] چاہی
تھی - یہ آیت قرآن میں کہاں ہے - قرآن کے کس لفظ سے نکلتا ہے سیاق عبارت
کلام مجید کیا اس کو باطل نہیں کرتا - پھر وہ تمہارا دعوی کیا ہوا کہ حدیث کو قرآن
پر پیش کرو اگر قرآن اس کو سچ کہتا ہو تو سچ جانو - جھوٹ کہتا ہو تو جھوٹ سمجھو - سنو
اس میں بھی جھوٹ کی یہ علامت ہے - اگر ہم کو پیغمبر کی شفاعت بھی منظور نہ ہوئی
پیغمبر کی شفاعت کے بعد - سچی توبہ کے بعد بھی ہم نے معاف نہیں کیا تو یہ قبول
نہیں کی اور صرف تمہارے ہی وسیلہ سے توبہ قبول کرنا چاہا تو پھر چھ لاکھ
باون[۵۲] ہزار کو قتل کیوں کرا دیا ؃

تم کہتے ہو ذٰلک الکتاب سے مراد علی ابن ابی طالبؑ - ہم خود پریشان ہیں کہ
کہ اب تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایرانی النسل عجمی سمجھیں - ہمارے علما لفظی ترجمہ
کو پسند کرتے ہیں - جب ہر معنے اپنے لفظ کے نیچے ہو - اور جب تک ظاہر حقیقی معنے

[۵۱] ترجمہ و حاشیہ مقبول احمد صفحہ ۱۲ ؃
[۵۲] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳ ؃ ۱۲

منطبق ہوتے ہوں مجازی معنی لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر علی ابن ابی طالب ہی مراد لیے جائیں تو دوسرے کیوں نہ مراد ہوں حالانکہ ان کے ذات اور صفات میں بھی کوئی شبہہ نہیں ہی +

تم کہتے ہو مغضوب سے مراد اس امت کی یہود۔ ضالین سے مراد اس اُمت کے نصاریٰ[1] ہماری مراد تو کسی خاص طبقہ یا فرقہ سے نہیں۔ ہاں ہاں ہماری مراد کسی خاص شخص سے بھی نہیں۔ بلکہ عام وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت تک گمراہ ہوں۔ یا گمراہ کریں۔ مگرای ناشائستہ قوم تیرے اس معنے میں تیری بہت سی بدکاریاں مخفی ہیں۔ مثلاً تیرے اگلوں نے یہ کہا تھا کہ مغضوب سے مراد صحابہ رسول اور ضالین سے مراد اہل سنت تو براہ نفاق اب ایسا نہ کہہ سکا بلکہ اس کے بدلے گول گول لفظ لکھ گیا کہ اس امت کے یہود اس اُمت کے نصاریٰ۔ بے شک ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے ادیان باطلہ کی تردید کرتا ہی۔ یہود بھی بنی اسرائیل تھے۔ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور دوست کہا کرتے تھے۔ عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ نصاریٰ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ تم نے اپنے آپ کو خدا کہا یا اپنے شیعوں سے کہلایا۔ یہ تو خدا کے بیٹے کہلانے سے بھی بدتر ہے۔ نصاریٰ کی جگہ نصیری یعنے چھوٹا نصاریٰ کہنا۔ اپنے گناہ کو چھوٹا اور قلیل سمجھنا ہی۔ اور یہ قابل نفرین دلیری ہی تو کہتا ہی کہ یومنون بالغیب[2] سے مراد قیام قایم علیہ السلام اور مسئلہ رجعت یہ تو تمہارے دعوے اور دلیلوں سے بھی زیادہ ہی[3]۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا۔ کہ جس طرح بنی اسرائیل یعقوب پیغمبر کی اولاد نے کہا تھا کہ ہم جب تک ظاہر بظاہر خدا کو نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے۔ ہمارے مسلمانوں کی یہ خوبی ہی کہ باوجودیکہ اُنھوں نے خدا کو نہیں دیکھا۔ مگر پھر بھی ایمان لاتے ہیں۔ قائم اور رجعت کو ہمارا قرآن کہاں

---

[1] ترجمہ مقبول احمد ۱۲ [2] ترجمہ مقبول احمد ۱۲ [3] مقدمہ سیوم ۱۲

سکھلاتا ہی۔ کس جگہ تصدیق کرتا ہی۔ کس لفظ قرآن سے نکلتا ہی۔ تو کیا ای...... قوم تو ہمارے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت کرتی ہی۔ اگر تجکو دین کی سمجھ ہوتی اگر قرآن تجکو معلوم ہوتا تو تو جانتا کہ رجعت کی تکذیب قرآن کرتا ہی۔ دیکھ اور غور کر اور سوچ ہم خود بتائیں گے۔

اے آل رسول تم کہتے ہو۔ اپنے شیعوں کو بتاتے ہو کہ منافقین سے مراد خلیفہ اول و خلیفہ ثانی ہیں[۵۱] اے شائستہ قوم قرآن کروڑوں برس پہلے لوح محفوظ پر ثبت ہو چکا تھا۔ اور اس وقت سے ہم نے لکھ لیا تھا کہ ابو بکر خلیفہ اوّل ہوں گے۔ اور عمرؓ خلیفہ ثانی۔ عثمانؓ ثالث۔ اور ہم نے اپنے رسول کو خواب میں دکھلا دیا تھا کہ ابو بکر بنی تمیم سے۔ عمرؓ بنی عدی سے۔ عثمانؓ بنی امیہ سے خلیفہ[۵۲] ہوں گے۔ اے ناسمجھ قوم پیغمبر کا ایسا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پھر ایسے علامات صریحیہ سے تو انکار کر کے کافر بنتا ہی۔ اور ان کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اے...... قوم بقول خود تم کو تو علم ماکان و مایکون گزشتہ و آئندہ حاصل ہی اور ہم کو کچھ نہیں معلوم۔ کیا تم ہم سے مطلق نہیں ڈرتے۔ اور کفر سے باز نہیں آتے ہم کو معلوم تھا ہم نے وعدہ کیا ہی کہ نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں[۵۳] گے۔ ہم کو اپنا وعدہ پورا کرنا تھا ہم نے ۲۴ برس میں ایک ربع مسکون پر نیک بندوں کو قابض و متصرف کر دیا۔ کہ کوئی بغاوت و مقابلہ کرنے والا کھڑا نہ ہو سکا۔ کیا ہم کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اگر تم کو خلیفہ بناتے تو جس طرح آج شام نکلا کل مصر پرسوں کل کا کل حجاز و مصر و ایران و شام سب کچھ جاتا رہا۔ پھر تمھیں بتاؤ اور ذرا سوچکر بتاؤ کہ ہمارا وعدہ ترقی کیونکر پورا ہوتا۔ آؤ تمھاری خاطر سے جھوٹ بول لیں ہم اس کو تسلیم کرلیں کہ ہم کو بدا ہوا تھا۔ ہم براہ تقیہ یہ کہدیں کہ دراصل ترقی

---

۵۱ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲+۴ ۵۲ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹+ ۵۳ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳+

تمھارے زمانہ میں ہوئی اور جتنا ملک نکل گیا وہ عین ترقی تھا۔ ڈھائی سو برس تک جتنے قتل و قید ہوئے یہ سب ترقی ہی۔ اور ہاں ہاں ہم تمھاری خاطر سے یہ بھی کہدیں کہ نیک لوگوں کو تنزل کرتے ہیں مگر لغت کیونکر بدل دیں۔

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ نجاد عون اللہ سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا مکر مراد ہی۔ ای سبحان اللہ وہ تو عین ہمارا کام تھا ہماری مرضی سے ہوا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ ہماری مشیت سے ہوا کیا تم نہیں جانتے کہ ہماری مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہلتا۔ یہ مٹھی بھر غریب مفلس اور بقول تمھارے کمینے مسلمانوں نے روم اور ایران کی ایسی زبردست طاقت کو شکست دیدیا۔ کیا یہی مکر ہی جو انھوں نے کیا اور تم جو ہر شخص سے تقیہ کرتے تھے۔ دل میں کچھ ہوتا تھا۔ زبان سے کچھ کہتے تھے جانتے کچھ تھے بتاتے کچھ تھے۔ یہ مکر و خدع نہیں ہی؟

ہم تمھاری خاطر سے نہ کہیں لیکن اہل علم اور اہل زبان کیا کہیں گے۔ جب تم ہی ہمارا کہنا نہیں مانتے تو ہم کو دوسروں سے کیا شکایت۔

اے آل رسول تم کہتے ہو۔ نوری معصوم مخلوق یعنے فرشتوں کا اجماع جب خلیفہ کے تعیین میں باطل ٹھہرا تو گنہگار خاکی بندوں کا اجماع ناقص خلیفہ کے مقرر کرنے میں کس درجہ باطل ہوگا۔

ہاے تم کو بولنا بھی نہیں آتا۔ اگر تم کو علم اور دین نہیں ہی۔ سنو ہم کسی کے خلاف کی پروا نہیں کرتے۔ اگرچہ علے دعوے کرے اور عباس اور ابوسفیان اس کی مدد کرے۔ اگرچہ تمام بنی ہاشم بلکہ تمام قبائل عرب مرتد ہوکر یا شیعہ بن کر مخالفت کریں ہم اپنا کام پورا کرکے رہتے ہیں ہم نے کسی کی مخالفت کی پروا نہیں کی اور ابوبکرؓ

ملا ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴ ترجمہ مقبول صفحہ

وعمرؓ وعثمانؓ کو علی الرغم انف دشمنان خلیفہ بنا دیا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون[1] +

ای آل رسول تم کہتے ہو" یا ایہا الذین آمنوا" کا خطاب نہ صرف مومنین سے فرمایا ہی بلکہ منافقین کو بھی اس میں شامل کرلیا ہی۔ پھر بتاو جہاں جہاں مومنین کا نام آیا ہی اس میں علیؓ شامل ہیں یا نہیں +

ای آل رسول آدم علیہ السلام جنت میں رہنے اور ہر چیز کے کھانے کی اجازت اور ایک درخت کے نزدیک نہ جانے کا حکم اور پھر وعید کہ ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے۔ اس کا مطلب الفاظ قرآن کے خلاف جو تم بیان کرتے ہو اور ہم سے ڈرنا تو کجا شرماتی بھی نہیں۔ ایسے مطلب بتانے سے معلوم ہوتا ہی کہ تم عربی زبان کی فصاحت سے بھی واقف نہیں۔ عام چیزوں کے کھانے کی اجازت کے بعد کسی ایک درخت کے نہ کھانے کا حکم ان لفظوں میں دیا جاتا کہ اس کے قریب بھی مت جاؤ اہل علم سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہی کہ اس کو نہ کھاؤ۔ نہ یہ کہ کھاؤ جب کوئی دوسرا توڑ کر لائے خود اپنے ہاتھ سے نہ توڑو۔ اِس معلومات پر تمھارا دعوے ہمہ دانی زیب دیتا ہی۔ ہاں ہاں سنو۔ ہم کو معلوم ہی کہ یہ بات تم کس لیے کہتے ہو۔ تم نے خلافت کے لیے معصوم کی شرط نکالی جس کے خود معنے تم کو نہیں معلوم اٹکل کے گھوڑے دوڑاتے ہو۔ اور ہر قدم پر ٹھوکر کھاتے ہو۔ اور جب ہمارے بعض بندے کہدیتے ہیں کہ انبیا عصمت تو آپ رہنے ہی دیجئے آپ جو رسول کے تابع ہیں ذرا رسولوں کی عصمت ثابت کیجئے۔ تو اپنے سابقہ اقوال وعقائد اور ترجموں وتفاسیر کو بھول کر قرآن میں تحریف بالمعنے کرنے لگتے ہو۔ بتاؤ "فاکلا" کا ترجمہ کیا ہے۔ کھایا۔ یا قریب گئے۔ بتاؤ فتکونا من الظالمین کا ترجمہ تم بھی ظالم ہو جاوگے۔ صحیح ہے یا تمھارا اشمار

---

[1] ترجمہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ بڑے چلایا کریں کافر ۱۲ ؎ مسلمانو ترجمہ مقبول ۹ ۱۲ ؎ ترجمہ مقبول ۹ ۱۲ +

ظالموں میں ہو جائیگا۔ اور پھر فصاحت کے اصول سے اگر تم واقف ہو تو بتاؤ کہ دونوں میں فرق کیا ہے ✤

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ نماز پڑھنے کے حکم سے مراد ہے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا اس حالت میں کہ ان کے احکام کا پابند ہو۔ ان کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہو۔ اور نہ ان سے کوئی مخالفت رکھتا ہو اور نہ اُن کی مخالفوں کا دم بھرتا ہو[۵۱]

اے عقلمندو ایک جگہ ہم نے صلوٰۃ و دُرود و سلام کا حکم دیدیا۔ لفظ صلوٰۃ کے ساتھ جب سلام آئے تو اس کے معنے درود کے ہوتے ہیں اور جب لفظ و حکم اَقِیمُوا کے ساتھ ہو تو وہاں نماز ہی مراد ہوگی۔ تمھاری جہالتوں سے تو اب ہم کو شرم آتی ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں کیا اور پھر تمھاری دلیری کہ قرآن کے کس لفظ سے تم نے ایسا بے تکا معنے نکالا۔ کس جگہ سے یہ مطلب نکلتا ہی شرماؤ تفسیر بالرائے سے لاکھوں درجہ بدتر یہ تمھاری تفسیر ہے۔ ہم نے قرآن میں کہاں بتایا کہ مخالف آل محمد کون ہے۔ ہمارے رسول کریم صلعم نے کہاں بتایا کہ ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہماری آل کے مخالف ہیں۔ ہم تو اپنے مسلمان ابرار بندوں سے اپنے احکام کی بجا آوری چاہتے ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہمارے ابرار بندے اہلبیت رسول کے ظاہر احکام و ہدایات و نصیحت و تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور فیض اُٹھاتے ہیں اور اگر وہ مخفی طور پر صرف اپنے شیاطین سے کچھ کہتے ہیں یا اُن کے شیاطین خود کچھ مشہور کرتے ہیں جو اہلسنت کے مسلمہ روش کے خلاف ہے تو وہ اس کو نہیں مانتے اور بہت بجا کرتے ہیں اور یہ ہمارا خاص منشا ہے کہ ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھو کہ اس میں دین و دنیا کی عزت ہے ✤

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ کسی سنی کی شفاعت قبول نہیں کی جائیگی۔[۵۲]

[۵۱] ترجمہ و حاشیہ مقبول صلا ۱۲ [۵۲] ترجمہ و حاشیہ مقبول صلا ۔ ۱۲ ✤

یہ تم نے کہاں سے کہدیا۔ ہم نے تو ہر جگہ قرآن میں لکھدیا ہے کہ شفاعت بغیر اذن نہو گی ہم نے کہدیا کہ اذن کے بعد معقول و مناسب شفاعت ہوگی تو قبول کی جائے گی۔ اب کیا تم ہمارے اذن پر داروغہ مقرر کیے گئے ہو۔ یا ہمارے نگراں و محتسب بن گئے ہو یا ہمارے مناسب یا نامناسب سمجھنے قرار دینے میں تمکو دخل دیا گیا ہے یا تم ہمارے آتالیق و اُستاد ہو کہ جیسا تم سکھلاؤ گے ویسا ہی ہم کریں گے۔ پس ایسی تفسیر سے شرماؤ۔ جو ہماری مرضی کے خلاف ہے۔ اور جس کو ہمارے علما ہمارے ابرار بندے سُنکر ہنستے ہیں ✣

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ شیعوں کے عوض ناصبی جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے[۱] ✣

یہ تو مقبول احمد کے ترجمہ کے بھی خلاف ہے نہ کوئی معاوضہ لیا جائیگا[۲] ✣

اے آل رسول۔ موسٰے کی کتاب سے تو توریت مراد ہو[۳] ✣

اور ہمارے رسول کریم صلعم کی کتاب سے علی مراد ہوں[۴] ✣

یہ تمھاری ہٹ دھرمی اور بے دینی اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے تم اسی علم پر ہمارے ابرار علما کو گمراہ کہتے ہو اور شرماتے نہیں کہ ہمارے علما تم کو کیا کہتے ہونگے یا کیا کہیں گے ✣

اے آل رسول موسٰی کی کتاب کا مطلب تم یہ کہتے ہو کہ اُمت موسٰی سے علی اور اُن کی اولاد کے لیے عہد ولایت لیا گیا تھا[۵] ✣

شرماؤ اور ہم سے ڈرو۔ ہمارے کس لفظ سے نکلتا ہے۔ قرآن کا کون سا لفظ اسکی شرح کرتا ہے۔ قرآن کی کونسی آیت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور جھوٹے قصہ گڑھتے

---

[۱] ترجمہ و حاشیہ مقبول ص۱۰ ۱۲ [۲] ترجمہ مقبول ص۱۰ ۱۲ [۳] ترجمہ مقبول ص۱۱ ۱۲ [۴] ترجمہ و حاشیہ مقبول ص۱۱ ۱۲ [۵] حاشیہ مقبول ص۱۲ ۱۲

ہوئے تم کو شرم نہیں آتی - یہ تفسیر بالرائے سے بدرجہا بدتر ہے٭

اے آل رسول بنی اسرائیل کے قول لن نومن کی تفسیر میں تم کہتے ہو کہ ولایت علی کا اقرار موسٰے نے لیا تھا[۵۱]٭

اے نالائق قوم کیا ہمارا عدل یہی ہے کیا ہمارے انصاف کا یہی تقاضا ہے کہ چار ہزار برس پہلے ہم کسی قوم سے کسی شخص کے وجود سے پہلے اس کی بادشاہت تسلیم کرائیں - کیا ہمارے انبیا اور ہماری کتابوں کا منشا ایسا ہی ذلیل ہو سکتا ہے - تم اپنے جھوٹ کو دیکھو اگر ایسا ہوتا تو وہ کہتے کہ علے اور ان کی اولاد کو پہلے ہمیں دکھلا دو پھر ان کی کرامتیں بھی ایسی دکھلاؤ کہ جس کے دکھلانے سے تم عاجز و قاصر ہو تھا را خدا ان معجزات کے دکھلانے سے عاجز ہو تو البتہ ہم ایمان لائیں گے انھوں نے تو صرف خدا کو دیکھنے کی شرط لگائی تھی - تو پھر تم کو کیا ایسے جھوٹ بکنے سے شرم بھی نہیں آتی اگر تم کو ڈر نہیں ہے ٭

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ موسیٰ کے قصہ قربانی میں گائے علی و اولاد علی کی بزرگی کو تسلیم کرتا تھا تم کہتے ہو کہ مقتول نے بواسطہ علی اور اولاد علی دوبارہ زندگی مانگی تھی - اور گائے خرید کرکے قربانی کرنے والوں نے حسب ہدایت موسیٰ محمد و آل محمد کو واسطہ دے کر دعا مانگی تھی[۵۲] -

اے فضول گروہ اور جھوٹے لوگ کیا تم وہاں موجود تھے ہم تو وہاں البتہ موجود تھے ہمارے سامنے تو اسکا ذکر بھی نہیں آیا پھر کیا تو ہمارے آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت کرتا ہے - ہمارے سامنے تو جو کچھ گزرتا ہے ہم اس کو اپنے کلام معجز نظام میں صاف کر جاتے ہیں ہمارے کس لفظ سے یہ نکلتا ہے - ہمارے کس لفظ کا تو یہ ترجمہ کرتا ہے - تیری جھوٹی باتوں کی ہماری کون سی آیت تصدیق کرتی ہے - ایسی ہی بیہودہ اور مزخرف باتوں میں

[۵۱] حاشیہ مقبول احمد صفحہ ۱۲ [۵۲] حاشیہ مقبول صفحہ ٭

تم کو ملکہ ہی۔ اور اس پر تفسیر بالرائے کو تم حرام کہتے ہو۔ یہ تفسیر بالرائے نہیں تو کیا ہے +

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۸۔ آیت سائٹ ترجمہ وحاشیہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۸ اور ان میں سے بعض تو ایسے آن پڑھ ہیں کہ کتاب کو اتنا ہی جانتے ہیں کہ اس کے لفظوں کو سوچ لیں اور مطلب کی طرف گمان ہی گمان رکھتے ہیں ۱۲ +

پس ویل ہی۔ اُن لوگوں کے لیے جو کتاب کو اپنے ہی ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور پھر مُنھ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آئی تاکہ اس کو تھوری سی قیمت پر بیچ ڈالیں پس ویل ہی ان کے لیے بوجہ اس کے کہ جو کچھ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا اور ویل ہی اُن کے لئے بوجہ اس کے کہ جو کچھ اس سے وہ کماتے ہیں اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم کو تو سوائے گنتی کے دنوں کے جہنم کی آگ چھوئے گی بھی نہیں تم اُن سے کہو کہ کیا تم نے خدا سے کوئی عہد لیا ہے کہ خدا اپنے عہد کے ہرگز خلاف نہ کرے گا یا بغیر اس کے کہ تم کو کچھ علم ہو خدا کے خلاف باتیں بتاتے ہو۔ ہاں جو کوئی بدی کریگا اور اس کا گناہ اس کو گھیر لیگا وہی تو جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۱۲ +

اُمیون کا حاشیہ نمبر ا۔ وَاَحَاطَتْ کا حاشیہ نمبر ۲۔ صفحہ ۱۹ بھی دیکھ لو +

چونکہ سارا قرآن اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اور چونکہ سب سے زیادہ تعلیم اہلبیت کا اہتمام ہے اس لیے کہ اُن کا رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے اس لیے اولاد یعقوب کے عیب بتانے کے بعد اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یوں شروع فرماتے ہیں +

اے آل رسول۔ بنی اسرائیل تو کتاب کے لفظوں کو بھی سوچ لیتے تھے۔ مگر
تم تو ہمارے لفظوں کا بھی خیال نہیں کرتے۔ اور مطلب کی طرف گمان کرتے ہیں
طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کی چال چلتے ہو۔ یاد رکھو کہ اگر کوئی قرآن دوسرا ہم نازل
کرتے تو جس طرح بنی اسرائیل کی برائیاں ہم اس اپنے قرآن میں ظاہر کرتے ہیں۔
اسی طرح اس قرآن میں تمھاری برائیاں ظاہر کرتے مگر نہیں تم بنی اسرائیل کی برائی
سے غور کرکے سوچو اور نصیحت پکڑو۔ کہ تمھاری حالت کس قدر بنی اسرائیل سے مطابق ہی
تم خود ہی جھوٹ بولتے ہو اور دلیری تو یہ ہی کہ ہمارے رسولؐ کریم پر جھوٹ بولتے۔
ہمارے انبیا پر جھوٹ بولتے ہو۔ ہم پر جھوٹ باندھتے ہو۔ اور یہ اس کی مثال ہی۔
کہ بنی اسرائیل اپنے ہاتھ سے جھوٹ لکھتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ یہ اللہ کی کتاب ہی وہ بھی
دُنیا ہی دنی بے حقیقت کیلیے ایسا کرتے تھے اور تمھاری غرض بھی وہی دنیائے دنی بے حقیقت ہے
کہ ان باتوں سے لوگ ہم کو خلیفہ بنا دیں۔ ہم کو مستحق قرار دیدیں۔ اگر تم کو عقل ہی
تو جانو کہ یہ بھی ثمن قلیل ہی۔ پس ویل ہی اُن لوگوں کے لیے جو ایسا کرتے ہیں۔
چاہے اِس امت کے یہود ہوں چاہے پچھلے یہوؑد۔ اور ویل ہی اس پر جو کچھ جھوٹ
بولے۔ اور ویل ہی اُس پر جو کچھ کمایا۔ پھر جس طرح اُن کو پیغمبر زادگی کا غرور اس
درجہ تھا کہ کہا کرتے کہ ہم کو جہنم کی آگ سے کیا کام۔ طبقاً عن طبق اے آل رسول
تم بھی یہی کہتے ہو۔ تو کیا تم نے خدا سے کوئی عہد لے لیا ہی۔ کہ خدا اپنے عہد کے
ہرگز خلاف نہ کریگا۔ یا بغیر اس کے کہ تم کو کچھ علم ہو خدا کے خلاف باتیں بتاتے ہو۔
ہمارا تو صاف وصریح قانون یہ ہی کہ جو کوئی بدی کرے گا اور اس کا گناہ اسکو
گھیرے گا وہی جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور جو ایمان لائے۔
اور انھوں نے نیک کام کیے نماز جماعت روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد فی سبیل اللہ

لہ حاشیہ مقبول صفحہ ۱۲ ؁

اعلاے کلمتہ الحق جنتی وہی ہیں جس ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے +

امیون کے حاشیہ میں تم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ خود تم پر صادق آتا ہے تم خود بے سند بات کہتے ہو۔ اور محض جھوٹ کہتے ہو اور اس جھوٹ کو ہم پر باندھتے ہو اور چاہتے ہو کہ تمام لوگ بلا چون وچرا۔ بلا غور و تامل اور بلا تحقیق مان لیں۔ اسی کا نام کورانہ تقلید ہے۔ سند کے بعد ماننے تحقیق کے بعد عمل کرنے کا نام اتباع ہے۔

احاطت کے حاشیہ میں جو تم نے محض جھوٹ کہا ہے۔ وہ بلا دلیل ہے۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے اس میں دکھلاؤ ہاں ہاں جو قرآن تمھارے پاس ہے اس میں دکھلاؤ۔ کہ علی اور اولاد علی کو جانشینوں کی سلطنت اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ دلیل لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ یہود کی طرح اٹکل نہ لگانا۔ جھوٹے دعاوے نہ کرنا ورنہ ثمن قلیل سے بھی یہ بد تر بیچنا ہوگا +

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۹۔ ترجمہ مقبول صہ۱۹ ۔ معہ حاشیہ صہ۱۹ ۔ اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے اولاد اسرائیل سے عہد لیا تھا +

۱۔ کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرنا +

۲۔ اور اپنے ماں باپ سے خصوصًا +

۳۔ اور کنبے والوں اور یتیموں اور مسکینوں سے عمومًا نیکی کرتے رہنا +

۴۔ اور لوگوں سے بہ مدارات بات کرنا +

۵۔ اور نماز پڑھتے رہنا +

۶۔ اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر تم اس حکم سے روگرداں ہو کر سوائے معدودے چند کے سب ہی پھر گئے ○ اور جبکہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا +

۷۔ آپس میں خون ریزی نہ کرنا +

۸۔ نہ اپنوں کو اپنے ملک سے نکالنا پھر تم نے اقرار کیا تھا اور تم اسکے گواہ ہو ۱۲
ناظرین بالاصول موضوعہ اور علوم متعارفہ مندرجہ مقدمات سابقہ کے ملاحظہ کے بعد اور اس کو یاد رکھ کر دیکھیئے کہ آل یعقوب سے جو اللہ صاحب نے عہد لیا تھا اسکو تفصیل سے گنوایا ہی۔ اور اب آل رسول کریم صلعم کی تعلیم و تربیت و تہدید کی طرف متوجہ ہوتا ہے *

اے آل رسولؐ ہم نے اپنے عہدوں کی ایک جگہ تفصیل بتادی ہے۔ پھر اگر کسی جگہ ہم نے تفصیل نہیں بتائی تو تم بھی بنی اسرائیل کی طرح الکل لگانے لگے اور ایسے معنے ٹٹولنے لگے ایسے معاہدات کا ذکر کرنے لگے جو ہمارے تفصیلی معاہدات میں درج نہیں ہیں۔ دیکھو اور آنکھ کھول کر دیکھو۔ اور پھر اپنے جھوٹ کا مقابلہ کرو۔ اور اگر تم سے ہو سکے تو ہم سے ڈرو اور شرماؤ۔ بنی اسرائیل کے ذوی القربیٰ میں تم کیونکر داخل ہو سکتے تھے بجز اس کے کہ زبردستی گھسو۔ اور جب دوسرے بھی جائز طریقہ سے گھسیں تو تم اپنا منہ کالا کر کے وہاں سے نکلو۔ تم اپنے شیاطین سے کہتے ہو کہ ہمارے بارہ میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا ہمارے کس لفظ سے یہ عہد نکلتا ہی۔ ہماری کون سی آیت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ کیا تم نے ہم کو اپنی ہی طرح جاہل اور مجبور سمجھ لیا۔ جب ہم نے عہدوں کا ذکر کیا تو کیا ہم تمہارے مظنون و مزعوم عہد کا ذکر نہ کر سکتے تھے اس کے نظم کرنے میں کچھ دشواری تھی ہم زبان فصیح عربی پر قادر نہ تھے۔ جو اس فقرہ کو مجبوراً درج نہ کر سکے حاشیہ نمبر ۲ و ۳ میں جو تم اپنے آپ کو داخل کرتے ہو ہم کو اس کی پروا نہیں مگر رنج اس کا ہی کہ تم ہمارے رسول کریم کو بھی جاہل سمجھتے ہو۔ بھلا اس کہنے کا وہاں موقع ہی کیا تھا۔ حاشیہ نمبر ۴ و ۵ میں تم نے یورپ اور پنجاب کے اشتہار دینے والوں کے بھی کان کترے۔ اِس مضمونِ اشتہاری تمہارا ترجمہ تمہاری تفسیر تمہاری

کتابیں خوب بکیں گی۔ اے آل رسول بنی اسرائیل کے ثمن قلیل سے بھی یہ قیمت بدتر ہے ✤

اپنے قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرنے کے حکم میں آل رسولؐ کی تنبیہ یوں فرماتا ہے ✤

بنی عدی اور بنی تیم کو تو تمنے دور کا رشتہ دار اور دور کا قرابت دار کہکر ٹالدیا۔ اور گالیاں دیں ✤

حالانکہ بنی اسرائیل سے تمھاری قرابت اور بھی بعید تر ہے۔ لیکن بنی امیہ اور بنی عباس تو تمھارے بہت نزدیک کے قرابت دار ہیں انھیں کا لحاظ کیا ہوتا۔ تم نے تو انکا بھی لحاظ نہیں کیا۔ تم کیوں تلوار کا مزہ چکھانے شام پر چڑھ گئے۔ وہ تمھارے مقابلہ کے نہ تھے تمھارے برابر ان کو طاقت وجرأت نہ تھی وہ ایک کونے میں پڑے رہتے اگر تم پڑا رہنے دیتے۔ پچاس برس کی بڑھیا عائشہ جسکے ساتھ ایک لنجا مسلول طلحہ تھا اس پر کیوں بصرہ دوڑ گئے۔ وہ تمھارا کیا بگاڑ سکتے تھے۔ تمھارے ہی شیعہ اور ایسے اچھے شیعہ کہ نہ تم تنخواہ دیتے تھے نہ کھانا۔ نہ کپڑا اگر تمھاری رفاقت میں وہ جان و مال سے دریغ نہ کرتے تھے جب لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے وہ چلے گئے تو نہروان پر جا کر کیوں قتل کر دیا ✤

کیا انھوں نے نماز یا زکوٰۃ کا انکار کیا تھا۔ کہ تم ابوبکر کی تقلید میں استدلال کرتے اس کو جائز بتاتے۔ ہم نے تو خونریزی کو منع کیا تھا۔ پھر کیا تم ہمارا حکم بھول گئے۔ یا جان بوجھکر مخالفت کی جرأت کی آدمؑ کی تمام اولاد کیا بنی اسرائیل کے قرابت داروں میں تمھاری دلیل سے داخل نہیں ہو سکتے ✤

اور جب سب داخل ہو سکتے ہیں تو تمھارا دعوئے قرابت کیا باعث فخر ہو سکتا ہے۔ درآنحالیکہ ہم نے صاف کہدیا ہے کہ تم میں سب سے بزرگ وہ ہے جو سب سے

زیادہ پرہیزگار ہو۔ ورنہ نسب کے اعتبار سے تو ہم نے ایک آدم سے سب کو پیدا کیا اور قبائل صرف شناخت کے لیے ہیں۔[۱]

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۱۰۔

ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۲۰۔

(اے بنی اسرائیل) تم برابر اکڑتے رہے پھر کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کیا ۱۲۔

مولوی مقبول احمد اماموں سے روایت کرتے ہیں کہ محمدؐ اور علیؑ کے قتل کا ارادہ بھی کیا گیا مگر کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر کہتے ہیں کہ آل محمدؐ کے ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک کو قتل کر دیا کرو گے۔ (اب یہاں سے تعلیم آل رسول ہوتی ہے۔

اے آل رسول علیہم تم تو کہتے ہو کہ یہود یہ نے خیبر میں ہمارے رسول کو زہر دیا تھا[۲]

اے آل رسول تم تو کہتے ہو کہ عائشہ اور حفصہ نے پیغمبر کو زہر دیا تھا[۳]۔

پھر ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم زہر دیتے وقت موجود تھے دیکھتے تھے کتنا زہر تھا کس قسم کا زہر تھا۔ کہاں سے آیا تھا۔ کس نے کس کو دیا تھا۔ اور پھر کس نے کھلایا تھا۔ اور یا تم ہمارے سامنے جھوٹ بولتے ہو[۴]۔

اور مزہ تو یہ ہے کہ تم اپنا بیان بھول جاتے ہو۔ وہی دروغگو را حافظہ نباشد والا مضمون صادق آتا ہے۔ ہاں ہم تم سے پھر پوچھتے ہیں کہ یہ مطلب ہم نے تم کو بتایا تھا۔ یا ہمارے رسول نے بتایا تھا۔

یا تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ ہاں ہاں یہ بھی بتاؤ کہ قرآن کے سیاق و سباق

---

[۱] جزو ۲۶ سورۂ حجرات ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۸۲۴ ۱۲۔ [۲] حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۶۶ ۱۲۔ [۳] حیات القلوب صفحہ ۶۶۶۔ از تفسیر عیاشی سید مقرار صادق ۱۲۔ [۴] اب ایک ہزار برس کی فرصت ہے۔ کوئی جھوٹی حدیث بتاؤ اور کسی معتبر کتاب میں داخل کرو۔ مگر اب آسان بھی نہیں کتب اربعہ معتبرہ چھپ چکی ہیں۔ اور وہ سنیوں کے پاس بھی ہیں الحمد انکو یاد بھی ہیں ۱۲۔

لغت عرب زبان قریش سے یہ مفہوم نکلتا ہی۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ ہم سے سنو ہم آل یعقوب کی برائیاں بیان کرکے تمھاری تعلیم کرتے ہیں۔ ہم نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ بنایا تھا۔ پیغمبر کو صاف لفظوں میں خواب دکھلایا تھا کہ بنی تمیم سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ تم نے ابوبکر کو جھٹلایا۔ اور عمرؓ و عثمانؓ کو قتل کرایا ✦

تم اِس کا انکار نہیں کرسکتے کہ عمرؓ کے قتل کی خوشی میں تم نے فرشتوں کو بھی شامل کیا لولو غلام قاتل کو بابا شجاع کا خطاب دیا عثمانؓ کی قتل کے نوروز مناتے ہو فلعنت اللہ علے القوم الظالمین ✦

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۱۰۔ آیت ۸ ترجمہ مقبول صـ۲۲

یہ بھی کہدو کہ آخرت کا گھر خدا کے نزدیک اگر خالص تمھارے ہی لئے ہے اور اور لوگوں کے لیے نہیں ہے پس اگر تم سچے ہو۔ تو مرنے کی آرزو کرو اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں سے پہلے کرچکے ہیں اس کے سبب وہ ایسی تمنا ہرگز نہ کریں گے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور تم ان کو زندگی کا سب سے زیادہ شیفتہ پاؤ گے یہاں تک کہ مشرکین سے بھی ایک ایک کا ان میں سے یہ جی چاہتا ہی کہ کاش ہزار برس جیتے مگر کسی کا معمر ہونا اس کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور جو عمل وہ کرتے ہیں خدا انکا دیکھنے والا ہی ۱۲ ✦

جس طرح سے آل یعقوب اپنے لیے آخرت کو خاص کرتے تھے۔ اور یہودی لقب پایا تھا۔ اسی طرح آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے آپ کے لیے خاص کرتے ہیں۔ اور بقول مقبول احمد اس امت کے یہودی قرار پاتے ہیں ✦

آل یعقوب کے عیب تبانے کے بعد اب آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی تعلیم یوں فرماتا ہے *
کہ اگر تم اپنے لیے خاص آخرت کا گھر سمجھتے ہو۔ تو موت کی آرزو کرو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ اور پھر پیشین گوئی فرماتا ہے کہ ہرگز اپنے اعمالوں کے ڈر سے وہ موت کی آرزو نہ کرینگے۔ اور پھر عامہ مسلمین سے فرماتا ہے کہ موت کی آرزو بھلا یہ کیونکر کرینگے یہ تو چاہتے ہیں ہزار برس جئیں حالانکہ ہزار برس جینا بھی کچھ مفید نہ ہوگا۔ ہاں ہاں موت کی آرزو کرو اگر آخرت کا گھر خاص تمھارے لیے ہے۔ لیکن جب تم ایسی آرزو نہیں کرتے تو یقیناً تم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہو *

جُزو اوّل سُورۂ بقرہ رکوع ۱۲۔ آیت ۲۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۵۔

ترجمہ اہل کتاب میں سے جو کافر ہو گئے ہیں اُن کو اور مشرکوں کو یہ پسند نہیں ہے کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے کوئی خیر و برکت نازل کی جاے حالانکہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلیے خاص کر لیتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے ۱۲ *

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ اللہ پاک اس آیت میں اہل کتاب و مشرکین کی برائی بیان کرتے کرتے ہم سے یوں فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! ہم نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی بدولت اُن کے زمانہ میں جو کچھ خیر و برکت تم پر نازل کی اہل کتاب اور مشرکین کو یہ پسند نہیں ہے *

اے آل رسول بقول مقبول احمد تم اس اُمت کے یہودی اور نصرانی قرار پاتی ہو اور قرار پاوگے اگر اِس فضل و برکت کو پسند نہیں کرتے۔ اور یقیناً پسند نہیں کرتے تو اس میں داخل ہو گئے۔ حالانکہ تم قرآن میں پڑھتے ہو کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے *

اے جاہلو اس فضل و برکت سے دُنیاوی فتوحات مراد ہیں کہیں تم کہدوگے کہ

آخرت کا فضل و برکت مراد ہے ٭
آخرت کے فضل و برکت سے اُن کو کیا خبر۔ پھر تم بتاؤ کہ جس قدر خیر و برکت ہم نے خلفائے ثلثہ کے عہد میں نازل کیا۔ اس سے زیادہ مسلمانوں پر کبھی نازل کیا تھا ؟ پھر اس سے زیادہ اہل کتاب اور مشرکین کو کون سی چیز ناپسند ہوگی۔ یاد رکھو اس سے مسلمانوں کے فتوحات مراد ہیں نہ غیروں کے ٭

رکوع ۱۲ ۱۱۔ آیت نمبر ۳۔ | ما ننسخ من آیۃ کا حاشیہ مقبول صفحہ ۲۵ میں جیسی تحریف قرآن کی تم نے کی ہے۔ اے آل رسول ایسی تحریف تو اہل کتاب بھی نہیں کرتے تھے۔ ہائے تم نے ہمارے قرآن کی فصاحت کو بھی خاک میں ملا دیا ٭
اور پھر تم اپنے آپ کو رسول عربی کی اولاد بتاتے ہو کیا اسی فصاحت پر ہم تمام قریش اور قبائل عرب کے سامنے تحدی کرتے تھے۔ کہ لاؤ اس کے مثل۔ اے شائستہ قوم اِس قرآن میں دکھلاؤ جو تمہارے پاس ہے۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو

رکوع ۱۲ ۱۱۔ آیت نمبر ۵۔ | ترجمہ مقبول صفحہ ۲۵۔ آیا تمہارا بھی ارادہ ہے کہ تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو۔ جیسے پہلے موسےٰ سے سوال کیے گئے تھے اور جو شخص ایمان کو کفر سے بدل لیگا وہ بلا شک گمراہ و بدراہ ہو جائیگا ۱۲ ٭
اقول | موسےٰ سے بھی اُن کی اولاد نے یہی سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد خلافت ہم کو ملے۔ بہ اعتبار قرابت و فرزندیت آل رسول سے یوں خطاب پُرعتاب ہے۔ کہ جس طرح موسےٰ سے درخواست کی گئی تھی۔ ایسا تم نہ کرنا ہم جس کو خلیفہ بنائیں اس کی اطاعت و فرماں برداری کرنا۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہوگی کہ تم نے ایمان کو کفر سے بدل لیا ٭

اور تم بلا شک گمراہ اور بد راہ ہو۔ لے جاہلو اسی خیال کی تردید کے لئے ہم نے ہارون کو موسےٰ سے پہلے موت دیا دیکھو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نہیں بنایا اور یہ ہماری سنت کے مطابق تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزا +

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۱۲-۱۱ آیت ۸

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶ +

ترجمہ۔ اور انھوں نے یہ کہدیا کہ سوائے اس کے جو یہودی ہو یا نصرانی ہرگز کوئی داخل جنت نہوگا۔ یہ انکی آرزوئیں ہیں تم یہ کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو ۱۲ +

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ آل رسول کا بھی یہی دعوی ہے کہ وہ جنتی ہیں بلکہ انکے شیعہ بھی یہانتک کہ شیعوں کے عوض میں ناصبی و خارجی یعنے سنی جہنم میں ڈالدیے جائیں گے۔ اور کوئی سنی جنت میں نہ جائے گا[لہ] +

اور بقول مقبول احمد اس امت کے یہودی و نصرانی وہی قرار پاتے ہیں پھر اللہ پاک آل رسول کریم سے یوں خطاب فرماتا ہے کہ لے آل رسول اگر تم اس دعوے میں سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ اچھا وہی قرآن پیش کرو جو تمھارے پاس ہے اس قرآن پر تو تمھارا ایمان نہیں۔ اس قرآن میں تو ہم نے جابجا فرما دیا ہے کہ جو نیک عمل کریگا جنت میں جائے گا۔ جو بُرا کام کرے گا جہنم میں جائے گا۔ ہمارے رسول کریم صلعم نے خاص اپنی بیٹی سے کہدیا کہ اے بیٹی احمد کا نسب کچھ کام نہ دیگا۔ عمل کر عمل کر +

رکوع ۱۲-۱۱ آیت ۹

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶۔ بلیٰ من اسلم +

ترجمہ۔ ہاں جو شخص خدا کے لیے اپنی ذات کو آمادہ اطاعت کرلے اور وہ نیکوکار بھی ہو۔ اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ اور جو ایسے ہیں ان کو نہ آئندہ کا خوف ہوگا اور نہ وہ گزشتہ کا رنج کریں گے ۱۲ +

لہ حاشیہ مقبول صفحہ ۲۶ +

اقول آل رسول کے جھوٹے دعوے کا جواب دیتے ہوئے اللہ پاک فرماتا ہے۔ کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو ہم نے خلیفہ بنایا۔ پس جو شخص خدا کے لیے اپنی ذات کو آمادہ اطاعت کرے اور ہمارے خلفا کی وفاداری و اطاعت کرے کچھ پروا نہ کرے کہ یہ بنی تمیم میں یا بنی عدی یا بنی امیہ بلکہ ان کی اطاعت صرف اللہ پاک کے لیے کرتے ہیں اور ان کے حکم پر جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہیں تو ان کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ ان کو نہ آئندہ کا خوف ہوگا۔ نہ وہ گزشتہ کا رنج کریں گے۔ وہ ابرار بندے اللہ کی اطاعت میں یہ نہیں دیکھتے کہ ان خلفا کو لیاقت ہے یا نہیں استحقاق ہی یا نہیں۔ ان کو صرف اللہ کی اطاعت سے کام ہے ❖

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۱۳۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶ - ترجمہ۔ یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ دین کی کسی بات پر نہیں نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودی دین کی کسی بات پر نہیں۔ حالانکہ وہ دونوں خدا کی کتاب پڑھتے ہیں۔ انھیں کی سی باتیں ان لوگوں نے بھی بنائی تھیں جو حق کو کچھ نہیں جانتے تھے پھر اللہ تعالےٰ قیامت کے دن جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ ان سب کا فیصلہ کر دے گا ۱۲ ❖

اقول و بحول اللہ۔ آل رسول بھی کہتے ہیں کہ صحابہ خصوصاً خلفائے ثلثہ دین کی کسی بات پر نہیں۔ اور بقول مقبول وہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس امت کے نصاریٰ قرار پاتے ہیں۔ اِسی طرح جاہل شیعہ جو حق کو کچھ نہیں جانتے انھیں کی سی باتیں بناتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ قیامت کے دن جن جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اُن سب کا فیصلہ کر دیگا ❖

رکوع ۱۴۔ آیت ۳۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۷۔ ترجمہ اور مشرق و مغرب اللہ کے ہیں۔ پھر تم جس طرف منہ کر لو گے پس خدا کا رخ اودھر ہی ہوگا۔ بے شک اللہ صاحب وسعت و علم ہے۔ ۱۲۔

اقول و بحول اللہ۔ آل رسول سے اس طرح خطاب فرمایا ہے۔
اے آل رسول تم کو ہماری عبادت و اطاعت سے کام ہے۔ تم ہماری اطاعت سے کام رکھو جس کو ہم خلیفہ بنائیں اس کی اطاعت کرو۔ خواہ ابوبکرؓ ہو یا عمرؓ یا عثمانؓ
تم جس کی اطاعت کرو گے پس خدا کا رخ اُدھر ہی ہوگا۔ بے شک اللہ صاحب وسعت و علم ہے۔

رکوع ۱۳۔ آیت ۵۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۷ ترجمہ۔ وہ آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور جب کسی امر کو طے کر دیتا ہے۔ تو صرف کن فرما دیتا ہے۔ اور وہ ہو جاتا ہے۔

اقول و بحول اللہ۔ اس آیت میں اللہ پاک آل رسول کریم سے یوں تعلیم فرماتا ہے۔ ہماری قدرت بے نہایت میں شک و شبہ نہ کرو ہمارے حکم میں چون و چرا نہ کرو۔ ہم نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ ہونا طے کر دیا۔ پھر نہ علی کے دعوے نے کچھ فائدہ دیا۔ نہ عباس و ابوسفیان کی مدد نے نہ تمام قبائل عرب کے اختلاف نے ہم کو کمزور کیا بلکہ جو کچھ ہم نے چاہا ایک کن سے پورا کر دیا۔ اور وہ ہو گیا۔ اب ان سے تمہارا اختلاف کرنا۔ ہماری مخالفت کرنا ہے۔

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۱۶۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۲۔ ترجمہ وہ ایک لوگ تھے جو گزر گئے ان کا کیا ان کے لئے اور تمہارا کیا تمہارے لئے اور تم سے اس کی بابت

جو وہ کیا کرتے تھے سوال نہیں کیا جائیگا ؀

اقول اس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کو یوں تعلیم فرماتا ہی جو لوگ یعنی خلفائے ثلثہ گزر گئے اُن کا کیا اُن کے لیے اور تمھارا کیا تمھارے لیے ہی۔ تم کیوں جھگڑے فساد طعن و تشنیع میں مبتلا ہوتے ہو۔ تم سے اس کی بابت جو وہ کیا کرتے تھے سوال نہیں کیا جائیگا۔ پس تم اپنی فکر کرو۔ کارِ خود کن کار بیگانہ مکن ؀

جزو ثانی سورہ بقرہ رکوع ۴۔ آیت ۳۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶

ترجمہ۔ اور اے پیغمبر ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری پہونچا دو جو مصیبت پڑتے کیوقت یہ کہتے ہیں کہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) بیشک ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم اُسکے حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر اُنکے پروردگار کی جانب سے صلوات اور رحمت ہی اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ ۱۲ ؀

اقول۔ اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کریم صلعم کو یوں تعلیم فرماتا ہی کہ تم ہمارا قرآن پڑھتے ہو۔ صبر کرنے والوں کی فضیلت دیکھتے ہو مگر اے آل رسول تم دیدہ و دانستہ صبر کے ثواب و فضیلت سے محروم ہوتے ہو۔ لوگوں کو بھی محروم کرتے ہو۔ بکا منافی صبر ہی اس کے مقابلہ میں حزن جائز ہی۔ تم کو خلافت نہیں ملی تو ہمارے رسول کی پیاری بیٹی کو گدھے پر سوار کراکے تمام مدینہ کی گلیوں میں دروازہ دروازہ فریاد و مدد کے لیے پھرایا۔ کیا یہی صبر ہے جس پر ہمارے اجر بے حساب کا وعدہ ہی؟ تم نے کہہ دیا کہ بکا کرنے والے جنت میں جائیں گے کیا یہی صبر ہی۔ جس کے بدلے میں درود و رحمت کا ہمارا وعدہ ہی۔ آہ بے صبری سکھلا کر تم ہدایت یافتوں

سے نکلے جاتے ہو اور دوسروں کو بھی نکالے دیتے ہو ؀

جزو ثانی سورۂ بقرہ رکوع ۱۸ آیت ۷ | ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۳۷۔

ترجمہ جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے بعد اسکے کہ ہم نے کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہے یقیناً انھیں پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ اور انھیں پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں ۱۲ ؀

اقول و بحول اللہ۔ اِس آیت میں اللہ پاک بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کی برائیاں کرکے آل رسول کریم صلعم کی تعلیم اسطرح فرماتا ہے کہ جسطرح بنی اسرائیل پر خدا اور فرشتوں کی لعنت پڑتی تھی۔ بوجہ اسکے کہ وہ ہماری دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے تھے۔ ای آل رسول تم ایسا نہ کرو۔ ہم نے قرآن میں جابجا خلفا کا ذکر کر دیا۔ صاف لفظوں میں اپنے رسول کریم صلعم کو خواب میں دکھلا دیا کہ ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے اسے خوش فہمسیم تو تم کہہ سکتے ہو کہ پیغمبر کو اس خواب سے رنج ہوا۔ ای بھائی پیغمبر کی بتائی ہوئی بات پر جو رنجیدہ ہو اس کو منافق کہتے ہیں پھر بتاؤ کہ ہماری بتائی ہوئی بات سے پیغمبر ناراض و ناخوش ہوسکتا ہے۔ اور اگر کہیں وہ ناخوش ہو۔ تو لے عقل کے دشمن بتاؤ کہ پیغمبر کا کیا درجہ رہیگا اسکا کیا نام ہوگا۔ خاک بدہنت پھر ویسا ہی قصور تم تو نہ کرو۔ ورنہ ہماری سزا بہت سخت ہے اور ہماری سنت تبدیل نہیں ہوتی ؀

آیت ۹۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۷ ترجمہ۔ جو لوگ منکر ہوگئے اور انکار ہی کی حالت میں مرگئے۔ ان پر اللہ کی بھی لعنت ہے اور کل فرشتوں کی بھی اور کل آدمیوں کی بھی وہ ہمیشہ اس لعنت میں رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا

اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ٭

اقول۔ اس آیت میں خبر دیتا ہے کہ جو لوگ ہمارے خلفا کے منکر ہوئے۔ ان کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ بلکہ کفران نعمت کرتے رہے ان پر اللہ کی بھی لعنت ہے اور فرشتوں کی بھی اور کل آدمیوں کی۔ نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ نہ ان کو مہلت دی جائے گی ٭

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۱۹۔ آیت ۲

وَمِنَ النَّاسِ ترجمہ مقبول صـ۳۸

اور آدمیوں میں ایسے بھی ہیں جو خدا کو چھوڑ کر اوروں کو اس کا ہمسر بناتے ہیں اور ان سے خدا کی سی محبت رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں ان کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہے اور کاش ان ظالموں کو وہ اب سوجھائی دیتی جو عذاب دیکھ کر سوجھے گی۔ کہ پوری قوت خدا ہی کی ہے۔ اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۱۲

اقول دبجول اللہ اقوم واقعد۔ اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور انکے شیعوں کا حال بتاتا ہے۔ اور اپنے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اے آل رسول تم جو امامت کو نبوت سے افضل کہتے ہو[1] ٭

بتاؤ کہ نبی سے افضل ہونے کے بعد ہمارے ہمسر ہوئے یا نہیں خاک بدہنت تم جو اپنے میں علم ما کان گزشتہ و ما یکون آئندہ کا دعویٰ کرتے ہو۔ بتاؤ یہ ہماری ہمسری ہے یا نہیں۔ تم جو ہر اقرار کو اپنی طرف منسوب کرتے ہو یہ ہماری ہمسری ہے

[1] حاشیہ مقبول صـ۲۹

یا نہیں۔ آل رسول سے خطاب پُرعتاب کرنے کے بعد ان کے شیعوں کی بُرائی بیان
فرماتا ہی کہ یہ کافر بمقابلہ خدا کے غیرون کی اگرچہ وہ آل رسول ہی کیوں نہوں
زیادہ محبت کرتے ہیں ان کے نام پر ہزارون لاکھوں روپیہ خرچ کرتے
ہیں مجلس ہوتی ہو اور کوئی بھوکا محتاج سائل کچھ مانگے تو بجائے دینے کے
اس کو جھڑک دیتے ہیں نکلوا دیتے ہیں۔ بتاؤ کہ یہ خدا سے ہمسری نہیں بلکہ برتری
نہیں تو اور کیا ہی اور پھر کمال شفقت و رحم سے کہا کہ کاش یہ ظالم زندگی میں اس
وقت سمجھتے جو مرنے کے بعد عذاب دیکھکر سمجھیں گے کہ پوری قوت خدا ہی کی ہی اور
یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہی ؞

آیت ۳۴ ترجمہ مقبول ص ۳۸ ترجمہ اس وقت کو یاد کرو جبکہ پیر اپنے مریدوں
سے تبرا کرین گے۔ اور عذاب کو سب دیکھیں گے۔ اور ان کی نجات کے کل
اسباب قطع ہو جائیں گے ؞

اقول و بقول اللہ۔ اس آیت میں بسلسلہ آیت ماقبل گمراہ شیعوں کی تہدید
و تنبیہ فرماتا ہی کہ جن کی تم تابعداری کرتے تھے۔ اطاعت کا دم بھرتے تھے۔
جن کو امام و پیشوا مانتے تھے۔ اور ان کی محبت کے جھوٹے دعوے میں تم مسلمانوں کو
گالیاں دیتے تھے۔ اصحاب رسول کو بُرا کہتے تھے۔ آج وہ تم سے بیزاری ظاہر
کریں گے خدا سے کہیں گے کہ نہ یہ ہماری اطاعت کرتے تھے نہ ہمارے تابعدار
تھے نہ ہم نے ان کو یہ سکھلایا تھا۔ پھر اللہ پاک خبر دیتا ہی کہ عذاب کو سب دیکھیں گے
اور انکی نجات کے کل اسباب قطع ہو جائیں گے۔ ان میں وہ پیشوا بھی داخل ہیں جنہوں
نے تبرا سکھلایا تھا ؞

آیت ۴ | ترجمہ مقبول صہ ۲۹ ترجمہ۔ اور مرید کہیں گے کاش ہم کو لوٹ کر جانا ملے تو ہم بھی ان سے اسی طرح تبرا کریں جس طرح انھوں نے اس وقت ہم سے تبرا کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اُن کے اعمال ان کو حسرت بنا کر دکھلائے گا۔ اور وہ جہنم سے نہ نکلنے پائیں گے +

اقول۔ اس آیت میں اللہ گمراہ شیعوں کی خبر دیتا ہے کہ جب اُن کے پیشوا اُن سے بیزاری ظاہر کریں گے تو یہ بھی ان سے تبرا کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ایکاش ہم دنیا میں لوٹ کر جاتے تو جس طرح آج یہ لوگ ہم سے تبری کر رہے ہیں دنیا میں جا کر ہم ان سے تبرا کرتے۔ مگر ان کو صرف حسرت ہی رہے گی وہ جہنم سے نجات نہ پائیں گے "از ین سو رانده واز ان سو در مانده" ہونگے ۱۲ +

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۴۔

آیت۔ ان الذین یکتمون ترجمہ مقبول صفحہ ۴۰۔

ترجمہ۔ وہ لوگ جو اس کو چھپاتے ہیں جو کچھ خدا نے کتاب میں نازل کیا۔ اور اس کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور خدا ان سے قیامت کے دن نہ بات کرے گا نہ ان کو پاکیزہ فرمائیگا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۲ +

وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا۔ تو یہ آتش جہنم پر کیا ہی صبر کرنے والے ہیں +

اقول وجول بعضنا قوم واقعد۔ اللہ پاک آل یعقوب کا عیب اور گناہ بتا کر آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تنبیہ و تہدید یوں فرماتا ہے +

اے آل رسول ہم نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا خلیفہ ہونا قرآن میں ظاہر کر دیا۔ جابجا اشارہ لطیف و کنایہ شریف میں جتایا۔ اپنے حبیب رسول کریم کو خواب میں دکھلایا اور یہ تم سب جانتے ہو مگر اس کو ثمن قلیل کے عوض بیچتے ہو۔ اور غرض ناجائز سے چھپاتے ہو کہ لوگ تم کو خلیفہ بنائیں۔ تمہارے استحقاق کے قائل ہوں۔ تم کو خلافت مل جائے اے آل رسول یہ بھی ثمن قلیل ہے۔ اور اس کی جزا و سزا یوں فرماتا ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں۔ اور خدا ان سے قیامت کے دن بات نہ کریگا۔ اے نادانو بات نہ کرنے کا مطلب بھی تم کچھ سمجھے ہم سے بات کرنے کی توقع کس کو ہے ہمارے تقرب کا دعوی کس کو ہے۔ عوام ہم سے کیا بات کریں گے۔ عوام ہم سے بات کرنے کی توقع کہاں رکھتے ہیں پس سوچو اور سمجھو کہ اس کے مخاطب اہل تطہیر ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ نہ ان کو پاکیزہ فرمائیگا۔ یذہب عنکم الرجس ویطہرکم تطہیرا۔ پر غور کرو دونوں صیغے مضارع کے ہیں حال و استقبال پر مستعمل ہوتے ہیں۔ آج یہاں اسی طرف اشارہ ہے نہ ان کو پاکیزہ فرمائے گا۔ بوجہ اُن گناہوں کے جو اُن سے خلافت کے بارہ میں سرزد ہوئے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ ہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا تو یہ آتش جہنم پر کیا ہی صبر کرنے والے ہیں ۔

رکوع ۵ — حاشیہ مقبول صفحہ ۴۱ ضرّاء کی تفسیر تم اے آل محمد بتاتے ہو کہ شیعہ دشمنان آل محمد یعنے سنیوں سے (خاک بدہنت) اپنی حاجت روائی کا طالب ہو اور جو مال اُن سے ملے اُسکو مال غنیمت سمجھے اُن پر لعنت کرتا رہے۔ اور تمہارے معصومین کی ولایت و خلافت کا ذکر اس مال کی امداد سے تازہ کرتا رہے۔ اے

۵ ترجمہ تاکہ تم سے پلیدی دُور کرے اور تمکو اچھا پاک کرے ۱۲

عقلمند اور سمجھدار قوم تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں یا تمہارے آنکھوں پر پردہ یا تمہارے دلوں پر مہر ہے۔ تم نے قرآن کو دوسری نگاہوں سے دیکھا ابرار بندے تیری ہزیانیوں کا جواب نہیں دیتے تھے۔ ہمارا یا اپنے رسول کا ادب کر کے وہ قرآن کی لعنت کا تم پر اشارہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن سے جن لوگوں کا جن عقائد والوں کا کفر ثابت ہوتا تھا۔ اس کے مشار الیہ تم کو نہیں بتاتے تھے۔ یہ تمہاری دلیری کا باعث ہوا سنو۔ ہم نے کسی خاص شخص کو کافر نہیں فرمایا۔ بلکہ ان افعال کے لحاظ سے کافر بتایا ہے جسکا وہ مرتکب ہوتا تھا۔ یاد رکھو کہ قرآن سے جسوقت تمہارا کفر ثابت ہو گیا سنیوں کو جسوقت تمہاری خیانت و بدنیتی معلوم ہو گئی کہ انکار و بیہ انکی خیرات مانگ کر تم کیا کرتے ہو کس مصرف میں لگاتے ہو اور کیا کرتے ہو۔ اُسکے بعد وہ تم کو اور تمہارے مال کو جب مال غنیمت سمجھنے لگیں پھر تمہارا کیا حشر ہوگا۔ یاد رکھو غرور اور نافرمانی کی یہی سزا ہے۔ کہ تم پر عذاب فرعون نازل ہو جیسا بنی اسرائیل پہ تھا ؎

رکوع ۵ - یا ایہا الذین آمنوا - ترجمہ مقبول صفحہ ۴۱ و ۴۲ ؎ ترجمہ اے ایمان لانے والو جو ناحق قتل کیے گئے ہو۔ اُن کے بارہ میں تم پر قصاص واجب کیا گیا ہے ۱۲ ؎

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم و تنبیہ و تہدید یوں فرماتا ہے۔ اے سر کے لاڈلو تم ہمارے قرآن کی فصاحت اور بلاغت اور معجزہ کا کبتک انکار کرتے جاو گے ترتیب اصلی کے کبتک منکر رہو گے دیکھو ہمارا بیان کس درجہ متصل و مسلسل واقع ہوا ہے۔ اگلی آیت سے مقابلہ کرو دیکھو کہ ہم نے بدلہ لینے قصاص کو اچھا کہا ہے پس جس طرح تم دوسروں کو کافر کہتے ہو۔ دوسروں کے مال لینے کو مال غنیمت سمجھتے ہو۔ دو معجل

پر لعنت بھیجتے ہو۔ لعنت کرنے کا حکم کرتے ہو۔ اگر اس آیت قصاص پر استدلال کر کے دوسرے لوگ تم پر لعنت کریں۔ تم پر لعنت کا حکم دیں تم کو اور تمھارے مال کو مال غنیمت سمجھیں تو بتاؤ کہ یہ ہمارے حکم اور مرضی بلکہ فرض عین کے مطابق ہوگا یا نہیں اور پھر تمھیں بتاؤ کہ تمھارا کیا حشر ہوگا ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۶ - "واذا سالک" - ترجمہ مقبول صہ ۴۴

ترجمہ اور جس وقت میرے بندے تم سے میری بابت کچھ دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں ان سے قریب ہوں خاص دعا کرنے والوں کی دعا جس وقت بھی وہ مجھسے دعا کرے قبول کر لیتا ہوں پس ان لوگوں کو لازم ہے کہ وہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں ۱۲

اقول - اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کے دروغ باتوں جھوٹے دعاوی جھوٹی حدیث جھوٹی تفسیر سب کی تردید کر کے یوں فرماتا ہے کہ جب ہم سے دعا مانگی جاتی ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کسی کے واسطے کسی کے ذریعہ کسی کے وسیلہ کی ہمکو کچھ پروا نہیں۔ اور کس بلاغت سے تکذیب فرماتے ہیں کہ ہم سائل سے قریب ہیں۔ دوسروں کا قرب محتاج ثبوت اور محتاج دلیل ہے۔ اور جب قرب ہی نہو تو واسطہ اور ذریعہ یا دوسروں سے مانگنا۔ نہ صرف فعل عبث بلکہ حماقت ہے۔ پھر آگے چلکر اپنے مانگنے والوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو لازم ہے کہ وہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں ۱۲

رکوع ۲۴ - آیت ۲ | ترجمہ مقبول ص۴۵ ترجمہ - اور راہ خدا میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو - بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۱۲

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد - مومنین اہل سنت دل خوش رکھو ہماری تفسیر حق سے گھبراؤ نہیں - اللہ پاک فرماتا ہے - اور اس آیت میں کیا معجزہ عجیب رکھدیا ہے کہ دشمنوں کو کافر کہا ہے نہ مشرک یعنے اگر آل رسول ہمارے خلفا کے بارہ میں تم سے قتال کریں لڑیں جھگڑیں مناظرہ کریں تم کو کافر و مشرک یہود و نصاریٰ کہیں تم کو یا تمہارے مال کو مال غنیمت سمجھیں - تم پر لعنت کریں تمھیں گالی دیں تو تم بھی اس کا جواب دو مگر زیادتی نہ کرو - بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

اس آیت نے اللہ پاک نے آل رسول کو ڈرا دیا ہے کہ ہماری مار اور ہمارا عذاب بہت سخت ہے - ہم مظلوم کو بدلہ لینے جواب دینے کی اجازت دیدیں گے - پھر تمھارا کیا حشر ہوگا

جزو دوم سورہ بقرہ رکوع ۸ - | آیت و من الناس - ترجمہ مقبول صفحہ ۴۹ - معہ حاشیہ و ضمیمہ - ترجمہ اور لوگوں میں ایسا ہی ہے جس کی باتیں زندگانی دنیا میں تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس پر خدا کو گواہ بناتا ہے - حالانکہ وہ دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے - اور جب پیٹھ پھیرے تو یہ کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور زراعت کو اور نسل کو برباد کر دے - حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا - اور جب اس سے

یہ کہا جاتا ہے کہ تو خدا سے ڈر تو گناہ کرنے کے ہیکڑی اس کے دل میں سماجاتی ہے
پس اِس کے لیے جہنم کافی ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ۱۲ ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد ۱۲

معزز ناظرین دیباچہ اور تمامی مقدمات اور حاشیہ مقبول صفحہ ۴۹-
معہ اس کے ضمیمہ کے دیکھیئے ؎
بلکہ دوسرے شیعہ تصانیف کو ملاحظہ کر لیجیے ؎

اس کو تو مولوی مقبول احمد بھی قبول کرتے ہیں کہ اس سے مراد اوّل و ثانی خاک بد ہنت یعنے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی و معاویہ و تمام صحابہ جو اُن کے ہم خیال ہوں - داخل ہیں - اڈیٹر اصلاح اور مولوی شیخ احمد دیوبندی نے قبائل مرتدین عرب کو شیعہ قرار دیا ہے اور اسیوجہ سے انکو ہمدردی ہے اور ان کے قتال کو زراعت و نسل کو برباد کرنا لکھا ہے - تو تے سے مطلب یہ لیا ہے کہ جب خلیفہ اور والئے امر ہو - تو حرث و نسل کو برباد کرے - اس لیے اس سے مراد حضرت اَبُو بکر ہیں - اِن واقعات و تحریرات و کتابوں سے مولوی مقبول احمد ناواقف نہیں ہو سکتے تھے اِس لیے بڑے شد و مد سے ضمیمہ لکھنے کا وعدہ کیا ہے ؎

پس جبکہ سارا قرآن اہلبیت کے شان میں اُترا ہے اور جبکہ سارے قرآن سے انھیں کی تنبیہ و تہدید و تعلیم و ہدایت مقصود ہے - تو اب ذی فہم ناظرین آل رسول کی طرف متوجہ ہوں - اُن کی تعلیم کیونکر فرماتا ہے - اُن کا حال کس طرح بتاتا ہے - لفظ تو تے سے والئے امر ہونا کیسا ظاہر کرتا ہے - علی ابن ابی طالب کے کلمات حکمت آمیز لطائف و ظرائف و نصائح و اشعار اور خطبے جس قدر آنکھوں کو - کانوں کو - دلوں کو خوش کرتے ہیں - کس قدر اچھے معلوم ہوتے ہیں - ان کی احادیث اِن کے اقوال میں جس قدر قسم وارد ہے - وہ جس قدر قسم کا استعمال کرتے ہیں - اہل علم

اِس سے واقف ہیں۔ ان کی قسمیں زبان عرب میں بطور ضرب المثل مستعمل ہوتی ہیں۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر خدا کو گواہ قرار دیتے ہیں۔ جو کچھ ان کے دل میں ہوتا ہے اس پر خدا کو گواہ بتاتے ہیں۔ مگر وہ عالم غیب یا جبروت خدا ان کو جھگڑالو بتاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ۔ و معاویہ سے ہر ایک زمانہ میں بدعوی قرابت استحقاق خلافت پر جھگڑا کرتے رہے۔ اور جس دن والئے امر ہو گئے تو حضرت عائشہ ام المومنین کے مقابلہ پر بصرہ جا دوڑے۔ انصاف یہ تھا۔ اسلام اور شریعت کی احتیاط یہ تھی کہ مدینہ پر چڑھائی کر کے آنے دیتے۔ قتال شروع کرنے دیتے۔ اگر وہ ابوبکر و عمر کی طرح انتظام سلطنت نہیں کر سکتے تھے تو ای کاش عثمانؓ کی طرح صبر ہی کرتے۔ صفین پر ایک لاکھ فوج لیجا کر کیوں دہکتے۔ معاویہ کو تلوار کا مزہ چکھانے کیوں جاتے ہزاروں مسلمانوں کا خون کیوں بہاتے یہ خون کیوں رائیگان و برباد جاتا ہے

غریب شیعہ جو لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے چلے گئے حالانکہ نہ تنخواہ پاتے تھے نہ خوراک نہ منصب نہ جاگیر۔ پھر ان کو کیوں قتل کیا کاش ان کو حملہ آور ہونے دیتے۔ مدینہ یا کوفہ کا محاصرہ کرنے دیتے۔ شریعت اسلام کے احکام کا کچھ بھی لحاظ فرماتے۔ مگر نہیں انھوں نے حرث و نسل کو ایسا برباد کر دیا کہ پھر نہ آباد ہوا باوجودیکہ رسول کریم صلعم اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی سنت سامنے تھی تقلید کے لیے کیا آسان اور عمدہ ذریعہ تھا جس طرح ان میں سے کسی نے بھی اپنے بیٹے کو ولی عہد نہیں بنایا۔ اپنے بعد خلیفہ ہونا منظور نہیں کیا نامزد نہیں کیا۔ مگر علے نے سب سے برعکس اپنے بڑے بیٹے کو خلیفہ بنا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یزید کو خلیفہ بنانا معاویہ نے جائز کر دیا اور یہ ایسی بری رسم نکلی کہ اسلام کا کچومر نکل گیا۔ افسوس ملک خدا کا دین خدا کا۔ سلطنت اسلام کی مگر علے اِس کو ہندوستانی۔ راج دھانی قرار دیکر

یہ قاعدہ جھوٹا نہیں (اولاد اکبر) حسن کو دیدیا۔حسین کی وجہ سے غریب مظلوم حسین نے اسی وقت کہدیا کہ ہم کو بھائی نے کند چھری سے ذبح کر دیا۔ درا صل حسین مظلوم نے اپنے بھائی کا بڑا ادب و وقار کیا۔ کہ صرف کند چھری سے ذبح کرنا بیان کیا۔ ورنہ اگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ دراصل اس واقعہ سے وہ تلوار سے ذبح کیے گئے۔ نہ حسنؑ سلطنت دیتے نہ اس کو اتنی قوت ہوتی کہ خلافت اسلامی کا مقابلہ کرتا۔ کر سکتا۔ اولو العزم حسینؑ گوارا ہی نہ کرتا کہ اتنی قوت دشمن پیدا کر لے۔ اگر ورث سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ۔ کا مطلب یہی تھا۔ اور دعائے زکریا کا مطلب یہی تھا کہ وارث تخت و تاج پیدا ہو۔ اگر قرآن کا صحیح مطلب علی سمجھتے تھے یا سمجھتے ہوتے۔ تو تمام اولاد ذکور و اناث کا حق دیکر دلا کر مرتے۔ اور قیامت کے دن اپنے واسطے مواخذہ نہ چھوڑ جاتے کہ حقدار ونکو اُن کا حق نہیں دیا۔ شرعی وارثوں کو محروم کیا اور سب سے بدتر یہ کہ معاویہ کے لیے سنت پیدا کر دی کہ وہ اپنے بیٹے کو سلطنت دیدے۔ سچ پوچھو تو والئے امر ہونے کے بعد جیسا زراعت و نسل اسلام کو علی نے نقصان پہنچایا کبھی اس کی مثال دنیا میں نہ ملے گی۔ اول بنیاد ظلم اندک بود ہر کہ آمد براں مزید کرد۔ جو شخص بُری سنت پیدا کر دے۔ قیامت تک جو لوگ اس سنت بد پر عمل کرینگے۔ ان سب کا بار بھی اسی پر پڑیگا۔ اور جب ابن عباس اور دوسرے عقلا علی کو سمجھاتے تو وہ غرور سے یہی کہتے کہ ہم تلوار کا مزہ چکھائینگے۔ جب صحابہ رسول کہتے کہ ابو بکر و عمر کی تقلید کرو گے ان کی سنت پر عمل کرو گے تو کہتے کہ میں اپنی رائے پر عمل کروں گا۔ یہاں تقلید و عمل سے وہی مراد تھی کہ اپنی اولاد کے لیے خلافت کو مخصوص کر دینا۔ مگر اس کو وہ عزت کے غرور میں کب ماننے والے تھے۔ اخذتہ العزۃ[۵۱] سے یہی مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ علی نے انکار تقلید نہیں کیا تھا بلکہ لفظ انشاء اللہ کہا تھا

[۵۱] گناہ کی ہیکڑی اس کے دل میں سما جاتی ہے ۱۲

ہاے جب دل میں ارادہ نہو تو انشاء اللہ کہنا کفر ہو جاتا ہی ٭

رکوع ۱۱۔ ترجمہ وحاشیہ مقبول ص۵۴ ترجمہ۔ حائضہ عورتیں غسل کریں تو جدھر سے خدا نے تمھیں حکم دیا ہو ان کی پاس آو۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور طہارت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی ۱۲ ٭

اقول۔ معزز ناظرین! قرآن کا ترجمہ مقبول تو آپ کے سامنے ہے۔ حاشیہ پر جو حدیث امام ورج ہو اس کو سنئے صادق فرماتے ہیں کہ لوگ پہلے پتھر اور ڈھیلوں سے استنجا کیا کرتے تھے۔ پھر پانی سے کرنے لگے پھر وضو کا حکم آیا۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کرکے دکھایا اسکی پسندیدگی کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی ۱۲ ٭

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اللہ صاحب بھی اس تفسیر امام سے پھڑک گئے ہوں گے۔ جب ہی تو آل رسول کی تعلیم اس آیت میں یوں ہی فرماتا ہی۔ (مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ)۔ اے آل رسول۔ ہم نے اپنے قرآن کو اپنے حبیب پاک رسول عربی پر زبان فصیح عرب میں نازل کیا۔ اس میں صاف کہہ دیا کہ تاویل قرآن کو یا ہم خود جانتے ہیں یا راسخون فی العلم ہمارے عُلمآ جنکو ہم نے اپنا علم اپنے قرآن کا علم عطا فرمایا۔ تمھاری جہالتوں سے تو ہم خود حیرت میں ہیں کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایرانی النسل عجمی یا بنی اسرائیل کے یہودی ایسے ہی علم پر تمکو ہمہ دانی کا دعویٰ ہی۔ ایسے ہی علم پر تم ہمارے ابرار وپرہیزگار پاکیزہ بندوں پر آوازے کستے ہو۔ ظالم وجاہل بتاتے ہو۔ تاویل القرآن

بالقرآن تمکو آتا ہی نہیں تم تو یہودیوں سے بڑھ گئے۔ وہ تو لفظوں کا خیال بھی کرتے تھے۔ مگر تم تو لفظوں سے بھی واسطہ نہیں رکھتے معنیٰ تک کب اور کیونکر پہونچو گے ہمارا مطلب تو یہ ہی کہ زمانہ حیض میں معمولی راستہ سے یا دبر میں مست جاؤ۔ تم ہو کہ ہمارے پاکیزہ اور محبوب بندوں کی عداوت و مخالفت میں سر و پا بلکہ آگے پیچھے کی بھی خبر نہیں رکھتے ⁂

ہمارے رسول کریمؐ نے مرض موت کے آخری خطبہ میں صاف لوگوں سے کہدیا ہمکو اپنا گواہ قرار دیا۔ کہ ای اللہ ہم نے کلوخ سے استنجا کرنا سکھلا دیا[۱] ای نادانو کیا تمھارا گمان ہی۔ کہ رسول نے سکھلایا نہیں صرف جھوٹ کہا۔ اے جاہلو کیا تمھارا اعتقاد ہی کہ رسول نے اپنے جھوٹ پر ہمکو منافقانہ گواہ بنایا (خاک بدہنت) مگر جسطرح تمنے ہمارے اور ہمارے رسولؐ کی خلافت کے بارہ میں مخالفت کی ویسا ہی ہمارے پاکیزہ و محبوب بندوں کی مخالفت میں طہارت اور پاکیزگی ایسے جوہر ونکو بھی کھو بیٹھے پیغمبر کی تعلیم کو بھلادیا اور لگے زٹلیں ہانکنے کہ یہ آیت استنجا کے بارہ میں نازل ہوئی۔ کچھ شک نہیں کہ تمھاری آنکھوں پر پردہ ہی اور تمھارے دلوں پر مہر۔ تمنے سمجھ لیا کہ اس آیت سے بھی اہل سنت کے عمل طہارت کی تردید کریں گے۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"۔ ہمارے ابرار و محبوب و پاکیزہ بندے تمھاری تفسیر کو تمھارے منھ پر ماریں گے۔ اور یہ کہتے ہوے کہ کالاے بد بریش خاوند۔ اے نڈر قوم ہم سے ڈر اور شرما۔ ہم تو صرف پاکیزہ بندون کو جو طہارت کرتے ہیں پسند فرماتے ہیں ⁂

جزو اول سورۂ بقرہ رکوع ۱۵ آیت ۴۔ | الم تر۔ ترجمہ و حاشیہ مقبول صـ۶۲ـ

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے موسےٰ کے بعد والے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی حالت

---

[۱] حیات القلوب جلد دوم

پر نظر نہیں ڈالی جبکہ اُنھوں نے اپنے پیغمبر سے یہ کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے کہ ہم راہ خدا میں لڑیں اس پیغمبر نے فرمایا کہ ایسا نہو کہ اگر جہاد تم پر واجب کیا جائے تو پھر تم نہ لڑو وہ بولے کہ جب ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے بچوں سے الگ کیے گئے۔ تو اب ہمیں کیا ہو جو راہ خدا میں نہ لڑینگے پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے سوائے چند کے سب ہی پھر گئے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہو اور جب ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمھارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہو۔ تو کہنے لگے کہ اس کو ہم پر حکومت کہاں سے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ ہم حکومت کے اس سے زیادہ سزاوار ہیں اس کو کشایش مال تو دی ہی نہیں گئی۔ نبی نے فرمایا۔ بے شک اللہ نے اس کو تم پر بزرگی دی ہو۔ اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کیا ہو۔ اور اللہ اپنی حکومت جسے چاہے عنایت فرمائے اور اللہ صاحب وسعت و علم ہو اور ان کے نبی نے اُن سے یہ بھی کہا کہ بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہو کہ تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمھارے رب کا سکینہ اور آل موسے اور آل ہارون کے ترکہ کا بقیہ موجود ہو فرشتے اُسے اُٹھائے ہوئے ہوں گے اگر تم مومن ہو تو اسی میں تمھارے لیے نشانی موجود ہے ۱۲ +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین! میرا ایک التزام اور یاد رکھئے۔ میں نہ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جس کو تمام علمائے اہلسنت پسند کرتے ہیں اور نہ میں مولوی نذیر احمد کا ترجمہ لکھتا ہوں جس کے عوام مداح ہیں بلکہ صرف علامہ مقبول احمد کا ترجمہ (جسکو تمام شیعہ پسند کرتے ہیں جسکے تمام شیعہ مداح ہیں اور ان میں یہ اس درجہ مقبول ہوا ہو کہ اس کا نام ہی ترجمہ

مقبول ہو گیا ہی لکھتا ہوں تاکہ انکو اختلاف نہ ہو اور چون وچرا کا محل باقی نہ رہے۔ وہ اس کو غلط نہ کہہ سکیں۔ علماے اہلسنت سے امید ہی کہ وہ اگر ترجمہ کی غلطی دیکھیں تو مجھے معاف کریں اس لیے کہ میں صرف نقل کرتا ہوں اور دیانت کا پابند ہوں اور چونکہ یہ تفسیر صرف انھیں کے لیے لکھی جاتی ہی۔ اس لیے انھیں کا ترجمہ مقبول ان پر حجت ہوگا ۔

معزز ناظرین۔ یہ پرچہ اصلاح اور دوسرے کتب امامیہ کو ذرا دیکھ لیجیے کہ اس آیت سے بھی وہ خلافت بالنص کو ثابت کرتے ہیں اسی لیے آیت کی تفسیر کی طرف میں بھی قلم اٹھاتا ہوں ورنہ میری تفسیر سے اس کو چنداں تعلق نہیں تھا ۔

ناظرین۔ اس آیت کے حاشیہ میں مولوی مقبول احمد نے حضرت امام باقرؑ سے روایت کیا ہی کہ نبوت اور سلطنت ایک گھرانے میں جمع نہ ہوتی تھی۔ طالوت نہیں خاندان سے تھے جس میں نبوت تھی اور نہ اس خاندان سے جس میں سلطنت تھی

حاشیہ ۲ و ۳۔ علماے امامیہ کہتے ہیں کہ سورۂ مزمل میں آیہ انا ارسلناک میں اللہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو صرف حضرت موسےٰ سے پیغمبر سے تمثیل دیا۔ اس سے مراد یہ ہی کہ جس طرح حضرت موسےٰ کے حضرت ہارون تھے ویسے ہی حضرت علی رسول اللہ صلعم کے وزیر ہیں ۔

اب اس آیت سے اللہ پاک تمام عقائد باطلہ اور اقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی۔ سنو اور غور سے سنو۔ دیکھو اور غور سے دیکھو۔ موسےٰ کے بعد والے بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے ۔

مطلب یہ ہی کہ پیغمبر یا پیغمبر کا وصی نہ خلیفہ تھا اور نہ امام اور یہ حالت ایسی تھی کہ موسےٰ کے بعد قرن پر قرن گزشتہ گئے۔ اور یہی حالت تھی۔ پیغمبری یا امامت سے وہ ضرورتیں پوری نہیں ہوتی تھیں۔ جو ایک خلیفہ اور بادشاہ سے ہو سکتی

تھیں طبقاً عن طبق۔ آل رسول سے فرماتا ہو کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہو۔ بلکہ موسےٰ کے بہت بعد تک یہی ہوتا رہا ہو اور جب ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمھارے لیے بادشا بنایا ہو۔ تو وہی یہودی آل یعقوب پیمبرزادگی کے غرور میں لگے کہنے کہ وہ تو ایسے خاندان سے ہے جس کے خاندان میں نہ نبوت تھی نہ سلطنت اور ہم بلحاظ قرابت سب سے زیادہ حکومت کے سزاوار ہیں۔ اس کو ہم پر حکومت کہاں سے ہوسکتی ہو۔ آل رسول کریم کی اس آیت سے یوں تعلیم فرماتا ہو کہ ہماری مصلحت ہم خود جانتے ہیں ہم جس کو چاہتے ہیں خلیفہ بناتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کس میں خلافت کی لیاقت اور قابلیت ہے۔ کون امن عام کو قائم رکھ سکتا ہو۔ پس جس طرح ہم نے طالوت کو موسےٰ کے بعد بادشاہ بنایا۔ جو نہ تو خاندان نبوت سے تھا۔ اور نہ خاندان سلطنت سے۔ اسی طرح اے آل رسول ہم بقول تمھارے ذلیل ترین قبائل قریش مثلاً بنی تیم سے ابوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ اور وہ ہو کر رہے گا۔ پس اگر تم اس کا انکار کروگے تو تمھاری مثال ویسی ہی ہوگی جیسے بدکار و نالائق آل یعقوب نے اپنی پیمبرزادگی کے غرور میں قرابت داری کے دعوےٰ میں طالوت کی خلافت و سلطنت کا انکار کیا تھا اور ان کا ایک دعوےٰ ایک دلیل بھی نہیں چلی ٭ اور ہم نے طالوت کو علی الرغم الف خلیفہ بنادیا۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون" پیمبرزادگی یا قرابت بعیدہ کی دلیل کی یوں تردید فرمادی کہ اس کو علم جہانداری اور قوت جہانگیری حاصل ہو۔ پھر جیسا نالائق آل یعقوب نے طالوت کے لیے کہا تھا کہ اس کو کشایش مال تو دی ہی نہیں گئی۔ آل رسول کریم صلعم سے یوں فرماتا ہو کہ کشائش مال اگر ان میں یا ان کی مورثوں میں نہ رہی ہو تو نہ رہی کوئی عیب نہیں ہو۔ عیب تو یہ ہو کہ بادشاہ میں علم جہانداری اور قوت

جہانگیری نہو۔ پھر اگلی آیت سے تو ہمیشہ کے لیے تم لوگوں کا منہ بند کرتا ہی فرماتا ہی اللہ اپنی حکومت جسے چاہے عنایت فرمائے۔ چاہے بنی تمیم ہو یا بنی عدی یا بنی امیہ اور چاہے بنی ہاشم اور انصار بلکہ تمام قبائل عرب مخالفت کریں برا مانیں۔ پھر آگے چلکر وہ باعلم وجبروت خدا فرماتا ہی اور اللہ صاحب وسعت وعلم ہی۔ اس میں صاف اشارہ ہی کہ ہم کو ممالک اسلامیہ کا وسیع کرنا منظور ہی۔ ہم کو دنیا میں اسلام پھیلانا ہی اور ہم کو علم ہی کہ کون کون اس کو کریگا۔ اور کون کون نہ کرے گا۔ اے آل رسول تم دعوی کرتے ہو کہ ہم کو گزشتہ وآیندہ کا علم ہی۔ اے نادانو! کیا ہمکو تمھارے برابر بھی علم نہیں۔ ہم کو معلوم تھا کہ ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے خلافت میں مشرق سے مغرب تک اسلام پھیل جائیگا۔ ہزاروں مسجدیں بنیں گی۔ لاکھوں مصلی پیدا ہوں گے۔ لاکھوں آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہونگے۔ ہاں ہاں ہم کو یہ بھی معلوم تھا کہ علی کی سلطنت میں آج شام نکلے گا۔ کل مصر۔ پرسوں ایران۔ اور مسلمانوں میں خونریزی کا بازار ایسا گرم ہوگا کہ پھر قیامت تک بند نہ ہوگا۔

پھر بنی اسرائیل کے نبی کی پیشین گوئی کا ذکر فرمایا ہی کہ اس کے نبی نے کہا کہ اس کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہی کہ تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا۔ جس میں تمھارے رب کا سکینہ ہی اور آل موسے اور آل ہارون کے ترکہ کا بقیہ موجود ہی۔ اے جاہلو۔ اے نادانو۔ دیکھو کہ ہمارا کلام معجز نظام کیسے صریح بشارات اور بیّن اشارات رکھتا ہی کیسا سکینہ ہم نے دیا کہ مٹھی بھر مدینہ کے (جاہل گمراہ کمینے ذلیل۔ بقول تمھارے خاک بدہنت) مسلمانوں نے کس اطمینان سے تمام قبائل عرب کو زیر کیا۔ گنتی کے مسلمانوں نے روم اور ایران کے ایسے زبردست سلطنتوں کا مقابلہ کیا مصر کو کس طرح فتح کیا۔ اور اس طرح پر تمام برکات جو مصر اور شام میں حضرات موسے اور ہارون بلکہ تمامی پیغمبروں کے

تھے اُن کے ہاتھ آئے پھر سب کچھ کہکر آل رسول سے فرماتے ہیں کہ اگر تم مومن ہوتو تمھارے لیے اس میں نشانی موجود ہی ٭

ناظرین مگر جبکہ آل رسول نے ان نشانیوں کو کبھی بھی نہیں مانا تو یقیناً وہ زمرۂ مومنین سے خارج ہوتے ہیں[۱] ٭

جزو سیوم سورۂ بقرہ | آیہ فَمِنْهُم۔ ترجمہ مقبول صـ۶۵

پھر اُن میں سے کوئی تو ایمان لایا اور کوئی اُن میں سے کافر ہوگیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی ۱۲ ٭

اقول ۔ اس آیت سے اللہ پاک۔ آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہی۔ تم کب تک غیروں کی شکایت کرتے رہوگے۔ تم کب تک ہماری مشیت کا انکار کرتے رہوگے ہماری تو شان یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو وہ نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ٭

جزو سیوم سورۂ بقرہ | آیہ مَنْ ذَا الَّذِی۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۶۶ +

ترجمہ | وہ کون ہی جو اس کے اذن کے بغیر اس کے حضور میں شفاعت کرے وہ لوگوں کے آیندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہی۔ اور لوگ اس کے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کرسکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں

---

[۱] اڈیٹر اصلاح اور مولوی مقبول احمد سے کہدو کہ دو کروڑ شیعوں کی پشت پناہی چھوڑ دو ائمہ کے ایمان کی خبر لو۔ ونیا بھر کے علما شیعہ کو بلاؤ۔ اور سب ایک دوسرے کے مددگار ہوکر قرآن سے۔ نہیں بلکہ صرف [illegible] مقبول [illegible] کر دو ۱۲

کو اور زمین کو حاوی ہی اور ان دونوں کی حفاظت اُسے تھکاتی نہیں اور وہ ذی مرتبہ اور صاحب عظمت ہی ۱۲

اِس آیت میں اللہ پاک۔ آل رسول کے جھوٹے دعاوی کی تردید فرماتا ہی کہ ای آل رسول تم کہتے ہو کہ ہم کو گذشتہ و آیندہ کی خبر ہی۔ یہ شان تو صرف ہماری ہی کہ ہم گزشتہ اور آیندہ کی خبر رکھتے ہیں

اور لوگ ہمارے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے۔ شیعوں سے یہ فرماتا ہی کہ اگر تم کو قرآن پر ایمان ہی۔ اگر ہم کو سچا جانتے ہو ہمارے قرآن کو سچا جانتے ہو تو جانو کہ اگر آل رسول ایسا جھوٹا دعوے کریں تو اُن کو جھوٹا سمجھو۔ اُن کے قول کو ہمارا قرآن باطل کرتا ہی۔ اور اگر ہم کسیکو کچھ بتا دیں تو وہ عالم غیب نہیں ہو سکتا۔ ہماری کرسی آسمانوں کو زمین کو حاوی ہی۔ اے آل رسول تم حاوی نہیں ہو سکتے پھر فرماتے ہیں۔ ان دونوں کی حفاظت ہم کو تھکاتی نہیں کہ ہم کسی کو وزیر و ناصر و یاور بنالیں۔ اور پھر علی الرغم الف فرمایا ہی کہ ہمارا مرتبہ بہت بلند ہی اور ہم ایسے صاحب عظمت ہیں جس کی عظمت و بلندی میں کوئی سہیم و شریک نہیں۔ ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل۔ فرماتا ہے شیعوں سے کہ کیا تم گمان کرتے ہو کہ آل رسول تمھاری شفاعت کریں گے۔ اگر وہ ایسا دعوی کرتے ہوں تو اِن کو جھوٹا سمجھو ہمارا قرآن اِس دعوی کو جھٹلاتا ہی۔

سلہ اور نہ سلطنت میں کوئی اِس کا شریک ہے۔ اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اِس کا حامی ہو۔ ترجمہ [illegible] صفحہ ۴۶۸ - ۱۲

آل رسول سے فرماتا ہی۔کہ کیا تم دعوے کرتے ہو کہ تم شیعوں کی شفاعت کروگے۔
ہمارا قرآن تمھاری تکذیب کرتا ہی۔کیا تم نے خدا سے عہد لے لیا ہی۔کیا تمھارے
پاس ہمارے اذن کی کوئی سند ہی۔یا تم محض جھوٹے ہو۔اور اگر سچے ہو تو برہان و
دلیل پیش کرو۔ہم بھی تو تمھاری دلیل دیکھیں +
لے آل رسول ایسا تو غضب نہ کرو کہ آل یعقوب یہودیوں کی طرح جھوٹے
دعوے کرو +

سورۂ بقرہ آیہ لَااِکْرَاہَ - ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶ - حواشی و ضمیمہ کو بھی دیکھو اور
ضرور دیکھو +
ترجمہ۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہی۔یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہوگئی۔
پس جو شخص طاغوت کا منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لائے اِس نے بے شک مضبوط
رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں ہی اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی۔جو لوگ
ایمان لائے اللہ اُن کا حامی ہی اِن کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لاتا ہی اور
جو منکر ہوگئے اُن کے حمایتی طاغوت ہیں۔جو اِن کو نور سے نکال کر تاریکیوں
کی طرف لے جاتے ہیں وہی جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے ۱۲ +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور
اُن کے شیعوں سے فرماتا ہی کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ورنہ تمھاری نالائقیوں
گمراہیوں۔جہالتوں کی سزا تو یہ تھی کہ ہم تم سے بھی قتال کا حکم مسلمانوں کو دیدیتے
کہ یا تو تم سچے دل سے ظاہر و باطن سے ایمان لاتے۔یا ذلیل ہو کر جزیہ دیتے۔یا
تلوار پکڑتے۔یا جیسا ہم نے نالائق آل یعقوب پر فرعون کو مسلط کر دیا تھا۔ویسا ہی

تم پر مسلط کر دیتے ✣

یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہوگئی۔ طالوت کی سلطنت میں نالائق یہودیوں آلِ یعقوب نے قرابت اور رشتہ کو استحقاق سلطنت کا ذریعہ بنایا تھا ہم نے اُن کی تکذیب کردی۔ اشارات لطیف میں قرآن نازل فرمایا۔ صاف لفظوں میں اپنے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلا دیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں گے۔ پس جو لوگ ایسے صاف و صریح احکام کے منکر ہیں۔ وہی طاغوت ہیں ✣

پس جو شخص طاغوت کا منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لائے۔ اُسنے بے شک

مضبوط رسی پکڑ لی۔ جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اے آلِ رسول تم کہتے ہو کہ عروۃ وثقی سے مراد ہم ہیں۔ اور طاغوت سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ۔ خاک بدہنت۔ برہان پیش کرو۔ دلیل لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے۔ اُس کے کس لفظ سے یہ نکلتا ہے۔ ہم نے کس جگہ ایسا فرمایا ہے۔ ہمارے رسول نے یہ کہاں کہا۔ کب بتایا۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ✣

سنو تمھارے جھوٹ میں جھوٹ کی سیکڑوں علامتیں ہیں اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو۔ اگر ہمارے پاکیزہ اور پرہیزگار بندے کہیں کہ عروۃ وثقی سے ہمیں مراد ہیں۔ تو بتاؤ کہ تم اس کے انکار کی کونسی دلیل پیش کرسکتے ہو ✣

ہم تو کہتے ہیں کہ عروۃ الوثقی سے خلفا مراد ہیں۔ دیکھو اور غور سے دیکھو۔ دیانت اُن میں ہے۔ راستی اُن میں ہے۔ وفا اُن میں ہے۔ دین اُن میں ہے۔ ہماری محبت اُن سے۔ ہماری اطاعت ان میں ہے۔ دیکھو غریب ابوبکر کے حکم کے سامنے مٹھی بھر مسلمان کھڑے ہوگئے اور تمامی قبائل عرب کا مقابلہ کر دیا۔ قبائل کو نہ ارتداد کی

فائدہ پہنچایا شیعیت نے۔ علی کو دیکھو وہ اس طرح ان سے الگ رہے کہ گویا وہ اُن کے شیعہ ہی نہ تھے زندگی دنیا میں اتنی بڑی جمعیت کی موجودگی میں جب وہ کوئی مدد نہ کرسکے تو آخرت میں بھلا وہ کیا مدد کریں گے۔ جہاں صرف اعمال اور ایمان سے پرسش ہوتی ہو۔ وہی عروۃ وثقیٰ تھا جس نے تمامی قبائل عرب سے مقابلہ کرکے فتحیاب کیا ❊

وہی عروۃ وثقیٰ تھا کہ دس گنی فوج سے غریب مسلمانوں نے شام اور ایران میں مقابلہ کیا۔ اور فتحمند ہوئے۔ وہی عروۃ وثقیٰ تھا جس کی وجہ سے کمزور مسلمان مصر پر حملہ آور ہوے اور فتح پائی۔

آو اگر تم کو ہمارے برکات پسند نہیں ہیں اگر تم ہمارے برکات وفتوحات سے ناراض ہو۔ تو تمھاری خاطر سے ہم جنگ جمل وصفین وکربلا کو عروۃ وثقیٰ کہدیں۔ خانہ جنگی۔ بغاوت۔ خروج۔ باہمی خونریزی کا نام مٹا دیں ❊

مگر زبان خلائق کو ہم کیونکر بند کردیں۔ لغت کو ہم کیونکر مٹا دیں ❊

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ہم اس کو کیونکر عروۃ وثقیٰ کہدیں کہ علی ابن ابی طالب فریادیوں کی طرح فریاد کرتے۔ شیعوں سے کہتے کہ مصر جاؤ محمد ابن ابی بکر کی مدد کرو اور کوئی بھی نہ نکلتا۔ اے نادانو۔ اپنے دعوے کے بالمقابل ہمارے ابرار بندوں کے دعاوی کو دیکھو کہ ان میں کس درجہ صداقت ہو۔ اگر اتنے بڑے دشمن کی فوج کے مقابلہ میں وہ مٹھی بھر مسلمان کھڑے رہے تو وہ عروۃ وثقیٰ تھا یا نہیں۔ عروۃ وثقیٰ کے سوا کس چیز نے ان کو کھڑا اور مضبوط کھڑا کیا تھا۔ وہ ایسی مضبوط رسی تھی جو کسی طرح ٹوٹنے والی نہیں۔ شام اور روم اور مصر و ایران۔ اور افریقہ میں ہماری رسی کی قوت تم نے دیکھی۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون" ❊

اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ آگے چلکر اپنے منکرین کو طاغوت فرماکر ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ طاغوت لوگوں کو نور سے ظلمات کی طرف بلاتے ہیں۔ لے جاتے ہیں۔ وہی جہنمی ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۱۲ ✤

جزو سیوم سورہ بقرہ رکوع ۲۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۷۔
کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اُن کے رب کے بارہ میں حجت کی اس سے کہ خدا نے اُسے سلطنت دیدی تھی جس وقت ابراہیم نے یہ کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اس نے کہا کہ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ خدا سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تو اس کو مغرب کی طرف سے نکال لا۔ اِس پر وہ کافر مبہوت ہوگیا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ بری نہیں فرماتا ۱۲ ✤

اقول۔ آیہ مسبوق الذکر۔ کے بعد اس آیت سے تسلسل بیانی قرآن کی ملاحظہ ہو ✤
اور پھر آل رسول کی تعلیم اس سے یوں فرماتا ہے کہ ہمارے قرآن میں ہمارے کلام میں تم ہر جگہ یہ کہدیتے ہو کہ اس سے ہم مراد ہیں۔ تمہارا ایسا کہنا بجنسہٖ اس کے مشابہ و مطابق ہے طبقاً عن طبق ✤

جس طرح نمرود نے ابراہیم کے جواب میں کہا تھا کہ میں بھی جلاتا ہوں۔ اور مارتا ہوں ✤

جب بے سند ہل بات کہنے پر آئے تو جو چاہو کہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے دلیل کا پہلو بدل دیا۔ سمجھے کہ یہ گدھا اس طرح بات اولٹ دیا کرے گا۔ تو یہ دلیل لائے کہ ہمارا خدا مشرق سے آفتاب نکالتا ہے تو اس کو مغرب کی طرف سے نکال لا۔

اِس پر وہ کافر مبہوت ہوگیا۔مسلمانوں کو اس آیت سے یہ تعلیم فرماتا ہے کہ تم کافروں کے مقابلہ میں بہتر سے بہتر دلیں لاؤ۔شیعوں کو یہ کہتے کبھی شرم نہ آئے گی وہ ہر لفظ کو اپنی شان میں بتائیں گے۔تمام قرآن کو اپنے ہی لیے فرمائیں گے پس اب تم قرآن کی ایسی تفسیر سناؤ جو واقعات پر مبنی ہوں۔نہ قصص وحکایات پر وہ معنے ہوں جو الفاظ سے نکلتے ہوں نہ صرف جھوٹے دعووں سے تو کافر مبہوت ہو جائیں گے۔ اُن سے کہدو کہ انھیں آیتوں سے جن سے تمھارا کفر ثابت ہوتا ہے۔اپنا ایمان ثابت کرو۔اور یقیناً نہ کرسکو گے۔اس کی تو مثال یہ ہوگی کہ کافر مبہوت ہوگیا۔

پھر فرماتا ہے کہ اللہ ظالم لوگوں کو راہبری نہیں فرماتا۔اِس جملہ سے اللہ پاک تمام ظالم آل رسول اور شیعوں کو علی الرغم الف کہتا ہے کہ ہم ظالم لوگوں کو راہبری نہیں فرماتے۔دیکھو مقبول احمد بھی یہی ترجمہ کرتا ہے۔دیکھو مقبول احمد بھی ہم کو ظالم کہتا ہے۔کہ ہم ہدایت نہیں دیتے ہم راہبری نہیں کرتے پھر ظالموں پر کیا گناہ۔ہاں ہاں اے جاہلو چاہے ہم کو دنیا ظالم کہے مگر ہم ظالم لوگوں کی رہبری نہیں کرتے۔اور باوجود اسکے نہ ہم ظالم ہوتے ہیں۔نہ ہم ظلم کرتے ہیں۔مگر اسکا علم ہمارے پاک ابرار بندوں کو ہوتا ہے۔قرآن کے دشمنوں کو نہیں ہوتا۔

جزو سیوم سورہ بقرہ رکوع ۲۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۸۔

ترجمہ۔اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی تھی کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کیا کرتا ہے۔فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے۔عرض کی ایمان ضرور لایا ہوں لیکن اِس لیے کہ میرا قلب مطمئن ہو جائے۔فرمایا تو چار پرندے لو پھر اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ملا کے ہر ہر پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا

ڈال دو پھر اُن کو بلاؤ وہ تمھارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا زبردست اور حکمت والا ہی ؛

اس آیت سے نالائق جاہل آل رسول کی قرآن کے بارہ میں تعلیم فرماتا ہی یعنی اے جاہلو تم کہتے ہو کہ قرآن کو گنہگار خطا کار جاہل صحابہ نے جمع کیا اور ہمیں خیانتیں کیں ہیں او جاہلو۔ ہم نے اپنے پیغمبر رسول کریم کو جلدی جلدی دُہرانے کو منع کیا۔ اور فرمادیا کہ اس کا جمع کرنا ہمارے ذمہ ہی اور ہم اِس کے محافظ ہیں پھر کیا ہمارا وعدہ جھُوٹا تھا۔ ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ یا ہم نے فرشتوں کو تلوار و بندوق دے کر بھیجا تھا کہ جاکر حفاظت کریں۔ یا ہم نے پیغمبر کو یا کسی فرشتے کو جلد باندھنے کے لیے بھیجا یا تھا کہ وہ مجلد کر کے مسلمانوں کو دیجاتا یا دیدیا ہو۔ پھر بتاؤ کہ ہمارا وعدہ کیونکر سچا ہوا ہم کیونکر سچے ہوئے۔ اگر تم کہو کہ علی نے جمع کیا تھا وہ مہدی کے پاس ہی۔ اس سے جمع و حفاظت دونوں کام خداوندی ہو چکے۔ اے جاہلو۔ پس تیرہ چودہ سو برس کے مسلمانون کو کیونکر ہم سمجھاتے کہ ان کے پاس ہماری دلیل و حجت ہے۔ ان کو کیونکر معلوم ہوتا کہ ہمارا وعدہ سچا تھا۔ اور وہ پورا ہوا۔ سنو اور غور سے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ ابراہیم کے قصہ پر غور کرو ابراہیم نے صرف زندہ کرنا دیکھنے کی درخواست کی تھی ابراہیم ایک بڑے بکرے یا پرند کا گلا دباتے اور وہ زندہ ہو جاتا تو بھی ابراہیم کو یقین آجاتا یہ اللہ پاک نے کیوں فرمایا کہ چار پرندوں کو لو۔ اور پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ملا کے ہر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا ڈالدو۔ پھر ان کو بلاؤ۔ وہ تمھارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اے جاہلو ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور پھر بلایا۔ اور وہ دوڑتے چلے آئے۔ اِس آنے میں ہمارے جبروت اور ہماری قدرت کی کیسی فرمانبرداری کی گئی دیکھو نہ تو ہم نے کُن۔ کہکر زندہ کیا

نہ ابراہیم نے۔ تم باذن اللہ کہا۔ نہ ابراہیم کو ترتیب کا خیال تھا نہ اس کی انھوں نے آرزو کی تھی۔ مگر۔ اے جاہلو دیکھو اور ہزار برس تک چھوٹی حدیثیں بناؤ۔ اور پھر جواب دو کہ جب چاروں پرند آئے تو ان میں وہی ترتیب اصلی تھی جو ان کی خلقت میں وجود میں رکھی تھی یا سر کی جگہ پیر۔ آنکھ کی جگہ کان۔ یا پیر کی جگہ بازو تھے۔ اس طرح سے آئے تھے۔ نہیں نہیں وہ اُسی ترتیب اصلی سے آئے تھے۔ جو ان کی خلقت میں اللہ نے رکھی تھی۔ حالانکہ قولاً فعلاً اللہ نے اپنے کو الگ کہا تھا۔ پس اس قصہ سے آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ قرآن کا جمع کرنا ہم نے اپنے ذمہ رکھا تھا۔ اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی تھی۔ تو جب صحابہ نے اس کو جمع کرنا چاہا۔ ابراہیم کی طرح بلایا۔ تو ہر سورت ہر آیت اپنی اس جگہ پر آئی جو اس کے لیے تھی۔ ہر شخص نے اسکو اسوقت لیا۔ جو وقت اس کا تھا اور اس طرح پر ہمارا اتمام قرآن اُسی اصلی ترتیب پر آیا جو ہم نے اس کے لیے لوح محفوظ میں رکھی تھی +

پس تم اگر ترتیب اصلی قرآن میں شک کروگے تو تم خود قرآن پر شک کروگے ابراہیم پر شک کروگے۔ ہمارے بیان پر شک کروگے۔ ہمارے زندہ کرنے پر شک کروگے۔ اِس کے بعد اپنے جبروت سے ڈراتا ہے۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا زبردست اور حکمت والا ہے۔ قادر اور حکیم ہے +

قدرت اور حکمت کے بعد غلطی نہیں ہوسکتی۔ ہم کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہے۔ چاہے پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ ترتیب قرآن سے ناراض رہنے والوں اعتراض کرنے والوں کو اللہ پاک کافر فرماتا ہے ۱۲ +

رکوع ۳ | ترجمہ مقبول صفحہ ۶۸۔ ترجمہ مثال اُن کی جو اپنا مال راہ خدا میں صرف کرتے ہیں۔ اِس دانے کی سی مثال ہے۔ جو سات بالیں اگائے کہ

ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لیے چاہے بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ صاحب وسعت و علم ہے ۱۲ +

اقول۔ اے شیعو۔ اِس آیت کو پڑھو۔ ترجمہ مقبول احمد دیکھو۔ مولوی شیخ احمد کے دلایل پر غور کرو۔ اور پھر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مومن کا لفظ نہیں پھر تمام جہادوں میں صحابہ کا مال خرچ کرنا دیکھو۔ اور اس کے بعد اعلائے کلمتہ الحق میں اپنا حال دیکھو کس جہاد میں کتنا روپیہ کتنا مال دیا ہے۔ کہین تم کہدیتے کہ صحابہ کا ایمان ثابت کرو ۱۲ +

رکوع ۳۔ آیہ یاایہا الذین آمنوا ترجمہ مقبول احمد ص۶۹ و حاشیہ نمبر ۲۔ کہ امام باقر اور امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت عثمان و معاویہ اور اس کے پیروؤں کے بارہ میں نازل ہوئی +

اقول وبحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ مومنین صادقین۔ عثمان اور معاویہ کو تو اللہ صاحب کا مومن کہکر پکارنا اور پھر آل رسول کا ان کو منافق کہنا۔ دیکھو خط پر کیسی مخالفانہ جسارت ہے۔ ایسی ہی جسارت سے شیطان مردود و ملعون ہوا کافر ٹھہرا۔ پھر اس دعوے سے کہ جہاں جہاں لفظ مومن قرآن میں آیا ہے اس میں علی داخل ہیں اس میں علی کو داخل کرنا۔ پھر عثمان اور معاویہ کے پیروؤں کو اُس میں داخل کرنا +

یعنے جتنے لوگ احسان جتاتے ہوں۔ احسان جتایا ہو۔ ان کو عثمان اور معاویہ کا پیرو بتانا۔ اور اس دلیل سے آل رسول نے جہاں جہاں اور جہاں

کہیں احسان جتایا ہو عثمان اور معاویہ کے پیروؤں میں داخل ہو جانا۔ قرآن کے معجزہ کی بین دلیل ہی ۱۲ ❖

رکوع ۳۔ آیہ وَمَثَلُ الَّذِینَ ۔ ترجمہ مقبول احمد و حاشیہ نمبر ۲۔ دیکھو کہ یہ آیت علی کی شان میں اُتری۔

ترجمہ۔ اِن لوگوں کے مثل جو اپنے مال خدا کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ❖

اقول جھوٹی حدیثیں ہزار برس تک اب بناؤ ۲۰۰ برس نہیں نہیں بلکہ چار پیں برس اللہ کے راہ میں جہاد میں روپیہ خرچ کرنا ثابت کرو۔ ہم سے سنو کہ یہ آیت اور یہ خرچ صرف جہاد فی سبیل اللہ کے لیے مخصوص ہی ❖

رکوع ۴۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۰ ❖

ترجمہ اے ایمان والو اور خراب چیز کو اس نیت سے کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ چھونا بھی نہیں ۱۲ ❖

اقول ان ایمان والوں میں علی کو شامل کرو۔ اور پھر اُن کا خرچ کرنا ثابت کرو ۱۲ ❖

رکوع ۴۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۱ ❖

ترجمہ۔ اے رسول تمھارے ذمہ یہ نہیں ہی کہ تم ان کو منزل مقصود تک پہنچا دو۔

لیکن اللہ جسے چاہتا ہی منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہی ۱۲ +

اقول | اس آیت میں دو تعلیم ہی۔ ایک تو آل رسول سے کہ تم بڑے بڑے دعوے نہ کرو +

اور پھر یہ سکھلاتا ہی کہ باوجودیکہ ہم کسی کو منزل مقصود تک نہ پہنچائیں پھر بھی ہم ظالم نہیں۔ ہمارے کلام میں تو صرف ظالم ہی شبہہ کرتے ہیں۔ عقلمند و مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ۱۲ +

رکوع ۴ | آیہ لِلْفُقَرَاۤءِ ترجمہ وحاشیہ نمبر ا مقبول صـ۷

ترجمہ | تمھارے صدقات ان محتاجوں کا حق ہی جو راہ خدا میں محصور ہو گئے ہوں۔ اور کسی طرف ملک میں جا نہ سکتے ہوں۔ الخ تفسیر مجمع البیان میں امام باقر سے مروی ہی کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور وہ مہاجرین میں سے کوئی چار سو آدمی تھے ۱۲ +

اقول | آل رسول کے نالایقوں کو تعلیم فرماتا ہی۔ شیعوں سے کہتا ہی کہ تم ذرا آل رسول سے پوچھو۔ ان چار سو مہاجرین کے تم نام جانتے ہو یا نہیں؟ اس آیت میں جو ان کی تعریف فرمائی ہی یہ مومن تھے یا کافر یا منافق۔ یہ سب کے سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مرے یا بعد۔ اُن کا مذہب کیا تھا۔ آیا یہ مکار دغاباز۔ جھوٹے۔ فریبی۔ بد دیانت۔ بے وفا۔ تھے۔ یا راست باز۔ ایماندار۔ سچے دیانت دار۔ باوفا تھے۔ ہاں ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ شیعہ تھے یا اہل سنت۔ علی کے ساتھ تھے۔ یا ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے۔ یہ علیؓ کے ساتھ نماز پڑھتے یا مسجد نبوی میں ابوبکرؓ و

عمرؓ و عثمانؓ کے پیچھے۔ اور اگر یہ تعریف کے مستحق تمہارے گمان اور خیال سے نہ قرار پاتی ہوں تو کیا ہم کو بدا ہوا تھا یا ہم سے نسیان ہوگیا۔ یا ہم جاہل تھے۔ یا ہم محض جھوٹ بولے۔ اے گروہ شیعہ ہم سچے اور ہمارا کلام سچا اور جو لوگ ہمارے حکم کو جھٹلاتے ہیں فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؎

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۵۔ ترجمہ وحاشیہ نمبر ۲ مقبول صفحہ ۷۲ ؎

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں صرف کیا کرتے ہیں اُن کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۱۲

امام باقر اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ۱۲ ؎

اقول۔ قرآن پاک جو قیامت تک کے لیے حجت ہے اور تمام عالم کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کا دائرہ تنگ ظرفی سے اتنا تنگ کیا گیا کہ اس میں غیر داخل ہی نہ ہوسکے۔ آل رسول سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آخر دوسرے غریب جو ہماری تابعداری کریں ہماری راہ میں خرچ کریں پھر اُن کے لیے ہماری کون سی آیت ہے ؎ اے عقل کے دشمنو ۔ ہمارے کلام کا معجزہ دیکھو کہ ہم نے لفظ جمع استعمال کیا ہے ؎

اِس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ہمارے جتنے ابرار بندے اس نیک کام کو کریں گے۔ اس میں داخل ہوں گے۔ اور اگر اِس تمام فضل و احسان میں علی بھی داخل ہوں۔ تو ہم کو اختلاف نہیں ہمارا وعدہ سچا ہے۔ لیل و نہار و سر و

علانیہ کے الفاظ نے تم کو جھوٹ بولنے کی جرأت دلائی۔ آہ آہ۔ تم نے ہم کو ہمارے قرآن کو ہمارے دین کو کیا چھوڑا کہ تم نے عربیت بھی چھوڑ دی۔

قرآن کی معرفت تم سے سلب کر لی گئی۔ ہم کو خود حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا کوئی عجمی۔ اے نادانو۔ کیا اس کا مطلب ایسا ذلیل ہو سکتا ہے۔

کہ رات کو بھوکھا سائل آیا۔ اور تم اس کو دن پڑھا لو کہ جب دن ہوگا تب دینگے۔

دن کو حاجتمند آیا تم اسکو رات پڑھا لو کہ رات آجائے تب آنا۔

مجمع عام میں سائل آیا تو تم اس خیال سے کہ سر کا موقع ملے تو تم سائل سے کہدو کہ پھر تنہائی میں آنا تنہائی میں سائل آیا تو تم صرف اسلیے کہ اس وقت مجمع نہیں ہے سائل سے کہو کہ جب ہمارے پاس لوگ جمع ہو جائیں تب آنا۔ تکلف

ہمارے پاس حرام ہے۔ ہم کو تصنع و بناوٹ سے نفرت ہے۔ سنو اور سمجھو۔

ہمارا مطلب اس سے یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے میں نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات نہ اُن کو مجمع روکتا ہے نہ سر۔ جس وقت حاجتمند آگیا۔ چاہے وہ دن ہو یا رات تنہائی میں آیا ہو یا مجمع عام میں۔

کیا اس طرح چار روپیہ خرچ کرنے سے ہمارا وعدہ سچا ہوتا ورنہ ہم جھوٹے ہوتے خاک بدہنت۔

اسی علم پر اسی عقل پر اسی سمجھ پر تم کو دعواے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ علم ماکان و مایکون سزاوار ہے۔ اسیطرح کی تاویل رکیک سے تمام قرآن کو تم اپنی شان میں کہتے ہو۔ فلعنت اللہ علی الکافرین۔

رکوع ۵ آیت۔ | اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۰۷

ترجمہ | بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور نماز پڑھی

اور زکوٰۃ دی اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ ۔

اقول - اس آیت میں نالائق آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ تمام صحابہ مہاجرین و انصار - جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ان کی وفات کے بعد زندہ رہے - اُن کے نام ان کی ولدیت تم کو معلوم ہے - جنھوں نے ابوبکر و عمر و عثمان کے حکم سے جہاد فی سبیل اللہ کیا - نماز پڑھی - اور زکوٰۃ دی - غرض اور سب نیک کام کیے - ہمارا وعدہ تو یہ ہے کہ اُن کے لیے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے - اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ۔

ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مقبول احمد بھی اس کا حاشیہ نہیں لکھتا ۔

اچھا بتاؤ کہ علی کی خلافت کے زمانہ تک بھی وہ زندہ رہا - اور جس طرح ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اسی طرح علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی - ان میں سے تم کسی کا نام بتاؤ کہ وہ نماز نہیں پڑھتا تھا اور زکوٰۃ نہیں دیتا تھا پھر آخر تم کوئی خدائی فوجدار ہو - خدا کے اتالیق ہو - خدا پر نگران مقرر ہوئے ہو - خدا سے تم نے کوئی وعدہ لے لیا ہے - کہ اب خدا کا قانون مطلق منسوخ کرا دو - کیونکہ وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ۔

اے عقل کے دشمنو ہمارے کلام معجز نظام کو دیکھو ہم نے عملوا الصّٰلحٰت کہہ دیا ہے کہیں تم اپنی جہالت اور کم عقلی سے کہہ دو گے کہ اس سے ولایت علی کا ایمان مراد ہے - ایمان اور عمل دو چیزیں ہیں اور وہ دونوں الفاظ یہاں موجود ہیں - فبہت الذی کفر ۔

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۷ - | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۷ وحاشیہ نمبر-۱ ✤
ترجمہ - جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے -
اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے - خواہ اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا - پھر جسے چاہے گا بخش دے گا - اور جسے چاہے گا عذاب دے گا - اور اللہ ہر شے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے ✤

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جسکے دل میں خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی (ابوبکر وعمر) کی محبت ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو - خدا نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے کہ اس شخص کو جنت میں ہرگز داخل نہ کرے صفحہ ۶۷ حاشیہ نمبر-۱ ✤

اس آیت میں تمام نالائق آل رسول کو تنبیہ فرماتا ہے - کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے - وہ اللہ ہی کا ہے - نبی کا ترکہ نہ سمجھو - نبی کا مال نہ سمجھو - ہم جس کو چاہتے ہیں سلطنت دیتے ہیں ہم نے اپنے پیغمبر کو قبیلے کے پتہ سے بھی تبلادیا تھا - کہ بنی تیمم سے ابوبکر کو - بنی عدی سے عمرؓ کو - بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائینگے - پھر تہدید فرماتا ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے - حسد - بدخواہی - دشمنی - عداوت - خواہ اسے تم ظاہر کرو - یعنے تلوار لے کر مقابلہ پر آو یا چھپاؤ - یعنے پیٹھ پیچھے گالیاں دیتے رہو کوسا کرو - دل میں حسد کرتے رہو - ہر ظاہر و باطن کا اللہ تم سے اس کا حساب لیگا اس کے بعد اپنے جبروت کا اظہار فرمایا ہے یعنے فرماتے ہیں کہ حساب کے بعد پھر جسے چاہے گا بخش دے گا - اور جسے چاہے گا عذاب دیگا - ہم کو مجبور نہ سمجھو - ہم کو کمزور نہ جانو - اللہ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والا ہے - ہم نے اپنے اوپر یکھان

واجب کیا۔ قرآن میں کس جگہ ہم نے ایسا فرمایا۔ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو۔ تو برہان پیش کرو۔ دلیل لاؤ۔ سب سے بڑی دلیل یہی قرآن ہے۔ اچھا اگر اس میں نہیں تو اُس قرآن میں دکھلاؤ جو مہدی کے پاس ہے۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علے الکاذبین *

ہم ہندو مسلمانکے خدا نہیں ہیں۔ ہم شیعہ سنی کے خدا نہیں ہیں۔ ہاں ہاں دوست و دشمن کے خدا نہیں ہیں ہماری خدائی تمام عالم پر حاوی ہے۔ اور ہمارا قانون سب کے لیے عام ہے *

ہم تو اپنا کام دیکھتے ہیں۔ ہم تو اپنا کام چاہتے ہیں ہم کو ابوبکر و علی سے کیا مطلب۔ ہم کو اپنا نور پورا کرنا تھا۔ ہم کر چکے۔ اگرچہ بڑے بُرا مانا کریں کافر *

تاہم اے مقبول احمد برٹش عملداری میں تم کو کس کا ڈر۔ تم کیوں صرف اول ثانی ہر جگہ لکھتے ہو۔ تم کیوں نہیں اس کے عوض صاف صاف اُبُوبکرؓ و عمرؓ کہتے۔ تمھارا کوئی کیا کرے گا۔ اچھا بتاؤ اگر نام لینے کی تم کو جرأت نہیں ہوتی تو خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی ہی لکھو۔ لفظ خلیفہ تم کیوں چھپاتے ہو۔ اگر خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی تم کہو گے تب بھی ہمارے ابرار بندے تم پر دعوی نہ کریں گے۔ تم کو فوجداری سے سزا نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تم اس سے بھی ڈرتے ہو تو سمجھو کہ ایسا اشارہ اور ایسا کنایہ تو صاف و صریح سے بھی سخت تر ہوتا ہے۔ اور کیا تم کو اس کی توقع ہے کہ اب کوئی تم کو قتل کریگا قتل کرنے آئے گا *

تب تم جواب دیدو گے کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل۔ اب انگریز اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور نہ اہل سنت پر تمھارا فریب چلیگا *

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

ترجمہ۔ رسول اُن پر ایمان لائے ہیں۔ جو اِن پر اِن کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اور مومنین بھی ۱۲ +

اقول۔ ناظرین !! شیعوں یا شیعوں کے اماموں کے اقوال یاد رکھو کہ سارا قرآن اُن کی شان میں اُترا ہے۔ تب مطلب ذہن میں بخوبی آئیگا +

اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن میں اشارہ لطیف فرما دیا۔ اپنے وعدہ کا ذکر کیا۔ اس کے بعد خواب کے ذریعہ سے جو نبوت اور وحی کا حصہ ہے اس میں بتا دیا۔ کہ بنی تیم سے ابُوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ مقبول احمد بھی اس کا قائل ہے +

پس رسول بھی اِس پر ایمان لائے اور مومنین بھی۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کو تسلیم کر لیا +

اور جو لوگ تسلیم نہیں کرتے ان کو کس خوبی سے مومنین کے زمرہ سے خارج فرماتا ہے۔ اللہ قتال کے لیے اہل سنت کی طرف سے کافی ہو گیا۔ اور اگر رسولوں کے مفہوم میں نائبان رسول کو بھی شامل کرو تو بھی صادق آتا ہے +

ترجمہ۔ اللہ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ صلے ترجمہ مقبول

اقول۔ اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ جن لوگوں نے علےؓ کو نہیں دیکھا ان کی سلطنت کو نہیں دیکھا۔ اُن کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کے اوپر اقرار کا بار ڈالنا حکومت کا تسلیم کرنا۔ وسعت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ اور یہ ہماری شان حکمت کے خلاف ہے +

جزو سیوم سورۂ آل عمران	ترجمہ مقبول ص۳۲ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ و قائم ہے ۱۲ ٭

اقول اس آیت سے اللہ پاک نالائق آل رسول کی تعلیم فرماتا ہے کہ معبود ہمارے سوا کوئی نہیں زندہ و قائم صرف ہم ہیں تم جو اپنے آپ کو یا جس کو چاہتے ہو معبود اور حی و قایم کہتے سمجھتے ہو سنکر خوش ہوتے ہو۔ یہ تم قرآن کے خلاف اور ہماری خلاف کرتے ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو برہان پیش کرو۔ اس قرآن میں دکھلاؤ یا اسی قرآن میں دکھلاؤ جو تمھارے قائم کے پاس ہے۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

اُس کے بعد نہایت عتاب فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کی نشانیوں کے منکر ہو گئے۔ ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست اور بدلا لینے والا ہے۔ ترجمہ مقبول ص۲۸ ٭

مقبول ترجمہ وہ وہی تو ہے جسنے تم پر کتاب نازل کی جس کی کچھ آتییں تو صاف صاف ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں۔ اور کچھ گول گول ہیں اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکا لینے کی غرض سے ان گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اصلی مطلب سوائے خدا اور ان لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں اور کوئی نہیں جانتا اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہر ایک (محکم و متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے ہے اور سوائے صاحبان عقل کے اس سے اور کوئی نصیحت نہیں حاصل کرتا ترجمہ مقبول ص۲۸ ٭

معزز ناظرین مولوی مقبول احمد کے ترجمہ کے ساتھ ان کا حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ بھی ضرور دیکھو لو۔ تمھاری آسانی کے لیے میں یہاں خود نقل کرتا ہوں ٭

حاشیہ نمبر ۲ آیات محکمات وہ آتیین ہیں جن کی عبارتین صاف ہیں۔ اُن میں کچھ اجمال و گنجلک نہیں ٭

حاشیہ نمبر۳ متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جن میں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جن کا مقصد بغیر کامل غور و خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور غرض اصلی اُن کی یہ ہی کہ علماے ربانی کی فضیلت عام مخلوق پر ظاہر ہو جاے کہ وہ کس طرح اُن کے معانی استنباط کر کے تبلا سکتے ہیں اور کیونکر اُن کا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں۔ اور کس طرح اُن کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خدا تک پہنچا سکتے ہیں۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تاویل میں منقول ہی کہ محکمات سے مراد جناب امیر و ائمہ علیہم السلام ہیں اور متشابہات سے مراد فلان و فلان ✤

حاشیہ نمبر۴ راسخون۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں اس آیت کی تاویل جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی راسخون فی العلم ہم ہیں اور اس کی پوری پوری تاویل سے ہم واقف ہیں۔ احتجاج طبرسی میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے ایک حدیث میں یہ روایت ہی کہ پروردگار عالم کی رحمت چونکہ بہت بڑی وسیع ہی اور اپنی مخلوق پر وہ بہت مہربان ہی اور وہ یہ جانتا تھا کہ بدل ڈالنے والے اس کے کلام میں بہت سے تغیرات پیدا کریں گے اس لیے اس نے اپنے کلام کو تین قسم پر منقسم فرمایا ہی ان میں سے ایک قسم تو ایسی ہی کہ اسے عالم اور جاہل سب جانتے ہیں۔ ایک قسم ایسی ہی جسے وہ لوگ جانتے ہیں۔

جنکے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھول دیے ہیں اور ایک قسم ایسی ہے کہ جس کو سواے خدا اور انبیا اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جان سکتا ۱۲ ✤
(آگے جس قدر گالیاں ہیں میں ان کی نقل نہیں کرتا) ۱۲ ✤

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین باتمکین! قرآن کا معجزہ دیکھو کہ کس طرح وہ اپنے دشمنون کا منھ بند کرتا ہے۔ مقبول احمد ایسے زبردست شیعہ سے وہ کہلا دیتا ہے کہ اب شیعوں کو مجال گریز وطاقت انکار نہ ہو۔ سنو اللہ صاحب اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔ قرآن کی کچھ آیتیں تو صاف صاف ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں۔ ہم نے خلافت دینے کا اقرار کیا تھا۔ قریش کے سب سے مشہور ترین قبائل بنی تیم و بنی عدی بنی امیہ سے۔ اور ہمنے اپنے حبیب رسول کریم کو خواب میں اسطرح صاف صاف دکھلا دیا تھا بنی تیم سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائینگے۔ اور یہی آیتیں کی اصل ہی۔ آگے چلکر فرماتے ہیں۔ اور کچھ گول گول ہیں۔ اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اون گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اب تفصیل سنو ابوبکرؓ کی خلافت تو امر محکم تھی چشم زدن میں ہو گئی۔ انصار نے کہا ہم میں سے خلیفہ ہو۔ ابوبکرؓ نے کہا ہم میں سے انصار نے کہا۔ دونوں سے دو۔ ابوبکرؓ نے کہا نہیں عمرؓ یا ابو عبیدہ سے منتخب کرلو عمرؓ نے کہا آپ کے ہوتے ہوئے ناممکن ہی اور پھر سب نے بیعت کرلی۔ مطلب یہ کہ خلافت انکو مل گئی۔ اب دیکھو کہ اُن کے مخالفین کو کس لفظوں میں یاد فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کچھ گول گول آیتیں ہیں۔ اب جن لوگون کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اُن گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اے نالائق آل رسول ہم سے ڈرو اور ڈرتے نہیں تو صرف شرائع۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ نکاح۔ طلاق۔ عدۃ۔ نفقہ۔ وضو۔ خوف۔ رجا میراث۔ قصاص۔ ان سب احکام سے تم کیونکر مراد ہو سکتے ہو۔ ایسے معنے تو بنی سرائیل کے کم بخت یہودی بھی نہیں لیتے تھے۔ جن کی ہم نے برائیاں ظاہر کردیں۔ تب وہی گول گول لفظ باقی رہ گئے۔ کتاب۔ نبا۔ آیت۔ آیات محکم۔ آیات متشابہات۔

[7] فتلقی - اذ ابتلی - اذ استسقی [8] - عہد [9] نبی اسرائیل - بچھڑا [10] پوجنے والے - بچھڑا نہ [11] پوجنے والے - گائے [12] والا - مقتول [13] نبی اسرائیل - غرض [14] سارا قرآن - انھیں کے معانی تبلاکر خلافت اور خلفا کے مقابلہ میں بغاوت اور فتنہ پھیلانے کی نیت سے - خلافت حاصل کرنے خلفا سے بدظن کرنے - غرض اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے انھیں گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں - تبلاؤ اور بہت سوچکر تبلاؤ کہ وہ تمھیں ہو یا نہیں تم جھوٹ بولو - ہمارے سامنے جھوٹ بولو - مگر واقعات کا سلسلہ ثابت کرتا ہی کہ وہ تمھیں ہو ؞

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ آیات محکم سے مراد علی اور ہم لوگ ؞

دیکھو تمھارا ہی شیعہ مقبول احمد ایسی لغویت کو پسند نہیں کرتا - وہ حاشیہ نمبر ۲ میں لکھتا ہی کہ آیات محکمات وہ آیتیں ہیں - جن کی عبارتیں صاف ہیں اور اس میں کچھ احتمال اور گنجلک نہیں جو معنی تم تباتے ہو اس میں تو سراسر احتمال ہی تم کہتے ہو کہ ہم مراد ہیں - تمھارے دشمن کہتے ہیں کہ وہی مراد ہیں - دیکھو تمھارے شیعہ مقبول احمد کی تلوار کس طرح تم پر پڑتی ہی - حاشیہ نمبر ۳ میں وہ لکھتا ہی کہ متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جنمیں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جنکا مقصد بغیر کامل غور اور خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور غرض اصلی ان کی یہ ہی کہ علمآء ربانی کی فضیلت عام مخلوق پر ظاہر ہو جاوے کہ وہ کس طرح ان کے معانی استنباط کر کے تبلا سکتے ہیں - اور کیونکر انکا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں - اور کس طرح ان کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خدا تک پہنچا سکتے ہیں - نادانو دیکھو جس قدر ہم نے بیان کیا ہی آیات متشابہات کا ربط آیات محکمات سے کیسا استنباط کر دیا - ہمارے قرآن اور تمھارے ترجمہ اور تفسیر سے کیا ربط ظاہر ہو رہا ہی ؞

اے نالائق آل رسول تم کہتے ہو کہ آیات محکمات سے تم مراد ہو - اور آیات متشابہات سے فلان فلان ؞

ایسا بے ربط معنے اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ پھیلانے کی نیت سے نہ بیان کرو۔ ہم نے قرآن میں کس جگہ فرمایا۔ ہم نے اپنے نبی کو کب بتایا۔ ہمارے نبی نے کب تم سے کہا اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین

اے مقبول احمد فلان فلان کا لفظ زبان سے کہنا برٹش راج میں کچھ ضرور نہیں۔ تم نہایت اطمینان سے کہہ سکتے ہو کہ ابوبکر و عمر۔ اہل سنت تمھارا کیا بگاڑ سکتے۔ تعزیرات تم کو سزا نہیں دلا سکتی۔ اور اگر تمھارے دشمن اس فلان فلان سے تمھیں کو مراد لیں تو بتاؤ تمھارے پاس ان کے روکنے کی کون سی دلیل ہی۔ اور جب تمھیں ہمارا کہنا نہیں مانتے جھوٹ بولنے سے نہیں ڈرتے۔ بیہودہ لکھنے سے نہیں شرماتے تو ہم اغیار کی کیا شکایت کریں +

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ راسخون فی العلم سے مراد ہم ہی ہیں۔ ہم کو تو اس دعوی سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہ ہوتی اگر تم کچھ بھی سمجھکر بولتے ہوتے۔ اگر تمھارے کلام اور تمھارے بیان سے تمھارا دعوی کچھ بھی ثابت ہوتا۔ اگر تم میں ایسی استعداد ہوتی کہ لوگ بھی ایسا ہی سمجھ سکتے۔ تم خود ہی بتاؤ کہ جب قرآن کے ایسے معانی تم بتاؤ جس سے ہم خود ہی راضی نہ ہوں تو تم کو کس طرح راسخون فی العلم کہدیں مان لیں۔ تم تو ایسے معنے بتاتے ہو کہ ہمارا وہ قرآن جس کی فصاحت اور بلاغت پر خود ہم کو ناز تھا وہ غارت ہو جاتی ہی۔ تم ایسے معانی بتاتے ہو جس کو سنکر خود ہم کو شرم آتی ہی +

دیکھو حاشیہ نمبر ۴ میں تمھارا مقبول احمد کیا کہتا ہی یعنے ایک قسم قرآن کی ایسی ہی جس کو عالم اور جاہل سب جانتے ہیں +

آہ جس کو سب جانتے ہوں۔ سب سمجھتے ہوں۔ تو تم اونھیں کے سامنے جھوٹ بولتے ہو +

وہ لکھتا ہی کہ ایک قسم قرآن کی ایسی ہی جسے وہ لوگ جانتے ہیں جن کے ذہن

صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیے ہیں ٭

ہائے افسوس۔ جن لوگون کے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی اور جن کے سینے ہم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیے ہیں۔ تم ان کے سامنے بھی جھوٹ بولنے بیہودہ بکنے سے نہیں شرماتے۔ وہ تمھاری تفسیر سُنکر کہتے ہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ٭

کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں۔ اتنی بھی سمجھ نہیں۔ اتنا بھی علم نہیں۔ کہ تم نیک و بد حُسن و قبح کو سمجھ سکو۔ پہچان سکو۔ وہ کہتا ہی کہ اور ایک قسم وہ ہی جس کو سوائے خدا۔ انبیا۔ اور راسخون فی العلم (یعنے بقول تمھارے وہ تم خود) کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

ای آل رسول بتاؤ ہم نے حروف مقطعات کے معانی اپنے رسول کو کہاں بتائی۔ ہمارے رسول نے تم کو کہاں بتایا۔ بے الکلی سے اٹکل کے گھوڑے مت دوڑاو دیباچہ لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ ٭

اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ ہمارے قرآن سے بتاو قرآن تو تم کیا سمجھوگے۔ والراسخون کا واو اللہ کے علم پر عطف نہیں ہی۔ تم تو اس کو بھی نہیں سمجھ سکتے ٭

ایک طرف تم اپنی کل تفاسیر کو دیکھو کہ ہماری توحید ہماری ذات ہماری صفات میں تمھاری تفسیر سے کیسا بٹہ لگتا ہی۔ تم تو ہر چیز سے اپنی ولایت ثابت کرتے ہو پھر ہماری معرفت کو کیا سمجھا سکوگے۔ تم تو ایرانیوں زردشتیونکے عقائد کے مطابق خالق خیر ایزد کو خالق شر اہرمن کو مانتے ہو تم نے تو سرے سے ہماری توحید کو مٹانا چاہا پھر ہماری توحید کیا ثابت کروگے ٭

دیکھو ہمارے ابرار بندے جنکو ہم نے ذہن صاف اور حس لطیف عطا کیا ہی

وہ کس طرح ہمارے قرآن سے معانی استنباط کر کے دکھلاتے ہیں اور انکا ربط محکمات سے دکھلاتے ہیں اور کس طرح توحید اور معرفت خدا تک پہنچاتے ہیں وہ سکھلا دیتے ہیں ؎

اے گرفتار ابوبکر و علیؓ   توحیہ دانی سرحق را بجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن   بر زمین دیگراں خانہ مکن

اگر تم ہمارے فرمانبردار بندے ہو اگر تم کو صرف ہماری عبادت و معرفت سے کام ہے تو تم کو اس سے کیا مطلب کہ کس میں استحقاق ہے۔ کس میں قابلیت ہے ؎

اعلی یا فاطمہؓ یا بنت احمد اعلی   بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست

تم اپنی ساری تفسیر دیکھو اگر ایک لفظ سے بھی ربط پیدا ہوتا ہو تو ہم سے کہو۔ اور پھر تم ہماری تفسیر دیکھو کہ تمھارے ترجمہ اور تمھاری حدیث کے لفظ لفظ سے ربط دکھلا دیا جاتا ہی۔ سوچو اور شرماؤ۔ یہ اللہ کا فضل ہی جس کو چاہتا ہی دیتا ہی اور تم کو تو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہی ؎

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۸۔	آیت ربنا انک۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۹۔ اے ہمارے پروردگار بلا شک تو سب لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والا ہی جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں بے شک اللہ

خلاف وعدہ نہیں کرتا ۱۲ ؎

اِس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے شیعوں کے اعتقاد رجعت کی تردید فرماتا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس پہ آل رسول نے بھی حملہ نہیں کیا مقبول احم

نے بھی حاشیہ نہیں چڑہایا۔ اور یہ محکم بات ویسی ہی باقی رہ گئی۔ فرمایا ہے کہ سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں۔ یعنے وہی دن قیامت۔ پھر بتاکید فرماتا ہے کہ بے شک اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا حساب۔ کتاب۔ وزن۔ جواب۔ ثواب و عذاب کا دن وہی قیامت کا دن ہے پھر اِس سے پہلے عذاب کرنا وعدہ کے خلاف کرنا ہے۔ ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول ص۷۹ و حاشیہ نمبر ۲ و ۳۔ ترجمہ (بدریں) ایک گروہ تو راہ خدا میں لڑتا تھا۔ ۱۲ ٭

اس آیت میں اللہ پاک اصحاب رسول کی عظمت و برتری و مقبولیت ظاہر فرماتا ہے۔ اور قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس پر نہ آل رسول حملہ کر سکے۔ اور نہ مقبول احمد کوئی زہر اگل سکے ٭

بلکہ خود لکھتے ہیں کہ اس سے رسول اللہ اور اُن کے اصحاب مراد ہیں ٭

اے آل رسول جس گروہ کی اللہ صاحب یوں تعریف فرماتے ہیں۔ تم کو اُن کے نام نامی معلوم ہیں یا نہیں۔ ان میں سے جو لوگ بعد وفات رسول کریم صلعم زندہ رہے تم کو معلوم ہیں یا نہیں ٭

ان میں سے جو لوگ خلافت علی رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔ اور بیعت کی۔ ان کے نام تم کو معلوم ہیں یا نہیں ٭

جزو سیوم سورۂ آل عمران | ترجمہ مقبول ص۸۰ ترجمہ۔ تم کہدو کیا میں تم کو ان سے اچھی چیزوں کی خبر دوں۔ اُن کے لیے جنھوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے

رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی پھرتی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ بیبیاں ہیں اور خدا کی خوشنودی ہے۔ اور خدا کل بندوں کا نگران ہے۔ ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اِس آیت کی تفسیر میں نہ آل رسول کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد۔ مولوی شیخ احمد دیوبندی اور ان کے ہم خیال شیعوں کو تعلیم ہو کہ دیکھو اس آیت میں ہم لفظ ایمان بھی نہیں لائے۔ ہم تم کو قسم دیکر پوچھتے ہیں کہ جن اصحاب رسول کو تم گالیاں دیتے ہو۔ وہ تہجد پڑھتے تھے یا نہیں۔ استغفار کرتے تھے یا نہیں نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے پابند تھے یا نہیں۔ سرقہ۔ زنا۔ شراب وغیرہ سے بچتے تھے یا نہیں۔ دُنیا میں زاہد تھے یا نہیں۔

پھر بتاؤ کہ تمھاری گالی سے ان کو کیا ضرر ہو سکتا ہے۔

ترجمہ مقبول صلٰہ۔ خدا نے اس بات کی شہادت دی کہ سوا اس کے کوئی معبود نہیں۔ اور کل فرشتوں نے اور صاحبان علم نے جو عدل پر قائم ہیں۔ یہی شہادت دی کہ سوائے اس زبردست حکمت والے کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ ۱۲

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم فرماتا ہے کہ وہی اللہ حکمت والا معبود ہے اور کوئی نہیں۔ یہ تعزیہ۔ یہ علم۔ جس کو تم خود اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ یہ معبود ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ سجدہ کرنا۔ سلام کرنا جھکنا چومنا۔ یہ سب تعظیم اور اقسام عبادت میں داخل ہے۔ تم ہندوؤں کو دیکھ لو۔ پھر ان کا جواب بھی سن لو کہ وہ بھی تمھاری طرح ان کو معبود نہیں کہتے۔ ۱۲

ترجمہ وحاشیہ نمبر۱۔ مقبول احمد صلا ترجمہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہی۔

اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی یوں تعلیم فرماتا ہی۔ کہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہی تم جو ہزاروں خرافات کو دین میں داخل کرتے ہو یہ اسلام نہیں۔ اسلام کے معنے کھلے ہوے ہیں۔ ہمارے ابرار بندے سب جانتے ہیں۔ ہمارے ابرار بندوں کی بات تم کب مانوگے۔ ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو۔ مقبول احمد بھی اس کے خلاف نہ کہہ سکا کچھ زہر نہ اگل سکا۔ وہ کہتا ہی کہ اسلام سے مراد ہی توحید خدا کا اقرار اور اس شریعت کی پابندی جس کو جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ نے رواج دیا ۱۲ ✤

اے آل رسول۔ اصحاب رسول جنکو تم گالیاں دیتے ہو جن پر لعنت کرنا تم سکھلاتے ہو۔ بتاؤ وہ توحید خدا کا اقرار کرتے تھے یا نہیں بتاؤ وہ ہمارے رسول کی شریعت کے پابند تھے یا نہیں۔ جن جن چیزوں کو تم آپ اپنے اغراض ناجائز سے اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ پھیلانے کے لیے دین میں داخل کرتے ہو۔ دیکھو تمھارا مقبول احمد اس کی تردید کرتا ہی۔ وہ بھی اس سچی بات کو تسلیم کرتا ہی کہ اسلام نام ہی اللہ کی توحید کا اقرار کرنا اور رسول کی شریعت کا پابند رہنا ✤

ترجمہ مقبول صلا ترجمہ اور جن کو کتاب دی گئی تھی۔ انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے حسد کی وجہ سے بعد اس کے کہ ان کو علم ہو گیا تھا۔ اور جو شخص خدا کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہی ۱۲ ✤

اس آیت میں اللہ پاک اور قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس کی نسبت نہ آل رسول

نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ دیکھو احتجاج طبرسی کی روایت صہ جن لوگوں کے ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح۔ سینے کشادہ ہیں وہ کیسا صحیح مطلب نکال لیتے ہیں۔ اللہ صاحب یہودیوں اور بنی اسرائیل کی نالائقیوں کا بیان کرکے آل رسول کی تعلیم فرماتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتوں اور ہمارے صاف صاف دکھلائے ہوئے خواب کی باوصف جن لوگوں نے خلافت اور خلفا سے اختلاف کیا تو اس خلاف کی کوئی اور وجہ نہ تھی۔ بجز حسد کے۔ حالانکہ ہزاروں اشارات کا علم ہوچکا تھا۔ مگر حسد نے انکو آمادہ کیا۔ پھر ڈراتا بھی ہے کہ جو شخص خدا کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ ہماری آیتوں کا استحکام۔ یہود و نصارے سے پوچھ لو ہاں ہاں مجوسیوں آتش پرستوں سے بھی پوچھ لو۔ ہمارے مسلمانوں کا تم اعتبار نہ کرو۔ واقعات عالم سے اس کی تصدیق ہوتی ہے دیکھو اس آیت میں تم کو وہ کافر فرماتا ہے +

ترجمہ مقبول صہ آیہ فکیف۔ ترجمہ۔ پھر کیا حالت ہوگی جبکہ ہم ان کو اس دن جمع کرینگے جس کے بارہ میں شک نہیں اور ہر نفس کو اس کے کیئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۲ +

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کے تبائے ہوئے مسئلہ رجعت کی تردید کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ پورا پورا بدلہ اس دن ہوگا جس دن میں شک نہیں یعنے قیامت میں۔ اور پھر کس بلا کی بلاغت رکھی ہے کہ جو لوگ مسئلہ رجعت کی تعائل ہیں انکو فی الحقیقت اس دن یعنے روز قیامت میں شک ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پہ نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا ہے نہ مقبول احمد نے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چشم حقیقت بین نہیں رکھتے۔ یا سکوت سے پردہ ڈالتے ہیں +

جزو سیوم سورۂ آل عمران

آیہ قل اللّٰہمّ۔ ترجمہ مقبول صـ۸۲ـ حاشیہ نمبر۲؎
ترجمہ۔ کہدو کہ ای اللہ ای سلطنت کے مالک توجس کو چاہتا ہی سلطنت عطا فرماتا ہی۔ اور جس سے چاہتا ہی سلطنت چھین لیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی تو ذلت دیتا ہی۔ تمام خیر و خوبی و بہتری تیرے ہی ہاتھ ہی۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہی ۱۲؎

اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اوران کے تمام شیعوں کو اپنی قدرت اور جبروت دکھلاتا۔ اور تسلیم اور اقرار کرتا ہی۔ پھر یہ بھی سکھلاتا ہی کہ جاہلوں احمقوں۔ بے دینوں کے سامنے جو تم اپنی قدرت اور اختیار کا بیان کرتے ہو ہمارا قران تو اس کو باطل کرتا ہی۔ اور جب یہ سب کچھ سمجھا چکا تو فرماتا ہی غور کرو ہم نے ابوبکر و عمرؓ عثمانؓ کو ملک دیا یا کسی دوسرے خدا نے۔ ہم نے تم کو سلطنت سے محروم کیا یا کسی دوسرے خدا نے۔ ہم نے تم کو سلطنت دینا چاہا تھا۔ مگر دوسرے خدا کی مرضی نہیں ہوئی کیا ہمنے ابوبکر و عمرؓ و عثمانؓ کو سلطنت دینا نہیں چاہا تھا مگر دوسرے خدا نے دیدیا۔ ہاں ہاں۔ یا یہ کہ ہم نے تم کو سلطنت دی تھی۔ مگر ہم اُس کا انتظام نہ کرسکے ہم سے حفاظت نہ ہوسکی۔ دوسرے خدا نے بنی اُمیہ کی غصب میں مدد دیدی۔ اور ہم مجبور ہوگئے۔ آل رسول سے فرماتا ہی کہ دنیا سے دنی اور بے حقیقت خلافت کے لیے تم جتنی تاویل قرآن کی فساد و فتنہ پھیلانے اپنا مطلب نکالنے کے لیے کرتے ہو۔ خلافت تو اس سے حاصل نہیں ہوتی۔ ہاں یہ ہوتا ہی کہ تمھارا دین بھی برباد جاتا ہی۔ جب تم ہماری قدرت کے منکر بنکر کافر ہو جاتے ہو۔ آل رسول اور خصوصًا ان کے شیعوں کو ایک اور تعلیم بھی فرماتا ہی۔ تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ کے زمانہ تک یہ اعتقاد رہا ہی کہ ابو بکر و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت ایک جائز خلافت و امامت تھی۔ اور وہ سلطنت خدا کی دی ہوئی سلطنت تھی۔ اس لیے داؤد بن فرقد سا

زبردست شیعہ بھی امام کے روبرو صرف بنی امیہ کی سلطنت کے متعلق سوال کرتا ہے امام کا جواب جس قدر جاہلانہ ہے صاحبان ذہن صاف وتمیز صحیح وحس لطیف سے مخفی نہیں۔بنی امیہ سے صرف معاویہ کو لو۔جس نے علی کی تقلید میں وراثت قایم کردی۔یعنے اپنے بیٹے کو بادشاہ بنادیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال سامنے تھی ابوبکرؓ وعمرؓ کی سنت موجود تھی۔صحابہ نے صاف لفظوں میں علی ہی سے کہا تھا کہ تم مثل ابوبکر وعمر کے اپنے بیٹوں میں توریث نہ قائم کردینا مگر انھوں نے جواب صاف دیدیا کہ میں اپنی سلیقہ پر عمل کروں گا۔اور اسلامی سلطنت میں ہندو راج پر عمل کرکے مرے۔بیٹے کو تخت وتاج دیدیا۔مختصر یہ ہے کہ کچھ دنوں معاملہ تحکیم کے بعد معاویہ ایک جائز دلیل کے ساتھ قابض رہا۔

اور پھر امام حسن مجتبیٰ کے سپرد کردینے بیعت کرلینے کے بعد تو علی منہاج النبوۃ یا کم سے کم جائز خلافت ہوگئی۔پھر معاویہ نے غصب کب کیا اور اس کے ورثا کو جو کچھ ملا وہ علی کی تقلید میں ملا جو چیز وراثت میں ملتی ہے وہ مغصوبہ نہیں کہلاتی۔غالباً یہ سب باتیں پیش نظر تھیں جب ہی تو جاہلانہ جواب دیا ہے۔

اور اپنے شیعوں کو پھر بھی صاف بتانے سے باز رہے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کی خلافت ضرور ضرور جائز تھی ۱۲۔

جزو سوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۰

حاشیہ نمبر ا صفحہ ۸۳ ۔ آیہ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ حاشیہ نمبر ۲ ضرور دیکھو ترجمہ۔مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اُس سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں سوائے اِس صورت کے کہ تم اُن سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو اور اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے۔اور اللہ ہی کی طرف بازگشت ہے ۱۲۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔

ناظرین - ہم کو صرف اُن قرآنی آیات سے بحث کرنا ہو جن سے شیعوں کا کفر ثابت ہوتا ہو - مگر اس آیت سے چونکہ اُن کے مذہب کی ایک بڑی چیز تقیہ ثابت کی جاتی ہی - اس لیے اس کی تفسیر کی طرف بھی توجہ کرتا ہوں - (گو اپنے مقصد سے کچھ دور) ترجمہ قرآن کا آپ کے پیش نظر ہی - حاشیہ پر مولوی مقبول احمد نے چند حدیثیں حضرت علیؑ اور حضرت جعفر صادق سے نقل کی ہیں کہ بنی چالاکی سے تقیہ پڑھتے ہیں ورنہ دراصل وہ لفظ تقیہ تھا - اور اس آیت سے تقیہ ثابت ہوتا ہے قرآن سے ؎

پھر وہ کہتے ہیں کہ تقیہ کے بارہ میں اتنی حدیثیں وارد ہیں جنکا شمار ممکن نہیں ؎

ناظرین احتجاج طبرسی کی روایت پیش نظر رکھئے - اور حضرت علی ہی کی روایت و حدیث سے تفسیر سنئے - چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں بقول اُن کے وارد ہوا ہے - اور ہم اس بات کی تلاش کرتے ہیں - اس آیت میں اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہو کہ لے نادانو کیا تاویل القول بالا یرضی بالقائل کے حرکت مذموم سے تم واقف نہیں - کیا تم اس سے واقف نہیں کہ رسول پر جھوٹ بولنے سے جہنم کی سزا مقرر ہو مگر اس کا کچھ اندیشہ نہیں کہ پھر ہم پر جھوٹ باندھنے کی کیا سزا ہوگی یا تم اپنا قول ہی بھول جاتے ہو تمھاری تفسیر کو تو صرف وہی قبول کرے گا جس کی تمیز صحیح نہو جس کی حس لطیف نہو جس کا ذہن صاف نہو جس کا سینہ ہمارے اور اسلام کی معرفت کے لیے کھولا نہ گیا ہو - اور ہمارے ابرار و پرہیزگار بندے ہمارے دیندار و تابعدار بندے جن کو ذہن صاف حس لطیف ہم نے عطا کیا - جن کے سینوں کو ہم نے اپنے اسلام کی معرفت کے لیے کھولدیا ہی وہ تو ایسی تفسیر لکھنے والے کو جاہل و کافر کہتے ہیں - آل یعقوب کے یہودیوں کی انکی مثال دیتے ہیں ؎

یہودیوں نے جیسی تحریف اپنی کتاب میں کی تھی جس کی بُرائی ہم نے قرآن میں نازل کی ویسی ہی تحریف طبقا عن طبق - تمھاری ہے ؎

سُنو اور بہت غور سے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اپنے تقیہ کی احادیث کو پڑھو پھر ہمارے قرآن سے مقابلہ کرو پھر دیکھو کہ ہمارا قرآن تمہاری ان حدیثوں کو جھٹلاتا ہی یا نہیں۔ دیکھو علماے ربانیین کیسا ربط استنباط کر کے دکھلاتے ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ مومن مومنون کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں یہ آیت صاف ہے اس کو بھی جو نہ سمجھے وہ جاہل اکفر ہے ❊

پھر فرماتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا یعنے کافروں سے دوستی رکھے گا تو اس سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ آیت بھی بہت صاف ہی۔ اس کو جو نہ سمجھے وہ جاہل وکافر ہی ❊

اس کے بعد ایک استثنا اپنے فضل سے بتاتے ہیں کہ سواے اس صورت کے کہ تم ان سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو۔ یہ استثنا حکم ممانعت دوستی کفار اور اس کے وعید پر وارد فرماتا ہی کہ اگر تم ان کفار سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو تو دوستی رکھنے پر کوئی گناہ و الزام نہیں اور چونکہ مومن کا مرتبہ بہت بلند رکھنا منظور ہی لہٰذا فرماتے ہیں اس خوف کفار کی حالت میں تم یاد رکھو کہ اللہ تو تم کو اپنے سے ڈراتا ہی یعنے اگر کسی قسم کا خوف تم کو ہو تو وہ صرف خدا کا ہونا ہو تو صرف مجھسے ڈرو۔ اور اس سخت خوف کی توجیہ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کیطرف تمہاری بازگشت ہی۔ یعنے جب یقین ہی کہ میرے پاس تم کو پلٹ کر آنا ہی تو اس زندگی چند روزہ میں ہماری نافرمانی میں دوسرے کا خوف کیا۔ اے آل رسول جو تم کہتے ہو کہ فرزند آدم جس چیز میں تقیہ کرنے کے لیے مضطر ہو جاے اسی میں تقیہ جائز ہی یہ تو تم ہماری آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہو ہمارا قرآن تم کو جھٹلاتا ہی۔ نہیں نہیں بلکہ تمام وہ لوگ جن کی حس لطیف ہی۔ جن کا ذہن صاف ہی جن کا سینہ کشادہ ہی وہ سب تم کو جھٹلاتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہی کہ ہم بھی اس تفسیر سے تم کو جھٹلاتے ہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ❊

جزو سوم سورۂ آل عمران کو ع ۱۰ | آیہ قل ان تخفوا - حاشیہ و ترجمہ مقبول ۸۱ تا ۸۲
ترجمہ - کہدو جو کچھ تمہارے سینوں

میں ہے - خواہ تم کو اس کو چھپاؤ یا اس کا اظہار کرو اللہ اس کو جانتا ہے - اور جو کچھ آسمانوں میں ہے - اور جو کچھ زمین میں ہے - اس سے بھی واقف ہے - اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ ؁

ناظرین - آیہ بالا تقیہ کے مضمون کے نیچے اس آیت کا ہونا قرآن پاک کی ترتیب کا بہترین نمونہ ہے - قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے حملہ کیا نہ مولوی مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا ؁

صرف ایک ہی بات لکھ گئے - دیکھو اور پڑھو - اس آیت میں اللہ پاک اس استثنا کے بابت بھی کیسی سخت تہدید و تعلیم فرماتا ہے کہ کہدو جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے خواہ تم اس کو چھپاؤ خواہ اظہار کرو - اللہ اس کو جانتا ہے - اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے - اس سے واقف ہے - یہ نہیں ہمارے ایک استثنا سے تم استدلال کر کے پوری دغابازی اور مکاری کرنے لگو - اس کے بعد پھر اپنے جبروت و قدرت کا اظہار فرماتا ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے - جس وجہ سے ڈرتے تھے وہ ڈر اور ڈرکی چیز دونوں کو زائل کر دے - ہمارے استثنا سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں جھوٹ بولنے والوں کو دنیا اور آخرت میں لعنت کرے اور سزا دے - فلعنت اللہ علی الکاذبین ؁

آیت مابعد میں بھی وہی سلسلہ بیان وعید موجود ہے - غور سے دیکھو - تب حقیقت تقیہ کی اور کھلے گی ؁

رکوع ۱۱ - ترجمہ مقبول ۸۲ معہ حواشی و تتمیہ موعودہ آیہ ان اللہ ؁

ترجمہ | بالتحقیق اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالموں

سے برگزیدہ کیا۔ ان میں بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی
جس وقت عمران کی زوجہ نے یہ عرض کی ای میرے پروردگار جو میرے پیٹ میں
ہی اس کو تیرے نام پر چھوڑ دینے کی منت مانتی ہوں پس تو میری یہ منت قبول کر لے
بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہی ۱۲۔ انتہی۔

ناظرین۔ دو آیت مابعد کا ترجمہ آپ خود دیکھ لیجئے مجکو نقل سے بڑی ہی تکلیف ہوتی ہی۔ حاشیہ پر مولوی مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ قرآن بروایت صادق تفسیر قمی وعیاشی یوں اترا تھا کہ آل عمران وآل محمد۔ دشمنوں نے اس جملہ کو گرادیا۔ پھر مولوی مقبول احمد لکھتے ہیں۔ اورسب بھول کر لکھتے ہیں کہ عمران سے مراد ابی طالب اس تحریر سے تو مولوی مقبول احمد نے حضرت صادق کو بھی جھٹلادیا۔ کاذب ٹھیرایا۔ اور دروغ گویم برروے تو کے مصداق ہوے۔ ای آل رسول سنو۔ تم نے تو قرآن سے کچھ واسطہ ہی نہیں رکھا بجز اس کے کہ تمھاری ولایت ثابت ہو۔ اس لیے تم سے شکایت ہی کیا اگر تم قرآن کا مطلب نہیں سمجھتے۔ دیکھو علماے باہنین ہر آیت کا ربط کیسا استنباط کرکے دکھلاتے ہیں۔ کھرا کھوٹا الگ کردیتے ہیں۔ یہ حصہ قرآن کا واقعات گذشتہ کی خبر دیتا ہی۔ کہ ہم نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالم پر فضیلت دی۔ بلاغت دیکھو کہ بصیغہ ماضی بیان فرمایا کہ جھوٹے مدعی اب نہ کھڑے ہو جائیں۔ اور ان جھوٹوں کے منھ بند کرنے کو خود ہی فرماتے ہیں کہ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی۔

ای آل رسول عربی اس آیت کو تم یہ ہو ل آل محمد پڑھو اگر فصاحت پھر برقرار رہجاے تو ہمارا ذمہ۔ آیت تو بالکل صاف ہی۔ اب ہڈی کو اپنی اپنی طرف کھینچنا باقی رہگیا ہی۔ ہم نے بچپن میں شیعوں سے سنا تھا کہ مروان کاتب وحی نے آل عمران کی جگہ آل مروان لکھدیا تھا۔ تاعن طبق۔ اے آل رسول تم بھی مروان کی تقلید کرتی ہو آل محمد قرآن میں کہاں تھا۔ ہمارے قرآن میں دکھلاؤ تمھارے قائم کے پاس جو قرآن ہی

اس میں دکھلاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ٭

دیکھو تمہارے جھوٹ میں ہزاروں علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں تفصیل سنو۔ اصحاب رسول میں پرانے پرانے لوگ بھی موجود تھے۔ علمائے نسب بھی تھے عرب کے دماغ اور حافظہ کی یہ شان تھی کہ خاندان کے خاندان کا نام تک جانتے تھے۔ پھر کیا تم یقین کرتے ہو کہ اصحاب رسول حضرت ابوطالب صلوات اللہ وسلام علیہ کے نام عمران سے ناواقف تھے حقیقت میں اگر ان کو مٹانا ہوتا تو اس عمران کو مٹاتے نہ کہ آل محمد کو ٭

آل محمد پر تو علاوہ درود وظائف کے پانچوں وقت نمازمیں وہ درود و سلام بھیجتے ہیں

دوسری علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ حضرت صادق کے زمانہ تک یعنے خود حضرت صادق کو بھی یہ نہیں معلوم تھا کہ ابوطالب کا نام عمران تھا ورنہ وہ آل محمد کے الفاظ نکالنے کا رنج نہ کرتے۔ سمجھتے کہ آل عمران سے تو ہماری اور بھی فضیلت ہوتی ہے ٭

تیسری علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ اللہ پاک کے بیان کو بغور دیکھو۔ آدم کے بعد نوح نوح کے بعد ابراہیم۔ پھر آل عمران فرمایا ہزاروں برس کا فرق ڈالتے گئے اور جبکہ آل علی خود ہی آل رسول کہلائے پیغمبر نے خود ہی کہدیا۔ تو دیکھو کہ چچا بھتیجے کا نام لینا آل محمد و آل عمران کا تذکرہ کیسا بے ربط ہے۔ مگر جاہلو تمہاری سمجھ میں کیا آئے اس کو تو وہی سمجھیگا جس کی حس لطیف ذہن صاف سینہ کشادہ ہے۔ ہماری معرفت ہمارے قرآن ہمارے اسلام کی معرفت ہیں ٭

چوتھی علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ عمران کی بیوی نے منت مانی اور لڑکی پیدا ہوئی اسکی مطابقت کیونکر واقعات سے ہوسکتی ہے ٭

پانچویں علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ اگر آل محمد ہی ہوتا۔ یا آل عمران سے مراد

آل ابی طالب ہوتا تو حضرت رضا علیہ السلام مامون رشید سے کیوں ذریتہ سے استدلال کرتے ✣

معلوم ہوتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کو بھی نہیں معلوم تھا کہ عمران سے مراد ابی طالب ہیں ✣

اور ابوطالب کا نام عمران بھی تھا۔ پنجتنیوں کے واسطے یہ پانچ دلیلیں بھی ایک معجزہ ہے ✣

رکوع ۱۱۔ آیہ قال کذالک ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۸۶ ✣

ترجمہ جواب ملائکہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے یوں ہی کر دیا کرتا ہے ✣

دیکھو اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ نادانو ہمارے ہر کام میں اپنی ٹانگ جواڑا دیتے ہو۔ ہر فعل میں دخل دیتے ہو۔ ہمارے تمام عالم پر اپنا تسلط ظاہر کرتے ہو۔ زمین آسمان تک اپنی قدرت کے اندر جاہلوں کے سامنے بتاتے ہو۔ ہمارا قرآن تو تمھارے دعووں کو باطل کرتا ہے ہماری شان یہ ہے کہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے یوں ہی کر دیا کرتا ہے ۱۲ ✣

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اِس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ حملہ کیا نہ مقبول احمد نے

رکوع ۱۵۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۲ ✣

ترجمہ۔ اے اہل کتاب خدا کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو جس حال میں کہ تم خود گواہی دیتے ہو ۱۲ ✣

اگلی اُمت کے یہود یا اگلی اُمت کے نصاریٰ آل یعقوب کا عیب بتا کر آل رسول کی تعلیم یوں ہوگی کہ قرآن تم خود پڑھتے ہو ہم نے اپنے رسول کو خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ بنی عدی سے عمرؓ بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائینگے پھر تم کیوں انکار کرنے کا فرنبتے ہو اور خود بقول مقبول احمد اِس اُمت کے یہودی

اور اس امت کے نصرانی قرار پاتے ہو۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا نہ آل رسول ہی نے کچھ زہر اُگلا ؀

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۵

آیہ قُل اِنَّ الفَضلَ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۵

ترجمہ - اور اے رسول تم کہہ دو کہ اس میں شک نہیں کہ فضل خدا کے ہاتھ ہی جسے وہ چاہتا ہی دیتا ہی اور اللہ صاحب وسعت و علم ہی وہ جسے چاہتا ہی اپنی رحمت سے مخصوص کرلیتا ہی اور اللہ بڑے فضل والا ہی ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ آل رسول کا کوئی حملہ ہی نہ مقبول احمد کا حاشیہ - ابو بکر کو سورۂ نور میں اولو الفضل فرمایا ہی یعنی سے بحث نہیں چاہیے اس کو دنیا فرض کرو چاہیے دین تو واقعات سے مطابقت کرو دین و دنیا کی ترقی دیکھو - یا آنکھوں پر پٹی باندھ لو - تو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں جس قدر دینی و دنیوی برکات اُمت کو نصیب ہوئے تھے اُن کا انکار کرو - پھر اللہ پاک اپنے حبیب رسول کریم سے فرماتا ہی کہ تم کہدو اس میں شک نہیں کہ فضل خدا کے ہاتھ ہی جسے چاہتا ہے دیتا ہی - نہ اس کو کوئی روک سکتا ہی - نہ اُس کا کوئی مزاحم ہوسکتا ہی - پھر فرماتا ہی اللہ صاحب وسعت و علم ہی مطلب یہ ہی کہ ہم کو وسعت دنیا منظور ہی - اور ہم کو اس کا علم ہی کہ کس کے زمانہ میں وسعت ہوگی - پھر فرماتا ہی - اللہ جسے چاہتا ہی - اپنی رحمت سے مخصوص کرلیتا ہی - چاہے علی مخالفت کریں - چاہے عباس و ابوسفیان و بنی ہاشم ان کی ہمدردی کریں - چاہے تمام قبائل عرب ان کے مددگار ہوجائیں - پھر فرماتا ہی کہ اللہ بڑے فضل والا ہی - اب اللہ کے فضل کا انکار نہ کرے گا - مگر کافر یعنے ہم کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہی چاہے برا مانا کریں کافر ۱۲ ؀

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴ - آیہ ماکان لبشر ؀

ترجمہ - کسی بشر کا یہ حوصلہ نہیں ہی کہ خدا تو اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے

پھر وہ سب آدمیوں سے یہ کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ ؟
اِس آیت میں آل رسول ان یوں تعلیم فرماتا ہے کہ جب یہ پیغمبر کے لیے جائز نہیں تو ہمارے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ ڈرو اور باز آؤ۔ علے کو اللہ بنا کر خوش ہونا اذیت نہ بھیجنا ؟

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۰ آیہ افغیر دین اللہ۔ وحاشیہ نمبر ۱ ؟

ترجمہ۔ کیا دین خدا کے سوا کسی اور دین کے خواستگار ہیں حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو ہیں برغبت اور بکراہت اُسی کے مطیع ہوں گے۔ اور اُسی کے حضور میں پلٹ کر جائیں گے ۱۲ ؟

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین مولوی مقبول احمد اسلام کی تعریف صفحہ ۸۱ پر بتا چکے ہیں کہ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے پابند رہنا ۱۲ ؟

آیت ماقبل کی تفسیر کے بعد اس آیت میں پھر اللہ پاک آل رسول کی یہ تعلیم فرماتا ہے کہ ہم نے آیت نازل کی ہم نے نام اور قبیلہ بھی خواب میں دکھلا دیا۔ پھر وہ اسلام پر خود بھی قائم رہے اور پھر اسلام کو پھیلایا۔ پھر اے آل رسول کیا تم ہمارے دین کے سوا کسی اور دین کو پسند کرتے ہو۔ پھر کمال حیرت کا اظہار فرما کر روشن دلیل سے عاجز کرتا ہے حالانکہ زمین و آسمان والے برغبت اور بکراہت ہمارے مطیع ہوں گے ؟

پھر آخرت کا خوف دلا کر ڈراتا ہے۔ کہ سب اسی کے حضور میں پلٹ کر جائینگے ؟ یعنی نافرمانی کی سزا پائیں گے۔ یہ نہ ہوگا کہ مر کر چھوٹ جائیں اور قانون و سلطنت و حکومت کے اختیار سے باہر ہو جائیں ؟

ناظرین با تمکین دیکھیے۔ آل رسول نے کس کس طرح اپنے آپ کو یا اپنے لوگوں کو خدا کہا ہے۔ سموات کے حاشیہ نمبر ۲ پر تفسیر عیاشی میں فرماتے ہیں کہ اِس آیت

سے مراد قایم آل محمد مہدی ہیں - ترجمہ مقبول احمد کا تمھارے سامنے ہے آیت قد آنی تمھارے پیش نظر ہے پھر اس کفر کو دیکھو کہ خدا سے مراد مہدی ہے - کیا ایسے جھوٹے دعوؤں سے تم چاہتے ہو کہ سارا قرآن تمھارا ہو جائے کیا ایسے ہی جھوٹے دعووں سے چاہتے ہو کہ تمھارا دعوے ثابت ہو؟

کیا ایسے ہی ناپاک الفاظ شرک اور کفر سے تم اپنے کو معصوم کہتے ہو - اگر تم خدا ہو تو تم پر ہماری لعنت - اگر تم جھوٹے ہو تو تم پر ہماری لعنت +

ناظرین اس جھوٹی حدیث کے بنانے کے لیے مقبول احمد نے صیغہ ماضی اسلم کا ترجمہ لکھا ہے - (اُسی کے مطیع ہوں گے) بصیغہ مُضارعہ مُستقبل - فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲ +

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۵ - آیہ وَمَن یَبتَغِ - ترجمہ - اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار رہیگا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا - اور وہ روز قیامت نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا ۱۲ +

مسلمانو - دل خوش رکھو - قرآن کی بلاغت - قرآن کا تسلسل قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ تو آل نبی نے کچھ زہر اگلا ہے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا + میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو - یا تو سمجھے ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کرتے ہیں - سچا اسلام تو وہ تھا جو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے زمانہ کے کل مسلمانوں میں تھا - اور وہی خدا کا دین تھا +

پچھلی آیت میں تنبیہ فرمائی کہ اس دین اللہ کے سوا کسی اور دین کے تم خواستگار ہو اس آیت میں نتیجہ سے ڈرایا ہے - فرماتے ہیں کہ اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا - وہ (دین) اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا - اور وہ روز قیامت نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا - اللھم احفظنا من شرور انفسنا +

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵ - آیہ کیف یہدی اللہ و حاشیہ نمبر ۲ و ۱ صفحہ ۹۶ +

ترجمہ - خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں - اور اللہ ظالم لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا اُن کا بدلہ یہی ہو کہ اُن پر اللہ کی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی لعنت ہو - ہمیشہ وہ اسی لعنت میں رہیں گے - نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا - اور نہ ان کو مہلت دی جائیگی +

حاشیہ نمبر ۲ - میں مقبول احمد نے لکھا ہے کہ یہ کل آیت دشمنان محمد و آل محمد کے بارہ میں نازل ہوئی - زید ہو یا عمر یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہیگی +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - مومنین - سیاق و سباق قرآن سے صرف وہی واقف ہو سکتا ہو جس کو خدا پر - قرآن پر ایمان ہو جس کو خدا نے ذہن صاف - حس لطیف - تمیز صحیح عطا کی ہو - جن کے سینہ کو اللہ نے اپنے اور اپنے قرآن اور اپنے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیا ہو - جاہل اور بددین مشرک اور کافر اس کا مطلب ہرگز نہیں سمجھ سکتے[۱] +

- سنو اطمینان کے لیے زیادہ نہیں تو صرف ۵ رکوع پچھلے اولٹ ڈالو اور ترجمہ مقبول دیکھو علمائے ربانیین کی تفسیر پڑھو تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ مسلسل پانچ رکوع سے اہل کتاب سابقین کا ذکر ہو - جو یہودی تھے یا نصرانی یا آل یعقوب پیغمبر - پس اس دلیل سے کہ قرآن کے قصص فضول اور عبث وارد نہیں ضرور آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصًا اور تمام مسلمانوں کی عمومًا تعلیم مدنظر ہی - بقول مقبول احمد کے - اِس اُمت کے یہودی اور اِس امت کے نصاریٰ جو لوگ واقعات سے ثابت ہوں آیات قرآنی سے مطابق ہوں - تمیز صحیح اور حس لطیف

---

[۱] روایت علی احتجاج طبرسی حاشیہ مقبول ص۳۰ و ۳۱

جن کو مطابق بتانے وہ سب داخل ہوں گے ؛

اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ چونکہ آل رسول کا مرتبہ بھی سب سے برتر و بلند ہے ان کی تعلیم میں بھی مبالغہ ہوگا ؛

اب آل رسول کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ جو لوگ بیعت خلفا کرنے کے بعد چوبیس برس اقتدار کے مال غنیمت سے پرورش پاکر۔ تنخواہ وظیفہ کھا کر پٹے ہوں برحق کی گواہی دے چکے تھے۔ اور ان کے پاس کھلی نشانیاں تھیں۔ خواب میں پیغمبر کو دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکر بنی عدی سے عمر بنی امیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائینگے۔ قرآن میں خصوصاً قرآن قائم ہیں خلیفہ اول ابوبکر اور خلیفہ ثانی عمر نازل کر چکے تھے۔ اتنی کھلی نشانیوں کے بعد جو منکر و کافر ہوتے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کرے دیکھو ہمارا معجزہ کہ مقبول احمد بھی اس کا ترجمہ یہی کرتا ہے۔ پھر آگے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یا توفیق ہدایت نہیں دیتا۔ فرماتے ہیں کہ ان کا بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ کی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی لعنت ہے۔ الٰلہم زد فزد۔ خداوندا۔ تونے ہم کو قرآن میں نہیں سکھلایا جس طرح درود و سلام بھیجنے کا ہم کو حکم دیا اس طرح لعنت بھیجنے کا حکم نہیں یا اس لیے ہم تابعدار بندے کوئی صیغہ لعنت کا بنا نہیں سکتے۔ باقی ہماری اطاعت تو یہ ہے کہ جس پر تیری اور تیرے فرشتوں کی و پیغمبروں کی ایک لعنت اس پر میری ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ لعنت۔ چاہے وہ کوئی ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا نہ ان کو مہلت دیجائیگی مومنین۔ ہماری آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ ہیں چونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ ہمارے پیغمبر رسول کریم کے متعلق بشارتیں وہ اپنی کتابوں میں دیکھ چکے تھے پھر نافرمانی کرتے تھے۔ ان پر عتاب اور عذاب کا حال بیان کرکے اپنی شان قدرت بے نہایت اور علم بے پایان کا ثبوت دیتے ہیں مگر اہل کتاب میں سے جو ایمان لاتے

ہیں۔ توبہ کرتے ہیں۔ بگاڑ کی صلاح کرتے ہیں۔ تو بے شک اللہ بخشنے والا ہو یعنی قیامت تک کے تمام وہ لوگ جو توبہ کریں۔ ایمان لائیں۔ بگاڑ کی اصلاح کریں۔ اس میں داخل ہوں گے۔ مگر آل رسول۔ آل یعقوب کی طرح تنگ ظرفی و تنگ نظری سے اپنے مطلب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے غریب اصحاب رسول کو تو بہ سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ علے الرغم انف فرماتا ہو کہ بے شک اللہ بخشنے والا ہو ربنا اغفرلنا وارحمنا واعف عنا ؛

جزو سیوم سورہ آل عمران

آیت ان الذین کفروا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۲ ؛ ترجمہ۔ بیشک جو کافر ہو گئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ ان میں سے کوئی ایک اگر اتنا سونا بھی فدیہ میں دینا چاہے۔ کہ پوری زمین کو بھر دے تو اسکا یہ فدیہ ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ انھیں کے لیے دردناک عذاب ہو اور انھیں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ؛

اس آیت میں مسلمانوں کو عموماً اور آل رسول اور ان کے تمام شیعوں کو خصوصاً یوں تعلیم فرماتا ہو کہ جو کافر ہو گئے اور کفر ہی کی حالت میں مرے اُن کی پوری زمین کا فدیہ قبول نہ ہوگا اور اس کے دردناک عذاب میں کوئی مددگار نہ ہوگا ؛

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ کفروا باللہ نہیں کہا صرف کفروا کہدیا اس میں کفران نعمت بھی داخل ہو قرآن میں ہزاروں جگہ کفر بمعنے کفران نعمت آیا ہو۔ اور اس میں یہ اشارہ بلیغ ہو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں جو فتوحات اور فضل اور برکات ہمارے تم پر اُتارے گئے اسکے کفران کی سخت سزا ہو۔ ہمارا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ یا تو وہ سمجھے ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کر گئے۔ یا میٹھا ہپ کڑوا تھو پر عمل کیا حالانکہ سارا قرآن بقول ان کے خود انھیں کی شان میں اترا ہو ؛

جزو چہارم سورۂ آلِ عمران

آیہ فمن افتریٰ۔ ترجمہ مقبول صـ۹۷

ترجمہ۔ پھر جو شخص اِس کے بعد اللہ پر بہتان باندھے وہی تو ظالم ہیں ۱۲

ہمارا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اُگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ یا مطلق نہیں سمجھے یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کیا۔ حالانکہ بقول صادق سارا قرآن اِن کی شان میں اترا ہے۔ اَسلم سے مراد قائم یہ اللہ پر بہتان نہیں تو کیا ہے ۱۲

جزو چہارم سورہ آلِ عمران

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۹۔ حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ۔ اور چنگل مار کر سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرتے رہو کہ دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اسکے نعمت کی بدولت تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر اسنے تم کو اُس سے بچا دیا۔ اِسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۱۲

حاشیہ پر ہے کہ مضبوط رسی سے مراد آل محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ آل رسول کہیں کہ مضبوط رسی ہم ہی ہیں آل مروان کہے کہ ہم مراد ہیں معاویہ یا یزید کہے کہ ہم مراد ہیں۔ آؤ واقعات کی بنیاد پر ہم جانچیں کہ کون مراد ہو سکتا ہے۔ فی الحقیقت خدا کی مراد کیا ہے

اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اب دیکھو کہ وہ رسی کیا ہے جس لطیف ذہن صاف۔ تمیز صحیح سے دیکھو۔ ہماری نشانیاں بہت صاف ہوتی ہیں ہمارے دعوے میں دلیل اور ثبوت خود ہی موجود رہتا ہے۔ رسی سے مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور اسلام اور قرآن۔ اور تمامی تعلیم و احکام پیغمبر۔ تم کو صرف

اللہ اور اس کے دین سے واسطہ رکھنا چاہئے۔ اللہ ہی کے واسطہ سے اور اللہ ہی کے لیے پیغمبر اور پیغمبر کی آل و اولاد و صحاب سے محبت کرتے ہیں۔ اطاعت کرتے ہیں۔ جھکتے ہیں دین اور اللہ سے محبت رکھنے والوں کو اس سے کچھ سروکار نہیں تھا۔ وہ اس پر نظر ہی نہیں ڈالتے تھے کہ ابو بکر کو استحقاق ہی یا نہیں۔ قابلیت ہی یا نہیں علیؓ کو استحقاق ہی یا نہیں۔ قابلیت ہی یا نہیں۔ اے گرفتار ابو بکر و علی ✦ تو چہ دانی سرحق را منجلی وہی رسی تھی جس کا ایک سرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمامی مسلمانوں کی ہاتھ میں تھا اور ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ✦

پھر بعد وفات رسول اللہ صلعم ابو بکر و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور تمامی مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا۔ اُس رسی کی مضبوطی یا رسی پکڑنے کی مضبوطی دیکھو کہ مٹھی بھر کمزور مسلمان تمام قبائل عرب پر فتحیاب ہوے۔ کسرے کو مغلوب کیا۔ شام پر فتح پائی۔ مصر پر غالب ہوے پھر بھی فرعون نہیں بنے۔ بلکہ ایک غریب و مسکین کی طرح زاہد و پرہیزگار رہے اس کے بعد فرماتے ہیں۔ اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اگر ابو بکر خلیفہ ہو گیا ہی تو ہونے دو۔ عمر خلیفہ ہوا ہی تو ہوا کرے۔ عثمان خلیفہ ہو تو ہوتا رہے ہم کو دین اور خدا سے تعلق ہی یا زید و عمرو و بکر و خالد سے ۱۲ ✦

اے جاہلو تم علی ابن ابی طالب کی شان میں جتنی بیہودگیاں پھیلانا چاہو پھیلاؤ اِس کی شان دیکھو وہ رسی کو ہمارے حکم کے مطابق پکڑے ہوئے تھا۔ اُس نے کوئی منازعت نہیں کی ورنہ اس کی زور بازو کا اس کی شجاعت و صولت کا کون مقابلہ کرسکتا تھا۔ وہ ہمارا فرماں بردار بندہ تھا۔ نادانو ظالمو۔ جاہلو کیا تمھارا اعتقاد یہ ہی کہ ہمارے اِس حکم کا کہ رسی کو مضبوط پکڑو۔ اس نے انکار کر دیا تھا۔ ہمارا حکم عام تھا اور ہمارے احکام ہمیشہ عام ہی ہوتے ہیں۔ علیؓ اس سے باہر کیونکر ہوسکتا تھا ✦

بس اُس نے تعمیل کی اور رسی کو پکڑا اور مضبوطی سے پکڑا۔ اور اگر تمھارا ہی کہنا

ہم صحیح مان لیں تو بتاؤ کہ علی اور شیطان میں کیا فرق رہے گا فلعنت اللہ علی الکاذبین
دوستانہ شکوہ۔ برادرانہ گلہ منازعت ومنافرت نہیں کہتے ÷

اور پھوٹ نہ ڈالو۔ کا حکم بھی عام تھا بے شک علی نے اس کی تعمیل کی اور پھوٹ نہیں ڈالا۔ خاک بدہنت اگر بقول تمہارے پھوٹ ڈالا۔ تو بتاؤ کہ میری نافرمانی کی یا نہیں شیطان نے تو آدم کو سجدہ کرنے سے انکار و عذر کیا تھا۔ ہم نے مردود کر دیا یہاں تو خاص ہماری نافرمانی ہوتی ہے۔ اللہ سے ڈرو اور جھوٹ بولنے سے شرماؤ۔ تمام مسلمان تو اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان چاروں میں محبت اسلامی تھی۔ اللہ کے لیے دین کے لیے محبت تھی۔ سب کے سب بھائی تھے۔ ہم بھی کہتے کہ وہ بجا کہتے ہیں مگر ای نادانو تم کہتے ہو کہ ان میں عداوت ایمانی تھی۔ مخالفت مذہبی تھی۔ ہماری آیت کو پڑھو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ÷

اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرتے رہو۔ کہ تم دشمن تھے۔ پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اس کی نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہو گئے۔ جاہلو غور کرو۔ ہم نے کچھ نعمت نہیں کیا تھا۔ مگر محض جھوٹ قرآن میں فرما دیا کہ ہم نے تم پر نعمت کی وہ لوگ دشمن نہ تھے۔ ہم نے محض جھوٹ کہا کہ وہ دشمن تھے۔ ہم نے ان میں الفت نہیں پیدا کی۔ مگر ہم نے جھوٹ کہا کہ الفت پیدا کر دی۔ وہ بھائی بھائی اللہ کی نعمت کی بدولت نہیں ہوئے۔ مگر ہم نے جھوٹ کہا کہ وہ اللہ کی نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہو گئے۔ خاک بدہنت ایک تمہارے جھوٹ بولنے سے ہم پر کتنا جھوٹ عائد ہوتا ہے اگر تم کو علی کی تعلیم کے مطابق معلوم ہو۔ یعنے اگر تم میں حس لطیف۔ تمیز صحیح۔ ذہن صاف ہو۔ تمہارا سینہ معرفت میں کھلا ہو تو تم سمجھو ÷

پھر آگے فرماتے ہیں۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر اس نے تم کو اس سے بچا دیا پھر اے جاہلو بتاؤ کہ فی الحقیقت ایسا نہیں تھا اور ہم نے صرف جھوٹ کہا اور غضب تو یہ کیا

کہ قرآن میں پیغمبر سے کہا جسکو اور تو میں دیکھ کر ہم کو جھٹلا دیں ۔

پھر اب سخت تہدید کے لہجہ میں فرماتے ہیں اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہی تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۔ اس سے زیادہ کھلی نشانی کیا ہوگی ۔ بڑا مشیر عمر اختلاف کرتا تھا اور لوگ بھی اس کے ہم خیال ہوگئے ۔

مگر ابوبکر نے مٹھی بھر مسلمانوں سے تمام قبائل عرب کا مقابلہ کر دیا ۔ اور سب مسلمان اسکے شریک رہے ۔ گنتی کے مسلمانوں نے روم و شام و مصر و ایران پر حملہ آور ہو کر فتحیابی ۔ غرض حاکم نے جہاں بھیجا بلا عذر چلے گئے ۔ ایسی مضبوط رسی پکڑے ہوئے تھے ۔ ہاں ہاں علی نے بصرہ پر چڑھائی کی اور مسلمان انکے ساتھ تھے باوجودیکہ نہ مال غنیمت کی اجازت تھی نہ لونڈی غلام بنانے کی ہاں ہاں نہ تنخواہ ملتی تھی نہ منصب ۔ مسلمانوں سے خون ریزی کو پسند بھی نہیں کرتے تھے مگر حکم امام کے تابعدار تھے صفین پر چالیس ہزار لشکر لیکر علی گئے اور مسلمان بلا تنخواہ و خوراک اپنے گھر سے کھا کر لڑتے رہے علی نے خوارج پر حملہ کیا اور مسلمان ساتھ رہے ۔ یہ کیا تھا ۔ وہی ہماری مضبوط رسی تھی جس میں سب لپٹے ہوئے تھے حسن نے خلافت معاویہ کو دیدیا ۔ وہی مضبوط رسی تھی جس کے ساتھ سب چلے گئے ۔ دیکھو تمہارے مقبول احمد نے حاشیہ پر خود ہی لکھ دیا ہی کہ ضعیف روایت ہی کہ اس آیت سے قبیلہ اوس و خزرج مراد ہیں ۔ بے شک ہمارا حکم عام ہی ۔ خاص مراد ہی ہو تو عام اس میں داخل ہونگے ۔

دیکھو پیغمبر رسول کریم کے مخاطبت میں عوام داخل ہوتے ہیں ۔ اس کے ساتھ عروۃ وثقیٰ کی تفسیر بھی دیکھو ۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

آیہ ولتکن منکم امتہ ۔ ترجمہ و حاشیہ نمبر ۶ مقبول احمد ص۹۹ دخیر امتہ ص۱۰۰ ۔

ترجمہ اور لازم ہی کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہوں جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے منع کریں اور وہی پوری فلاح پانیوالی ہیں

اس آیت کی تفسیر کرنے کی ہم کو ضرورت نہ تھی۔ جن کے حس لطیف۔ تمیز صحیح ہوگی جن کا ذہن صاف اور سینہ کھلا ہوگا وہ خود ہی سمجھ جائیں گے۔ علمائے ربانیین سب ہی جانتے ہیں۔ مگر حاشیہ نمبر ۶ پر تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ حضرت صادق اُمّتہٌ کو ائمتہ پڑھتے تھے اور قرآن کی دوسری جگہ۔ وَمِنْ قومِ مُوسیٰ اُمَّتہٌ۔ میں اَمَّتہٌ ہی پڑھتے تھے۔ آہ ایک طرف تو دعوے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسٰی سے تشبیہ دینے کی وجہ بھائی کا وزیر ہونا ہے۔ مگر وہاں جہاں امامت کی ٹانگ بیچ میں نہیں آتی تھی وہاں تو وہی لفظ ہے اور وہی قرآن اور وہی مطلب ورا س مقام پر چونکہ اپنا ناجائز مطلب نکالنا منظور ہے فتنہ وفساد پھیلانا مدنظر ہے تو امتہ ائمتہ ہوگیا ۞

یہ کلیہ کس درجہ صادق ہے کہ جھوٹ میں ہزاروں علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں۔ صادق دیکھو تمہارے اس جھوٹ میں کتنی علامتیں جُھوٹ کی موجود ہیں ۞

نمبر ۱۔ ایمتہ ہم نے کہاں قرآن میں اُتارا تھا۔ لوح محفوظ پر تمنے دیکھا تھا تحریف کرتے ہوئے کسی شخص کو تم نے دیکھا تھا۔ مشورہ تحریف میں تم شریک تھے۔ موجود تھے۔ ہاں ہاں ہمارے پیغمبر نے تم کو بتایا تھا۔ کیا اُس قرآن میں ایمتہ ہے جو قائم کے پاس ہے۔ اگر تم سچے ہو تو برہان پیش کرو۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علی الکاذبین ۞

نمبر ۲۔ ہمارا مطلب تو یہ ہے کہ کچھ لوگ انتظام سلطنت کریں گے نظم مملکت میں حصہ لیں گے۔ کچھ جہانگیری وجہانداری کا کام انجام دیں گے۔ کچھ فوج میں رہیں گے اور کچھ انتظام رسد کریں گے۔ کچھ فتوے دیں گے کچھ مقدمات فیصل کریں گے کچھ مزدوری ونوکری کریں گے۔ کچھ زراعت وتجارت کریں گے۔ غرض دُنیا کا کام کسی طرح بند نہیں رکھا جاسکتا۔ پس ضرور ہے کہ کچھ لوگ صرف وعظ ونصیحت کا کام کرتے رہیں۔ انکو فلاح کی اُمید دلائی گئی ۞

نمبر ۳۔ مگر اے صادق تمہارے عقلمند شیعوں کی بدولت ہم کو تمہیں سے پوچھنا

پڑتا ہے کہ کیا تم میں حس لطیف و تمیز صحیح و ذہن صاف نہیں ہے، کیا تم عربی زبان سے بھی ناواقف ہو۔ ولتکن میں امر اور حکم مستفاد ہوتا ہے۔ اگر تم کو عربی نہیں معلوم تو مقبول احمد ہی کا ترجمہ دیکھ لو۔ اور لازم ہے کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہوں الخ دیکھو تمھارے دعوے کی ترجمہ مقبول احمد تکذیب کرتا ہے۔ شرماؤ۔

نمبر۴۔ دیکھو تمھارا دعوائے امامت اور مبعوث و مامور من اللہ ہونا اس آیت سے بقول تمھارے باطل ہوتا ہے۔ یہاں تو امام کا مقرر کرنا خود مسلمانان امت پر فرض ہو جاتا ہے ؃

نمبر۵۔ موسٰے کی قوم میں تو کچھ اُمت ایسی ہو۔ اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ پیغمبر سے شرماؤ۔ اگر تم کو اہل علم سے شرم نہیں ہے +

نمبر۶۔ اور اگر بقول تمھارے۔ تم ہی مراد ہو۔ بلکہ تمھارا ہی فرض تھا۔ اس فرض اور حکم کے مخاطب تمھیں ہو تو بتاؤ تم نے ہمارا فرض کیا انجام دیا۔ تم تقیہ کرتے رہے تمھارے باپ دادا تقیہ کرتے رہے ہر کام اور ہر بات میں تقیہ کرتے رہے۔ تمھارے باپ دادا کا دین تقیہ ہو گیا۔ تم جھوٹ ہی بولتے رہے تم نے امت رسول کو کیا بتایا اور جو بتایا وہ صحیح بتایا یا غلط تم نے شیعوں کو کیا بتایا اور جو بتایا وہ صحیح بتایا یا غلط۔ قرآن کی تمھاری تفسیر جھوٹی تمھاری حدیث جھوٹی۔ تمھارا بیان جھوٹا۔ خود غلط املا غلط انشا غلط۔ اہل علم سے پوچھو اگر تم کو سمجھ نہیں علم نہیں +

آیہ ولا تکونوا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۹۹۔ وضمیمہ وحاشیہ ؃

ترجمہ۔ اور ان لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ۔ جنھوں نے بعد اس کے کہ اس کی کھلی نشانیاں آ چکی تھیں۔ اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے۔ انھیں کے لیے تو بڑا عذاب ہے ۱۲ ؃

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ قرآن کا معجزہ دیکھو اس کا ربط و تسلسل ملاحظہ کرو
اسکی روشن اور کھلی نشانیوں کو آنکھ کھول کر دیکھو۔ سارا قرآن تو آل رسول کا تھا ہی آیت
بالا میں تو گویا نام ہی آگیا تھا۔ پھر اس کے مخاطب اصلی وہی کیوں نہ ہوں پس آل رسول
سے اپنا فرض اور حکم بتا کر تنبیہ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے مانند مت ہوجاؤ جنھوں نے
بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ اختلاف کیا اور متفرق ہوگئے
مومنین شیعوں کے اقوال کے مطابق آل رسول مسلمانوں سے مختلف تھے متفرق تھے۔
پس اس آیت کے مصداق بھی ہوئے۔ ہمارا روئے سخن تو بنی اسرائیل یعنی آل یعقوب
کی طرف تھا عام اس سے کہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی۔ مگر چونکہ مقبول احمد نے سورہ فاتحہ
کی تفسیر میں لکھدیا ہے کہ اگلے یہودی ہوں یا اس امت کے اگلے نصارے ہوں
یا اس امت کے۔ پس اب ہمارے قرآن سے جو لوگ اس امت کے یہودی اور اس امت
کے نصارے ثابت ہوتے ہوں سب اس میں داخل ہونگے۔ جبراً نہیں بلکہ خود
اپنی خوشی اور اپنے دعوے سے پھر فرماتے ہیں کہ انھیں کے لیئے تو بڑا عذاب ہے۔
کھلی نشانیاں وہی آیات قرآنی اور پیغمبر کا خواب ہے۔ اور فتوحات اسلامی دیکھو۔
پھر امتہ کے بعد ہی اہل کتاب کا ذکر ہے۔ پس اللہ سے ڈرو۔ اور جھوٹ بولنے
سے شرماؤ ۔۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۰۱۔ آیہ لیسوا سواء ۔۔

ترجمہ۔ سب برابر نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایک گروہ ثابت قدم ہے جو راتوں کو
آیات خدا پڑھتے اور سجدے کیا کرتے ہیں ۔۔

قرآن کا معجزہ دیکھو اس کے ربط اور سلسلہ کو ملاحظہ کرو۔ اس آیت پر نہ آل
رسول نے کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ یا مطلق نہیں سمجھے یا تجاہل
عارفانہ کر گئے۔ اہل کتاب میں امتہ اصلی ہے۔ اور اس امت کے امتہ ائمتہ ہوسکے گی

جاہلو کہیں جہالت سے تم مسلمانوں کو اہل کتاب کہدو گے یہ ہماری زبان کے خلاف ہے ہم نے ان کو مومنون کہا ہے اور اس زمانہ کے یہود و نصارے کو اہل کتاب۔ پوچھو کسی اہل علم سے اگر تم کو سمجھ نہیں ہے۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۳ آیہ اِن تمسسکم *

ترجمہ | اگر تم کو کوئی نفع پہونچتا ہے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں الخ ۱۲ *

اس آیت میں مسلمانوں کو نصیحتیں کیگئی ہیں پچھلی تین آیتوں میں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اِن منافقین دشمنوں کی حالت یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی نفع پہونچتا ہے (فتوحات حاصل ہوتے ہیں) تو انکو برا لگتا ہے۔ اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے۔ شکست ہوتی ہے۔ تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ سیاق کلام تو خود ظاہر کرتا ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں۔ مگر چونکہ سارا قرآن انھیں کی شان میں اُترا ہے۔ لہذا آل رسول کے وہ لوگ اس میں داخل ہوجاتے ہیں جن کو خلفائے ثلثہ کے زمانہ کے فتوحات سے رنج ہوتا تھا۔ اور اس کے بعد جب اسلام کا شیرازہ بکھر گیا۔ تو خوشیاں کرنے لگے۔ عمر کا قاتل بابا شجاع قرار پایا *

عثمانؓ کی شہادت عید نوروز ہوگئی۔ چنگیز خاں ہلاکو کے قتل عام پر وزیر علقمی نے کیسے بڑے بڑے خطاب پائے *

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۳

صفحہ ۱۰۴۔ حاشیہ نمبر ۲۔ ضرور دیکھو *

ترجمہ۔ اے رسول اس معاملہ میں تمھارا کچھ اختیار نہیں خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں ۱۲ *

تفسیر عیاشی میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب

اللہ کا حکم پہونچا کہ اے نبی علی کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دے تو حضرت نے قوم
کی عداوت اور حسد کے بارہ میں غور و فکر شروع کی تو اللہ نے فرمایا کہ اِس معاملہ
میں تمھارا کچھ اختیار نہیں ۱۲ ٭

علمائے ربانین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے قنوت میں کفار حملہ آور پر لعنت یا
بددعا کی تھی۔ اِس پر یہ حکم آیا۔

اقول وبحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ جب علمائے ربانین تفسیر حدیث سے
کریں گے تو آل رسول کہدیں گے کہ عوام الناس نے جیسا سمجھا یا جو بیان کرتے ہیں
غلط ہی صحیح یہ ہی۔ جو ہم تم سے کہتے ہیں کہ علی کی ولایت کا حکم آیا تھا۔ پیغمبر کی غور و فکر
پر یہ فرمایا کہ تم کو اس معاملہ میں کچھ اختیار نہیں۔ قرآن کی ہڈی جدھر چاہو اُدھر کھینچو
پھر ہم سے سنو جاہل شیعون کو کیا معلوم کہ توبہ بمعنے ایمان کئی جگہ پر آیا ہی۔ اور یہاں
بھی بمعنے ایمان آیا ہی۔ مگر یہاں ہم اس کی تفصیل سے بحث نہ کریں گے۔ ہم کو تو
صرف مظنونات و مزعومات شیعہ سے بحث کرنا ہی۔ چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی
شان میں بقول اُن کے اُترا ہی۔ اور اِس آیت میں تو اُنھوں نے صاف صاف کہدیا
کہ ولایت علی کے بارہ میں اُتری ٭

اے آل رسول ہم تمھارے بتائے ہوئے معنے کو قبول کریں گے۔ بشرطیکہ تمھارے
دادا علی ابن ابی طالب کے بتائے ہوئے اُصول پر صحیح ہو سکے۔ علی ابن ابی طالب
کے قرار داوہ اصول سے تو تمھارا بتایا ہوا مطلب محض غلط معلوم ہوتا ہی۔ یعنے
جن لوگوں کا سینہ اللہ نے اپنے اور اپنے دین اسلام اور اپنے قرآن کی معرفت
کے لیے کھولدیا ہی۔ اور جن کے ذہن صاف اور حس لطیف اور تمیز صحیح ہی۔ وہ
سب تمھارے مطلب کو غلط سمجھتے ہیں اور سمجھیں گے۔ اور کہیں گے کہ محض جھوٹ
ہی۔ اور اِس جھوٹ میں ہزاروں کھلی نشانیاں جھوٹ کی ہیں ٭

۱- مقبول احمد نے اِس جھوٹی حدیث کی نبیاد پر ہمارے قرآن میں تحریف کیا ترجمہ میں وہ الفاظ اِس معاملہ میں قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ کرتا ہی؟

یہ جاہل قرآن کا ترجمہ کرنے بیٹھا ہی یا اپنے مظنونات و مزعونات کا۔ جھوٹی حدیثوں کا۔ یہ اس کا محض فریب ہی اپنا مطلب نکالنے کے لیے بنی اسرائیل آل یعقوب یہودیوں کی چال چلتا ہی۔ غریب قرآن خوان حاشیہ کو دیکھکر سمجھ جاے کہ یہی معاملہ ہوگا۔ جیسا وہ لکھتا ہی کہ اِس معاملہ میں۔

۲- تمھارے اصول سے کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو اگر قرآن اِس کو صادق کہے تو سچ سمجھو ورنہ جھوٹ قرآن سامنے موجود ہی۔ اور وہ بہت صاف ہی۔ اِس کے لیے جس کو علم اور ایمان اور معرفت ہی لفظوں سے ترجمہ کرلو۔ امور خداوندی میں تمھارا کوئی حق وحصہ نہیں ہی یہ امور خداوندی کیا ہیں اس کو خود ہی آگے صاف فرماتے ہیں یعنے خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے خواہ ان کو عذاب دے۔ الفاظ قرآنی کے غور کرنے کے بعد تو علماے ربانیین جس روایت کو بیان کرتے ہیں وہی صحیح ثابت ہوتی ہیں۔

۳- اِس مطلب پر اور روشنی ڈالنے کے لیے پورا رکوع پڑھ ڈالو۔ جبکہ تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی۔ ایسی ضمیر تثنیہ دیکھکر تمھارا چپ رہنا خود ہم کو شبہ میں ڈالتا ہی۔ تم نے اِس سے علی اور نبی کو کیوں نہیں مراد لیا۔ حالانکہ تم ڈینگی ہانکنے میں دلیر ہو۔ تم نے اِس سے ابوبکر و عمر کو کیوں نہیں مراد لیا۔ جسکے تم سخت عادی ہو۔ کیونکہ اسمیں عیب ہی۔ مگر ہم سے تمھاری چالاکیاں چھپتی نہیں۔ سنو باوجودیکہ اس میں سخت عیب ظاہر تھا مگر تم نے صرف اِس وجہ سے ابوبکر و عمر کو نہیں کہا کہ اِس میں لفظ تم میں سے موجود ہی۔ بھلا تم اس کو کیونکر گوارا کرتے۔ اِس کے بعد لفظ اللہ ولیہما موجود ہی اللہ ان دونوں کا ولی تھا۔ مددگار تھا۔ تم ایسے تنگ ظرف

تنگ نظر بھلا اتنا بڑا انعام ملتے ہوئے کیونکر دیکھ سکتے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مومنین کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اس کی تم کو کیا قدر ہوتی در آنحالیکہ تم اور تمھارے باپ دادا ہمیشہ دوسروں سے ڈر کر تقیہ کرکے جھوٹ ہی بولا کیے[۱]۔

دوسری آیت میں بدر کے دن خدا کی مدد کا ذکر ہے۔

تیسری آیت میں تین ہزار فرشتوں سے مدد کا ذکر ہے۔

چوتھی آیت میں پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کا بیان ہے۔

پانچویں آیت میں اس کا بیان ہے کہ یہ مدد صرف تمھارے اطمینان کے لیے بھیجی گئی تاکہ کافر قتل اور ذلیل ہو کر ناکام پلٹ جائیں۔ اتنے انعام کے بعد چونکہ رسول کا درجہ بہت بلند ہے۔ اس لیے تعلیم میں بھی مبالغہ و اہتمام ہے۔ بددعا جو کی تھی اس سے منع کر دیا۔

اب دیکھو کہ علمائے ربانیین سب آیات کا ربط کیسا دکھلا دیتے ہیں۔

۴۔ غور و فکر کا کوئی محل ہی نہیں تھا۔ کفار قریش کے سامنے جو پیغمبر کی پیغمبری نہیں مانتے تھے ان کے سامنے تو پیغمبر نے کہہ دیا کہ علی میرا وصی اور وزیر اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات مانو (بھلا بتاؤ اس کہنے کا کیا موقعہ تھا) اپنی اُمت سے کہہ دیا کہ میرے بعد خلیفہ علی اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر اس کو خلیفہ نہ بناؤ گے تو ہم بری الذمہ ہیں۔ تم اللہ کے گنہگار رہو گے۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی بات ہزاروں دفعہ کہہ جاتے تھے۔ اور کسی کی مجال نہ تھی کہ لب ہلا سکے۔ دم مار سکے۔

ایسی علانیہ کہے ہوتے تو ہم بھی دیکھتے کہ کون مسلمان اس کے خلاف کہنے کی جرأت کر سکتا۔ اور ہمارے عذاب سے نہ ڈرتا۔

۵۔ اے آل رسول تمھارے بتائے ہوئے معنی میں ایک ایسی خرابی تھی جس کو تم

---

[۱] التقیۃ دینی ودین آبائی کافی وحاشیہ مقبول ص۴۹

خود ہی اپنی جہالت سے نظر انداز کیے دیتے ہو بھولے جاتے ہو۔ چونکو۔ سوچو ✤

تم اصحاب رسول کو محض اس امر خلافت کی وجہ سے ظالم۔ فاسق۔ منافق۔ غاصب بے دین کہتے ہو۔ کہتے ہو کہ ان کی مغفرت نہ ہو گی۔ کہتے ہو کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر اُن کی محبت ہو گی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلے گا۔ بولو شرماؤ نہیں تم نے ایسا کہا ہی یا نہیں کہا ہی اور ضرور کہا ہی اور مجھسے جھوٹ بولنے کی تم جرأت نہیں کر سکتے۔ پھر بتاؤ اور اِس آیت کو پڑھو۔ اس میں تو اللہ پاک پیغمبر کو ڈانٹ بتا کر فرماتا ہی۔ خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے۔ ہے کمبختو۔ خدا تو پیغمبر کو ڈانٹ کر کہتا ہی۔ اور تم ہو کہ خدا کے خزانہ کی کنجی چھینے لیتے ہو۔ اِس کا اختیار سلب کیے لیتے ہو ✤

۶۔ اِس کے بعد والی آیت یا ترجمہ مقبول پڑھ لو۔ اِس پر اور روشنی پڑیگی ترجمہ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہی وہ سب اللہ ہی کا ہی وہ جسے چاہتا ہی۔ بخشدیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی۔ عذاب کرتا ہی۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی۔ اے جاہلو اللہ تو اتنے بڑے بڑے اہتمام سے بخشنا چاہتا ہی اور تم ہو کہ تنگ ظرفی سے اس کو باز رکھنا چاہتے ہو۔ یہ مغفرت کا وعدہ خاص اصحاب رسول سے اور اُن لوگوں سے متعلق ہوا جاتا ہی۔ جنھوں نے خلافت نہیں دی۔ بلکہ خود غصب کی۔ کسی اہل علم سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں ✤

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۵ ✤ ترجمہ۔ اور غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور سے درگزر کرتے رہتے ہیں ✤

آل رسول کی تعلیم اِس آیت میں یوں فرماتا ہی۔ خلافت کیا چیز ہی ایک دنیاے دنی بے حقیقت اگر زہر کرنا چاہے۔ تو اِس کے لیے ایک مصیبت ہی ہی۔ تم کو خود تجربہ ہو گا۔ جیسی راحت تم کو ۲۴ برس تھی اس کا چالیسواں حصہ بھی تم کو چھ برس میں

نصیب نہوا۔ پھر کیا ایسی بے حقیقت چیز کے لیے اپنے دوستوں اور بھائیوں پر اتنا غصہ کرو گے کہ اس کو روکو گے نہین اور نہ اُن کے قصور سے درگزر کرو گے۔ پھر بتاؤ ہماری تعریف وانعام ومحبت میں کیونکر داخل ہوسکو گے ❖

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۷۔ آیہ وَمَا مُحَمَّدٌ معہ حاشیہ نمبر ۲ و ۳۔

ترجمہ محمدؐ ایک رسول ہی ہیں۔ جیسے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ کیا اگر وہ مر جائیں گے یا قتل کردیئے جائیں گے۔ تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاوگے۔ اور جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو جزا دے گا ❖

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ مومنین آیت موجود ہے۔ مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ نمبر ۲ و ۳ پیش نظر ہے ❖

حاشیہ نمبر ۲۔ میں تفسیر عیاشی سے حضرت امام باقر علیہ السلام کی حدیث منقول ہے کہ اس آیت سے مسئلہ رجعت شیعون کا ثابت ہوتا ہے ❖

حاشیہ نمبر ۳۔ میں اسی تفسیر عیاشی سے حضرت امام باقر علیہ السلام کی حدیث منقول ہے کہ بعد وفات پیغمبر سوائے تین شخصوں سلمان وابوذر ومقداد کے اور سب مرتد ہوگئے۔ اور حضرت صادق کی حدیث منقول ہے کہ دو عورتوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا تھا۔ دونوں کا نام پہلے صادق بتا چکے ہیں عائشہ وحفصہ اسی وجہ سے مقبول احمد لکھتا ہے کہ مطلب حضرت کا وہی دو عورتین ہیں خدا اُن پر اور اُن کے باپوں پر لعنت کرے ۱۲ ❖

اب تفسیر سنیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ والہ وسلم)۔ ویسے ہی ایک رسول ہیں جیسے بہت سے رسول مرچکے گزر چکے قتل ہو چکے ❖

پس اے مسلمانو۔ کیا اگر محمدؐ مرجاے یا قتل ہوجاے تو تم اپنے پچھلے پاؤں

پلٹ جاؤ گے۔ سنو محمدؐ نے ہمارا پیام پہنچا دیا۔ ہمارا راستہ دکھلا دیا خیر و شر کی تمیز سکھلا دی۔ ہماری پسندیدگی اور ناپسندی بتا دی۔ اب تو تم کو صرف ہم ہی سے واسطہ باقی رہا۔ ہمارے دین اسلام ہی سے تم کو غرض رہی۔ محمد آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں غرض ایک دن ضرور مرینگے۔ جس طرح تم سُن چکے ہو۔ کہ ہزاروں لاکھوں پیغمبر مر گئے۔ پھر جس طرح اگلی اُمتیں مرتد ہو گئیں۔ ایمان کے بعد کافر ہو گئیں مثلاً یہود و نصاریٰ آل یعقوب پھر کیا تم بھی ایسے ہی مرتد و کافر ہو جاؤ گے پھر اپنے نہایت جبروت و بے نیازی کا ذکر یوں فرماتا ہے۔ اور جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیگا (یعنے مرتد و کافر ہو جائیگا) وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑیگا۔ اور اِس کے بعد جیسی عادت شریف ہے عتاب کے بعد رحمت کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو جزاے (خیر) دیگا۔ دیکھو اے جاہل علماے ربانیین جن کے ذہن صاف حس لطیف۔ تمیز صحیح ہے جن کا سینہ معرفت میں کشادہ ہے۔ وہ ایسی تفسیر کرتے ہیں اور وہ لوگ اے آل رسول تمھاری تفسیر کو یہودیوں اور نصرانیوں کی تفسیر سے مثال دیتے ہیں ✦

اے آل رسول علماے ربانیین کی تفسیر اور اسکا شان نزول یوں بتاتے ہیں کہ جنگ احد میں جو اکثر مسلمان بھاگے تھے۔ جب پھر واپس آئے۔ اور پھر سے جنگ شروع ہوئی اور پھر لڑائی کا جس طرح خاتمہ ہوا اگر تم نہیں جانتے تو تواریخ عربی و فارسی و اُردو دیکھ لو۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیت مسلمانوں کی تعلیم و ہدایت کے لئے نازل فرمائی ✦

اگر اس کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر کا وہ خطبہ جو بعد وفات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھوں نے دیا تھا۔ عربی کتابوں میں موجود ہے دیکھ لو۔ ہم سے اِس کا ترجمہ سن لو۔ جو لوگ صرف محمدؐ کی پرستش کرتے رہے ہوں وہ سن لیں کہ محمد مر گئے۔ اگر ان کا جی چاہے تو مرتد ہو جائیں اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیں اور اگر تم خدا کی

پرستش کرتے تھے تو جانو اور آگاہ ہو وہ حی و قیوم قادر و توانا زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ امام حسن مجتبیٰ اِسی خطبہ کا ذکر کر کے کہتے تھے کہ ایسا خطبہ پھر اِن کے بعد کسی نے نہیں دیا[۱] ✦

اے جاہل مقبول احمد تو بھی تو کہتا ہے کہ یہ واقعہ جنگ احد کے متعلق ہے۔ حاشیہ نمبر ۵۔ اب ہم کو دکھلاتا ہے کہ اس آیت سے بروایت باقر مسئلہ رجعت کیونکر ثابت ہوتا ہے ✦

اے باقر اِس تفسیر سے تو تمھاری عربی دانی اور قرآن فہمی کی بھی قلعی کھلی جاتی ہے ہم کو حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا کوئی ایرانی۔ قرآن زبان قریش میں اترا ہے اور تم کو قریشیوں سے ہی عداوت پھر قرآن کیونکر تمھاری سمجھ میں آئے۔ موت دو ہی طریقوں پر ہوتی جاتی تھی۔ یا موت بیماری عمر طبعی۔ یا مار ڈالنے قتل کر دینے سے ہاں ڈوب جانے جل جانے۔ گر پڑنے سے بھی آدمی مرتا تھا اور مرتا ہے۔ مگر چونکہ یہ شاذ و نادر اور اتفاقیہ ہوا کرتا ہے اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس کو بھی مرنے ہی میں داخل کرتے ہیں ✦

اگر تم کو عربیت سے واسطہ نہیں ہے تو تھانہ تحصیل میں جا کر سن لو کہ اِس کو مرگ اتفاقیہ کہتے ہیں۔ بس اِسی عام زبان اور رحال کے مطابق دو لفظ استعمال فرمائے مرجاوے یا مارا جاوے۔ تم ایسے نادان کہ قتل ہونے سے مرنا تمھاری سمجھ ہی میں نہیں آتا ✦ عیسیٰ کے قصہ ما قتلوہ و ما صلبوہ۔ کا ترجمہ پھر تم کیا کرو گے مطلب کیا بتاؤ گے نادانو اگر تم کو علم نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ اگر یہی منطق ہے کہ مقتول مرتا نہیں اس لیے مرنے کے لیے رجعت ہوگی تا کہ مرے ✦

زکریا اور یحییٰ اور ہزاروں پیغمبر جن کو آل یعقوب نے قتل کیا اُن کی رجعت

---

[۱] کنز العمال ۱۲

کا بیان تم کیا کرتے ہو۔ پس ہزاروں برس تک اب جھوٹی حدیثیں بتاؤ اور ان کو بھی رجعت میں داخل کرو ورنہ تمھاری ہی منطق سے تمھارا دعوے باطل ہو جائیگا مگر اب تمھارے لیے مشکل ہی تمھاری معتبر کتابیں چھپ چکی ہیں اور وہ علماے ربانیین کے پاس موجود ہیں ان کو دیکھ بھی چکے ہیں ان کو یاد بھی ہیں۔ اب اِن میں الحاق نہ کر سکوگے۔ ہم سے تمھارا جھوٹ اور تمھارا مکر چھپ نہیں سکتا۔

تم نے مسئلہ رجعت صرف اِس لیے بنایا ہی۔ کہ لوگوں کو فریب دو اپنا کام نکال لینے کے لیے تاکہ بھولے بھالے بے سمجھ نادان لوگ خوش ہو جائیں۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو جانے دو وہ بقول تمھارے گنہگار تھے اپنے معصوموں کو کیوں پھر دنیا میں بلا کر رسوا کرتے ہو۔ موت کا دوبارہ مزہ چکھاتے ہو مکروہات میں مبتلا کرتے ہو جس کی تکلیفیں وہ جھیل چکے۔ ہاں ایک شکل اور باقی رہتی ہی۔ کہ اپنے فقر و فاقہ و تکلیف و اذیت کا بدلہ تم دُنیا ہی میں لیلو اور سلطنت ملنے کے بعد خوب مزہ کرو تو اِس کی بات نرالی ہی مگر یاد رکھو کہ سلطنت ملنے کے بعد ابوبکر و عمر نے بھی سلطنت سے کچھ مزہ نہیں لوٹا بلکہ ہمیشہ عمر بھر زاہد رہے ✦

ہاں تم تو مثال بھی پیش کر چکے ہو۔ اگر ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے بنی فاطمہ کا حق نہیں دیا تو وہ تو جاہل تھے مگر جب تم کو خلافت مل گئی ✦ تو پھر تم نے بنی فاطمہ کا حق کب دیا تم نے بھی سلطنت پانے پر اپنی تمام اولاد کو محروم کر کے صرف بڑے بیٹے کو سلطنت دیدی ہی۔ اب بعد وفات رسول سب کے مرتد ہو جانے کے واقعہ کے متعلق بھی کچھ لکھتا ہی۔ ان کے غلط ہونے کے وجوہ چند در چند ہیں ✦

نمبر ۱۔ اسلام کی تعریف تم مقبول احمد سے سن چکے۔ پھر سنو۔ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا۔ شریعت محمدی کا پابند رہنا ✦

نمبر ۲۔ پھر خلافت کا لینا اُس میں کیونکر داخل ہو سکتا ہی۔ اور جب داخل

نہیں ہوتا تو ارتداد بھی نہیں ہو سکتا ؛

نمبر ۳- خلافت لینا داخل ہو تو ہو وہ غریب کیوں ارتداد میں داخل ہوں گے جنھوں نے خلافت حاصل نہیں کی۔ ظالم یا جابر یا غاصب کے غلبہ سے اطاعت کرلی تمام قبایل عرب مرتد ہو کر زکوٰۃ فرض شرعی کو ترک کر کے خلافت کا مقابلہ نہ کر سکے چند غریب کیا کرتے۔ حالانکہ تمام قبائل عرب شیعہ ہو گئے تھے علے نے خود ان کی مدد نہیں کی۔ اور جب تمام قبائل عرب کی مدد سے علے کچھ نہ کر سکے تو مدینہ کے خوش باش قصباتی زندگی بسر کرنے والے کیا کر سکتے ؛

نمبر ۴- من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
که با من انچه کرد آن آشنا کرد

باقر تم نے اپنے جد نامدار حیدر کرار کو بھی مرتد کہدیا۔

این کار از تو آید و مردان چنیں کنند

تم کو اگر عقل نہین تو کسی اہل عقل سے پوچھو جب بعد وفات رسول تم نے تین کے سوا سب کو مرتد بنایا تو بتاؤ کہ حسنؑ اور حسینؑ اور علےؓ بھی سب میں داخل ہوئے یا نہیں۔ مقداد۔ ابوذر۔ سلمان تم بڑے خوش قسمت تھے کہ باقر نے تم کو بچا دیا۔ مگر اے بدقسمت عمار تو اپنی بدقسمتی دیکھ باقر تجکو بھی مرتد کہتا ہی ؛

نمبر ۵- پھر باقر ذرا آنکھ کھولکر دیکھو اگر تم کو علم نہیں ہے تو تاریخ کے چند اوراق اُلٹ ڈالو۔ علے اور حسنؑ اور حسینؑ اور مقداد اور سلمان اور عمار سب نے خلفاے ثلٰثہ کی بیعت کی اس بیعت کر لینے سے تو ضرور ہی مرتد ہو گئے۔ جیسے وہ تمام غریب مرتد قرار پائے جنھوں نے خلفاے ثلٰثہ کی بیعت کی تھی۔ اب مجھے صرف عائشہ اور حفصہ کے زہر دینے کے متعلق کچھ کہنا باقی ہی۔ بتاؤ دونوں نے آدھا آدھا زہر ملایا یا ایک نے لا کر دوسرے کو دیا۔ پھر کس گھر میں پلایا گیا

اگر تم دیکھتے تھے تو ثبوت پیش کرو اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علے الکاذبین
مگر لڑکیوں کے فعل کی وجہ سے اُن کے باپوں پر کیوں لعنت جائز ہوئی مقبول احمد تم
نام کیوں نہیں لیتے رام پور بلکہ برٹش راج میں تم کو خوف نہ ہونا چاہیئے۔ امن اور
قانون کی سرکار ہے ؀

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ شاکرین علی کی شان میں اُترا۔ واقعات خصوصاً
تمھاری روایات تو اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ ہر زمانہ میں وہ روتے اور شکایت
کرتے رہے۔ کسی بھائی کی قبر پر جاکر ایسی آیت پڑھتے جس کا تعلق بھی نہیں تھا۔ جو بیٹے
کی خفگی اور ڈانٹ پر معذرتاً ہارون نے جو کہا تھا وہی کہہ یا کھیں تاؤ کہ اس سینے
سے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے یا نہیں کہ علی قرآن نہیں سمجھتے تھے ورنہ ایسی آیت نہ
پڑھتے۔ ہمارے رسول کریم کی سب سے زیادہ پیاری بیٹی فاطمہ کو گدھے پر سوار
کرا کے مہاجرین اور انصار کے دروازوں پر لے جاتے تھے اور نصرت اور
یاوری کی درخواست کرتے تھے کہ خلافت ابوبکر سے دلادو۔ ہماری مدد کرو۔ ہم
تمھاری خاطر سے مان لیں کہ اتمام حجت کیلیے وہ ایسا کرتے تھے ؀
مگر شکر ابھی نہیں شکر کا مرتبہ تو بہت بلند ہے۔ صبر کے بھی خلاف تھا ؀
ہم سے سنو۔ ہمارا حکم عام ہے۔ ہمارا انعام عام ہے۔ قیامت تک کے تمام شکر کرنے
والے اس میں داخل ہونگے چاہے زید ہو یا بکر۔ یا عمر الحمد للہ رب العالمین ؀
مسلمانو۔ اگر اچھی طرح ہماری تفسیر کو سمجھنا چاہتے ہو تو پورا رکوع یا اس کا
ترجمہ پڑھ ڈالو تم کو یقین آجائے گا ؀

اے آل رسول۔ علماء ربانیین اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت لکھتے ہیں
کہ شیطان یا کسی اور دشمن نے جب لڑائی بگڑی تو یہ مشہور کر دیا کہ رسول اللہ صلعم
مارے گئے۔ بدحواس پہلے ہی سے ہو رہے تھے سب دین و دنیا کے افسر اور بادشاہ

کے مارے جانے کی خبر سنی تو اور بھی پریشان ہوگئے تم انکو جھوٹا کہتے ہو تم اُن کو جاہل کہتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ وہ لوگ جاہلوں، فاسقوں، غاصبوں، ظالموں، منافقوں سے روایت کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ اور خدا سے سچا کون۔ قرآن کا معجزہ دیکھو ہمارے اعجاز پر غور کرو ٭

علی کے اصول پر نظر ڈالو۔ صادق کی تقریر یاد کرو کہ کس طرح ربط تفسیر اور قرآن کا ظاہر ہوتا ہے۔ یعنے محمد سے پہلے بھی پیغمبر لوگ مرے یا قتل ہوے پھر تم نے محمد کے قتل ہونے کا کیوں لحاظ کیا تم کو ہمارے کام سے کام تھا۔ کہیں محمد مرے یا قتل ہوے تو کیا تم اپنے پائوں کے پیچھے پلٹ جاؤ گے ٭

اے آل رسول شرماؤ۔ اور رحم سے ڈرو علماے اہلسنت کا ایسا مضبوط و مربوط کلام تو جھوٹا۔ اور تمہارا ایسا جھوٹ غیر مربوط بے تُک بیان سچ فلعنت اللہ علی الکاذبین

اے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ان کافر لوگوں کے برخلاف ہماری مدد کر۔ ۱۲ ٭

جزو چہارم سورہ آل عمران ترجمہ مقبول احمد صنا۔ و حاشیہ۔ نمبر ا و ۲ و ۳ ٭

ترجمہ۔ یقیناً تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دو گروہوں کی مقابلہ ہوا تھا۔ سواے اس کے نہیں کہ شیطان نے بوجہ اُن کے بعض افعال کے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے ہو اور اللہ نے اُن کے قصور سے درگزر کی بےشک خدا تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے ۱۲ ٭

اقول ناظرین ترجمہ مقبول احمد آپ کے سامنے ہے۔ حاشیہ نمبر ا کے ملاحظہ سے آپکو معلوم ہوگا کہ یہ احد کا واقعہ ہے۔ اللہ پاک نے جو لفظ آدم و حوا کے گناہ میں استعمال فرمایا تھا فَاَزَلَّهُمَا۔ یہاں بھی وہی لفظ ہے اس سے صحابہ کی شان دیکھئے حاشیہ نمبر ۳ میں مقبول احمد کا جھوٹ بولنا اور تحریف قرآن دیکھو۔ یہ جاہل ترجمہ

کرتا ہی - کہ اللہ نے اُن کے قصور سے درگزر کی - عفا کا ترجمہ سیدھا سیدھا یہ تھا کہ اللہ نے معاف کر دیا - مگر حاشیہ پر اپنے ترجمہ کے خلاف اللہ کے قرآن کے خلاف یہ جاہل کہتا ہی کہ جو لوگ احد کے بھگوڑوں کی معافی اِس آیت میں پڑھکر خوش ہوتے ہیں - وہ اِس نکتہ کو خوب غور سے دیکھ لیں کہ خدا نے غفور رحیم نہیں فرمایا بلکہ غفور حلیم فرمایا کہ ان کو بندر اور سور نہیں بنا دیا ؛

جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام سے نالائق عیسائیوں کے قول کی باز پرس خدا نے کی کہ اے عیسے کیا تو نے کہدیا تھا کہ ہم کو اور ہماری ماں کو خدا سمجھو - اسی طرح نالائق اور جاہل آل رسول سے مواخذہ ہی کہ اے جاہلو کیا تم نے مقبول احمد کو یا اپنے شیعوں کو یہ سکھلایا ہی اور اگر سکھلایا ہی تو کیا ہم نے اپنے پیغمبر کو بتایا تھا اگر تم سچے ہو تو برہان پیش کر دو کیا ہمارا پیغمبر نے تم کو بتایا تھا کہ عفا کے معنے معاف کرنے کے نہیں - اور اگر تم جھوٹے ہو - فلعنت اللہ علے الکاذبین ؛

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ رحیم ہوتا تو آخرت میں مغفرت مراد ہوتی - حلیم کا مطلب یہ ہی دنیا میں بندر اور سور نہیں بنائے گئے ؛

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ سارا قرآن ہماری شان میں اُترا - پھر یہ آیت تمھاری شان میں کیوں نہیں ہے - اگر حلیم سے مراد یہی ہو کہ ہماری مار سخت ہی - تو اب جہاں جہاں ہم حلیم فرمائیں وہاں سمجھو کہ تم پر ہماری مار سخت ہی ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۱ و حاشیہ نمبر ا - ترجمہ - اور اگر تم راہ خدا میں قتل کیے گئے یا اپنی موت سے مرگئے - تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں اُن سب سے خدا کی رحمت اور مغفرت بہت ہی بہتر ہی

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - ناظرین سورہ فاتحہ کی تفسیر میں تم دیکھ آئے ہو کہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ بنی اسرائیل کے قصوں میں تم دیکھ آئے ہو

کہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ کس طرح آل رسول بقول

خود اور بقول اپنے شیعوں کے قرار پاتے ہیں۔ سنو یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اور نصاریٰ عیسیٰ کو۔ اللہ کہنے کی جرأت کسی میں بھی نہ تھی آل رسول کی جرأت دیکھو۔ معانی الاخبار اور تفسیر عیاشی میں باقر فرماتے ہیں کہ سبیل اللہ سے مراد علی اور ائمہ اولاد علی ہیں شیعو غور کرو اور ڈرو اور شرماؤ کہ ائمہ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی قرآن سے ثابت ہوتے ہیں۔ جاہل مقبول احمد اس آیت میں قتل اور موت بمعنے واحد آیا ہے یا نہیں۔ اور اس آیت کا سیاق و سباق اہل احد سے متعلق ہے یا نہیں۔ اور اس آیت سے مسئلہ رجعت ثابت ہوتا ہے یا نہیں اب ہزار ہا جھوٹی حدیثیں بناؤ۔ اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ہے۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۱۔ فَاعْفُ عَنْهُم۔ الخ و حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ پس اب بھی تم اُن سے درگزر کرو۔ اور ان کے لیے دعا سے مغفرت کرو اور اُن سے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو ۱۲۔

اے آل رسول کچھ سمجھے کہ اس آیت میں مخاطب کون ہے۔ اور مشارالیہم کون ہیں؟ اے آل رسول کہدو کہ اس آیت سے ہم مراد ہیں۔ اگر تم کو کچھ ڈر اور شرم نہ ہو۔

اے جاہلو سنو ہم نے یہ حکم اپنے پیغمبر رسول کریم صلعم کو دیا۔ اور اے جاہلو اس ضمیر جمع غائب سے نامور اصحاب رسول کریم صلعم مراد ہیں۔ اگر تم کو عقل اور ایمان ہو تو سمجھو گے۔

مگر اب تم سے ہمارا سوال یہ ہے کہ رسول نے ہمارے حکم کی تعمیل کی یا نہیں سعل ہمارا تابعدار ہے یا نافرمان رسول نے اُن کو معاف کیا اُن سے درگزر کیا یا نہیں۔ اگر معاف کیا درگزر کر دیا تو بتاؤ اب تمہارا رسول کی نافرمانی اور رسولؐ کی مخالفت سے کیا حشر کیا جائے۔

اور اگر نہیں معاف کیا۔ ورگز نہیں کیا تو رسول ہمارا نافرمان ہوا یا نہیں ڈرو
اور شرماؤ رسول نے ان کے لیے مغفرت مانگی یا نہیں۔ نہیں مانگی تو رسول نے ہمارے
نافرمانی کی یا نہیں مغفرت مانگی تو ہم نے معاف کیا یا نہیں۔ نہیں معاف کیا تو بتاؤ
ہمارا فعل عبث ہوا یا نہیں۔ ہم ہی نے حکم دیا کہ مغفرت مانگو اور جب ہمارے حکم سے
مغفرت مانگی گئی تو ہم نے معاف نہیں کیا۔ اگر تم سچ کہتے ہو تو دلیل پیش کرو۔ اور اگر
جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ٭

پھر بتاؤ کہ کیا اگر ہم معاف کرنا چاہیں تو تم ہمارے اتالیق ہو جو روک دوگے ہمارے
ساتھ شریک فی الملک ہو کہ ہم کو باز رکھو گے ٭

اے جاہلو بتاؤ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ لیا یا نہیں۔
نہیں لیا۔ تو ہماری نافرمانی کی یا نہیں ٭

علی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی تنہا رائے پر قائم رہے گا وہ ہلاک ہوگا ص۱۱۱ حاشیہ ۲
حالانکہ جب اصحاب رسول نے ان سے کہا تھا کہ تم سیرت شیخین پر عمل کروگے تو کہا
کہ نہیں ہم اپنی رائے پر عمل کریں گے۔ معاویہ کے بارہ میں جب نامور بھائی عبداللہ
ابن عباس نے مشورہ دیا تو فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ تلوار کا مزہ نہ چکھے گا میں
نہ مانونگا اپنی تمام اولاد کو محروم کرکے جس میں حسین مظلوم اور عباس شیردل بھی تھا۔
صرف بڑے بیٹے کو بغیر مشورہ اہل حجاز مکہ و مدینہ بادشاہ و خلیفہ بنا دیا۔
بتاؤ کہ اپنی رائے پر عمل کرنا ہے یا نہیں۔ بتاؤ کہ پھر بقول خود ہلاک ہونا ہی
یا نہیں ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۲۔ معہ حاشیہ نمبر ۱۔ آیہ ومن یغلل ۱۲ ٭

ترجمہ اور جو شخص کوئی چیز خفیہ اڑائے گا۔ تو قیامت کے دن اسے
ظاہر کرنی پڑے گی ٭

اقول یہ آیت اور اس کا ترجمہ و حاشیہ تمھارے سامنے ہے۔ مگر یہ آیت آل رسول کی شان میں کس طرح داخل ہوتی ہے خود بقول ان کے سنو۔ جب اصحاب رسول نے ہر جگہ سے قرآن جمع کرنا چاہا تو علی نے کہا کہ مت داخل کرو۔ اور یہی آیت پڑھی۔ ترجمہ تفسیر حاشیہ سب دیکھو پھر علی کو اس آیت کا پڑھنا دیکھو۔

پھر سوچو کہ کیا بے محل قرآن کا استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قرآن سمجھتے ہی نہ تھے ۱۲۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۲ و حاشیہ نمبر ۳ و ۴۔

ترجمہ کیا وہ شخص جو خوشنودی خدا کا تابع ہو۔ اسکے مانند ہو جائیگا۔ جو ہر پھر کر خدا کے غضب میں گرفتار رہا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوا اور وہ بہت ہی بری بازگشت ہے۔

اقول اے آل رسول تم کہتے ہو کہ جزو اول سے تم مراد ہو اور جزو ثانی سے جو علی اور ایمہ کے حقوق کے منکر ہیں۔ اے کوتاہ نظر۔ کم بین۔ خود غرض اگر ایسا ہو تو بجائے رب العالمین کے ہم کو صرف رب الشیعہ یا رب آل محمد کہو۔ اے نالائق قیامت تک جو لوگ اس آیت کے مصداق ہوں پھر ہم کس پیغمبر کو بھیجیں کس کتاب کو نازل کریں جس میں ان کا بیان ہو۔ حالانکہ یہ کتاب قیامت تک حجت ہے۔ حقوق کا کب تک دعویٰ کرتے رہو گے علی کے زمانہ خلافت میں جو حقوق تم کو ملے اس کا مزہ یاد کرو۔ اور ہماری ہی دستور اور نشانیاں ہیں نعمتوں کا مقابلہ خلفائے ثلثہ کی نعمتوں سے کرو اگر تم نہیں جانتے تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۱۷

آیہ لقد من اللہ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۲۔

ترجمہ۔ بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا۔ جبکہ ایک رسول انھیں میں سے مبعوث کر دیا۔ جو اُن پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کو ظاہراً و باطناً پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے بیشک

اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے ۱۲ ؀

اقول ناظرین قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول کچھ زہر اُگل سکے نہ مقبول نے حاشیہ چڑھایا۔ اِس چشم پوشی نظر اندازی۔ سکوت کی وجہ مجھسے اور صرف مجھسے سنو۔ اِس آیت سے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کل دعاوی آل رسول یا شیعوں کے باطل ہوگئے اسی وجہ سے ظالموں کو کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ سنو اور نہایت غور سے سنو سلے آل رسول مومنین میں تم داخل ہو یا نہیں۔ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اے آل رسول مومنین میں تمام اصحاب رسول داخل ہیں یا نہیں اور بقول تمھارے تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری یا نہیں۔ اگر جواب دو۔ کہ ہماری شان میں نہیں اُتری الحمد للہ ہم اُس میں داخل نہیں۔ تو قصہ پاک ہے۔ ایمان بھی رخصت اب جو چاہو سو کہو۔ اگر کہو کہ یہ ہماری شان میں اُتری اور ہم اس میں داخل ہیں۔ تو دعوائے عظمت و معصومیت باطل اللہ تو فرماتا ہے کہ بے شک اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے

اگر کہو کہ مومنین میں اصحاب رسول داخل نہیں نہ اُن کی شان میں یہ آیت اُتری تو پھر تم ہی بتاؤ کہ کون مراد ہو سکتے ہیں۔ جن پر رسول کریم صلعم خدا کی آیتیں پڑھتے تھے۔ اور اُن کو ظاہراً و باطناً پاک کرتے ہیں اور اُنکو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اے جاہل اور ناشناس قوم بیحیائی سے کہدے کہ اس سے تمام کفار قریش مراد ہیں جو ہمارے رسول سے لڑتے تھے دشمن تھے تو پھر دیکھو کہ ہمارا فعل عبث ہوا یا نہیں اور خاک بدہنت ہم خود عبث ہوئے یا نہیں۔

ہاں تم یہ بھی جواب دے سکتے ہو کہ جو آیت ہمارے دشمنوں کی شان میں اُتری وہ بھی فی الحقیقت گویا ہماری شان میں اتری مگر سکو تم کیا کروگے کہ نہ تم اِس آیت کو محرف کہتے ہو نہ یہ کہتے ہو کہ دشمنوں نے اپنے لیے اپنی طرف سے خود یہ آیت بنا کر اپنی بیاض اور مجموعہ میں داخل کر لیا ؀

اے جاہلو۔ سمجھو اس کہنے میں تم پر مشکل پڑ جاے گی کہ تم جس کو جاہل گمراہ ظالم غاصب منافق کہتے ہو۔ وہ مثل ہمارے قرآن کی عبارت لکھ سکتے ہیں بنا سکتے ہیں۔ لا سکتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ اور ہماری سچائی کہ اس قرآن کا مثل لاؤ۔ باطل ہوا جاتا ہے۔ دیکھو یہ ہمارے قرآن کے مثل ہے یا نہیں۔ فلعنت اللہ علی الکافرین ؛

پھر تم اپنے کو دیکھو باوجود بڑے بڑے دعاوی ہمہ دانی واستادی جبریل تم ایسی عبارت بنانے سے قاصر ہو۔ پھر بتاؤ کہ تم اُن سے کیونکر افضل ہو سکتے ہو۔ اور اگر کہو کہ بے شک اصحاب رسول مومنین میں داخل ہیں اور یہ آیت انھیں کی شان میں اتری تو جھگڑا ختم ہے مگر مشکل تم پر یہ آپڑے گی کہ اللہ تو ان کو مومن فرماتا ہے۔ اور تم اللہ کی مخالفت میں اُن پر خود لعنت بھیجتے ہو۔ لعنت بھیجنے کا حکم دیتے ہو۔ ستے تبرا کرتے ہو پھر بتاؤ کہ تمھارا حشر کیا کریں۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہیں ؛

اور اگر مومنین میں سے داخل ہونے کے بعد خارج ہونا بیان کرو۔ تب غور کرو کہ ایمان کہتے کس کو ہیں۔ ایمان نام ہے تصدیق بالقلب کا اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا ؛

پھر اس میں بھی ایمان معتبر ہے خاتمہ پر ممکن ہے کہ عمر بھر کوئی کافر رہے اور مرے ایمان پر۔ یا عمر بھر مومن رہے اور مرے کفر پر۔ اب بتاؤ کہ عین روح قبض ہوتے وقت اُن لوگوں کا قلب اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر مطمئن تھا یا نہیں۔ اور تم کو اس کی خبر ہے۔ تم کو اس کا علم ہے۔ تم وہاں اس وقت موجود تھے تم کو علم ماکان ومایکون گذشتہ وآیندہ ہے۔ یا ہم نے تم کو بتایا یا ہمارے رسول نے تم کو بتایا۔ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو سب سے بڑی دلیل قرآن ہے۔ اس میں دکھلاؤ۔ قایم کے پاس جو قرآن ہے اس میں دکھلاؤ اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ؛

اور جب یہی معیار ایمان ٹھہرا تو اپنے ایمان کے ثبوت میں شہادت میں کس کو پیش کرو گے؟

اور جب خود اس طرح اپنا ایمان ثابت نہیں کر سکتے تو دوسروں کے ایمان پر کیونکر حملہ کر سکتے ہو۔ جو شخص خود شیشہ کے مکان میں بیٹھا ہو اس کو نہ چاہیئے کہ دوسروں کے مکان پر ڈھیلا پھینکے۔ اب قرآن کی تفسیر سنو۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ کہ بیشک یہ اللہ کا احسان ہے کہ مسلمانوں میں ایک پیغمبر خود انھیں کی قوم سے مبعوث فرمایا۔ نبی بنا کر بھیجا نبی کی حالت دیکھو کہ وہ اللہ کی آیات قرآنی کو پڑھکر سناتا ہے اور ان کو ظاہرًا اور باطنًا پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر انکا حال بتاتا ہے کہ پیغمبر کے بھیجنے سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم کا اثر دیکھو خلفائے ثلثہ کی سیرت و خصلت اور تمام اخلاق زندگی پر نظر ڈالو تم کو معلوم ہوگا کہ سب پیغمبر کے رنگ میں رنگے ہوے ہیں۔ ہماری شہادت سے تم کو کیا فائدہ ہمارا نام مت لو۔ ہمارے علم کی تم کو کیا خبر۔ تم دنیا میں دیکھو باطن کی پاکی تو اس سے ظاہر ہے کہ تمام مسلمان اُن کو اچھا کہتے ہیں تمام دُنیا ان کو اچھا کہتی ہے۔ رسول اچھا کہتا ہے ہم اچھا کہتے ہیں۔ اور ظاہر کی پاکی دیکھو کہ شیعہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ لوگ دُنیا میں زاہد اور نکوکار پرہیزگار تھے۔ دُنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم کا یہی اثر تھا کہ ۲۴ برس میں تمام دُنیا میں اسلام پھیل گیا۔

اور ایک جاہل نا تربیت یافتہ گروہ نے تمام دُنیا میں تہذیب و شائستگی پھیلا دی نیکی اور نیکوکاری کی وہ زندہ تصویر دُنیا کے سامنے پیش کی کہ صرف اسلام کی خوبیاں دیکھکر لوگ مسلمان ہو گئے فاتح قوم کا اپنے مفتوح قوم سے ایسا عمدہ برتاؤ کرنا صرف اس آیت کا نتیجہ تھا۔ کہ پیغمبر نے اُن کو ظاہرًا و باطنًا پاک کر دیا تھا۔ اور ان کو کتاب (قرآن) و حکمت (حدیث) کی تعلیم دی تھی اگرچہ اُن کو دُنیا کے تمام

دوسرے علوم سے خبر نہ تھی - اے .... قوم تو ہم کو جھٹلاتی ہے - ہمارے قرآن کو جھٹلاتی ہے - تجکو نہ ہمارا خوف ہے - نہ دُنیا کی شرم - تو اس کے جواب میں کہتی ہے کہ عثمان کی جورو - عمر کا غلام مسلمان نہیں ہوئے ؛

اسی قرآن فہمی اور قرآن دانی پر تم کو ہمہ دانی کا دعویٰ ہے - ڈرو اور شرماؤ - اگر تم کو عربی نہیں آتی عربیت سے واسطہ نہیں تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو - اور اگر کوئی آیت تمہارے اور اس کے حمائد دست بروسے بچ گئی ہے ختم اللہ علی قلوبہم وعلیٰ ابصارہم غشاوہ

یہدی ویضل - انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء - احمقو غور کرو - ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا تو رسول نے کیا کر لیا علی نے کیا کر لیا -

پھر اُن پر کیا الزام - اے نابکار قوم احسان کا بدلہ ہے احسان - جیسی عزت جیسی دولت جیسا اطمینان تم کو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں حاصل تھا پھر اس کی شکایت ناشکری نہیں تو اور کیا ہے ؛

حالانکہ ہم کہہ چکے ہیں ولئن کفرتم ان عذابی لشدید ۱۲ ؛

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۸ - آیہ وما کان اللہ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۵ ؛

ترجمہ اور خدا کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تم کو غیب کی باتوں سے آگاہ کر دے - لیکن خدائے تعالےٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس بات کے لیے منتخب کر لیتا ہے - پس تم اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ - اگر تم ایمان لاؤگے اور پرہیزگاری برتوگے تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا ۱۲ ؛

اقول مقبول احمد تم تو - من وما میں بھی تمیز نہیں رکھتے - تم کیا کرو جب تمہارے اُستاد ہی تمیز نہ کرتے ہوں - ایسے ہی نالائق شاگردوں سے اُستاد پر گالی پڑتی ہے ۱۲ ؛

دو کروڑ شیعوں کے پشت پنا ہو شیعوں کو چھوڑ دو اگر غیرت ہی تو اماموں کی خبر لو۔ انکا علم غیب اُنکا علم گذشتہ و آئیندہ ان کی عظمت یہاں تک کہ ان کا ایمان قرآن سے باطل ہو رہا ہی۔ انھیں آیات سے جواب دو۔ تم جس طرح معانی ٹھوستے ہو اگر ایسی تفسیر ہم جائز کر دیں تو ہزار اونٹ بھی اس تفسیر کو نہ اُٹھا سکیں۔ مقبول احمد تم نے اس بات کے لیے کس لفظ قرآن کا ترجمہ کیا ہی۔ ہم سے تمھاری چالاکی چھپ نہیں سکتی ہمارے سامنے تمھارا مکر نہیں چل سکتا۔ واللہ خیر الماکرین۔ تو نے اس جملہ کو اس خباثت سے لکھا ہی جس خباثت سے بنی اسرائیل آل یعقوب اپنی کتاب کو ظاہر کرتے تھے۔ یعنے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے اپنا مطلب نکالنے کے لیے تو ایسا کرتا ہی۔ تم سب ایسا کرتے ہو۔ تم نے سمجھ لیا کہ اس آیت سے علم ما کان و ما یکون کا دعویٰ باطل ہوتا ہی۔ تو تو نے۔ اس بات کے لئے لکھدیا۔ تاکہ جاہل سمجھ جائیں کہ علم غیب جس کو چاہتا ہی دیدیتا ہی۔ اور پھر کہدو کہ ہم کو اللہ نے چاہا اور منتخب کر لیا۔ اور علم غیب دیدیا فلعنت اللہ علی الکاذبین ؂

اے جاہلو غور کرو۔ ہمارا معجزہ دیکھو ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے اوپر نہ آل رسول ہی نے حملہ کیا نہ مقبول احمد نے کوئی حاشیہ چڑھایا۔ ترجمہ بیں جیسی تحریف کی ہو وہ تمھارے سامنے ہے تفسیر اس کی صرف اس قدر ہی کہ اللہ پاک دوسروں سے علم غیب کو باطل قرار دیتا ہی اور اس طرح فرماتا ہی۔ کہ خدا کی یہ شان نہیں ہی کہ وہ تم کو غیب کی باتوں سے آگاہ کر دے۔ پھر اپنی عام عادت و علم قدرت کے مطابق فرماتا ہی کہ اور رسول سے جو تم کبھی کبھی علم غیب کی باتیں سنتے ہو۔ یہ ہمارا انتخاب ہی۔ ہلدی کی ایک گرہ بیچنے سے چوہا پنساری نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہزار باتیں معلوم ہونے سے کوئی رسول عالم الغیب نہیں ہو جاتا۔ پھر اس کے بعد کمال بلاغت سے فرماتے ہیں کہ اب اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی وحدانیت کا اور حی و قیوم دانا

وبیناقادر و توانا مانکر اور رسول کی رسالت اور برگزیدگی پر۔ اور یہ کہ اس کو مطلق علم گذشتہ و آیندہ کا نہیں ہوتا ٭

پھر فرماتے ہیں اور اگر تم ایمان لاوگے اور پرہیزگاری برتوگے۔ پرہیزگاری عام ہے۔ یہاں خصوصیت سے یہ پرہیزگاری داخل ہے کہ دوسروں میں علم غیب کا یقین نہ کرو۔ اللہ سے ڈروگے ڈرتے رہوگے تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا ۱۲ ٭

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۹-

آیہ کُلُّ نفس۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۱۱۷ وحاشیہ نمبر ۲ ٭

ترجمہ۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور قیامت کے دن تم کو تمھارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے ٭

پس جو شخص آتش جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ وہ تو یقیناً کامیاب ہوگیا۔ اور یہ زندگانی دُنیا تو صرف دھوکے کی ٹٹی ہے ۱۲ ٭

تفسیر۔ اے آل رسول تم ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہ آیت تمھارے حملہ سے بھی بچ گئی اور مقبول احمد کے حاشیہ سے بھی ٭

اے آل رسول اپنی جہالت دیکھو۔ کیا تم کو قرآن کا اتنا بھی علم نہیں کہ تم اس کا مطلب سمجھ سکتے۔ بے شک تم نے نہیں سمجھا۔ سمجھتے تو تغیر کتر بیونت کے کب رہتے سنو اور غور کرو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ٭

اس آیت سے مسئلہ رجعت باطل ہوتا ہے۔ جھوٹا قرار پاتا ہے۔ اگر تم کو علم ہے تو سمجھو نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھو سنو دنیا میں قصاص ہوجانے سزا پاجانے کے بعد پھر آخرت میں اس کے بابت عذاب نہیں ہوتا۔ ورنہ عدل نہ رہے گا پس فرماتے ہیں کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ موت کے بعد قیامت کے دن تم کو تمھارے اجر پورے پورے دے جاینگے۔ سمجھو کہ اجر میں عذاب ثواب سزا۔ جزا۔ دونوں داخل ہیں مسئلہ رجعت کی تردید و تکذیب کرتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے۔

کہ تم کہتے ہو کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور تمامی اصحاب رسول کو قایم مہدی اپنے معجزہ سے زندہ کرکے انواع واقسام کے عذاب دینگے قید کرینگے پھر قتل کردینگے قتل و سُولی سے بقول تمھارے آدمی مرتا نہیں[1]- اس لیے ضرور ہوا کہ تمھارے قتل کرنے کے بعد بھی پھر وہ زندہ ہوں اور اپنی موت پہ آپ مریں۔ مگر تم ایسا کہتے نہیں۔ اب تک ایسا کہا نہیں مطلب یہ ہو کہ اب پھر قیامت تک جھوٹی حدیثیں بناو۔ اگر بنا سکو مگر دشواری یہ ہو کہ کتب معتبرہ چھپ چکے ہیں علمائے ربانیین کے ہاتھ میں ہیں وہ اس کو دیکھ اور سمجھ چکے ہیں اب تم اس میں الحاق نہیں کرسکتے۔ پھر آل رسول کی تعلیم یوں شروع کرتے ہیں کہ اِس جھوٹ اور افترا اور بکواس سے کیا فائدہ۔ اِس زندہ کرنے اور مارنے سے کیا حاصل۔ ہمارا تو قطعی فیصلہ یہ ہو کہ بس جو شخص آتش جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہوگیا۔ یہان سوچو اور غور کرو۔ ہم نے کوئی فہرست تم کو دیدی کہ فلان فلان جہنم میں جائیں گے۔ فلان جہنم سے نہ بچایا جائے گا۔ فلان فلان جنت میں جائیں گے۔ ہمارے پیغمبر نے دس آدمیوں کے نام بتائے کہ وہ جنتی ہیں مگر تم ان کو اور ان راویوں کو جھوٹا کہتے ہو۔ جھوٹ اور سچ کا فیصلہ تو قیامت کے روز ہم کریں گے جو فیصلہ کا دن مقرر ہو۔ اور اسی دن کا فیصلہ معتبر ہو۔ ہان بقول تمھارے یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا تمھارے دشمنوں کی شان میں اور کیوں نہیں ہر آیت بلکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ اگر یہ دعوی تمھارا سچ ہو تب تو مطلب نکلتا ہو کہ اللہ پاک کو یہ منظور ہو کہ خلفائے ثلثہ جنکے ایمان اور اعمال صالحہ میں کوئی شبہہ نہیں ہو۔ تقویٰ اور پرہیزگاری میں اُن کی شک نہیں ہو صرف خلافت لی تھی اور نیک نیتی سے لی تھی اسلام اور مسلمانوں کی خیرخواہی سے لی تھی مگر چونکہ وہ علی کا حق دنیاوی تھا اس کے لیئے ضرور ہو کہ وہ دُنیا ہی میں قصاص دیکر پاک ہوجائیں اور پھر قیامت میں ہمارے فیصلہ عام کے مطابق لبتہ جو شخص آتش جہنم سے بچا لیا گیا

[1] حاشیہ ... صفحہ ...

اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہو گیا۔ بس اَب تم چاہے لعنت کرو چاہے عذاب دو چاہے قید کرو چاہے سولی وہ کامیاب ہونگے۔ پھر آل رسول سے فرماتے ہیں کہ یہ دُنیا اور یہ زندگانی دُنیا تو صرف دھوکے کی ٹٹی ہے ۱۲ ٭

جزو چہارم سُورۂ آل عمران

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۸ آیہ وَلِلّٰہِ ٭

ترجمہ۔ اور کل آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لیے ہے اور اللہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ ٭

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا ۱۲ ٭

آل رسول جو مشیت کے منکر ہیں۔ اللہ کی قضا و قدر پر راضی نہیں رہتے شکایت بیجا کیا کرتے ہیں۔ ظالم و غاصب کہا کرتے ہیں وہ سمجھیں کہ کل آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا کے لیے ہے جس میں علی و ائمہ شریک نہیں۔ حصہ دار نہیں۔ حق دار نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اُس نے ابو بکر و عمرؓ و عثمانؓ کو خلافت دی تو اپنی قدرت سے علیؓ کو محروم کیا تو اپنی قدرت سے۔ اے جاہلو ہماری قدرت کا مشیت کا کب تک انکار کروگے۔ کیا جو کچھ ہوا وہ اِس کی قدرت اور مشیت کے بغیر ہوا اور اللہ کی مشیت و قدرت کا منکر کافر ہوتا ہے ٭

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۸ ٭

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تیری ذات پاک ہے پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچالے ۱۲ ٭

اِس آیت سے آل رسول کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً تعلیم فرماتے ہیں کہ جب زمین سے آسمان تک اللہ نے کسی چیز کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت میں وہ کیوں فضول کرتا فضولی بنتا پھر کہلاتے ہیں کہ اے اللہ

تیری ذات پاک ہی پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچا لے ۱۲ +

جزو چہارم سورۂ نساء | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲۱ - آیہ "و آتوا الیتمیٰ" ۱۲ +
اور یتیموں کو اُن کے مال دیدو - اور بُرے کو اچھے
سے نہ بدلو - اور اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کے مال نہ کھا جاؤ بلا شک بڑا گناہ ہے[۱]

تفسیر | آیت کا معجزہ دیکھو کہ اس پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا
آل رسول کی تعلیم میں سارا قرآن ہے انھیں کی شان میں سارا قرآن اترا ہے
اس لیے پوچھتے ہیں کہ اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری یا نہیں +

سنو ہمارے رسول کریم کی پیاری بیٹی فاطمہؓ تھی - یتیم بھی تھی - اُس کے باپ کا مال تھا اے علیؓ اس میں تمھارا حصہ نہ تھا - اگر ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے یتیم فاطمہؓ کا حق نہیں دیا تو وہ تو بقول تمھارے ظالم تھے - کافر تھے - غاصب تھے - منافق تھے - مگر جب تم کو ہم نے خلافت دی - تو تم نے یتیم فاطمہؓ کا حق اُس کے یتیم لڑکوں یتیم لڑکیوں کو کب دیا - تمام شیعوں سے پوچھا جاتا ہے - آخر زینب و کلثوم و حسنؓ و حسینؓ مظلوم غریب و محروم فاطمہؓ کے یتیم تھے خلافت ملنے پر - قدرت پانے پر وہ علیؓ نے کیوں نہیں دیا - دیا تو ثابت کرو - اب قیامت تک جھوٹی حدیثیں بناؤ - اگر بنا سکتے ہو - کتنے سہام پر تقسیم کیا تھا - اور کتنا کتنا ایک ایک وارث کو دیا تھا - نہیں دیا تو نافرمان ہوئے یا نہیں قرآن کی مخالفت کی یا نہیں +

احمقو یہ جواب دیدو کہ اب ضرورت تقسیم نہیں رہی کیونکہ گھر میں دولت آگئی مگر اس سے تو خلفائے ثلٰثہ کی افضلیت ثابت ہوئی جاتی ہے کہ وہ خلافت میں ایسے اچھے تھے اچھا حسن و حسین و زینب و کلثوم کو نہیں دیا تو ساری دولت تمھارے گھر میں تھی اور اسکا کوئی انتظام حسب سیرت شیخین نہیں تھا - جانے دو - عباس یا آل عباس کا حق جو

[۱] دیکھو مقدمہ صفحہ ۱۲ مثلاً ۱ اور صفحہ ۱۳ مثلاً ۲۶ +

غصب ہوا تھا۔ اس کو تم نے کس قدر حصہ دیا۔ دیا تو کب نہیں دیا تو نافرمان ہوئے یا نہیں
جاہلو سنو۔ فاطمہ کا نصف تھا اور باقی نصف آل عباس کا۔ پھر قرآن کا معجزہ
دیکھو آگے چلکر فرماتے ہیں اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کے مال کو نہ کھا جاؤ جب تقسیم ہی
نہیں کیا تو علی نے انکا مال ملا کر کھایا یا نہیں۔ اور اس میں نافرمانی ہوئی یا نہیں عصمت
کے معانی بنایا کرو۔ یہ تو ایسا گناہ ہو کہ جس کو حق العباد بھی کہتے ہیں۔ اور آل عباس کے
ساتھ جیسی بُرائی آخر میں تم نے کی اُس کے لحاظ سے تو تم کو امید ہی نہ رکھنا چاہیے کہ وہ
معاف کرے گا۔ اس کے بعد اپنی عادت کے مطابق اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ بلاشک
یہ بڑا گناہ ہے ۱۲ ÷

جزو چہارم سورہ نساء

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۱۔ مقبول کا ضمیمہ بھی دیکھو ÷
ترجمہ۔ اے لوگو تم اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے
تم کو ایک متنفس سے پیدا کیا ۱۲ ÷
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہ آیت آل رسول کی تحریف سے بچ گئی اور مقبول احمد کے حملہ
سے بھی۔ اِس آیت سے آل رسول کی تعلیم دین فرماتا ہو کہ تم کب تک غرور نسب
بنی اسرائیل کی طرح کرتے رہو گے نسب کا غرور لغو محض ہو۔ ہم نے تو تم سب آدمیوں
کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اب بھی غرور کرنا خدا سے لڑنا ہے یا نہیں۔ آل رسول میں سے
تلاش کرو کہ اِس غرور میں کتنے مبتلا ہیں اور پھر اُن کو معصوم کہو۔ باوجودیکہ وہ قرآن
کی مخالفت کرتے رہے ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۲۔ آیہ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى الخ و حاشیہ نمبر ۵ ÷
ترجمہ مقبول ملخصًا۔ پھر اگر یتیموں میں کافی سمجھ دیکھو تو ان کے مال اُنکے حوالہ کر دو
پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرو تو اس پر گواہ بھی کر لو۔ اور خدا حساب لینے کے
لیے کافی ہے ۱۲ ÷

تفسیر | اِس آیت میں اللہ پاک اَبُوبکرؓ و عُمرؓ و عثمانؓ کی برأت فرماتا ہی۔ اگر حسنین و زینبؓ و کلثوم کا مال اُنھون نے ان کو نہیں دیا تو اس آیت کی تعمیل حکم میں نہیں دیا۔ یا حیلہ شرعی سے محفوظ رہے۔ ابوبکر و عمر کے زمانہ خلافت میں یہ تیتیم معصوم بچے نابالغ تھے عثمان نے سفیہ سمجھکر روکا رشد نہ پاکر نہیں دیا۔ مگر علی کی خلافت میں تو ان کی عمر ۳۵ اور ۴۰ برس کے درمیان تھی پس علی کی برأت کے لیے کوئی عذر و حیلہ شرعی بھی باقی نہیں رہتا اور اگر کہو کہ علی نے انکا حق ان کو دیا تھا تو اللہ فرماتا ہی کہ مال دیتے وقت اس پر گواہ بھی کرلو۔ پھر گواہ پیش کرو اگر سچے ہو اور جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۳۔ آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ ؛

ترجمہ مقبول۔ بلا شک جو ظلم سے تیتیموں کا مال کھاجاتے ہیں سوا اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں انگاری بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ۱۲ ؛

تفسیر | اَبُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے اگر تیتیموں کا مال کھایا تھا۔ اور حیلہ شرعی بھی ان کو اِس عذاب سے نہیں بچاتا تو یہی۔ بقول تمھارے وہ غاصب و ظالم و کافر و منافق تھے۔ مگر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ علی بھی تیمیان فاطمہؓ اور تیمیان آل عباس کا حق نہ دیکر اسی عتاب اور عذاب میں داخل ہوتے ہیں ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۲۳ ؛

ترجمہ مقبول۔ اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو اس کا آدھا ہی۔ ۱۲ ؛

تفسیر | اس آیت محکم فرائض الٰہی سے مال رسول میں سے حضرت فاطمہ کا صرف نصف حصہ ہوتا ہی۔ باقی عصبات اور ماں باپ کو ملیگا۔ چونکہ ماں باپ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زندہ نہ تھے اِس لیے عصبات پائیں گے۔ عصبات میں چچا یا چچا کی اولاد۔ پھر دادا یا دادا کی اولاد داخل ہو گی۔ مگر چچا کے ہوتے ہوئے

چچا کی اولاد محروم رہتی ہو اور چونکہ عباس چچا تھے۔ اور علی چچا کے بیٹے۔ پس عباس وارث ہوں گے نہ علی ۔

جزو چہارم سورۂ نساء رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۵۔ آیہ وَمَن یَعصِ اللہ ۔ ترجمہ مقبول۔ اور جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا۔ اور اس کے حدود سے تجاوز کریگا۔ اُس کو وہ آتش جہنم میں داخل کریگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب ہوگا ۔

تفسیر

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گزشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

حقوق و فرائض کا بیان کر کے اسے سلسلہ میں فرماتے ہیں جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ اور اُس کے حدود سے تجاوز کریگا۔ اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب ہوگا پھر اس میں چاہے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ داخل ہوں چاہے علی اور حسن۔ چاہے زید۔ عمر۔ بکر۔ خالد کیونکہ حسنؑ نے بھی باپ کا ترکہ بھائیوں پر تقسیم نہیں کیا۔ اور نہ حسینؑ کے جانشینوں نے ۱۲ ۔

جزو پنجم سورۂ نساء

آیہ فما استمتعتم ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۹ و حاشیہ نمبر ۲ ۔ ترجمہ مقبول۔ پھر ان میں سے جس سے متعہ کرو تو مقرر کیا ہوا مہر ان کو دیدو ۱۲ ۔

حاشیہ نمبر ۲۔ بہ کافی کی حدیث بروایت صادق منقول ہو کہ یہ آیت یوں اُتری تھی۔ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ تفسیر عیاشی میں منقول ہو کہ امام باقر بھی یوں ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور عامہ یعنے سنیوں کے یہاں بھی صحابہ کے ایک گروہ سے یوں ہی مروی ہو ۱۲ ۔

تفسیر اجی عامہ کو جانے دو۔ صحابہ کو چھوڑو۔ ہم کو غیروں سے کیا شکایت بقول تمھارے وہ تو جاہل اور منافق تھے۔ جب اے آل رسول تم ہی ہمارا کلام نہیں سمجھتے ہمارا قرآن نہیں جانتے۔ قرآن کے مطلب کو آل یعقوب بنی اسرائیل کی طرح چھپاتے ہو۔ فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے اپنا مطلب نکالنے کے لیے قرآن میں تحریف کرتے ہو۔ اے اجل مسمےٰ۔ کے الفاظ کو قرآن سے کس نے نکالا نام بتاؤ۔ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے اس میں دکھلاؤ۔ ہاں مہدی علیہ السلام کے پاس جو قرآن ہے اس میں دکھلاؤ۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲ ❊

لے آل رسول۔ ہم کو اب خود حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایک ایرانی النسل عجمی۔ لے جاہل مقبول احمد۔ یہ ترجمہ تجکو ہمارے پیغمبر نے کہاں بتایا۔ عرب کے کس محاورہ اور لغت میں یہ آیا ہے۔ قرآن میں کس جگہ متعہ کا ذکر آیا ہے۔ یا تجکو آل رسول نے یہ ترجمہ اور یہ تفسیر تبلائی۔ اُستاد اور شاگرد دونپر اللہ کی سنوار اسی عربیت اور اسی قرآن دانی پر تم کو دعواے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ لے لائق آل رسول دیکھو تمھارے جھوٹ میں کتنی علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں ❊

۱۔ ۹ آیتوں سے برابر نکاح کا بیان اور اس کے احکام تفصیلی درج کیے گئے ہیں۔ جس سے قرآن کا محکم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پھر متعہ کا بیان مفصل کس آیت میں ہے ❊

۲۔ قرآن میں تم کوئی مثال ایسی پیش کرسکو گے کہ جس میں ایک نیا حکم نیا قانون علیحدہ لفظ فما سے اِس طرح شروع کیا گیا ہو کہ اِس کا تعلق اور ربط احکام ماقبل سے کچھ نہ ہو ❊

۳۔ الفاظ "جن سے" تم نے کس لفظ قرآن کا ترجمہ کیا ہے "منھن" کا ترجمہ اُن

اُن سے ہے ۱۲ ٭

۴۔ بتاؤ ممتوعہ زوجہ کہلاتی ہے ٭

۵۔ بتاؤ ممتوعہ تمھاری میراث پاتی ہے ٭

۶۔ بتاؤ ممتوعہ کے تم وارث ہوتے ہو ٭

۷۔ بتاؤ متعہ میں احصان ہوتا ہے ٭

۸۔ بتاؤ مسافحین اور متخذین اخدان کا اطلاق اس پر ہوتا ہے یا نہیں ٭

۹۔ بتاؤ متعہ میں گواہ اور وکیل اور شہرت اور اعلان شرط ہے یا نہیں ٭

۱۰۔ بتاؤ کہ ہندوستان بھر میں یا ایران بھر میں یا کاظمین و کربلا و نجف و سامرہ میں کہیں ایسا رجسٹر ایسی کتاب موجود ہے جس میں متعہ کرنے والے مرد اور متعہ کرنے والی عورت اور اس متعہ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے یا ہو۔ اِس کے نسب کا حال لکھا جاتا ہے۔ خواہ گورنمنٹ برٹش۔ خواہ گورنمنٹ ایران۔ خواہ گورنمنٹ ٹرکی۔ خواہ گورنمنٹ رام پور کی طرف سے یا قوم یا قوم کے قبلہ و کعبہ کی طرف سے ٭

۱۱۔ بتاؤ گورنمنٹ کے طرف سے ایسی کتاب یا ایسا رجسٹر رکھنے کا حکم کسی قانون میں ہے۔ اور اِس قانون کا نام کیا ہے ٭

۱۲۔ بتاؤ متعہ کے وقت عورت سے مرد کو اپنا نام بتانا اپنے باپ دادا کا نام بتانا قوم اور قبیلہ کا نام بتانا۔ ملک اور شہر اور ضلع اور قصبہ اور محلہ کا نام بتانا فرض ہے۔ فرض ہے تو کس کتاب معتبر فقہ امامیہ میں یا کتب اربعہ معتبرہ حدیث میں سے کس کتاب میں درج ہے ٭

۱۳۔ کربلائے معلےٰ اور نجف اشرف اور کاظمین اور سامرہ میں جب ایسی زائر کی اولاد جائے جس نے وہاں جا کر بلا درج رجسٹر کرائے ہوئے بغیر اپنا اور اپنے باپ دادا قوم و قبیلہ ملک و شہر کا نام بتائے ہوئے وہاں کی مختلف عورتوں سے بلکہ

روزانہ بلکہ دن ورات میں بوقت شہوت متعدد مرتبہ متعہ کیا ہو اور اُن سے اولاد پیدا ہوئی ہو۔ اگر وہ باہم متعہ کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ حلال ہے یا نہیں۔ ہے تو کیوں اور کہاں سے۔ نہیں ہے تو کیوں۔ اور کہاں سے ؟

۱۴۔ قرآن میں کہیں حکم ہے کہ ممتوعہ عورت سے اگر جماع نہ کی جائے تمتع نہ حاصل کیا جائے۔ تو کس قدر مہر دینا چاہیئے۔ اور اگر تمتع حاصل کر لیا جاے تو کتنا ؟

۱۵۔ بعد نکاح شرعی عورت منکوحہ سے تمتع کرنے نہ کرنے کے بیان کے لیئے کوئی لغت فصیح عرب اور زبان قریش اور زبان بنی ہاشم بلکہ زبان علی ابن ابیطالب میں ایسی موجود ہے جس کے لانے پر قرآن کی فصاحت میں کوئی نقص پیدا نہ ہوتا ہو

۱۶۔ وہ ممتوعہ لونڈی میں داخل ہے وہ فروخت ہوسکتی ہے۔ ہبہ ہوسکتی ہے منتقل ہوسکتی ہے۔ دوسروں پر مثل لونڈیوں کے حلال ہوسکتی ہے حلال کردی ہے

۱۷۔ ایک لفظ کے ترجمہ میں بجائے "وانسے ملکے" غنیسے" کالانا تحریف قرآن ہے یا نہیں ؟

۱۸۔ اے آل رسول اُستاد۔ اور مقبول احمد شاگرد دونوں ملکر بتاؤ کہ لفظ "یہ" کا ترجمہ تمنے کیا کیا۔ کیا بتایا ؟

۱۹۔ اے آل رسول بتاؤ کہ "یہ" کا ترجمہ کہاں گیا۔ شاگرد و اُستاد ملکر بتاؤ ؟

۲۰۔ اے مقبول احمد اپنے استادوں کو ملاکر ان کی مدد سے بتاؤ کہ "یہ" کا ترجمہ تم نے بالقصد ترک نہیں کیا ؟

۲۱۔ یا کہدو کہ تم سے سہواً ترک ہوا یا نالائقی سے ترک ہوا ؟

۲۲۔ اچھا اگر سہواً اور صرف غلطی سے ترک ہوا ہے۔ تو اب بتاؤ کہ "یہ" کا ترجمہ کیا کرتے ہو۔ اور اس ضمیر کو کدھر لیجاتے ہو ؟

۲۳۔ جو چیز حلال ہوتی ہے وہ دونوں کے لیے ہوتی ہے۔ ہندوستان بھر میں کون کون صاحب ہیں۔ جو اپنی بہن۔ ماں۔ بیٹی۔ بھتیجی۔ بھانجی۔ پوتی۔ نواسی سگی

سوتیلی حقیقی یا علاتی یا اخیافی عورتوں سے متعہ کرنے کے۔ مہر اور اُجرت پر راضی ہیں اجازت دیتے ہیں۔ اپنے اور اپنے باپ دادا کا نام قوم اور قبیلہ ملک اور ضلع اور قصبہ اور موضع اور محلہ اور مکان کے نمبر سے اطلاع دیں +

اپنی طرف سے اتنا اور اطمینان دلاتا ہوں کہ میں پڑھا لکھا بھی ہوں۔ بوڑھا بھی نہیں ہوں۔ کھاتا۔ پیتا خوش ہوں۔ کثیر آمدنی ہی بچا کر دی ہوئی مکانات کا مالک ہی ہوں۔ بہت سیر چشم اور فیاض بھی ہوں۔ مکان بھی بہت بڑا ہی۔ مکان میں بیس کمرے ہیں۔ آٹھ پاخانے ہیں چار غسلخانے ہیں قطعات علیحدہ ہیں ہر ایک کو ایک کمرہ جدا گانہ دیسکتا ہوں غرض کہ دامادی کے لیے جن جن چیزوں کو لوگ دیکھتے ہیں۔ وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے مجکو حاصل ہیں +

ناظرین۔ اس سے زیادہ میں لکھنا پسند نہیں کرتا۔ اس بحث کا جواب علمائے ربانیین و راسخون فی العلم دینگے۔ جو صحیح قرآن کی تفسیر لکھنا ہی بندہ سن لیجیے +

اس لفظ کا ترجمہ اور صحیح تفسیر تو یہ ہی کہ جب تم کسی عورت سے بطور جائز نکاح کرو تمام عیوب شرعی سے پاک اور تمام قواعد و شرائط کی پابندی کے ساتھ اور جب تم اُس نکاح کی بدولت اور اُس نکاح کے ذائقہ سے اُن عورتوں سے تمتع حاصل کر چکو یعنے خلوت صحیحہ (جو تمام موانعات شرعی و عرفی و حکمی سے فارغ ہو) تو تم اس کا پورا مقرر کیا ہوا مہر اُن کو دیدو۔ یہ کا ترجمہ تمنے دیکھا اتنا بڑا ترجمہ ہی۔ زانی۔ بدکار۔ حرام کار۔ بے دین۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ لوگوں نے شہوت رانی کے لیے اللہ کے قرآن کو کھلونا بنایا۔ اور اس کے معجزہ سے غافل رہے۔ ذیل کی آیت سے اس بدمعاشی کی قلعی کھلی جاتی ہی +

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۰۔ آیہ واللہ یرید۔ سورہ نساء بیان نکاح۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور خدا تو چاہتا ہی کہ تمھاری توبہ قبول کرلے۔ اور جو لوگ

خواہشوں کے پابند ہیں وہ تو چاہتے ہیں کہ تم پورے منحرف ہو جاؤ ۱۲ ۔

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد - ناظرین اگر اللہ کے بیان مسلسل اور متصل کا لطف آپکو آتا ہو - تو اس آیت کے مطلب پر غور کیجئے - قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول کی چڑھائی ہوئی ہو نہ مقبول احمد کی - دو چار رکوع برابر مع ترجمہ مقبول پڑھ لو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ابھی تک نکاح اور اس کے متعلقات اور اس کے احکام کا بیان ہو اسی سلسلہ میں اللہ فرماتا ہو - کہ اللہ تو چاہتا ہو کہ تمھاری طرف متوجہ رہے - تم پر مہر کی نظر رکھی - مگر جو لوگ شہوات کے پابند ہیں - زنا کے لیے بے چین ہیں - پھر شامت اعمال سے دین میں بھی دخل دیتے ہیں - قرآن سے حلت تلاش کرتے ہیں - وہی لوگ فما استمتعتم سے حکم متعہ نکالتے ہیں کہ تم زنا کی طرف میل عظیم کرو - ہماری طرف سے منحرف ہو جاؤ ۔

اے مقبول احمد تیرا جواب تو علمائے ربانیین دیں گے - مگر ہم تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہوات کا ترجمہ تو نے شہوات ہی کیوں نہیں رکھدیا - اب ہندوستان میں یہ سمجھنے والا کوئی بھی نہیں ہے - خواہشوں میں شہوت بھی داخل ہو - مگر ایک خاص خواہش کا نام اردو میں شہوت ہو - تو نے عمدًا ترجمہ بدلا کیونکہ شہوات کے پابندوں کی برائی سے متعہ ضرور حرام ہوتا ہو -

اے جاہل دیکھ علمائے ربانیین کا سینہ کس قدر کشادہ ہوتا ہو کہ دشمن کے دل کی بات نکال لاتے ہیں ۔

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۲ -	آیہ واعبدوا اللہ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳۳ - و حاشیہ نمبر ا ترجمہ مقبول - اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز

کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤ - اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو ۔

حاشیہ پر تفسیر عیاشی سے بروایت امام باقر و امام جعفر صادق منقول ہو والدین

سے مراد محمد و علے ہیں ۱۲ ؎
تفسیر۔ اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے تمام شیعوں کو خصوصًا اور تمام مسلمانوں کو عمومًا تعلیم فرماتا ہی کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ کرو۔ بلاغت قرآن کی دیکھو۔ چیز فرمایا شخص نہیں فرمایا۔ شخص میں چیز داخل نہیں ہوتی۔ اور چیز میں شخص داخل ہوجاتا ہی۔ عبادت کا لفظ عام ہی۔ دیکھو مقبول احمد نے بھی ترجمہ اُردو عام فہم میں عبادت ہی رکھدیا ہی۔ پس عبادت کے مفہوم میں وہ تمام چیزیں تمام باتیں داخل ہوجائیں گی جو دُنیا کی قومیں اپنی اپنی عبادت میں استعمال کرتے ہیں مثلاً ؎

تعظیم کو جُھکنا	زمین پر سر رکھنا	طواف کرنا	کھانا رکھنا	پانی رکھنا
روشنی رکھنا	باجہ بجانا	گانا	ناچنا	نقل کرنا
علم رکھنا	تعزیہ رکھنا	دُلدُل بنانا	جھنڈا کھڑا کرنا	مسعود غازی یا
محی الدین جیلانی کا	یا کسی اور بزرگ کا	ذبح کرنا	نام رکھنا۔	کسیکی عبدیت کیسا نام رکھنا
مثلاً عبدالحسن	عبدالحسین	عبدالباقر	وغیرہ	وغیرہ
حی قیوم	قادر توانا	حاضر ناظر	ناصر یاور	محیی ممیت
نافع غفار	معطی مانع	معز مذل	ہادی مضل	خالق رازق

سمیع بصیر صفات باری تعالیٰ واجب الوجود کو کسی دوسرے شخص پر یقین رکھنا۔ اعتقاد رکھنا۔ زبان سے کہنا۔ دل سے حرکات واعمال کرنا سب شرک فی العبادت ہی۔ اللہ پاک اس سے منع فرماتا ہی۔ عبادت کے حکم اور شرک کی ممانعت کے بعد حکم دیا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ باقر و جعفر کہتے ہیں کہ ماں باپ سے مراد محمد و علے۔ چونکہ سارا قرآن آل رسول کی شان میں اُترا ہی۔ اور چونکہ سب سے زیادہ ہمکو وہی پیارے ہیں اس لیے سب سے زیادہ انھیں کی تعلیم میں بھی

ہم کو مبالغہ واہتمام ہی پس انہیں سے خطاب بھی ہی۔ کہ اے آل رسول تم کو جھوٹ بولتے شرم بھی نہیں آتی۔ اگر تم کو ہمارا ڈر نہیں ہی۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی اگر تم عربی نہیں سمجھتے تو مقبول احمدؐ کا ترجمہ ہی دیکھتے۔ کہ والدین سے مراد ماں باپ۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ محمدؐ اور علیؑ میں سے کس کو تم باپ کہتے ہو اور کس کو ماں عقل مند شیعو۔ اب تم سے خطاب ہی اپنے اماموں کا جہل دیکھو۔ دین کی۔ معرفت کی۔ دُنیا کی ان کو عقل کیا ہو گی۔ ان کو تو والدین کے معنی بھی نہیں معلوم جسکو ہندوستان کا بچہ بچہ بولتا ہی۔ جانتا ہی۔ مقبول احمدؐ نے بھی اِس کا ترجمہ ماں باپ لکھا ہی *

ترجمہ مقبول احمد ص ۱۳۳۔ آیۃ "والذین ینفقون" *

ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے صرف کرتے ہیں۔ الخ۔ ۱۲ *

تفسیر۔ اِس آیت سے علی کا چار درہم ایک کو دن میں ایک کو رات میں ایک کو تنہائی میں ایک کو مجمع میں خرچ کرنا دیکھو۔ دن کو سائل آیا تو اُس سے کہدیا کہ رات کو آنا۔ رات کو سائل آیا تو اِس سے کہا دن کو آنا مجمع میں ایک سائل آیا۔ تو اس سے کہا تنہائی میں آنا۔ تنہائی میں ایک سائل آیا تو اس سے کہا کہ مجمع میں آنا *

اور یہ سب متعلق بہ ریا اور دکھلاوے کے تھا۔ پیغمبر کو تو سنا ہی دیا کہ میں نے ایسا کیا۔ دیکھو قرآن کا معجزہ آل رسول نے اس پر کچھ زہر نہیں اگلا۔ نہ مقبول احمد نے کوئی حاشیہ چڑھایا پھر اس آیت کے مصداق میں علی کو داخل ہونا دیکھو پھر آخر میں عتاب و فیصلہ سنو کہ ایسا مکار۔ ریائی آدمی۔ نہ تو خدا پر ایمان رکھتا ہی نہ قیامت پر اور جس کا رفیق شیطان ہی اور وہ کیا ہی برا رفیق ہی ۱۲ *

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۴

آیۃ فَامْسَحُوا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۵۔

ترجمہ مقبول۔ تیمم میں۔ پھر اپنے چہروں کے بعض حصوں کا

اور ہاتھ کے بعض حصوں کا مسح کرنا ۱۲ ؁

اقول مقبول احمد۔ تم آیت کے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہو۔ "بعض حصوں کا" یہاں چونکہ تم اپنے کسی امام کی حدیث نہیں نقل کرتے۔ تو کیا ہم سمجھیں کہ تم اپنی طرف سے ایسا کرتے ہو یا تم کہو گے کہ کسی امام نے تم کو ایسا بتایا ہے۔ ہاں کہو اور ضرور کہو کہ امام نے بتایا ہے۔ کیونکہ ہم کو خود خبر ہے۔ پھر اب امام سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ تمھیں بتاؤ "بعض حصوں کا" یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ تم کہتے ہو کہ حرف (ب) کا یہ ترجمہ ہے۔ نازم برین عقل و دانش۔ بہت اچھا۔ اب بتاؤ کہ وجوہ پر تو۔ ب۔ آیا ہے۔ اس میں تم کو گنجائش نکل آئی۔ لیکن ایدی پر تو (ب) نہیں آیا تو وہاں یہ ترجمہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ جواب دو۔ تم کہو گے کہ وجوہ پر عطف ہے۔ بے شک وجوہ پر عطف ہے لیکن تم کو آیہ وضو یاد ہے۔ تم کو اس کا مطلب معلوم ہے تم اس کے معنے سمجھتے ہو تم اسکی فصاحت اور بلاغت جانتے ہو۔ جان سکتے ہو۔ تم دین و مذہب جانتے ہو۔ اچھا ہم سے سنو تم مقبول احمد کا۔ آیہ وضو صا ۱۷۱۔ دیکھ لو۔ تم کو معلوم ہوگا کہ وہاں تمھاری حدیث بھی وہ نقل کرتا ہے۔ یعنے تم ہی سے سیکھکر وہ کہتا ہے۔ پس اب اُستاد اور شاگرد دونوں سے سوال ہوتا ہے۔ اے آل رسول۔ اے مقبول احمد۔ عرب کی زبان۔ عرب کے محاورہ فقہائے اسلام علمائے تابعین کے اقوال میں تلاش کرو۔ منھ وجہ کا اطلاق کہاں سے کہاں تک شرعاً و عرفاً ہوا کرتا ہے۔ ہم نے کس جگہ بتایا۔ کہ وضو میں فلان فلان حصہ منھ تک دھوؤ۔ اور تیمم میں کس کس کو چھوڑ دو۔ اپنی فقہ کی کتابوں کو اُلٹ ڈالو حدیث کو دیکھو سب نہ ہو سکے تو مقبول احمد کے صرف صفحہ ۱۷۱ کی حدیث دیکھو۔ اور پھر جواب دو۔ آیہ وضو میں بھی۔ ایدی (ہاتھ) وجوہ (منھ) پر عطف ہے۔ پھر آیہ وضو میں ہاتھ کو مرافق (کہنیوں) تک دھونے کا کیوں حکم ہوا۔ اور اس میں نہیں۔ کیا ہم اگر الی المرافق کہدیتے فرما دیتے تو کچھ ہماری فصاحت میں فرق آجاتا۔ آیہ متعہ میں

اِلیٰ اَجَلٍ مسمّٰی۔ لانے سے جتنی فصاحت بگڑتی ہی۔ کیا اِس سے زیادہ یہان عیب پیدا ہوتا۔ کفی اللہ المومنین القتال پر علیؔ زیادہ کرنے سے فصاحت کا جیسا ستیاناس ہوتا ہی۔ کیا یہاں۔ الے المرافق اس سے بھی زیادہ بدنما ہوتا۔ تم جو ہمیشہ اور ہرجگہ یہ کیوں ہوا۔ وہ کیوں ہوا۔ یہ ہوتا تو اچھا ہوتا۔ وہ نہ ہوتا تو اچھا ہوتا۔ کہنے کے عادی ہو یہاں اِس عادت کے مطابق کچھ کہو ؛

سنو ہم ضمیمہ نہ لکھینگے ہم امیدوار نہ بنائینگے۔ ہم مکار نہیں۔ ہم منافق نہیں ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں اور برملا کہتے ہیں قرآن کی شہادت سے کہتے ہیں۔ اللہ کی زبان سے کہتے ہیں۔ اگر تم اللہ کی زبان پہچانتے ہو تو سمجھو گے ؛

آیہ وضو کی تفسیر شاید ہم لکھیں یا نہ لکھیں اِس لیے یہیں سن لو۔ اور ہم جب وہاں پہونچینگے۔ تو ایک نئی شان قرآن کی دکھلائیں گے ؛

چہرہ منھ اتنا مختصر عضو ہی جس کے مختلف اجزا نہیں ہیں۔ جاہل سے جاہل جنگلی بھی اُس کو سمجھتا تھا۔ اس لیے ہم کو وہاں قید مقرر کرنے اور حد لگانے کی ضرورت نہیں تھی ؛ ؛

وجوہ (منھ) پر ایدی (ہاتھ) عطف ہی۔ مگر چونکہ ہاتھ میں بہت سے اجزا داخل ہیں شانہ اور گردن بھی داخل ہوتا۔ اس لیے مرافق کہنیوں کی قید لگادی۔ اور اسی طرح پیر میں بھی متعدد حصہ تھے ممکن ہی کہ کوئی رانوں تک دھوتا۔ اِس لیے ہم نے صرف کعبین تک کے حد مقرر کردی۔ اور اس سے ایمان داروں اور علمای ربانیین اور راسخون فی العلم کے لیے بین اشارہ ہی کہ پاؤں اور ہاتھ منھ پر عطف ہی اِس کے دھونے کا حکم ہی۔ اور سر جس کے مسح کا حکم تھا۔ صرف اس پر حرف (ب) لائے ایمان دار سمجھیں کہ یہ (ب) مسح کی پہچان ہی +

یہاں دیکھ لو۔ چونکہ تیمم میں صرف ایک ہی حکم مسح کا تھا اس لیے ایدی پر

(ب) لانے کی ضرورت نہیں ہوئی - وجوہ پر - ب - لائے اور ایدی کو اس پر عطف کردیا
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مسح کے بیان کے وقت (ب) لائے ہیں چاہے وہ وضو کا حکم ہو
چاہے تیمم کا - اے جاہلو اگر ہم یوں فرماتے - فامسحوا وجوہکم وایدیکم - تو یہ کیا فصاحت سے
گر جانا جیسا بے تکا پن تمھارے الحاق و تصرف سے قرآن میں پیدا ہوتا ہے - کیا اس
سے زیادہ یہاں نقصان ہوتا نہیں بلکہ زیادہ فصیح ہوتا - مگر ہم کو اپنا اعجاز دکھلانا تھا -
ہماری مصلحت اس میں مضمر تھی ہم جانتے تھے کہ مسلمانوں میں کچھ لوگ گمراہ ہو کر قرآن
کے معنے بدلینگے اسلیے ہمنے قرآن ہی میں یہ معجزہ رکھدیا کہ وہ آپ جواب دیدے پھر ہمارے
پاس جب پلٹ کر آوگے تو ہم خود فیصلہ کرینگے -

جزو پنجم سورہ نساء رکوع ۳

آیہ الم تر - ترجمہ مقبول صہ ۱۲۵ ÷
ترجمہ مقبول - کیا تم نے ان لوگون کو نہیں دیکھا
جن کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہے وہ خود گمراہی خریدتے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ
راست سے بھٹک جاؤ ۱۲ ÷

تفسیر - اِس آیت سے مسلمانوں کی تعلیم اِس طرح فرماتے ہیں کہ جیسے بنی اسرائیل
آل یعقوب کے یہودی اور نصرانی جس کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہے اسی طرح آل رسول کرام
جن کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن سے صرف انھیں کو بہرہ ملا دوسرے سب جاہل طبقاً عن طبق
قدم بقدم پیمبرزادگی کے غرور میں بنی اسرائیل کی چال چلتے ہوئے - فتنہ و فساد
پھیلانے کے لیے اپنا کام نکالنے کے لیے قرآن کے ایسے معانی بتاتے ہیں کہ خود
ہم کو شرم آتی ہے کہ یہ کم بخت نہ ہم سے ڈرتے ہیں نہ اِن کو دُنیا کی شرم ہے نہ اِن کو
جھوٹ بولنے سے غیرت آتی ہے ایسے معانی بتا کر وہ خود گمراہی خریدتے ہیں اور
چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ ÷
اے آل رسول بتاؤ - یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں - بتاو یہود و نصاریٰ

کو ان کی کتاب سے بہرہ ملا تھا یا نہیں۔ بتاو بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کو توریت وانجیل سے بہرہ ملا تھا یا نہیں۔ پھر بتاؤ کہ تم کو قرآن سے بہرہ ملا یا نہیں۔ اب ہم سے سنو جو معانی قرآن کے تم بتاتے ہو اس سے تم خود گمراہی خریدتے ہو اور تم چاہتے ہو۔ تمہاری غرض یہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھی راہ راست سے بھٹک جائیں۔ اگر تم کو ایمان اور علم اور یقین نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ اچھا جب قائم کے زمانہ میں پیغمبر اٹھکر آئیں تو انھیں سے پوچھ لینا ❊

ترجمہ مقبول احمد ۱۳۵ جو لوگ یہودی ہو گئے۔ اُن میں سے بعض خدا کے حکموں کو ان کے موقعوں سے تبدیل کر دیتے ہیں ۱۲ ❊

اکثر یہود و نصاریٰ آل یعقوب تھے۔ اِس آیت سے یوں تعلیم ہوتی ہے کہ پیمبرزادگی کے غرور میں اِس امت کے یہودی اور اس امت کے نصارے قدم بہ قدم طبقاً عن طبق۔ آل رسول بھی قرآن مجید کے حکموں کو ان کے موقعوں سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ مسلمانو۔ اگر تم کو یقین نہ ہو۔ تو مقبول احمد کا ترجمہ اور آل رسول کا حاشیہ دیکھ لو۔ سارے قرآن میں یہ تبدیلی تم کو ملے گی۔ ختم آیت پر قرآن کا معجزہ دیکھو اللہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب سے اُن پر لعنت کی اور وہ بہت ہی کم ایمان لائیں گے ۱۲ ❊

پھر فرماتے ہیں۔ اُن پر ایسی ہی لعنت کریں گے جیسی ہم نے اصحاب سبت پر لعنت کی تھی اور امر خدا ہو کر رہے گا۔ کس کو معلوم تھا۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ قرآن کی لعنت پڑ رہی ہے اِس اُمت کے یہود اور اِس امت کے نصارے پر جن کو بڑے بڑے دعوے قرابت و پیمبرزادگی ہیں ❊

جزو پنجم سورۂ نساء۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۶۔ معہ حاشیہ نمبر ۱ ❊

ترجمہ مقبول احمد۔ یقیناً اللہ اس کو تو نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے اور

اس کے ماسوا جس کو چاہے بخشدے ۱۲ ÷

کتاب التوحید میں علی سے مروی ہو کہ قرآن کی یہ آیت مجھے سب سے زیادہ پیاری ہو۔ الفقیہ میں صادق سے مروی ہے۔ علی سے منقول ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی تلاوت فرمائی۔ من شیعتک و محبیک یا علی۔ آہ جس قرآن پر ہم کو دعویٰ تھا۔ ہمارے پیغمبر کو ناز تھا کس کو معلوم تھا کہ اس امت کے یہودیوں اور اس امت کے نصرانیوں یعنے آل رسول ہی کے ہاتھوں اس قرآن کی یوں گت بنے گی۔ اچھا قائم کا قرآن لاؤ۔ اس میں دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر نہیں دکھلا سکتے تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ÷

یہاں آل رسول کو ایک تعلیم اور ہوتی ہو یعنے اے ظالمو۔ قرآن پر تمھارا ایمان ہو یا نہیں۔ ہم کو سچا سمجھتے ہو یا نہیں۔ ہم نے تو قطعی فیصلہ کر دیا ہو کہ مشرک کو نہ بخشیں گے اس کے سوا جس کو چاہیں بخش دیں۔ پھر بقول تمھارے جن لوگوں نے خلافت تم کو نہیں دی یا خود خلیفہ ہو گئے۔ یا خلیفہ سے لڑنے میں تمھاری مدد نہیں کی۔ یا خلیفہ کو قید کر کے قتل کر کے تم کو خلیفہ نہیں بنا دیا۔ تو ہمارے عام قطعی فیصلہ کے مطابق وہ بخشے جا سکتے ہیں۔ پھر ہمارے بخشائش پر کیا تم سزاول مقرر ہوے ہو۔ یا اتالیق۔ یا شریک فی الامر والملک ۱۲۔

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۱۳۶۔ و حاشیہ نمبر ۲ ÷

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے انکو نہیں دیکھا جو اپنے نفوس کو پاک قرار دیتے ہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہو پاک قرار دیتا ہو۔ اور ان پر سوت برابر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۲ ÷

حاشیہ نمبر ۲۔ تفسیر مجمع البیان میں ہو کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں اُتری۔ تفسیر قمی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ وہ لوگ بھی مراد ہیں۔ جنھوں نے اپنے کو آپ سے صدیق اور فاروق اور ذی النورین قرار دے لیا ۱۲ ÷

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں

اتری یا نہیں۔ جھوٹ بولو اگر تم بول سکتے ہو۔ ہاں کہو یا نہیں۔ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہی۔ ہاں بے شک یہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں اتری مگر قیامت تک جو لوگ یہود و نصارے کے افعال کریں ان کے لیے پھر کون سی آیت ہی۔ ضرور ہی کہ اِس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی بھی اس میں داخل ہوں گے۔ اِس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ طبقًا عن طبق بنی اسرائیل کے قدم بہ قدم تم آل رسول کو پاوگے۔ مقبول احمد! دیکھو تمھاری بات کیسی صادق آرہی ہی قرآن کی گواہی سے ثابت ہوتا ہی کہ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ وہ کیونکر قرار پاتے ہیں سنو جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو ابناء اللہ و احباؤہ کہتے تھے۔ آل رسول بھی اپنے آپ کو اِسی طرح معصوم اور پاک کہتے ہیں۔ ظالم دیکھ۔ اللہ کسی کی سوت برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اصحاب رسول کو دیکھو۔ اُنھوں نے کبھی اپنے آپ کو معصوم۔ بے گناہ۔ پاک نہیں کہا۔ پس جو لوگ اپنے آپ کو معصوم و پاک کہتے ہونگے وہی یہود اور نصاریٰ اِس امت کے قرار پائیں گے۔ ابوبکر نے اپنے آپ کو صدیق عمر نے اپنے آپ کو فاروق۔ عثمان نے اپنے آپ کو ذی النورین کہاں کہا تھا۔ اور تو اور عثمان ہی کو لو۔ اپنی تصنیفات دیکھو بقول تمھارے اِس منافق نے پیغمبر کو کب مانا تھا کہ انکی بیٹی کو نور کہتا اس نے تو انکی بیٹی کو زہر دیکر مار ڈالا۔ دوسری بیٹی کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا۔ مردہ پڑا تھا اور اپنی لونڈی سے جماع کیا۔ کیا ایسی حالت میں وہ پیغمبر کی بیٹیوں پر فخر کرتا۔ نور سمجھتا۔ پیغمبر ہی کو اُسنے نور کب سمجھا تھا۔

اے عقلمندو سنو۔ خطاب دینا ہمارا کام ہی۔ ہم نے ابوبکر کو صدیق عمر کو فاروق کہدیا تو تمام آسمانوں اور تمام زمینوں پر فرشتوں نے آدمیوں نے صدیق کہنا شروع کر دیا تم کو ہماری آواز کی خبر نہیں دیکھو علی نے دعویٰ کیا کہ میں صدیق اکبر ہوں فاروق اعظم ہوں جس طرح میری سلطنت غصب کر لی گئی۔ اس طرح میرا خطاب بھی غصب کیا گیا۔

مگر آج تک کسی شیعہ کو نہیں دیکھتے کہ وہ علی کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کہے؟ کیوں۔ اس لیئے کہ ہم نے اس کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہیں کہا۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۱۳۶۔ آیہ اُنْظُرْ +

ترجمہ مقبول احمد۔ دیکھو تو سہی یہ اللہ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے ۱۲ +

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ مقبول احمد نے اس پر حاشیہ نہیں چڑھایا یا آل رسول نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ اس کی وجہ سنو۔ پچھلی آیت میں اللہ پاک نے انکا حال بتایا جو اپنے کو معصوم کہتے ہیں اپنے نفوس کو پاک قرار دیتے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے دعاوے کی کمال بلاغت سے تردید کی کہ پاک تو جس کو ہم چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اب اس آیت میں اُسی مضمون کو دوسرا جلوہ دیتا ہے۔ اور دوسرے طرح پر تردید فرماتا ہے۔ مدعیان عصمت اور مدعیان طہارت کیطرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں دیکھو تو سہی یہ اللہ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں۔ ہم نے قرآن میں کسی کو بھی معصوم نہیں کہا۔ ہم نے اپنے نبی رسول کریم کو بھی نہیں بتایا کہ تمھاری اولاد سب یا کچھ دس بارہ پشت تک معصوم ہوگی۔ پھر آخر اِن کا یہ دعوی خدا پر بہتان نہیں تو کیا ہے اس کے بعد عجیب بلاغت اور کمال فصاحت ظاہر کرتے ہیں عصمت کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے یعنے اگر اور کوئی گناہ مسلمان انپر ثابت نہ کریں تو یہی دعوائے عصمت و طہارت اِن کے صریح گناہ و گنہگار رہنے کے لیے کافی ہے ۱۲ +

جزو پنجم سورہ نساء رکوع ۸

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۶ و حاشیہ نمبر ۲ +

ترجمہ مقبول احمد۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا سے بہرہ دیا گیا ہے۔ وہ جبتؔ و طاغوت پر ایمان لائے ہیں اور جو منکر

ہو گئے ہیں۔ اُن سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اُن ایمان لانے والوں کے بہ نسبت زیادہ راہ راست پر ہیں"

حاشیہ نمبر ۳ | پر تفسیر قمی سے منقول ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا اور اُن کی منزلت کا حسد کیا ۱۲ ؀

کلینی و عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جبت و طاغوت سے مراد ہے دو بت منافقان ابو بکرؓ و عمرؓ حیات القلوب جلد ۳۔ ص۔ ۱۲ ؀

تفسیر | اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ یہود و نصاریٰ کی شان میں اتری یا نہیں۔ اے مقبول احمد تمھیں بتا دو۔ آل رسول کی بتائی ہوئی بات بتا دو کہ اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں یا نہیں۔ ہم سے سنو ضرور یہود و نصاریٰ مراد ہیں ایک جگہ نہیں سو جگہ ہم نے اسی طرح انھیں کی طرف اشارہ کیا ہے اگر تم کو معلوم نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ مگر جبکہ ہمارا قرآن قیامت تک کیلیے حجت ہے اور تمام ادیان باطلہ و عقائد فاسدہ کا جواب دیتا ہے۔ پس قیامت تک جو لوگ اس گناہ میں شریک ہوں وہ اس آیت کے ذیل میں داخل ہوں گے۔ آل رسول۔ بُرا نہ مانو۔ جاہل کی دوستی دشمنی کے برابر۔ یہ جاہل مقبول احمد سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھ آیا ہے کہ چاہے اس امت کے یہودی ہوں چاہے اگلی امت کے چاہے اِس امت کے نصاری ہوں۔ چاہے اگلی اُمت کے ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ جبت و طاغوت سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہوں۔ یا علیؑ یا حسینؑ نام لینے کی ہماری عادت کم ہے۔ حکم عام میں جو داخل ہو۔ وہ داخل سمجھا جائے گا۔ سنو اور بہت غور سے سنو۔ صحابہ کو تم جاہل کہتے ہو۔ یہاں تک کہ عمرؓ کو ۱۲۔ برس میں سورہ بقر یاد ہوئی۔ دوسروں کا کیا ذکر۔ پس تم کیونکر صحابہ اور اہل سنت کو کہو گے کہ سکو گے کہ انکو کتاب خدا سے بہرہ دیا گیا ہے ؀

ہاں بے شک تم نہیں کہہ سکتے ہو۔ اب چاہے قرآن کی مار پڑتے وقت جو چاہو

زبان سے جھوٹ بولو۔پس ضرور ہے کہ اپنے دعوی پر تم قائم رہو۔یعنے کتاب خدا سے تم کو بہرہ
دیا گیا ہے۔پھر شرق سے غرب شمال سے جنوب تک پھر و کسی اہل سنت کے یہاں
ابوبکر و عمر و عثمان کا دسواں۔بیسواں۔چالیسواں۔چہلم۔ششماہی۔سالانہ عرس فاتحہ
لنگر۔نذر۔نیاز۔خیرات ہوتی ہے عقلمند و عبادت وہی ہے جس کو لوگ عبادتاً انجام دیں۔یہ
مضمون ہم تم کو بتا آئے ہیں۔کھانا۔پانی۔نذر۔نیاز۔خیرات۔علم۔تعزیہ۔جھکنا سجدہ
کرنا۔چومنا۔سلام کرنا۔تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔اطراف پھرنا۔یہ سب عبادت ہے۔
اور تم لوگ علی اور حسین کے لیے یہ سب جائز رکھتے ہو۔سب کرتے ہو۔تمہارے علما
کرتے ہیں۔دیکھو۔جبت وطاغوت میں کون کون داخل ہوا۔ہم کو اس کی کچھ پروا
نہیں کہ ابوبکر و عمر اس میں داخل ہیں۔ہم واقعات دکھلاتے ہیں کہ اس سے علی اور
حسین مراد ہوتے ہیں اور بہت صاف صاف مراد ہوتے ہیں۔پھر آگے چلکر کمال
بلاغت سے فرماتے ہیں کہ وہی جبت وطاغوت کے پوجنے والے ان پر ایمان لانے
والے کافروں سے کہتے ہیں کہ ان ایمان والوں کی بہ نسبت ہم زیادہ راہ راست
پر ہیں۔اے آل رسول سچ کہنا۔جھوٹ نہ بولنا۔اے مقبول احمد۔اے تمام عقلمند شیعو تم
سب کہتے ہو یا نہیں کہ ہم سب سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔(آیت ذیل کو ساتھ پڑھو۔
جو متصل واقع ہے۔)

ترجمہ مقبول احمد ص۱۳۷

ترجمہ مقبول۔وہی تو ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔اور جس پر اللہ لعنت
کریگا۔تم اس کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے الخ

تفسیر۔قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی تفسیر سے آل رسول اور اُن کے سفہ گرد
مقبول احمد بھی قاصر ہیں۔ناظرین۔میں ہر آیت کی تفسیر علیحدہ لکھے دیتا ہوں آسانی
کے لیے سمجھانے کے لیے۔ورنہ اگر آپ قرآن یا ترجمہ مقبول کو سامنے رکھکر چند آیتیں

پڑھ لیجئے۔ جو متصل واقع ہیں۔ تو آپ کو قرآن کا معجزہ روز روشن کی طرح معلوم ہو جائیگا۔ میں یہاں سلسلہ بتائے دیتا ہوں ۔

پہلی آیت میں مدعیان عصمت کا بیان ہوا ۔

دوسری آیت میں اُن کا گنہگار ہونا ظاہر کیا گیا ۔

تیسری آیت میں کتاب خدا سے بہرہ رکھنے والوں کی بُت پرستی کا اور اُن کی لن ترانیوں کا ذکر ہوا۔ اب اِس آیت میں فرماتے ہیں کہ وہی تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اور جس پر اللہ لعنت کرے گا۔ تم اُس کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے ۔ خداوندا۔ ہم نام کسی کا نہیں لیتے۔ چونکہ تو نے درود کی طرح لعنت بھیجنے کا حکم ہم کو نہیں دیا۔ تو نے لعنت بھیجنے سے اپنے پیغمبر کو سخت منع کیا۔ جس ممانعت میں ہم شریک ہیں۔ مگر یہاں بھی قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس بلاغت پر قربان ہو جاؤ۔ مقبولِ احمد کی نگاہوں سے دیکھو۔ ۸۰ برس تک شام کی مسجدوں مناروں پر جب لعنت کی جاتی تھی تو ایک مددگار بھی منع کرنے۔ مارنے۔ جان لینے جان دینے کو نہیں آتا تھا۔

اور پھر چار صدی تک تو یہ صدا آل رسول کی بلند تھی کہ تقیہ میرا اور میرے باپ دادا کا مذہب ہے۔ جس نے تقیہ نہیں کیا اس کا ایمان نہیں۔ اس کا دین نہیں۔ دین میں سے دس حصہ میں سے نو حصہ صرف تقیہ میں ہے ۱۲ ۔

پس ضرور ہے کہ ان کے شیعوں کا بھی یہی مذہب ہو گا ۔

بخلاف اس کے دیکھو کہ اہل سنت نہ ابوبکر و عمر کی پرستش کرتے ہیں۔ نہ ابوبکر و عمر کو کہتے ہیں کہ یہ علی سے زیادہ راہ راست پر ہیں مگر پھر بھی آج چودہ سو برس بعد بھی اگر ایک سنی بھی موجود رہتا ہے اور اس کے سامنے تبرا کہا جائے اور اس کی سمجھ میں بھی آجاتا ہے تو بغیر جوتے رسید کیے لاٹھی چلائے باز نہیں آتا۔ اور مار پیٹ کی علت میں سزا بھی پا جاتا ہے۔ مگر حمایت اور مددگاری سے دریغ نہیں کرتا۔ اور اس کی

وجہ یہی ہی جو قرآن میں اللہ کا فیصلہ موجود ہی کہ جس پر اللہ لعنت کرے گا۔ اُس کا مددگار کسی کو نہ پاؤ گے اور چونکہ یہ اللہ کی لعنت نہیں ہی۔ اِس لئے تم ہزاروں مددگار پاتے ہو۔ منجملہ اُن مددگاروں کے ایک مدد یہ بھی ہی کہ ایسی تفسیر قرآن کی سنا دیجائے کہ جس کے لفظ لفظ سے معنے ظاہر ہوں۔ آیہ آیات متشابہات کا آیات محکمات سے ربط ظاہر ہوتا ہو۔ اور تمام وہ لوگ جنکے ذہن صاف حس لطیف۔ تمیز صحیح ہو۔ جنکا سینہ معرفت میں کھولدیا گیا ہو وہ اس کو سمجھ لیں مان لیں ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول ص ۱۲۷ معہ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ؛

ترجمہ مقبول۔ آیا سلطنت حقیقی میں سے اُنکا کچھ حصہ ہی۔ اگر ہی تو کسی کو تل برابر بھی نہ دیں گے ۱۲ ؛

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین۔ اِس آیت کی نسبت آل رسول اپنے قدیم دعوےٰ پر بہت زور سے قائم ہیں کہ یہ آیت انھیں کے یا ان کے دشمنوں کی شان میں اُتری۔

قبل اس کے کہ ہم تفسیر شروع کریں مقبول احمد سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ حقیقی کا لفظ ترجمہ میں جو تم نے زیادہ کیا وہ قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہی۔ نذیر احمد کی تقلید سے کچھ فائدہ نہ ہوگا ؛

بتاؤ۔ تمھارے اماموں نے یہ تم کو بتایا۔ یا تم نے محض اپنی طرف سے رکھدیا اس کی تفسیر میں تم نے کیوں اماموں سے اختلاف کیا ؛

عقلمند شیعو۔ غور کرو۔ کہ مقبول احمد کس درجہ تحریف قرآن کرتا ہی۔ اچھا سنو اور دیکھو۔ لہم کی ضمیر۔ ابوبکر و عمر و عثمان کی طرف جاتی ہی۔ یا علی اور حسن اور تمامی دیگر خلفائے بنی ہاشم آل عباس کی طرف۔ کیونکہ یہ قرآن کی آیت ہی بے سر و پا فضول نہیں اگر آل [illegible] متعلق ہی تو [illegible] آل رسول کی تعلیم مدنظر ہی [illegible] یان تو آل

خود ہی مدعی ہیں ÷
عقلمند شیعو۔ اس آیت اور اس کے حاشیہ کی تمام روایتوں کو تم خود ضرور دیکھو۔ اور بہت غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس آیت سے بروایت ائمہ معصوم خلفائے ثلثہ کی ولایت و امامت و خلافت ثابت ہوتی ہے۔ اور جب اماموں کی روایت اور قرآن کی شہادت سے خلافت ثابت ہوئی ہو تو تم خود ہی سوچو کہ تمھارا گالی دینا۔ بُرا کہنا لعنت بھیجنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنا خود ائمہ معصومین کے خلاف کرنا ہے۔ قرآن کے خلاف خدا کے خلاف کرنا ہے ÷ "ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں" اب تفسیر کیطرف متوجہ ہو۔ آؤ بقول آل رسول پہلے ہم یہ دیکھیں کہ اس آیت سے ابوبکر و عمر و عثمان کی سلطنت و خلافت و امامت مراد ہے اور خلافت ملنے پر ان لوگوں نے آل رسول کو تل برابر دیا یا نہیں ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ اس کے واسطے تم تواریخ و سیر کے ہزاروں لاکھوں ورق اُلٹ ڈالو۔ احادیث شیعہ اور سُنی کو دیکھو۔ تم اپنی زبان سے اقرار کروگے کہ جتنا مال ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانہ میں تم کو ملتا تھا اس کی مثال مشکل سے ملے گی پس ماننا پڑیگا کہ اس "لہم" سے مراد ابوبکر و عمر و عثمان نہیں ہیں ÷
اچھا دوسرا پہلو دیکھو علی کے اقوال و افعال۔ اور مناقب اور واقعات پر نظر ڈالو۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح کوفہ میری امامت پر ایمان لایا۔ اُس طرح کوئی شہر مجھپر ایمان نہیں لایا یہ تعریف صرف زبان سے نہ تھی عمل کرکے بتادیا خلافت ملتے ہی دارالسلطنت و پایہ تخت کوفہ میں پہنچا دیا۔ اب مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں کا اللہ والی ہے۔ نہ مال غنیمت سے حصہ ملتا ہے نہ مال غنیمت کہیں سے آتا ہے۔ نہ دفتر ہے۔ نہ حساب۔ نہ پنشن ہے نہ وظیفہ نہ سالانہ۔ نہ ماہوار۔ چھ برس میں تم صرف چھ مہینے کی تنخواہ تقسیم کرنا ثابت کرو ÷
ابھی تم کیا ثابت کروگے تم تو خود نقل کرتے ہو۔ کہ کوفہ کے خزانچی نے اطلاع کی کہ اب خزانہ میں کہیں تل رکھنے کی جگہ بھی نہیں۔ یعنے اتنا سونا۔ چاندی جمع ہوگیا ہے۔

آپ نے خزانہ کا دروازہ کھولا۔ اور کہلا دیا کہ کوفہ کے تمام شیعہ جمع ہوں نہیں نہیں بلکہ تمام اشیاع کوفہ جمع ہوں۔ اور جب وہ جمع ہوئے تو سب تقسیم کر دیا ؛

ہم پوچھتے ہیں کہ کوفہ میں اس دن کتنے لوگ تھے۔ ان کا نام خزانہ کے پنشن کھانے والوں میں درج تھا۔ مدینہ اور مکہ کے رہنے والوں نے۔ جنھوں نے ان ممالک کو فی الحقیقت جہاد کر کے فتح کیا تھا۔ جبکے حقیقی طور پر وہی مالک اور مستحق تھے۔ ان کو ہنڈوی کر کے بھیجا تھا۔ یا منی آرڈر یا اونٹ پر لاد کر۔ لاداتھا تو کتنا اور مکہ اور مدینہ والوں کو ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانہ کا روزینہ پہنچا تھا یا کم یا زیادہ۔ دیکھو ہم سے جھوٹ بولو ہم کو تمھارے گدھے گھوڑے۔ اونٹ۔ تلوار۔ انگوٹھی۔ زرہ کا نام تمھارے لونڈی غلام کا نام معلوم ہے تمھاری ہزاروں حدیثیں تمھارے ہزاروں اقوال ہم کو معلوم ہیں ۲۴ برس تک روشن اور مہذب زمانہ بنا دیا گیا تھا ؛

اب تم چھپا نہیں سکتے ہو۔ بتاؤ جس دن تمام اشیاع کوفہ کو پورا خزانہ بیت المال کا بانٹ دیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اس دن مکہ اور مدینہ میں کتنے محتاج بھوکے سو رہے کتنے فاقہ کش مر گئے۔ تم کو کیا خبر۔ تم کو تو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جس قدر میری امامت پر کوفہ ایمان لایا ویسا کوئی شہر نہیں لایا۔ اب تم کو مکہ اور مدینہ سے کیا مطلب رہا ؛

ترجمہ مقبول احمد ص۱۳۷ ؛

ترجمہ مقبول۔ کیا وہ لوگوں پر اس کا حسد کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ ۱۲ ؛

تفسیر ہم اسکی تفسیر اوپر بتا آئے لکھ آئے ہیں جب سارا قرآن آل رسول کی شان میں ہے۔ تو یہ آیت بھی ہوگی۔ اور عمر بھر کے اقوال و شکایت سے پتہ چلاؤ کہ غیر لوگوں کو بنی تمیم سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا۔ اُس پر وہی لوگ حسد کرتے تھے ؛

اللہ کی مار سخت ہی مقبول دیکھو عقلمند شیعو غور کرو کہ کس کس دلائل و براہین سے
آل رسول اِس اُمت کے یہود و نصاریٰ ثابت ہوتے ہیں۔ شرماؤ اور مر جاؤ ۞

جزو پنجم سورۂ نساء

ترجمہ مقبول صہ ۱۳۸ و حاشیہ علو ۲ و ۳ ۞
ترجمہ مقبول ۔ اے ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس
رسول اور اُن والیان امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔ پھر اگر کسی معاملہ میں
تم میں آپس میں جھگڑا ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو۔ بشرطیکہ تم اللہ اور
قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی سب سے بہتر اور عمدہ تاویل ہے ۱۲ ۞
اقول وبحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ مومنین آل رسول اپنے عام دعوے کے
مطابق ان آیتوں کو بھی اپنے ہی لیے کہتے ہیں ہم کو بتانے کی ضرورت نہیں تصدیق
کے لیے حاشیہ مقبول احمد دیکھ لو۔ کل حاشیہ کا جواب تو ہمارے علمائے ربانیین دیں گے ہم
کو تو صرف اپنے قرآن سے مطلب ہے جس کی حفاظت ہم نے اپنے ذمہ لی ہے۔ دیکھو۔ کافی
اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام باقر اِس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے تلاوت فرماتے
تھے۔ "فان خفتم تنازعاً فی امر فردوہ الی اللہ والی الرسول۔ والی اولی الامر منکم"۔
اور خود تلاوت کر کے فرماتے تھے کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی ۞ مومنین۔

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم ۞ کہ بامن آنچہ کرد آن آشنا کرد

اے آل رسول ہم کو شرم آتی ہے کہ اب تم کو کس طرح آل رسول عربی کہیں ۔ تم تو
عجمیوں سے بدتر ہو۔ تمھارا کچھ قصور نہیں۔ جب تمھارے پردادانے مکہ مدینہ چھوڑا۔
کوفی لایوفی پر اعتبار کر لیا۔ عراق میں جا کر رہے۔ ایرانی شہزادی بھی مل گئی تھی اسکا
سچا بھائی بھی باوجود اسلام قبول نہ کرنے کے رسم الفت رکھتا تھا۔ جو بہن لڑائی میں
مفتوح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں گئی ہو۔ اِس سے قرابت داری سالے اور بہنوئی کا رشتہ
قائم رکھے۔ پس ضرور ہے کہ اور بھی ایرانی عجمی آتے جاتے ہوں۔ اِسی سے تم کو زبان فصیح سے

تعلق باقی نہیں رہا۔ اتنا بھی نہیں رہا۔ کہ تم ہمارے قرآن کی عزت کرتے۔ ای نادانو اگر ایسی ہی عبارت ہمارے قرآن کی ہوتی تو کفاران قریش کے ادیب ایسی معلوم نہیں کتنی آتیں بناکر لاتے۔ اور ہم اپنا منہ آپ دیکھکر چپ رہ جاتے۔ ہمارا دعوے جھوٹا۔ ہماری تحدی لغو ہوتی ہمارا پیغمبر خفیف ہوتا۔ اگر تم کو علم نہیں ہے۔ توکسی اہل علم سے پوچھو۔

اچھا بتاؤ۔ قرآن کے کس نسخہ میں یہ لکھا گیا تھا۔ بقول تمھارے علیؑ کے پاس جو نسخہ تھا جواَب قائم کے پاس ہے۔ کیا اُس میں یہ عبارت ہے کیا تم نے قائم والانسخہ قرآن کا دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو پیش کرو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲۔

باقر۔ اب تک تو ہم کو صرف تمھاری عربیت پر اعتراض تھا۔ شکایت تھی۔ جو ایک معمولی چیز ہے۔ اگر کسی دیندار کو ادب نہ آتی ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر قرآن کی سمجھ اور اور قرآن کا علم قرآن کی معرفت یہ بہت ضروری چیز ہے۔ تعجب سے لوگ سنیں گے کہ تم کو وہ بھی حاصل نہیں۔

باقر۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آمنوا میں علیؑ داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر داخل نہیں کہتے۔ تو ایمان سے خارج۔ عقلمند شیعو! ڈرو اور خبر لو۔ اگر داخل کہتے ہو تو اپنے آپ اطاعت کے معنے بتاؤ۔ قیامت تک جھوٹ بولو۔ ہمارے قرآن کا مطلب تو صرف اِس قدر تھا کہ اللہ اور رسول اور اولے الامر کی اطاعت کرو۔ جو پیغمبر کے بعد تمھارا والے امر خواہ قضا میں خواہ حکومت میں خود تم میں سے یعنے مسلمان ہو۔

اور اگر تم میں آپس میں کسی معاملہ میں یا خود والے امر کے فیصلہ میں فتوے میں اختلاف پیدا ہو جاے تو اس مسئلہ کو اللہ اور رسول پر پیش کرو۔

اللہ پر پیش کرنا یہ ہے کہ قرآن میں اُس حکم کو تلاش کرو۔ اس کے مثل احکام کو دیکھو۔ رسول پر پیش کرنا اس طرح پر ہے کہ سنت رسول احادیث رسول میں اِس حکم یا

اِس کے مثل احکام کو دیکھو۔ عقل کے دشمنو اولی الامر کیطرف پھر پلٹنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہی
جبکہ خود اولی الامر ہی سے نزاع ہو۔ عقلمند و قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس کے بعد فرماتے ہیں
کہ ای آل رسول یہ مطلب قرآن کا تو تمھاری سمجھ میں جب ہی آئے گا بشرطیکہ تم اللہ اور
قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو ٭
اور پھر برہان میں دیکھو فرماتے ہیں۔ کہ یہی سب سے بہتر اور عمدہ تاویل ہے۔
شرماؤ اور مر جاؤ۔ ۱۲ ٭

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۶ | آیہ فَلَا وَرَبِّکَ۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۰ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ تمھارے پروردگار کی قسم یہ لوگ کبھی مومن
نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اُن جھگڑوں میں جو اُن کے مابین پڑے ہیں تم کو حاکم نہ بنالیں۔
پھر جو کچھ فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو اس طرح تسلیم
کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہی ۱۲ ٭
اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اے آل رسول
قرآن کے حکم عام سے تم کو قرآن نے کہاں مستثنےٰ کیا ہی۔ اے آل رسول اس آیت پر
تمھارا حملہ کیوں نہیں ہی۔ اے مقبول احمد تمھارا حاشیہ کیوں نہیں ہی۔ مومنین بہت غور
سے دیکھو۔ اور حاشیہ دیکھو۔ ہمارا کلام بہت صاف ہوتا ہی۔ اور جب ہم بالکل صاف صاف
آیات محکم سناتے ہیں۔ تو وہیں آل رسول اور مقبول احمد کنائی کترا جاتے ہیں عمداً
نظرانداز کر دیتے ہیں۔ سنو پھر پوچھو کہ "مومنون یا لا یومنون" میں علی داخل ہیں یا نہیں
پھر پوچھو کہ کتنے روز ہمارا رسول بیمار رہا۔ اور کتنے وقتوں کی نماز ابوبکر نے پڑھائی
ہمارے سامنے جعل فریب قائم نہیں رہ سکتا۔ اِس عرصہ میں پیغمبر ہوش میں تھے یا
نہیں پیغمبر کو اِس امامت کی خبر ہوئی یا نہیں۔ پیغمبر نے مسجد میں آکر امامت سے منع کیا۔
علی کو آگے کیا۔ اور جب یہ سب کچھ نہیں ہوا۔ تو بتاؤ کہ اس فیصلہ پیغمبر سے علی نے اپنے

دل میں تنگی پائی یا نہیں علی نے اس کو اس طرح تسلیم کیا جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔ یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ بقول تمھارے ہرگز نہیں کیا۔ پس کبھی مومن نہ ہوے۔ ڈرو اور شرماؤ۔ ۱۲ ❖

جزو پنجم سورۂ نساء	ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۵۔ آیہ اللہ لا الہ الا ہو ❖ ترجمہ مقبول احمد۔ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس

میں شک نہیں کہ قیامت کے روز وہ ضرور ضرور تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ اور بات کہنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ۱۲ ❖

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ نہ آل رسول ہی اس آیت کے متعلق کچھ کہتے ہیں۔ نہ مقبول احمد ہی کچھ کہتے ہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ آخر جب سارا قرآن تمھارا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں ❖

سنو۔ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس جملہ سے نصیری اور اس اُمت کے یہود و نصاریٰ کی تردید فرماتے ہیں۔ دوسرے جملہ یعنے اس میں کچھ شک نہیں کہ قیامت کے روز وہ ضرور ضرور تم سب کو اکٹھا کریگا۔ سے مسئلہ رجعت کی تردید فرماتا ہی کہ تم کہتے ہو کہ قائم کے ساتھ سب رجعت کریں گے۔ پھر قائم انتقام لیں گے ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم کو عذاب دے کر سولی دیں گے۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ ہم قیامت کے روز تم سب کو اکٹھا کر کے حساب کتاب وزن اعمال کے بعد جزا و سزا دیں گے۔ اگر دنیا میں سزا دے دی گئی تو پھر قیامت میں مواخذہ نہیں رہتا ❖

پھر شیعہ کے لیے مُنہ بند کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اور بات کہنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ۱۲ ❖

جزو پنجم سورۂ نساء	ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۷ و حاشیہ نمبر ا۔ مومن وہ ہی جو اپنے ایمان کا مقر ہو۔ ترجمہ مقبول۔ اور کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے۔

اے آل رسول بتاؤ کہ مومن میں علی داخل ہیں یا نہیں - اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو جھگڑا فیصل ہی - اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ جنگ صفین و نہروان و جمل میں جن لوگون کو علی نے قتل کیا یا کرایا وہ اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے یا نہیں مقر تھے یا نہیں - اور پھر بتاؤ کہ اس قتال سے وہ خارج از ایمان ہوئے یا نہیں +

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۷ و حاشیہ نمبر ۴ +

ترجمہ مقبول - اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھکر مار ڈالے گا - اس کا بدلہ جہنم ہی جس میں وہ ہمیشہ رہیگا - اور اس پر خدا غضبناک ہوگا - اور اس پر لعنت کریگا اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہی ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں - جب سارا قرآن تمھارا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں جنگ جمل و صفین و حرورا میں سب مومن تھے یا نہیں - اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے یا نہیں - اپنے ایمان کے مقر تھے یا نہیں - اگر انکو مومن نہ کہو تو اپنے ایمان خصوصاً خاتمہ کے وقت تصدیق بالقلب کے گواہ پیش کرو اگر اپنے دعوی میں سچے ہو - اِس کے بعد کی آیت غور سے پڑھو +

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۰

ترجمہ مقبول احمد ص ۱۴۸ - آیہ یا ایہا الذین آمنوا " +

ترجمہ مقبول - اے ایمان لانے والو جب تم راہ خدا میں باہر نکلو تو تحقیق کرلو - اور جو شخص تم سے بقاعدہ اسلام سلام کرے تو یہ نہ کہدو کہ تو مومن نہیں ہی - تم زندگانی دنیا کا اثاثہ ڈھونڈھتے ہو - حالانکہ بڑے بڑے منافعہ خدا کے پاس ہیں - تم بھی پہلے سے ایسے ہی تھے - پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس تحقیق کرلیا کرو یقیناً اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہی ۱۲ +

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی نسبت نہ آل رسول ہی کچھ کہتے ہیں نہ مقبول احمد آیت ماقبل کو پڑھکر اس آیت کو پڑھو - پھر آل رسول سے پوچھو کہ ان ایمان والوں میں

علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہے تو جھگڑا فیصل ہو گیا۔ دعویٰ بھی باطل ہو گیا اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو مدعی الایمان کے ایمان سے انکار کیا یا نہیں۔ گنہگار رہے ہوئے یا نہیں گنہگار رہے ہوئے تو دعویٰ عصمت باطل ہوا۔ اور مومن کے قتل و قتال سے جو نتیجہ ہوا۔ وہ ہمارے عام حکم میں موجود ہے۔ سوچو اور غور کرو۔

ہاں تم کہہ سکتے ہو کہ علی سے قتال کرنے والے بھی تو اسی میں داخل ہوں گے۔ ہونگے اور ضرور ہونگے۔ ہمارا حکم عام ہے قیامت تک کے ایسے گنہگار اس میں داخل ہوں گے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم زندگانی دنیا کا اثاثہ ڈھونڈھتے ہو۔ ایک ذلیل اور حقیقت خلافت اور سلطنت کے لیے ایسا قتال کرتے ہو۔ حالانکہ اگر عثمان کی طرح سے صبر کرتے تو اللہ کے پاس بڑے منافع تھے۔ پھر فرماتے ہیں کہ تم بھی پہلے سے ایسے ہی تھے۔ اس جملہ سے عصمت اور سید الشئی عصمت کی تردید فرمائی پھر ڈانٹ بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں یقیناً اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہے مطلب یہ کہ اس کو دھوکا نہیں دے سکتے اس کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے ۱۲۔

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۰ | آیہ لایستوی۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۸۔ ترجمہ مقبول مومنوں میں سے گھر میں بیٹھے رہنے والے

(سوائے ان کے جو معذور ہیں) اور راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے رو سے فضیلت دی ہے الخ۔ ۱۲۔

تفسیر قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس پر نہ آل رسول کی تفسیر ہے نہ مقبول احمد کا حاشیہ شیعوں سے پوچھا جاتا ہے۔ آل رسول سے پوچھا جاتا ہے۔ اچھا پہلے بتاؤ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ حیات میں جتنے غزا اور سرایا ہوئے۔ اس میں علی نے کتنا مال بنا دیا۔ کس کس لڑائی میں کتنا کتنا۔ بعد وفات رسول صلعم کس کس لڑائی میں کتنا مال دیا۔"

کس کس لڑائی میں شریک ہوئے۔ پھر بتاؤ کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے اُن سے افضل ہوئے یا نہیں۔ دو مرتبہ اللہ پاک اپنی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم نے بیٹھنے والوں پر جہاد کرنے والوں کو فضیلت دی۔ پھر پوچھو کہ قیامت تک کے بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے اس آیت کے حکم اور فیصلہ میں داخل ہونگے یا نہیں ؛

یہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی نیا قرآن آنے والا نہیں ہے تو ضرور داخل ہونگے ؛

پس نہ داخل ہونے کے واسطے کون سی دلیل ہے ؛

پھر پوچھو کہ اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور جب سارا قرآن تمھارا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں پھر پوچھو کہ مومنون میں علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل تو جھگڑا فیصل ہے۔

اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو مفضول ہوے یا نہیں۔ ابوبکر و عمر و عثمان کی شان تو بہت بڑی ہے۔ عوام مومنین مجاہدین جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے تھے ان سے بھی مفضول ہوئے یا نہیں۔ ہاں پھر پوچھو کہ اے آل رسول تم کسی جہاد میں ڈھائی سو برس تک اپنے مال اور جان سے شریک ہوے یا نہیں۔ جمل و صفین و حروراء و نہروان و کربلا کے قتال کو جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہہ سکتے۔ پھر پوچھو کہ اے آل رسول تم اسکی کوئی وجہ بتا سکتے ہو کہ قرآن میں جو سیکڑوں جگہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر مقدم بیان کیا ہے اس کی کوئی وجہ تم کو معلوم ہے۔ تم سمجھتے ہو یا اسی جہل پر دعوائے ہمہ دانی کرتے ہو۔ یہ کیا بات ہے کہ جہاں پانی مرتا ہے تم ہٹ جاتے ہو۔ ۱۲ ؛

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۲ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۱۔ بیان نماز خوف و لڑائی و حاشیہ ۱ آدھی فوج دو رکعت نماز پڑھے۔ آدھی فوج لڑتی رہے پھر وہ جا کر لڑیں اور یہ آکر نماز پڑھیں۔ ۱۲ ؛

اس آیت اور حکم سے عمل دائمی جمع بین الصلٰوتین کی تردید فرماتا ہے۔ یعنے اگر جمع

بین الصلوٰتین امر مشروع وجائز ہوتا تو جہاد سے بڑھ کر اور کون سا موقع تھا۔ اور جب ایسے موقع پر نماز جمع نہیں کرائی گئی۔ یہاں تک کہ نماز عصر قضا ہو گئی۔ تو ہمیشہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر موقوتا کے معنے مفروض بتاتے ہیں۔ مگر کتاب کے معنے وہ نہ بتا سکے۔ کیا جہالت سے؟ نہیں۔ بلکہ عمداً ترک کر دیا طبقاً عن طبق قدم بہ قدم یہودیوں اور نصرانیوں کے عمل کیا۔ اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ چونکہ جمع بین الصلوٰتین پر عمل دائمی کر رکھا ہے۔ اور اس میں آسانی اور سہولت بہت ہو گئی ہے منافقین کے لیے اس لیے وہ قرآن میں بھی تحریف کرتے ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر فرض نہیں بتاتے۔ صرف پڑھ لینا فرض ہے نہ وقت پر۔ افسوس ہم کو تم سے ایسی اُمید نہ تھی۔

مسلمانو۔ تم کو معلوم ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلعم جھوٹے مدعیان رسالت نے اپنی امت پر سے دہر میں نماز صبح و عشا معاف کی تھی۔ اور اس آسانی سے لاکھوں آدمی ان کی امت میں داخل ہو گئے تھے آل رسول کو دیکھو کہ وہ وقت کو فرض ہی نہیں بتاتے مقبول احمد کو دیکھو کہ وہ کتاب کا ترجمہ "لکھی گئی ہے" لکھتا ہے۔ یہاں کتاب سے مراد علی کیوں نہ ہوئے۔ عقلمند شیعوں سے کوئی پوچھے ۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۶

آیہ ولا تکن۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۵۲ و حاشیہ

ترجمہ مقبول احمد اور جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں۔ تم ان کی طرف سے جھگڑا نہ کرو بے شک اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔ جو خائن اور گنہگار ہیں لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب راتوں کو ان باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند ہیں۔ تو خدا ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اور جو جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں خدا کا علم ان سب کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲

زندگانی دنیا میں تو ان کی طرف سے اب تم جھگڑتے ہو قیامت کے دن اُن کی

طرف سے کون جھگڑا کریگا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا ۱۲ ؎

کافی میں امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ اس سے فلان اور فلان اور عبیدہ بن جراح مراد ہیں۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ اور موسیٰ کاظم یہی فرماتے ہیں۔ اور ایک روایت میں امام باقر بجائے الفاظ فلان اور فلان کے اول اور ثانی اور عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں احتجاج طبرسی میں علی سے منقول ہے کہ بعد وفات رسول دین میں تغیرات پیدا کرنے والوں کا ذکر ہے مثل یہود و نصاریٰ کے۔ ۱۲ ؎

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں ہے۔ ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ ہم کو کسی سے بھی مطلب نہیں۔ ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان اور دوسرے اصحاب رسول اس میں داخل ہوں۔ یا تم اس میں داخل ہو۔ ہمارا قرآن تمام عالم کے لیے حجت ہے۔ قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ واقعات سے مقابلہ کرو۔ حالات دیکھو۔ اقوال سنو اور پھر خود فیصلہ کرو۔ اور آخر فیصلہ تو ہم خود کرینگے ؎

بقول تمھارے رسول نے علی اور حسن اور حسین اور انکی اولاد کیلیے کہا یا نہیں کہ وہ مجھسے ہیں اور میں اُن سے ہوں میں ان سے لڑنے والا ہوں جو ان لوگوں سے لڑیں میں اُن سے صلح کرنے والا ہوں۔ جو اُن لوگوں سے صلح کریں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے۔ ؎

تمھاری ان حدیثوں کے بعد تو روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ اس سے ابوبکر و عمر و عبیدہ بن جراح مراد نہیں ہیں بلکہ وہی لوگ مراد ہوں گے جن کی طرف سے رسول جھگڑا کرنا چاہتے تھے جھگڑا کرتے تھے۔ اب قرآن سے دیکھو کہ وہ کون ہیں ؎

جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں۔ دل میں کچھ ہے اور زبان سے کچھ اور کہتے ہیں اعتقاد کچھ ہے۔ اور براہ تقیہ کچھ کہتے ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اے رسول ان کی طرف

سے تمھارا جھگڑا کرنا بے سود اور نامناسب ہے۔ اللہ اُنکو دوست نہیں رکھتا جو خائن اور گنہگار ہیں

پھر ان لوگوں کے حال کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ یعنے وہ کس قسم کی خیانت کرتے ہیں

کس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے "جب اپنے شیاطین سے ملتے ہیں۔ تو اُن سے ایسی ایسی باتیں کر دیتے ہیں۔ پھر اپنے جبروت کا بیان فرماتے ہیں ؛

فرماتے ہیں۔ حالانکہ جب وہ راتوں کو اُن باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند

ہیں تو خدا اُن کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اور جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں۔ خدا کا علم ان سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ اِس میں تقیہ بھی داخل ہے۔ غیبت اور چغلی اور بدی بھی داخل ہے بغاوت اور نافرمانی بھی داخل ہے۔ سلطنت کی بیخ کنی اور بدخواہی بھی داخل ہے۔ عام مسلمانوں سے کچھ کہنا۔ اور شیعوں سے اسکے خلاف کہنا بھی داخل ہے غرض کہ وہ تمام باتیں داخل ہیں جو وہ چھپا کر کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری آیت میں رسول سے اور سختی سے فرماتا ہے

کہ زندگانی دنیا میں تو ان کی طرف سے اب تم جھگڑتے ہو۔ قیامت کے دن ان کی طرف

سے کون جھگڑا کرے گا۔ یا کون اُن کا وکیل ہوگا۔ اِس آیت سے شفاعت نامناسب کی تردید فرماتا ہے ؛

یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا کہ اے بیٹی عمل کر عمل کر۔ یہاں اور بھی نزاکت ہے وہ کون سے اعمال صالحہ تھے جنپر فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا عمل نہیں کرتی تھیں۔

پس ضرور ہے کہ آنحضرت صلعم نے انھیں احکام کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں تمام ذریت فاطمہ بھی داخل ہیں۔ کاظم تم فلان۔ فلان کیوں کہتے ہو۔ صاف لفظوں میں ابوبکر وعمر کیوں نہیں کہتے۔ ابوبکر وعمر تمھارا کیا کرلیں گے۔ کیا کرسکتے ہیں۔ ہاں ہاں مسلمان بھی تمھارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ؛

یا قر۔ بجائے فلان۔ فلان کے تم صرف اول اور ثانی کیوں کہتے ہو اگر خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی تم کہتے تو وہ تمھارا کیا کر سکتے۔ یا مسلمان ہی تمھارا کیا کر سکتے۔

مقبول احمد تم ہی خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی کیوں نہیں کہتے۔ برٹش راج میں تم کو کس کا ڈر ہی۔ مسلمان اب تم پر نالش فوجداری کرنے نہیں جا سکتے۔ اور تفسیر لکھنے میں تم کو تعزیرات ہند کی رو سے سزا بھی نہیں ہو سکتی۔ ہم سے تمھاری چالاکی چھپ نہیں سکتی ہان ہان مسلمان اب تمھارے دھوکے میں نہ آئیں گے کہ اُن سے کہہ سکو کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل تمھارا مکر ظاہر ہو گیا۔ تم اسی طرح اول وثانی کہہ چکے تھے اور جب مار پڑی تو تم نے کہدیا کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل۔ یہان تو تم نے اول وثانی کہکر پھر ابو عبیدہ بن جراح بھی کہدیا۔ اب کیا موقع باقی رہا۔ کہ ابو عبیدہ کے ساتھ اول وثانی سے مراد ابلیس وقابیل ہونگے۔ دیکھو خدا کی مار کیسی سخت ہی اور اس کا کلام کتنا صاف ہی۔ وہی لوگ اس کو سمجھیں گے جن کا ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح ہی۔ جن کا سینہ معرفت میں کھولدیا گیا ہی÷

جاہل مقبول احمد دیکھ سورہ نساء کی لعنت اللہ کو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں ÷

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۴

آیہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۵۳
ترجمہ مقبول احمد۔ اور جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اُس کی تم کو تعلیم دی۔ ۱۲ ÷

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن بقول تمھارے۔ تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے متعلق آل رسول بھی کچھ نہین کہتے۔ مقبول احمد بھی حاشیہ نہیں چڑھاتے۔ پھر پوچھو شاید جواب دیں۔ سنو اس آیت میں اللہ پاک آل رسول کی یون تعلیم فرماتا ہو کہ تم کب تک دعوٰی ہمہ دانی

کرتے رہوگے۔ کب تک علم گزشتہ و آئندہ "ماکان وما یکون" کا دعوےٰ کروگے۔ کب تک اُستاد جبرئیل بنوگے۔ کب تک پیغمبروں سے افضل بنوگے۔ باوجودیکہ تمہارے احمق کہتے ہیں کہ امامت نبوت سے افضل ہی مگر پھر بھی نبی کے بعد ہی ذکر لایا جاتا ہی۔ نبی کا خلیفہ اور وصی اور نائب بھی کہا جاتا ہی۔ دوسرے پیغمبروں کو جانے دو صرف رسول کریم صلعم کو لو انھیں کو دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ اے رسول جو کچھ تم نہ جانتے تھے اس کی تم کو تعلیم دی۔ معلوم ہوا کہ تعلیم خداوندی سے پہلے جاہل تھے۔ اور جب پیغمبر ہی جاہل ٹھہرائے گئے تو پھر تھارا کس میں شمار ہوسکتا ہی۔ اب غور سے دیکھو کیا اللہ صاحب نے غلط اور جھوٹ کہا کہ تم نہیں جانتے تھے اور پیغمبر ہی سے کہتے ہیں۔ جو سب کچھ جانتے تھے۔ یہ تو بدترین جھوٹ ہی پس اگر تم کو خدا پر قرآن پر ایمان ہو تو کہدو کہ اللہ نے سچ کہا تھا۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللہِ قِیلًا۔ خدا سے زیادہ سچی کس کی بات ۱۲ ❊

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۴	آیہ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُولَ۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۵۳ و ۱۵۴ ❊

ترجمہ مقبول۔ اور جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لیے کھل جائے رسول کی مخالفت اختیار کریگا اور مومنوں کے راستہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار کریگا۔ ہم بھی اُسے راہ پر چلائینگے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے ۱۲ ❊

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ اے آل رسول تمھاری شان میں یہ آیت نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اُگل سکے نہ مقبول احمد ہی نے کوئی حاشیہ چڑھایا۔ اور وجہ اس کی صرف یہ ہی کہ ایسی کھلی آیت میں اس کی دال نہیں گلتی۔ سُنو قرآن کا مطلب یہ ہی کہ اللہ صاحب نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں اپنے پیغمبر کو خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تمیم سے ابوبکر کو نبی

عدی سے عمر کو بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائے گا - خواب ایک اقسام وحی سے ہے پیغمبر کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا - پیغمبر صاحب نے اپنے مرض موت میں چند روز تک ابوبکرؓ کی امامت کرائی - سب کو خبر ہوگئی - سب سمجھ گئے - صحاب رسول جسکی شان میں علی اور صادق محامد و مناقب بیان کرتے ہیں سب نے بالاجماع اتفاق کرلیا - تمام مسلمانوں نے بیعت اطاعت و وفاداری کرلی اور برابر وفاداری و امانت وراستی سے مطیع رہے - اب چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں اترا ہے - اس لیے آل رسول اور اُن کے شیعوں کو یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لیے کھل جاوے - رسول کی مخالفت اختیار کریگا - اور مومنوں کے راستہ سوا اور کوئی راہ اختیار کریگا - ہم بھی لسے اسی راہ پر چلائیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے - اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ؞

آل رسول اور ان کے شیعوں کو ایک خاص تعلیم بھی اس آیت میں فرماتا ہے "ہم بھی اس کو اسی راہ پر چلائیں گے" - کیوں جی بقول تمھارے یہ سختی ہے یا نہیں - کیوں جی بقول تمھارے یہ عدل و لطف کے خلاف ہے یا نہیں - بری راہ ہم خود چلاتے ہیں اور عذاب بھی کرینگے - اہل سنت مومنین کو بھی ایک خاص تعلیم اس آیت میں ہے - تم جو مناظرہ میں وقت ضائع کرتے ہو شیعہ کو جو رسول کی مخالفت میں مومنین کے راستہ کے سوا راستہ اختیار کیے ہوئے ہے - اللہ کا وعدہ یہ ہے کہ ہم انکو انھیں کی راہ پر چلائینگے - پھر تم کیوں کوشش بیجا کرتے ہو - درانحالیکہ اللہ کو خود منظور ہے کہ اُن کو جہنم میں داخل کرے ؞

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۵ - ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۵ - آیہ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ ؞ ترجمہ مقبول احمد - تمھاری امیدوں کو اور اہل کتاب کی اُمیدوں کو اس میں کچھ دخل نہیں جو بھی کوئی بدی کریگا - اسکا بدلہ پائیگا - اور خدا کے سوا - وہ کسی کو نہ اپنا حامی پائیگا نہ مددگار ۱۲ ؞

مومنین اہل کتاب ہیں زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صرف یہود اور نصاریٰ ہی اہل کتاب تھے اور سمجھے جاتے تھے۔ یہود موسیٰ کی اُمت تھے۔ اور نصاریٰ عیسیٰ کی اُمت۔ اور تھے یہ سب کے سب بنی اسرائیل۔ آل یعقوبؑ پیغمبر انھیں کو بڑی بڑی اُمیدیں تھیں بڑے بڑے دعاوی تھے ÷

"طبقا عن طبق" قدم بہ قدم آل رسول کے دعاوی بھی اسی طرح کے ہیں مثلاً معصوم پیغمبر زادگی وغیرہ وغیرہ۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھارا ہے۔ تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ اہل کتاب بھی تم نے اپنے ہی آپ کو کہا تھا۔ پس آل یعقوبؑ سے تمھاری مثال دی جائیگی یا بقول تمھارے غریب کمینے اعراب سے؟ اُمیدیں اور دعاوی تم کو ہیں یا غریب جاہلوں۔ گنہگاروں کو کہ پس اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتے ہیں ÷

ہمارے قضا و قدر ہمارے عذاب و ثواب۔ ہماری مغفرت و مواخذہ میں نہ تم کو دخل ہے نہ تمھارے اُمیدوں کو۔ بنی اسرائیل بھی پیغمبر کی اولاد تھے پیغمبر زادگی کا ان میں بھی بہت غرور تھا۔ مگر ہمارا فیصلہ قطعی یہ ہے کہ جو کوئی بدی کریگا (چاہے کوئی ہو۔) اُسکا بدلہ پائیگا اور خدا کے سوا وہ کسی کو نہ اپنا حامی پائیگا نہ مددگار ۱۲ ÷

جزو پنجشم سورۂ نساء رکوع ۱۷ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۹۔ "آیہ ولن یجعل اللہ" ÷ ترجمہ مقبول احمد۔ اور خدا ہرگز مومنوں پر کافروں کا غلبہ نہ ہونے دے گا۔ ۱۲ ÷

اقول جب سارا قرآن آل رسول کے لیے ہے تو اُنسے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ مومنین میں تم داخل ہو یا نہیں۔ علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل ہیں تو قصہ فیصل ہے۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو پوچھو کہ ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و یزید اور تمامی خلفاے بنی اُمیہ و بنی مروان و بنی عباس کو غلبہ ہوا یا نہیں ÷

پھر کیا خدا کا وعدہ جھوٹا ہے اس نے محض جھوٹ کہا نہیں بلکہ فی الحقیقت خدا کا وعدہ سچا
اِس سے زیادہ وہ سچا کس کا وعدہ ۔مگر یہ دین کی لڑائی نہیں تھی ۔کفر و اسلام کی لڑائی نہیں
تھی اِعلائے کلمتہ الحق لا الٰہ الا اللہ کے لیے نہیں تھی ۔بلکہ صرف دُنیاوی لڑائی تھی ۔اس میں
جس کی تدبیر کارگر ہوئی جس کے پاس قوت زیادہ تھی وہ غالب آگیا ۔جب تک کفر و اسلام
کی لڑائی تھی ۔اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا رہا ۔مصر میں مسلمان کتنے تھے ۔شام میں عیسائیوں
کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی ۔ایران میں مسلمانوں کی فوج کس قدر تھی اور دشمن
کتنے تھے؟ وہ چند ۔اور پھر خدا کا وعدہ سچا ہوا مسلمانوں کو ہمیشہ فتح ہوتی رہی ۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۷ آیہ ان المنافقین" ترجمہ مقبول ص۱۵۹ و ص۱۶۰ ۔
ترجمہ مقبول ۔بیشک منافق اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور
وہ ان کو اس کے دھوکے کا بدلہ دینے والا ہے ۔اور جس وقت وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں
تو الکساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور خدا کا ذکر بہت ہی کم کرتے
ہیں کفر و ایمان کے مابین تذبذب میں ہیں نہ انھی کی طرف ہیں نہ اُنھیں کی طرف اور
جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کرلیگا تم اس کے لیے ہرگز کوئی راہ نہ پاوگے ۔
اے ایمان لانے والو ۔مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو یار نہ بناو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی
کھلی حجت اپنے اور قائم کرلو ۔

اے آل رسول بتاؤ ۔یہ دو آیتیں تمھاری شان میں اتریں یا نہیں اور بقول تمھارے
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہوا ہے تو یہ دو آیتیں کیوں نہیں ۔ہاں بنی اسرائیل
کی عادت کے مطابق تمھاری اپنی عادت کے مطابق کہ میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا تھو ۔
پر عمل کرو تو البتہ نجات کی کوئی صورت ہوسکتی ہے ۔مگر واقعات اور حالات خود گواہی
دینگے کہ تم ان میں داخل ہو ۔سنو اور غور سے سنو ۔دیکھو اور انصاف سے دیکھو ۔قرآن تم
نہیں پڑھتے ۔مگر تھوڑے ۔اللہ کو نہیں یاد کرتے مگر تھوڑے ۔نماز تم نہیں پڑھتے مگر تھوڑے

ہمارے ابرار بندوں کا مقابلہ کرو جا کر اُن کو دن ورات دیکھو تب معلوم ہوگا۔ پانچ وقت کی نماز کو جو اپنے اپنے وقت پر فرض ہوئی تھی تم نے ظہرین اور مغربین نام رکھکر تین ہی وقت کر دیا۔ یہ بھی تقلیل اور قلت میں داخل ہے۔

اے آل رسول تمھاری تقیہ بازی سے تمھارے خاندان بھر یعنے باپ دادا کی تقیہ بازی سے تو یہی ماننا پڑتا ہے کہ تم دونوں کے درمیان میں مذبذب ہو۔ اہل سنت سے جب دیکھو تم ان کے موافق بات کرتے ہو تو تم کو وہ اہل سنت سمجھتے ہیں اور اہل بدعت اور رافضیوں سے جب رات کو تم ملتے ہو تو انکے موافق کہتے ہو۔ وہ تم کو بھی رافضی کہتے ہیں نعت کو دیکھو عرب یا عجم یا ہندوستان کو دیکھو۔ دُنیا کو دیکھو۔ دُنیا کے لوگ ایسے حرکات وافعال کرنے والوں کو کیا کہتے ہیں۔ ہم کسی کا نام نہیں لیا کرتے۔ قیامت تک کے لوگ ہمارے قرآن کے حکم میں داخل ہوں گے۔ مقبول احمد اور تمام شیعو۔ بلکہ اگر آل رسول نے یہ ترجمہ سکھلایا یا تبلایا ہو تو تمامی آل رسول ہم تمھاری اس مہربانی اور عنایت کے مشکور ہوتے ہیں کہ "یُضلل" کے معنے (خدا توفیق ہدایت سلب کرلیگا) تم ہم کو فرضی الزام سے بچانے کے لیے ایسا ترجمہ کرتے ہو ہم بھی تمھارا ویسا ہی فرضی شکریہ ادا کیے دیتے ہیں۔ مگر دیکھو جب ہماری توفیق ہدایت سلب کرنے سے وہ گمراہ ہوئے۔ تو بتاؤ کہ اب ان کا کیا گناہ بتاؤ کہ اب اُن کا کیا اختیار رہتا۔ کہ توفیق ہدایت سلب کرنے کے بعد ہم جابر وظالم ہوئے یا نہیں۔ اے جاہلو کہیں الفاظ ہم کو ہماری خدائی کو۔ ہمارے جبروت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ہزار مرتبہ ہم قتل کریں قاتل نہیں۔ ہزار مرتبہ ہم گمراہ کریں ظالم نہیں۔ کرور جلا ہوں کمینوں کو ہم بخشش دیں جنت دیدیں۔ نہ ہمارے خزانہ میں کمی نہ ہم کو اس کی کچھ پروا کرور سیدوں کو ہم جہنم میں جھونک دیں تو ہمارا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی نہیں۔ ہمارے قدرت واختیار کا مقابلہ کرنیوالا کوئی نہیں۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ تم اس کے لیے ہرگز کوئی راہ نہ پاؤگے یعنے اس میں صاف اشارہ ہے کہ نہ نبی کی قرابت کام دے گی۔ نہ نبی کی ہدایت۔ نہ نبی کی شفاعت

پس کوئی راہ نجات کی باقی نہیں ہے۔ (اب دوسری آیت کو دیکھو ؛

اے آل رسول اِس آیت میں تم داخل ہو یا نہیں۔ علی داخل ہیں یا نہیں تمام اصحاب رسول اور تمامی مسلمانان تابعی یا تبع تابعی داخل ہیں یا نہیں معجزہ قرآن کا دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اگلتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں ؛

یا سمجھے نہیں یا اس طرح ٹال گئے کہ شاید مسلمانوں کی اس پر نظر نہ پڑے اور اُس نحیریں بھی ہم کو وہ جکڑ نہ دیں پھر پوچھو کہ اس آیت میں تم سب داخل ہو یا نہیں ؛

اگر کہتے ہو کہ نہیں داخل تو قصہ ختم شیعوں سے کہدو کہ ہمارے دین کا مرثیہ پڑھیں اگر ان کو دین کا غم ہے۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو نافرمانی اور بغاوت کا الزام عائد ہوتا ہے ؛

سارے آل رسول کو جس قدر عتاب۔ عداوت۔ نفرت۔ حقارت۔ صحابہ رسول تابعین اور تبع تابعین بلکہ کل اہلسنت سے ہے۔ خدا لگتی کہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ جھوٹ بولنے کی تم جرأت بھی ہمارے سامنے نہیں کر سکتے۔ مقبول احمد کا ترجمہ آل رسول کا حاشیہ پیش نظر ہے۔ اور وہ گواہ عادل ہے جس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اتنی عداوت تم کو نہ یہودیوں سے ہے۔ نہ نصرانیوں سے نہ مجوسیوں سے نہ پارسیوں سے نہ ہندوؤں سے۔ پھر بتاؤ کہ تم مسلمانوں سے زیادہ کفار کو چاہتے ہو یا نہیں۔ دوست رکھتے ہو یا نہیں ؛

تم اہل سنت کی خیرات مانگ کر اُن پر اور اُن کے بزرگواروں پر لعنت بھیجتے ہو۔ تم ان کی خیرات کو مال غنیمت سمجھتے ہو۔ اس واسطے کہ تم کو کفار سے لڑ کر جہاد فی سبیل اللہ کر کے غنیمت حاصل کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ نصیب ہی نہیں ہوا۔ پس بتاؤ کہ نافرمانی ہوئی یا نہیں۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی جبروت اور قدرت اور علم کا حال دیکھو فرماتے ہیں کہ ہماری مخالفت کر کے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی کھلی حجت اپنے اوپر قائم کر لو۔ مقبول احمد اور تمام عقلمند شیعہ دیکھو کہ خدا کی کیسی کھلی حجت ہے۔ تم اس کے جواب میں اب کہو گے کہ دوسرے بھی اس میں داخل ہیں۔ ہم خود

کہتے ہیں کہ سب داخل ہیں اور رہوں گے۔ اور ہمیشہ قیامت تک داخل ہوں گے۔ یہ تو ہمارا عام حکم ہی ❖

جزو پنجم سورۂ نساء

آیہ ان المنافقین" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۰ ❖

ترجمہ مقبول۔ یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے ۱۲ ❖

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا تو یہ کیوں نہیں ؟ سلسلہ آیات کو ملاکر یہ آخر بیان ہی منافقوں کے تمام حالات تفصیلی بیان کرکے اپنے جبروت کا اظہار فرماتے ہیں کہ یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے۔ اور تم ان کا مددگار نہ پاؤ گے ❖

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع اوّل

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۹۔ حاشیہ نمبر او ۲ ❖

شیعوں کی تفاسیر۔ تمام احادیث تمام اقوال ائمہ آل رسول تمام کتابیں اس سے بھری ہیں کہ "آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ" جب غدیر خم میں علے خلیفہ ہوئے تو نازل ہوئی آل رسول کا یہی دعوی ہی۔ اس لیے پوری آیت کا ترجمہ مقبول نقل کرکے میں تفسیر لکھوں گا۔ علمائے ربانیین کو تو پہلے ہی سے معلوم ہی عقلمند شیعون کو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے علما ہمارے امیہ کہاں تک سچ بولتے ہیں ❖

ترجمہ مقبول۔ تم پر حرام کیا گیا۔ مردار اور خون اور سوّر کا گوشت اور وہ جانور جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اور جو گردن مروڑ کر مارا گیا ہو اور جس کے پاؤں باندھکر پیٹ پیٹ کر مارا ہو۔ اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور جو سینگوں سے مارا گیا ہو۔ اور جسکو درندوں نے پھاڑا ہو سوائے اس کے جس کا تم نے تزکیہ کر لیا ہو۔ اور جو تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تیروں پر تقسیم کرو یہ بدکاری ہی۔ آج کے دن کافر تمھارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارا دین تمھارے لیے کامل کر دیا۔ اور اپنی

نعمت تم پر پوری کر دی اور دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کر لیا۔ پس جو شخص بھوک کی طرف سے مضطر ہو۔ نہ گناہ کی طرف مائل ہو کر۔ تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۱۲ +

اقول بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ اللہ کا کلام ہی یا اصحاب رسول کا جو بقول تمھارے جاہل اور گنہگار اور جعلساز تھے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت پوری مسلسل موافق تنزیل ہی' یا مختلف ٹکڑے کہیں کہیں سے براہ تحریف لا کر جمع کر دیا ہی۔ اور وہ کون کون سا ٹکڑا ہی۔ اور وہ کہاں کہاں سے آیا ہی۔ بھاگو مت۔ ہاں ہاں تمھارے پاس جو قرآن ہی اس سے بتاؤ۔ قائم مہدی کے پاس جو قرآن ہی اس سے بتاؤ اگر تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین +

ہاں پھر دیکھو تم نے جہان جہان اپنی طرف سے قرآن میں کچھ ملایا ہی وہیں قرآن کی فصاحت اور بلاغت کا ستیاناس ہو گیا۔ قرآن کی عظمت نظروں سے گر جاتی ہی یہاں (بقول خود) اپنے دشمنوں کی قابلیت دیکھو کہ قرآن میں وہ الحاق کرتے ہیں۔ اور پھر بھی خدا کے کلام اور زبان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ دیکھو ہمارا دعوٰی۔ ہمارے قرآن کا دعوٰی ہمارے پیغمبر کا دعوٰی کیسا جھوٹا ہوا جاتا ہی۔ چند اصحاب رسول قرآن کی ایسی عبارت بنا کر لاتے ہیں اور کسی کو کلام خدا ہونے میں شبہہ تک نہیں ہوتا پس اب بھی تم اُن کو جاہل کہو گے کہہ سکو گے جبکہ تم سے زیادہ اور بہت زیادہ۔ پیغمبر سے زیادہ۔ ہمارے برابر قابلیت ظاہر ہو رہی ہی۔ اب نفس مطلب قرآن کا سنو +

اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ آیت بمقام مکہ حجتہ الوداع میں نازل ہوئی۔ تم کہتے ہو کہ بعد حجتہ الوداع غدیر خم میں علی کو خلیفہ بنانے کے بعد نازل ہوئی۔ بہرکیف دونوں کے میان سے زمانہ بہت قریب قریب ہی ایک مثال سے سمجھو۔ پیغمبر نے اپنے دو بیٹیوں کا نکاح ابولہب کے دو بیٹوں سے کیا تھا۔ ممانعت آئی نہ تھی حکم خدا آیا نہ تھا۔ آپ بشر تھے عرب کے

کفو ڈھونڈھتے تھے جس کے عرب بڑے دل دادہ تھے۔ اپنے کفو قرابت داروں میں کیا تھا۔ زمانہ کفر کے نکاح کو آپ بعد اسلام ویسا ہی برقرار اور قائم رکھتے تھے غرض کہ جب تک کہ حکم نہ ہوتا۔ دُنیاوی کام آپ ویسا ہی کرتے تھے جو عرب میں معروف و رائج تھے۔ یہ بھی تم کو معلوم ہی کہ اللہ قادر و توانا علیم و خبیر نے جب جب مناسب سمجھا احکام بھیجدیا۔ ایک دم سے ایک ہی وقت تمام قوانین مجلد کر کے شائع نہیں کیا۔ آج نماز فرض کل روزہ پرسوں شراب کی تعریف آئی۔ اور گناہ کا بھی ذکر ہوا۔ پھر یہ حکم آیا کہ سکر و نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو پھر حکم ہوا کہ شراب نجس اور عمل شیطان ہی۔ اس طرح سے اگر تم کو خدا پر رسول پر قرآن پر ایمان ہو تو مانو کہ اللہ پاک اس آیت میں مردار اور خون اور سوئر کا گوشت اور وہ جانور جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ (غیر خدا میں سب داخل ہیں کسی نیک و بد کو مستثنےٰ نہیں کیا) اور جو گردن مروڑ کر مارا گیا ہو۔ اور جس کے پانوں باندھکر پیٹ پیٹ کر مارا ہو اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو۔ اور جو سینگوں سے مارا گیا ہو۔ اور جس کو درندوں نے پھاڑا ہو۔ (شکاری سدھائے جانور کے شکار کو مستثنےٰ کر دیا ہی) اور جو تھان پر ذبح کیا گیا ہو (ہندو مسلمان شیخ۔ سید نیک و بد کی تفریق نہیں ہی استثنا نہیں کسی کا بھی تھان ہو) اور یہ کہ تیروں پر تم تقسیم کرلو۔ (اتنی طولانی فہرست جرائم کی قرآن میں کسی جگہ نہیں ہی) ان سب کا نام لیکر فرماتے ہیں کہ یہ بدکاری ہی؂

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ آجکے دن کافر تمھارے دین سے مایوس ہو گئے۔ پس تم اُن سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اے آل رسول بتاؤ کہ اس جگہ کافر بقول تمھارے تمھارے دشمن داخل ہیں یا نہیں ؟؂

اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو تصفیہ فیصل ہی۔ تمھاری ساری باتیں جھوٹ ہوئی جاتی ہیں اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب بتاؤ کہ تم اس آیت کی مخاطب ہو یا نہیں۔ سوچکر بولو۔ سنو اور بہت غور سے سنو مقبول احمد کا ترجمہ بھی دیکھ لو؂

بقول تمہارے وہ کافر تھے وہ تم سے مایوس کیا تھے خلافت اُن کو مل گئی اور ایسی قوت سے مل گئی کہ تم خود اُن سے مایوس ہو گئے۔ اور تم نے جد و جہد بھی چھوڑ دیا۔ پس مایوس ہونے والے تم ہوئے نہ کہ وہ۔ اور کافر کو مایوس کہا ہے۔ پس جو مایوس ہوا ہو گا وہی کافر ہو گا۔ (اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جان کے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں) ؎

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ بتاؤ تمھارا تقیہ یہودیوں نصرانیوں۔ مجوسیوں۔ کفار عرب۔ آتش پرستوں سے تھا یا کہ انھیں اہل سنت سے جن کو تم کافر کہتے ہو ؎

بتاؤ تم اُن سے ڈرے یا نہیں۔ تم اُنھیں سے تقیہ کرتے تھے یا نہیں پس اللہ کے صریحًا تم نافرمان ہوئے اور عصمت رخصت ہو گئی۔ اور اللہ سے تقیہ کرنے میں نہیں ڈرے اور یہ صریحًا کفر ہو گیا۔ اب بتاؤ دو سطریں دو جگہ "الیوم" کا لفظ قرآن میں آیا ہے۔ پہلا "الیوم" صریحًا تمھاری تکذیب کرتا ہے۔ پھر دوسرے "الیوم" سے تم کو کیا فائدہ مل سکتا ہے۔ تمھارے دعوے کی کیا تائید ہوتی ہے۔ واقعات اور حالات عالم پر بھی نظر ڈالو۔ اگر تم کو عقل ہے۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو کہ علی کو خلیفہ کرنے نہ کرنے سے دین کی تکمیل کو کیا تعلق تھا۔ سنو تعلیم و ہدایت وہ بغیر خلافت ملے بھی کر سکتے تھے۔ اور بہت آسانی سے بلا دقت خرچ کر سکتے تھے۔ خلافت میں تو ہزاروں کام اور لاکھوں جھگڑے ہوتے ہیں۔ بقول تمھارے اور جب ان کو ۲۴۔ برس تک خلافت نہیں ملی تو نعمت کا کیا اتمام ہوا۔ اِس نعمت کا اتمام تو بے شک خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں ہوا مسلمان دینی و دنیاوی برکات سے مالامال ہو گئے شرق سے غرب تک اسلام پھیل گیا۔ ہزاروں مسجدیں بن گئیں۔ لاکھوں نمازی پیدا ہو گئے۔ دائرہ اسلام وسیع ہوا کفر کی سرحدیں گھٹ گئیں شام اور مصر۔ اور ایران فتح ہوا کابل اور سندھ تک اسلام کا پھریرہ بلند ہوا۔ جھنڈے نصب ہوئے ۶۔ برس کے لیے پوری آراستہ و پیراستہ بے غل و غش سلطنت دی گئی۔ تو بجز خانہ جنگیوں کے

ایک ملک بھی کفار کا دائرہ اسلام میں نہیں آیا۔ ایک نئی جگہ آواز اذان بلند نہیں ہوئی۔ اور بقول تمھارے کفار کو سلطنت دیکر تو خلافت کی لوٹیا ہی کو ڈبو دیا۔

کیا ہی اکمال دین ہی۔ کیا ہی اتمام نعمت ہی۔ تمھاری خاطر سے لاے آل رسول ہم کہدیں بگر دنیا سے کیونکر کہلائیں۔ آگے چلکر تمام روایات آل رسول کی تردید و تکذیب فرماتا ہے۔ یعنے فرماتے ہیں۔ دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کرلیا۔

اسلام کی تعریف تم کر چکے ہو۔ کہ اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شرائع کا پابند رہنا۔

پھر بتاؤ کہ صحاب رسول۔ تابعین تبع تابعین اسلام میں داخل تھے یا نہیں۔ وحدانیت خدا کا زبان سے اقرار کرتے تھے یا نہیں۔ شرایع کے پابند تھے یا نہیں اور پھر بتاؤ کہ اللہ نے دین اسلام کو ان کے لیے پسند کرلیا تھا یا نہیں۔ یا کہدو کہ اللہ نے محض جھوٹ کہہ دیا تھا۔ ۱۲

پھر احکام حرمت کی طرف رجوع فرماتا ہی۔ یہ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ خدا کی زبانی پہلے فرماتے ہیں پس جو شخص بھوک کے سبب سے مضطر ہو۔ یعنے بھوک برداشت نہ کر سکتا ہو تو وہ گیارہوں حرام چیزیں جن کا اوپر ذکر فرما چکے ہیں اس کے لیے حلال ہو جاتی ہیں۔ کھا سکتا ہی۔ اس پر کوئی گناہ نہیں۔ پھر اپنی عادت قدیم اور قدرت بے نہایت کے ساتھ مستثنے میں سے مستثنے کرتا ہی۔ شرط لگاتا ہی۔ یعنے فی الحقیقت بھوک کے سبب سے مضطر ہو گیا ہو یہ نہیں کہ گناہ کی رغبت حرام خوری کی عادت اور خدا کی نافرمانی کی وجہ سے حرام چیزیں کھاتا ہو حرام نہ سمجھتا ہو۔ پرہیز نہ کرنا چاہتا ہو۔ پھر اس کے بعد بھوک کے سبب سے مضطر لوگوں کی شان میں فرماتا ہی کہ اگر انھوں نے بھوک کی سبب سے مضطر ہو کر کھالیا ہو۔ تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی ۱۲

سلہ ترجمہ مقبول احمد صفحہ حاشیہ نمبر

دوسری آیت ذیل میں پڑھو۔ اور قرآن کے تسلسل پر نظر عبرت ڈالو ۱۲ +

جزو ششم سورۂ مائدہ ع

آیہ یسئلونک" ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۱ +

ترجمہ مقبول احمد۔ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا کیا حلال کیا گیا ہے۔ تم کہدو کہ تمھارے لیے کل پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری بنکر جو تم نے شکاری جانور اس قاعدہ سے سدھایا ہو جیسا کہ اللہ نے تم کو بتا دیا ہے پس وہ جو کچھ تمھارے لیے پکڑ رکھیں ان میں سے قسم حلال کو کھالو۔ اور اللہ کا نام اُوس پر پڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شبہہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۱۲ +

اقول آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت مطابق تنزیل اسی موقع کی ہے جہاں ہے یا کہیں اور سے لائی گئی ہے۔ اور لائی گئی ہے تو کہاں سے کس سورہ سے کس رکوع سے۔ قایم کا قرآن دیکھ کر بتاؤ +

مگر اس آیت میں آل رسول سے ایک اور سوال ہے۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تو ترجمہ مقبول دیکھکر جواب دو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں شکاری بن کے جو تم نے شکاری جانوروں کو اس قاعدہ سے سدھایا ہو جیسا کہ اللہ نے تم کو بتا دیا ہے۔ اے آل رسول ہم نے قرآن میں کس جگہ شکاری جانوروں کے سدھانے کے ترکیب سکھلائی ہے۔ یا وہ آیت تمھارے دشمنون نے قرآن سے نکال دیا ہے۔ نکالا ہے تو کس پارہ اور کس سورہ اور کس رکوع سے بتاؤ۔ قائم کا قرآن دیکھکر بتاؤ۔ علی کا قرآن دیکھکر بتاؤ۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو۔ اور اگر علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو "راسخون فی العلم" سے دریافت کرو۔ پس تم کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ انسانی عقلوں نے جو تدبیر شکاری جانوروں کو سدھانے کے ایجاد کی اللہ صاحب اس کو اپنی طرف منسوب فرماتے ہیں۔ اب ذرا غور کرو کہ خلافت کے بارہ میں انسانی عقلوں نے جو کچھ کیا وہ خدا کا کام ہے۔ قرآن کے جمع کرنے میں جو صحابہ نے تدبیر کی وہ اللہ کا کام ہے۔ سمجھو اگر عقل ہوتا تو اگر

اگر ایمان ہو ۱۲ +

جزو ششم سورۂ مائدہ | ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۱۷۱ و حاشیہ ع۲ و ع۳ +

ترجمہ مقبول احمد۔ آج کے دن حلال کی گئیں تم پر کل پاک چیزیں اور ان لوگوں کی خوراک جن کو کتاب دی گئی ہے تمھارے لیے حلال ہے۔ اور تمھاری خوراک ان کے لیے حلال ہے۔ اور مسلمان پاکدامن عورتیں۔ اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (جائز ہیں) جس وقت کہ تم ان کو مہر دیدو درانحالیکہ اُن سے نکاح کرنا منظور ہو نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق۔ اور جو ایمان کا منکر ہوگا۔ تو اس کے اعمال سب اکارت ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں ٹوٹا اُٹھانیوالا ہوگا ۱۲

تفسیر قمی میں منقول ہے کہ طعام سے مراد میوہ و بقول و غلہ۔ کافی اور دیگر کتب حدیث میں امام باقر و صادق سے منقول ہے کہ اس آیت میں طعام سے مراد حبوب و بقول ہے۔ کافی اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے امام باقر سے کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ "آیہ لاتمسکو بعصم الکوافر" یعنے (کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو) سے تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ "آیہ لاتنکحو المشرکات" یعنے (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو) سے بھی منسوخ ہے۔ تہذیب میں امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جس شخص کے نکاح میں آزاد مسلمان عورت موجود ہو اور وہ کوئی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دیگر حدیثوں میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی سے صرف متعہ یعنے نکاح میعادی کا جواز ثابت ہے اور زمانۂ غیبت امام میں اسی پر عمل درآمد ہے۔ ۱۲ +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین۔ ہماری تفسیر کی پرواز اور مقصود سے اس آیت کو چنداں تعلق نہ تھا۔ ہمارے علما اس کا جواب دینگے۔ مگر ہم کو یہاں صرف عقلمند اور ذی علم شیعوں کو دکھلانا ہے کہ تم جن کو معصوم کہتے ہو۔ یا جن کو راسخون فی العلم

کہتے ہو۔ تم جس کی نسبت کہتے ہو کہ ان کو علم ماکان و مایکون گزشتہ و آیندہ ہے تم جنکو اوستاد جبرئیل کہتے ہو۔ تم جنکو انبیاء سے افضل کہتے ہو تم جنکے مقابلہ میں تمام دنیا کے مسلمانوں بلکہ اصحاب رسول کو جاہل کہتے ہو۔ اور تم کیا کہتے ہو۔ بلکہ وہ خود ہی دعوی کرتے ہیں ؛

آج قرآن دیکھو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اپنی تفسیر دیکھو۔ ہماری تقریر سنو اور پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ کہ ان کو قرآن کا بھی علم نہیں ایسے جاہل ہیں کہ وہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے قرآن کا ایک حرف نہیں جانتے ؛

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اے آل رسول بتاو یہ قرآن کی آیت باعتبار نزول اپنے اصلی جگہ پر ہی یا کہیں سے اُٹھا کر لائی گئی۔ پوری آیت لائی گئی یا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے۔ اور پھر کس جگہ سے لائی گئی ؛

ہان یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت کس دن کس تاریخ کس مہینہ میں نازل ہوئی۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ غدیر خم میں نازل ہوئی۔ ہاں دیکھو۔ ایک ہی رکوع میں یہ تیسرا مرتبہ ہے کہ "الیوم" اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ پھر اس "الیوم" سے تم کو کیا فائدہ ملتا ہے۔ اگر کچھ فائدہ ملتا ہوتا تو آل رسول ایسے بھلا کہاں چوکتے۔ دیکھو اس "الیوم" کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ سوچو اور قیامت تک سُوچو ؛

اللہ کو عبث کہو۔ اس کے کلام کو عبث کہو اس کے رسول کو عبث کہو اس وقت کے عام مسلمانوں کو عبث کہو۔ تب تو تم کو چھٹکارا ہے۔ سنو۔ اہل کتاب تمہارے پیغمبر تمہارے خدا کو کب مانتے تھے (الا ماشاءاللہ) غلہ اور میوہ اور بقول کے کھانے میں دنیا کی کون سی عقل حجت کرتی تھی۔ کون سے لوگ انکار کرتے تھے۔ کون سا مذہب اس کو حرام ٹھہراتا تھا۔ اہل کتاب یہود و نصارے بہت غارت ہوے تھے۔ بہت نافرمان اور گمراہ ہوئے تھے۔ مگر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیتے تھے گیارہ محرمات کو بیان کرکے اب اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

محرمات کو چھوڑ کر کل پاک چیزیں تمھارے لیے حلال کی گئیں ہیں انھیں پاک چیزوں میں اہل کتاب کا ذبیحہ بھی ہے جس کا ذکر فرماتے ہیں پھر کھانے کے بعد دوسرے ضروری اور مرغوب طبع انسانی چیز کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مسلمان پاک دامن عورتیں۔ اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ جائز ہیں کب؟ جسوقت کہ تم ان کے مہر دیدو درانحالیکہ اُن سے نکاح کرنا منظور رہو +

نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق۔ باقر اور جعفر سنو ہم کو تم سے ایسے اُمید نہ تھی +

پہلے زنا کا ذکر کیا۔ بتاؤ کہ کیا اس وقت کے مسلمان علانیہ سڑک پر اور بازار میں زنا کیا کرتے تھے کہ اس کے بعد خفیہ تعلق کی ممانعت فرمائی۔ بتاؤ متعہ میں گواہ شرط ہے بتاؤ متعہ میں کھانا پکانا۔ آگ جلانا یا باجہ بجانا۔ دعوت ولیمہ دینا غرض کہ شہرت کے سامان مہیا کرنا مشروط ہے ۱۲ +

اور جب یہ سب کچھ بھی مشروط نہیں تو خفیہ تعلق میں اور متعہ میں کیا فرق رہا + خفیہ تعلق کی ممانعت تم خود نقل کرتے ہو۔ مقبول احمد تم لفظ متعہ لکھکر اس کے معنے یعنے نکاح میعادی کیوں لکھتے ہو۔ کیا متعہ کے معنے شیعہ یا آل رسول نہیں جانتے تھے +

اے باقر بتاؤ "لاتمسکوا بعصم الکوافر" کا حکم کب نازل ہوا؟ اس کی شان نزول کیا ہے؟ ہم سے سنو۔ اوائل زمانہ یا قبل ہجرت میں غلبہ اسلام سے پہلے یہ حکم ہم نے دیا تھا کہ کافروں کی عورتوں پر قبضہ نہ رکھو۔ جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہے۔ وہ ان کے مردوں کافروں سے وصول کرلو اور ان کی عورتوں کو رخصت کردو۔ اور جو کچھ وہ تمھاری عورتوں پر خرچ کرچکے ہوں وہ تم سے مانگ لیں[۱]۔ اگر تمھاری کوئی عورت کافروں سے جا کر ملجائے +

ہاں اور آیہ "لاتنکحوا المشرکات" سے اس کو کیا تعلق ہے دیکھو قرآن کا معجزہ جہاں یہود ونصاریٰ مخاطب تھے جب انکی طرف اشارہ تھا تو اہل کتاب فرمایا اور جب دوسرے کافروں کا

---

[۱] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۸۷۹ ۔

ذکر تھا تو ان کو مشرک اور کافر فرمایا۔ پس یہاں مشرک اور کافر سے کفار قریش مراد ہیں۔ جس کے بابت حکم تھا ۱۲ ؎

اے آل رسول جب تم قرآن اتنا بھی نہیں جانتے۔ صاف صاف قرآن کا مطلب اتنا بھی نہیں سمجھتے تو تم کس منھ سے علمائے سابقین کو جاہل کہتے ہو۔ اسی جہالت پر تم کو دعوائے ماکان و مایکون علم گزشتہ و آئندہ زیب دیتا ہے۔ پھر آگے بیان فرماتے ہیں ؎

اور جو کوئی ایمان کا منکر ہوگا تو اس کے اعمال سب اکارت ہو جائیں گے۔ اور وہ آخرت میں ٹوٹا اٹھانے والا ہوگا۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں کھانے اور نکاح کے بیان کے بعد اب اس جگہ جو کفر کا بیان فرماتے ہیں کیا محض عبث اور کیا محض بے تعلق آل رسول بتاؤ یہاں کفر کا کیا موقع تھا؟ سنو یہاں بہت بڑا موقع ہے۔ حرام اور حلال کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جو ہمارے حلال کو حرام کہے۔ جو ہمارے حرام کو حلال کہے۔ وہی ایمان کا منکر ہوگا۔ اور اس کے عمل اکارت جائیں گے کیا یہ کافروں کے اعمال کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد ص ۱۷۳

ترجمہ مقبول احمد۔ پس بوجہ اپنے عہد توڑ دینے کے ہم نے ان پر لعنت کی اور انکے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ لفظوں کو اپنے موقعوں سے بدل دیتے ہیں۔ اور جن چیزوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے اور جو ان میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جو خائن نہیں ہیں ان کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہے گی پس تم ان کو معاف کر دو اور درگزر کرو۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۱۲ ؎

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اُگلتے ہیں نہ مقبول احمد

ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ پھر کیا جہالت ولاعلمی و نادانی سے۔ نہیں بلکہ نہایت ہوشیاری سے۔ کمال چالاکی سے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ بنی اسرائیل آل یعقوب کا قصہ ہے۔ اور جب آل یعقوب کا قصہ ہے تو ضرور آل رسول کی تعلیم و ہدایت مدنظر ہے۔ ہم ضرور اس میں داخل ہوں گے۔ اور پھر ایسی زنجیر میں جکڑے جائیں گے کہ قیامت تک نجات مشکل ہو گی۔ اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا۔ ہمارے تمام عہدوں کو جانے دو۔ اس کو تم کیا سمجھو گے۔ بقول تمھارے ہمارے رسول نے صاف تم سے کہدیا تھا کہ ہمارے بعد لوگ دنیا میں خلافت طلب کریں تو تم دین طلب کرنا۔ پس کیا تمھارا دین طلب کرنا یہی تھا کہ تم نے تقیہ شروع کیا اور مخفی راتوں کو چھپا کر بغاوت نافرمانی بیخ کنی کے مشورہ اور بند و بست و تدابیر کرنے لگے۔ کبھی عبداللہ ابن سبا معروف ابن سودا کو کھڑا کیا کبھی وزیر علقمی کے ذریعہ سے چنگیز خان ہلاکو کو جا گانٹھا کبھی ابومسلم خراسانی سے سازش کی لعنت

کرنا سکھلایا۔ پس اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ انھیں بدعہدیوں کی بدولت ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کیسا سخت کیا کہ ان کی بصارت اور بصیرت بھی جاتی رہی کہنے لگے کہ شیعہ باوجود خیانت اور دغابازی اور جھوٹ اور مکاری اور بے وفائی جنت میں جائیں گے اور سُنّی باوجود صدق و وفا کے جہنم میں جائیں گے۔

یہی دل کی سختی اور آنکھ کا اندھا پن ہے۔ اس لیے اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جن چیزوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے۔ بڑے حصہ کی قید اس واسطے لگا دی ہے کہ بظاہر تو وہ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ

اور جو ان میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جو خائن نہیں ہیں۔ کیوں آل رسول اور تمام شیعو۔ اللہ زیادہ عالم ہے یا تم۔ وہ کیسی تہ کی بات بتا رہا ہے

پھر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ ان منافقوں کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہیگی

کیونکہ خیانت چھپ نہیں سکتی تب نصیحت فرماتے ہیں تم ان کو معاف کردو۔ درگزر کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی دیکھو خلفاے ثلثہ اور اُن کے بعد بھی بعض نیکوکار بادشاہ اور مسلمان کس درجہ اس نصیحت پر عمل کرتے تھے۔ اور کس قدر معاف اور درگزر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان آیتوں کا صاف صاف مطلب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ (ربنا اتنا فی الدنیا حسنتہ وفی الآخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار)

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۳

آیہ لقد کفر۔ ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۷۴

ترجمہ مقبول۔ وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہی۔ تم یہ کہدو کہ خدا کو روک کون سکتا ہی۔ اگر وہ یہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور اس میں جو جو ہیں سب کو ہلاک کردے حالانکہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انکے مابین ہی اس کا اختیار خدا ہی کو ہی۔ جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی۔ اور اللہ ہر شئی پر پوری قدرت رکھنے والا ہی ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے تعلق نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ اچھا تم نہیں کہتے تو ہم سے سنو کہ یہ آیت کیونکر تمھاری شان میں اتری ہی۔ سنو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہی جب مسیح ابن مریم کو خدا کہنے والا کافر ہوا تو علی کو خدا کہنے والے سمجھنے والے۔ اگر کوئی کافر علی کو اللہ کہے تو اس پر خوش ہونے والے راضی ہونے والے۔ سبحان اللہ کہہ کر تعریف کرنے والے۔ سب کافر ہوں گے۔ اے جاہلو جھوٹ نہ بولو ہمارے سامنے جھوٹ نہیں چل سکتا۔ اپنی مجلسوں میں دیکھو۔ جب ایک کافر کہتا ہے

ع کچھ تو سمجھے ہیں نصیری جو خدا کہتے ہیں ع علی مشکل کشا تھا نصیری کے خدا تم ہو

تو تمام کافر ماشاء اللہ اور سبحان اللہ اور جزاک اللہ اور واہ واہ کہکر اس کی دل افزائی کرتی ہیں ایک کافر بھی کھڑے ہو کر اپنے کافروں سے نہیں کہتا کہ ایسا شعر پڑھنا صریح کفر ایسا شعر سننا صریح کفر ہی اور جب سب تعریف کرتے اور خوش ہوتے ہیں تو سب کے سب خدا کے فیصلہ کے مطابق کافر ہو گئے فرماتے ہیں کہ جس طرح مسیح کو خدا کہنے والے کافر ہو گئے ویسے ہی علی کو خدا کہنے والے کافر ہو گئے کیا بعد ختم نبوت و رسالت ہم بار بار قرآن اتاریں گے۔ اسی قرآن کا فیصلہ قیامت تک حجت ہی۔ یاد رکھو کہ اگر کوئی اور قرآن ہم اتارتے تو جس طرح بنی اسرائیل کی برائیاں ہمارا یہ قرآن بیان کرتا ہی ویسا ہی دوسرا قرآن تمھارے برائیاں ظاہر و بیان کرتا۔ اس کے بعد اپنی قدرت اور جبروت کا بیان فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں

کہ خدا کو کون روک سکتا ہی اگر وہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور زمین میں جو جو موجود ہیں (یعنے جتنے لوگ دوسروں کو خدا کہتے ہیں۔ کہنے والوں کو بھی اور جنکو خدا کہا جاتا ہی) سب کو ہلاک کر ڈالے ۔

اے آل رسول خصوصاً اے علی اللہ کی زبان سے ایسا خفگی اور غصہ کا حکم کبھی تم نے عیسیٰ مسیح کی شان میں ان کی والدہ معظمہ کی شان میں سنا ہی۔ پھر آخر کیوں صرف اس لیے کہ ان کے نالائق لوگوں نے ان کو خدا کہا تھا اسی طرح تمھارے نالائقوں جاہل اور کافر دوستوں کی بدولت اللہ کے عتاب میں داخل ہوتے ہوتا تو تم زمین میں موجود ہو یا نہیں مقبول احمق تم تو قیامت تک بھی نہ سمجھو گے۔ آل رسول تم بھی نہ سمجھو گے۔ مگر ہاں اے عقلمند دانا۔ خوش فہم شیعہ تم سمجھو اور تعجب کرو کہ علی تمھاری کیا ولت کیا سنتے ہیں یعنے خدا کو کون روک سکتا ہی اگر علی کو اور ان کے والدین کو اللہ ہلاک کرنا چاہے۔

پھر اپنے جبروت اور قدرت کا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہی اس کا اختیار خدا ہی کو ہی۔ اس سے ائمہ کا مختار ہونا جو تم کہتے ہو یا جس کا وہ دعویٰ کرتے ہوں سب کو باطل کرتا ہی۔ پھر فرماتے ہیں کہ جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی اور اسکے

تمام دوسروں کی قدرت واختیار ومرضی کو باطل کر دیا مطلب یہ کہ تم ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ ابلیس کو ابوبکر وعمر وعثمان کو۔یزید کو کیوں پیدا کیا۔ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ ایسا قرآن تونے کیوں اتارا جس سے ہماری مٹی پلید ہوتی ہے اگر قرآن اتارا ہی تھا تو اس میں ایسی آیتیں تو نازل نہ کرتا جس میں سے ہماری برائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔تم ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ سراج الحق کو تونے کیوں پیدا کیا۔پیدا کیا تھا تو اس کو قرآن کا ایسا علم کیوں دیا۔ایسی تفسیر اس کو کیوں سکھلائی کہ تمام قرآن کی مار تمام قرآن کی لعنت ہم پر پڑنے لگی۔اے جاہلو کہیں تم گھبرا کر کہدو گے کہ اللہ نے یہ تفسیر سراج الحق کو کہاں سکھلائی۔اس نے یا اپنے نفس سے ایجاد کیا یا اس کو شیطان نے سکھلایا ؛

ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم جاہل بھی ہو تم کافر بھی ہو تم بے عقل بھی ہو۔کتے کو سدھانا تو ہم نے سکھلایا۔اور تفسیر قرآن لکھنا شیطان نے سکھلایا ہے ؛

تم ہمارے لعنت میں گرفتار ہوگئے ہو۔سنو ہمارے رسول کریم نے بتا دیا تھا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے۔اگر وہ اہل نہ ہو تو وہ لعنت خود اس پر آکر پڑتی ہے۔تم نے ہمارے پیغمبر کو جھٹلایا۔تم پیغمبر کی تعلیم کاہل کو کیا سمجھتے دیکھو تمھاری لعنت کے قابل نہ آسمان تھے نہ زمین نہ شجر نہ حجر و بحر و بر نہ وہ جن کا تم نام لیتے تھے۔ہم نے تو ان کی شان میں سیکڑوں مرتبہ ”رضی اللہ ورضوا عنہ“ کہا تھا۔پھر وہ لعنت جمع ہوتی رہی اور اب قرآن ناطق و برہان مبین کے ذریعہ سے تم پر پڑ رہی ہے۔اب قیامت تک دیکھو قرآن کی لعنت سے بچ نہیں سکتے۔پیغمبر کا ارشاد جھوٹا نہیں تھا ؛

پھر سب بیان کر چکنے کے بعد اپنے جبروت و قدرت کا اظہار کرتے ہیں فرماتے ہیں اللہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ ؛

اس سے تمام جھوٹے مدعیان قدرت واختیار کو باطل قرار دیتا ہے ؛
اگر تم قرآن کا مطلب نہیں سمجھ سکتے تو اردو کا شعر ہی یاد کر لیتے ؛

خدا فرما چکا قرآن کے اندر | میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں | جو کام آئے کسی کی بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا | بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خبر قرآن میں ہے یہ محقق | نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اس نے نہ بخشا | مقرر وہ جہنم میں پڑے گا

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار"۔ خداوندا تو مجھے توفیق دے۔ ہدایت دے کہ میں کسی کو شریک نہ کروں نہ عبادت میں نہ قدرت میں نہ علم میں نہ وجود میں نہ سمیع و بصیر ہونے میں نہ معین و ناصر ہونے میں ؁

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۳ | آیہ "وقالت الیہود" ترجمہ مقبول احمد ص۱۷۴ و ص۱۷۵ ؁

ترجمہ مقبول۔ اور یہود و نصاریٰ نے یہ کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور دوست دار ہیں۔ تم پوچھو کہ پھر وہ تمھارے گناہوں کے سبب تم کو عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم تو اس کی مخلوق میں سے انسان ہو جسے چاہتا ہے وہ بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے وہ عذاب دیتا ہے کل آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اس کے مابین ہے اس کا اختیار خدا ہی کو ہے اور بازگشت اسی کے حضور میں ہوگی ؁

تفسیر | قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی نے کچھ زہر اگلا ہے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں اتری جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری۔ ہم سے سنو یہ تمھاری شان میں ضرور اتری اللہ صاحب پہلے یہود و نصاریٰ کا قول کفر نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور خدا کے دوست دار کہتے ہیں "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ کا بھی یہی خیال ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی اکثر بنی اسرائیل آل یعقوب

پیغمبر تھے پھر بتاؤ کہ یہ غرور بجز آل رسول کے اور کس میں ہو سکتا ہی - تم نے علی کو اللہ کہا - کہنے والے سے راضی ہوے - انکے دوست دار بنے انکے دوست بنکر اللہ کے دوست بنے - اب تم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہی کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو - تو پھر تمھارے گنا ہوں کے سبب تم کو عذاب کیوں دیتا ہی - پھر خود ہی دوسرا جواب دیتے ہیں - فرماتے ہیں کہ بلکہ تم اللہ کی مخلوق میں سے انسان ہو - جسے وہ چاہتا ہی بخش دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی عذاب دیتا ہی یعنے مغفرت و عذاب ہماری مشیت و مرضی پر منحصر ہی - پھر اپنی جبروت بے نہایت کا بیان کرتے ہیں کہ کل آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اس کے مابین ہی اس کا اختیار خدا ہی کو ہی اور بازگشت مرکر اسی کے حضور میں ہوگی - اس سے مسئلہ رجعت کی بھی تردید ہو گئی - اگر سوچو

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۶ـ و حاشیہ نمبرا

ترجمہ - پس نافرمان لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ ✤

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہی کہ ہارون موسیٰ کے وصی تھے - ملخصاً اور بعد وفات رسول صلعم علیؑ اور حسینؑ اور سلمانؓ و مقدادؓ و ابوذرؓ امر خدا پر قائم رہے - باقی سب نافرمان ہو گئے اور ایک مدت تک وادی ضلالت میں سرگردان رہے یہاں تک کہ جناب امیر کو قوت حاصل ہوئی کہ ان جناب نے اپنے مخاصمین سے مقاتلہ کیا ۱۲ ✤

اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں - اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہوا - تم کہتے ہو کہ تمام اصحاب رسول کی شان میں یہ نا تعین آیا ہی - ہم تم کو پہلے بتا چکے ہیں کہ ہماری سرکار لا ابالی سرکار ہی -

یہ جنت کے لیے - اور یہ دوزخ کے لیے اور ہم کو کچھ پروا نہیں - پس کوئی بھی داخل ہو ہم کو اس کی کیا پروا - تم بتاؤ کہ اس آیت میں تم داخل ہو یا نہیں ہم کہتے ہیں کہ ضرور ہو - اور قیامت تک جو نافرمان ہوں گے وہ اسی میں داخل ہوں گے - تمھاری ہی کیا خصوصیت ہی - سنو ہم نے وعدہ استخلاف کیا تھا یا نہیں - سنو پیغمبرؐ نے ابوبکرؓ کو نماز کی

امامت دی یا نہیں - ابوبکر نے امامت کی یا نہیں - ہم نے پیمبر کو خواب میں دکھلایا تھا کہ بنی تیم
ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ کریں گے - ہمارے بنی نے تم سے
وصیت کر دی تھی کہ جب لوگ دنیا یعنے خلافت لیں تو تم دین یعنے صبر و رضا اختیار
کرنا - پھر تم گلی گلی خود اور ہمارے رسول کریم کی پیاری بیٹی کو (مانا کہ وہ تمھاری بیوی تھیں)
دروازہ دروازہ پھرایا - یہ نافرمانی ہوئی یا نہیں +

بتاؤ بقول تمھارے اصحاب رسول منافق و کافر تھے یا نہیں پیغمبر کو یہ معلوم تھا
یا نہیں - پیغمبر کو یہ عام حکم تھا یا نہیں کہ کافروں کو دوست نہ رکھو - بتاؤ پیغمبر ان کو دوست
رکھتے تھے یا دشمن - پھر بتاؤ کہ دوست کے حال پر افسوس ہوتا ہے یا دشمن کے حال پر پھر
بتاؤ کہ ان لوگوں کے حال پر پیغمبر کو کیوں افسوس ہوتا +

اب اس کے بالمقابل تم اپنے کو دیکھو - کہ تم سے ہر قسم کی محبت رسول کریم صلعم کو
تھی پھر تمھارا ہی افسوس ان کو ہوگا اور پھر تمھارے ہی لیے رسول سے کہا گیا کہ نافرمان لوگوں
کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ +

ہژدہشم سورہ مائدہ رکوع ۵

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۷

ترجمہ مقبول اگر تو اپنے ہاتھ میری طرف اس نیت سے
بڑھائے گا کہ مجھے قتل کر دے تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف اس نیت سے بڑھانے والا نہیں
ہوں کہ تجھے قتل کروں کیونکہ میں تو کل عالموں کے پروردگار خدا سے ڈرتا ہوں ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی حملہ کرتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی
حاشیہ چڑھاتے ہیں - آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری ہی شان میں اتری ہے ہم سے سنو
یہ آیت بھی تمھاری ہی شان میں نازل ہوئی ہے - سنو یہ قصہ ہابیل و قابیل فرزندان آدم ہے -
یہ جملہ ہابیل نے قابیل سے کہا تھا - تم جو اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل کہتے ہو - انبیا کا
تو کیا ذکر ہے - یہاں ہابیل کے برابر بھی نہیں ٹھہرتے - ہابیل کی ہمت اور ایمان کو دیکھو -

کہ اپنے حملہ آور قاتل کو قتل کرنا نہیں چاہتا تم جو بصری پر جا دوڑے صفین پر جا دھمکے۔ اور نہروان پر حملہ کر بیٹھے تباؤ کہ ہابیل کے برابر ہوئے۔ جب تم ہابیل کے بھی برابر نہیں ہوئے تو انبیا سے افضل کس طریقہ سے ہو سکتے ہو ٭

عقلمند شیعوں سے خطاب ہے کہ اپنے ائمہ اپنے علماء کے اس قسم کی تصانیف و اقوال پر غور کریں ۱۲ ٭

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۵ آیہ مِنْ اَجْلِ ذٰلِک۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۸
ترجمہ مقبول۔ اِسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کر دیا کہ جو شخص کسی نفس کو بغیر دوسرے نفس کے قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد کیے قتل کر ڈالے پس ایسا ہے کہ گویا اُس نے کل آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور جس نے ایک نفس کو زندہ کر دیا۔ تو گویا اس نے کل آدمیوں کو زندہ کیا ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت میں بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب پیغمبر کے قصہ کی مناسبت سے اللہ تمھاری تعلیم فرماتا ہے "طبقا عن طبق" آخر جب کوئی قرآن اب قیامت تک نہ آئے گا۔ تو تمھارے لیے اور تم پر کوئی حجت اللہ کی ہے یا نہیں ۱۲ ٭

اب بتاؤ صفین پر جانا۔ بصرے پر حملہ کرنا اور سب سے زیادہ خطرناک تو اپنے خاص شیعوں کا بمقام حرور قتل عام کرنا (جن کا مرتبہ بقول تمھارے اصحاب رسول سے بھی بڑھکر تھا) کیا یہ قتل الناس میں داخل نہیں ہے۔ تمھارے لیے غریب مظلوم عثمان کی مثال پیش نظر نہ تھی۔ اس نے خود مرجانا گوارا کیا لیکن قتال مومنین کو جائز نہیں رکھا ٭ بے شک اس نے تمام دنیا کی جان بچائی۔ اور تم نے تمام دُنیا کو قتل کیا سوچو اور غور کرو ۱۲ ٭

مقبول احمد۔ تم در "احیا" کا ترجمہ زندہ کرنا کہتے ہو۔ ہندوستان کے غریب مسلمان کیا سمجھیں گے۔ کہ مسئلہ رجعت میں جیسا قائم چند کو زندہ کریں گے ویسے تمام عالم کو زندہ کرینگے ایک کو زندہ کیا تو تمام عالم کو زندہ کیا ۱۲

جزو ششم سورہ مائدہ رکوع ۵ آیہ انما جزاؤالذین" ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۸

ترجمہ مقبول احمد۔ سوائے اس کے کیا جزا ہی۔ ان لوگوں کی جو اللہ اوران کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دیدیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں ایک دوسرے کے مخالف کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیئے جائیں یہ تو ان کی دنیا میں رسوائی اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۱۲

لے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں بقول تمھارے اترا ہی۔ پھر کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم کو اتارنا پڑیگا نہیں یہ قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہی۔

تم میں سے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں پھیلائیں گے ان کے لیے بھی یہی سزا ہی۔ سوچو اور قیامت تک غور کرو۔ تم اس کے جواب میں کہدو گے کہ فلان فلان بھی اس میں داخل ہیں۔ ہونگے اور قیامت تک ہونگے ہم کو اس کی کیا پروا ۱۲

جزو ششم سورہ مائدہ رکوع ۶ ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۹ معہ حاشیہ نمبر۲

ترجمہ مقبول احمد۔ اے ایمان لانے والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے حضور میں مقررہ وسیلہ بہم پہنچالو۔ اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم فلاح پالو ۱۲۔

تفسیر قمی اور عیون اخبار الرضا میں منقول ہی کہ وسیلہ ائمہ ہیں ۱۲

اقول ای آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں بقول تمھارے اترا ہی۔ ہاں ای آل رسول بتاؤ اس ایمان لانے والون

ہیں تم داخل ہو یا نہیں پیغمبر داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل کہ داخل ہیں تو ذرا ترکیب قرآن کی بتاؤ پیغمبر کس کو وسیلہ بنائیں۔ علی کس کو وسیلہ بنائیں تم کہتے ہو کہ وسیلہ سے مراد تم ہو۔ بتاؤ اگر تمھارے دشمن کہدیں کہ اس سے مراد خلفائے ثلثہ ہیں۔ جن کے وسیلہ سے درجہ بدرجہ خلافت علی تک پہنچی تو اس کے جھٹلانے کا کیا ذریعہ ہے۔ قرآن کا مطلب ہم سے سمجھو۔ ہم نے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ اس ڈرنے میں خود وسیلہ حاصل ہے پھر حکم دیا کہ راہ خدا میں مجاہدہ کرو۔ یہ خود وسیلہ میں داخل ہے۔ اللہ کا نام لینا پیغمبر نے سکھلا دیا یہ خود وسیلہ ہے۔ نہ کہ کوئی زینہ لگا کر ایمان پر چڑھ جاؤ۔ اگر تم کو ایمان ہے تو مانو۔ عقل ہے تو سمجھو ۱۲ +

پارہ ششم سورہ مائدہ رکوع ۶۔ آیہ ان الذین کفروا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۹ +

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو کافر ہو چکے ہیں اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اُن کا ہی ہو اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ ہو۔ اور عذاب روز قیامت سے بچنے کے لیے وہ اس سب کا فدیہ دینا چاہیں تو یہ فدیہ انکا قبول نہ کیا جائیگا۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے ۱۲ +

اقول اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ قران کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ سنو ہمارا حکم عام ہے۔ قیامت تک کے لیے حجت ہے جو ایسے افعال کریگا اسی میں داخل ہوگا +

کیا ہم تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے یا رسول بھیجیں گے۔ تم کہوگے کہ اس میں فلاں فلاں داخل ہیں۔ ہماری جوتی کی نوک سے ہیں۔ ہوں گے اور ضرور ہوں گے اور ہم کو اس کی کیا پروا۔ ۱۲ +

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۸۴

ترجمہ مقبول۔ ای ایمان لانے والو۔ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ (ان میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں) اور جو تم میں سے انکو دوست بنائیگا تو وہ انھیں میں سے ہو جائیگا بیشک اللہ ظالموں کی راہ نمائی نہیں فرماتا ۱۲

اقول۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہان یہ بھی بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں اگر کہو کہ داخل نہیں تو قصہ فیصل ہی۔ اور اگر کہو کہ داخل ہو تو بتاؤ کہ اس ممانعت سے پہلے تم دوست رکھتے تھے یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے تو حکم عبث تھا اور اگر دوست رکھتے تھے تو عصمت کا خاتمہ ہو گیا۔ ہان یہ بھی بتاؤ کہ یہود و نصاریٰ تو بہرکیف مسلم اہل کتاب ہیں۔ مجوس۔ ہنود۔ مشرکین کی نسبت تم کیا کہتے ہو۔ ایمان سے بتاؤ جس قدر عداوت تم کو اصحاب رسول تابعین تبع تابعین اور تمامی اہل سنت سے ہے ویسی ہی عداوت تم کو یہود و نصاریٰ و مجوس و مشرکین و ہنود سے ہی؟

اب بھی تم مسلمانوں کی شکست دینے کے لیے ہنود کو ملایا چاہتے ہو۔ خلافت اسلامیہ عباسیہ کے مٹانے کے لیے تمنے چنگیز خان ہلاکو مشرک سے سازباز کیا ضرور ہی کہ تمھاری طرف اس آیت میں اشارہ ہو۔ اور کیوں نہیں۔ کیا اب ہم پھر بار بار قرآن اتارینگے قیامت تک جو لوگ اسکے مرتکب ہونگے وہ اس آیت میں داخل ہونگے۔ زید ہو یا بکر عمرو ہو یا خالد اور ہم کو اسکی کیا پروا ہماری سرکار لاابالی سرکار ہی ۱۲

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ | آیہ یا ایھا الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۸۵ حاشیہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳

ترجمہ مقبول۔ ای ایمان لانے والو۔ جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیگا (تو خدا کا کچھ نقصان نہیں) خدا عنقریب ایسے لوگوں کو لائیگا جن کو وہ دوست رکھتا ہی اور اس کو وہ دوست

رکھتے ہیں۔ مومنوں کے لیے وہ رحم دل ہیں اور کافروں کے لیے سخت۔ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ یہ فضل خدا ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ صاحب وسعت اور علم ہے ۱۲ +

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ اصحاب رسول سے خطاب ہے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کرلیا۔ اور دین خدا سے پھر گئے +

تفسیر مجمع البیان میں امام باقر سے منقول ہے کہ لایخافون سے مراد علی اور اصحاب علی ہیں جنھوں نے ناکثین و مارقین و قاسطین سے جہاد فرمایا تھا۔ مقبول احمد ضمیمہ دینے کا بھی وعدہ کرتے ہیں ۱۲ +

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ اے آل رسول بتا دو یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اے آل رسول بتاؤ تم اور علی ان ایمان لانے والوں میں داخل ہیں یا نہیں +

اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو تمام دعاوی اور تمام قصے فیصل ہیں۔ سوچو اور قیامت تک سوچو ہمارے علمائے ربانیین اور راسخون فی العلم کہتے ہیں کہ اس سے وہ تمام قبائل عرب مراد ہیں جو مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ جھوٹے مدعیان نبوۃ کی اُمت میں داخل ہو گئے تھے۔ اور بقول مولوی شیخ احمد دیوبندی اور راڈیٹر اصلاح وہ سب شیعہ تھے۔ علی کو خلیفہ برحق جانتے تھے خلیفہ ناحق کو زکوٰۃ دینا پسند نہ کرتے تھے تم کہتے ہو کہ اس سے ابوبکر و عمر و عثمان مراد ہیں جنھوں نے حق آل محمد غصب کیا۔ آؤ اسی کو دیکھو اگر تم میں حس لطیف اور تمیز صحیح اور ذہن صاف ہے۔ اگر تمھارا سینہ معرفت قرآن اور معرفت اسلام میں کھولدیا گیا ہے تو سمجھو گے کہ کون مراد ہے۔ سنو اسلام کی تعریف مقبول احمد بتا چکے ہیں۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور تمام احکام شریعت کا پابند رہنا۔ سنو علمائے ربانیین کہتے ہیں کہ اس ۔۔۔ قوم سے مراد خلفائے ثلثہ ہیں۔ آؤ اس کو بھی دیکھو

کہ یہ صحیح ہو یا غلط۔ اب تفصیل سُنو اور قرآن کے لفظ لفظ سے دیکھو۔ تمام قبائل عرب بجز مکہ و مدینہ کے سب مرتد ہو گئے۔ حکم زکوٰۃ کا انکار کیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی اُمت میں جا کر داخل ہو گئے۔ ایسی حالت میں جتنے مسلمان باقی رہ گئے اور اُنھوں نے اُنسے جہاد کیا۔ یقیناً وہ اللہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور جب وہ اللہ کو ایسا دوست رکھتے تھے کہ دُنیا کی ان کو پروا نہ تھی۔ تو اللہ بھی ان کو دوست رکھتا تھا۔ اب دوستی یا دشمنی کا سمجھنا قرار دینا باقی رہ گیا۔ آگے کے الفاظ قرآنی کی خود ہی تفسیر ٹرھو فرماتے ہیں کہ وہ قوم کیسی ہو گی۔ یعنے مومنون کے لیے وہ رحم دل ہیں۔ اور کافروں کے لیے سخت۔ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے مومنین کے لیے وہ ایسے رحم دل تھے کہ مٹھی بھر مسلمان ان کی اطاعت اور جان نثاری اور وفاداری میں تمام قبائل عرب اور تمام مشرکین فارس و ایران و روم و شام و مصر و انطاکیہ پر اپنے سے دس گنی فوج پر حملہ آور و مقابل ہوئے تھے اور فتح پائی تھی یہ صرف ان کے رحم دل ہونے کی وجہ تھی۔ بادشاہ بھی تھے اور کوتوال بھی تھے اور چوکیدار بھی تھے۔ اور دروازہ دروازہ پہنچکر بچوں کی خبرگیری کرتے تھے۔ آل رسول کا حصہ اپنے سر پر رکھ کر ان کے گھر پہنچاتے تھے۔ مومنین کے لیے وہ ایسے رحم دل تھے کہ اپنا مرجانا قتل ہو جانا گوارا کیا اور قتال کا حکم نہیں دیا۔ جس کے حکم سے روے زمین پر جہاد ہو رہا تھا۔ کابل اور سندھ پر پھریرے اُڑ رہے تھے۔ وہ صرف سات سو بلوائیوں کو قتل نہیں کرا سکتا تھا۔ یہ صرف رحم دلی کی دلیل ہے۔ تمام دنیا کیا ایران کیا روم کیا شام کیا مصر کیا انطاکیہ سب جگہ اعلاے کلمتہ الحق لا الٰہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ کے لیے جہاد ہو رہا تھا۔ تمام کفار و مشرکین یا قتل ہوتے تھے یا قید ہو کر لونڈی غلام بنتے تھے یا ذلیل ہو کر جزیہ دیتے تھے یہ تھا انکا کافروں کے لیے سخت ہونا۔ یہ تھے انکے جہاد راہ خدا میں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے جس کی اللہ تعریف فرماتا ہے۔

کہیں تم دھوکا کھا جاوگے ۔

اب اس کے بالمقابل تم اپنی تفسیر اپنی حالت اپنے اقوال کو دیکھو۔ مومنوں کے لیے وہ رحم دل ہیں۔ کیا تم اس میں داخل ہو سکتے ہو۔ تم نے صاف لفظوں میں کہدیا کہ کوفہ جیسا ہماری امامت وولایت پر ایمان لایا۔ ویسا کوئی شہر نہیں لایا۔ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویسا مکّہ اور مدینہ بھی نہیں لایا۔

ہاں تم صاف کہنے کی جرأت نہیں کرسکتے تھے اس لیے عملاً تم نے اس کا ثبوت یا یا سلطنت ملتے ہی اپنا دارالسلطنت کوفہ کو منتقل کردیا۔ جن مسلمانان مکہ و مدینہ نے اپنا خون بہا کر یہ تمام ممالک فتح کیے تھے وائرہ اسلام میں داخل کیئے تھے۔ تم نے ان کو چھوڑ دیا تم نے اُن کی خبر گیری تک چھوڑ دی۔ اور تمام خزانہ بیت المال کا (جس پر تمام مسلمانوں کا حق تھا) تم نے صرف اشیاع کوفہ پر تقسیم کردیا۔ اور کچھ خیال نہیں کیا کہ مکہ اور مدینہ کے مسلمان اور انکے اطفال کیا کھاتے ہونگے۔

جن لوگوں سے تم نے قتال کیا وہ مسلمان تھے یا نہیں۔ کلمہ گو تھے یا نہیں۔ نماز پڑھتے تھے یا نہیں۔ روزہ رکھتے تھے یا نہیں۔ زکوٰۃ دیتے تھے یا نہیں۔ بتاؤ صاف بتاؤ بصرہ اور صفین اور نہروان کے لوگوں نے تمھارا محاصرہ کیا تھا۔ تم سے قتال شروع کیا تھا تم پر حملہ آور ہوئے تھے یا خود تم ہی چڑھ گئے تھے؟

عثمانؓ کی سنت اور سیرت تمھارے سامنے تھی اگر اس کی پیروی کرنا چاہیئے۔ بتاؤ کیا یہی رحمدلی تھی جس کی اللہ صاحب تعریف فرماتے ہیں۔ اب دوسرا جزو قرآن کا دیکھو۔ اور کافروں کے لیے سخت۔ کیا تم نے ۵ برس میں ایک مرتبہ بھی اعلاء کلمۃ الحق لاالٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ کے لیے ممالک کفار پر حملہ کیا۔ ایک شہر ایک گاؤں دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ کفار کے ملک میں ایک مسجد بنی۔ ایک کافر سے جہاد کیا۔ بتاؤ کہ تم کافروں کے لیے سخت تھے سچ پوچھو تو تم نے کافروں کو خانہ جنگی کرکے اسلام کی قوت برباد کرکے مدد دی اسکے بعد

اللہ صاحب علی الرغم الف ہمیشہ کے واسطے منھ بند کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ فضل خدا کا ہی جس کو چاہے عطا فرمائے اسمیں رسول کی قرابت استحقاق۔ قابلیت۔ لیاقت اور جزویت و ذریت کو کچھ دخل نہیں۔ یہ صرف اللہ کا فضل ہی جس کو چاہے عطا فرماتے۔ چاہے وہ بنی تمیم ہو چاہے بنی عدی چاہے بنی امیہ چاہے وہ بقول تمھارے ذلیل ترین قبایل قریش سے ہوں اس کے بعد کے جملہ میں اللہ صاحب کمال بلاغت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سارے قصے کو دو لفظوں میں طے کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور خدائے تعالی صاحب وسعت و علم ہے۔ ہم کو علم تھا کہ کون کون دائرہ اسلام کو وسیع کریگا۔ ہم کو علم تھا کہ کون کون اس دائرہ کو اور تنگ کر دے گا ؛

اس لیے ہم نے اپنے علم و قدرت و مشیت سے ابوبکر و عمر و عثمان کو خلیفہ بنایا۔ پھر ختم حجت کے لیے علی کو بھی خلیفہ بنا دیا کہ عقلمند شیعہ خود دیکھیں اگر یہی نوبت بعد وفات رسول آتی تو اسلام کا کیا حشر ہوتا ؛

پارۂ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ آیہ انما ولیکم معہ آیت مابعد۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۸۵ حاشیہ ترجمہ مقبول۔ سوائے اس کے کہ حاکم تمھارا اللہ ہی۔ اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں ۱۲ ؛

اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھے گا۔ (وہ گروہ خدا میں داخل ہے۔) اور گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے ۱۲ ؛

المجالس میں امام باقر فرماتے ہیں کہ علی کی امامت و خلافت پر یہ آیت دال ہی ۱۲ ؛

اقول بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ ے

بھلا تر دو بے جا سے اس میں کیا حاصل ؛
اٹھا چکے ہوں زمیندار جن زمینوں کو ؛

اے آل رسول ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ قرآن نہیں سمجھتے۔ قرآن نہیں پڑھتے۔ قرآن سے واسطہ نہیں رکھتے۔ اِس لیے جو کچھ کہتے ہو وہ غلط اور جھوٹ اور افترا ہوتا ہی۔ اسی اپنے جھوٹ کی بدولت تم تفسیر بالرائے کو عوام کو دھوکا دینے کے لیے عیب بتاتے ہو۔ ہم سے سنو ایسے جھوٹ بولنے سے تو تفسیر بالرائے لاکھ درجہ بہتر ہی سنو ہم نے جو اس کی تفسیر ابن تیمیہ اور ابن قیم کو سکھلائی ہم نے اس کی تفسیر جو شاہ عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ کو سکھلائی۔ ہم نے اسکی تفسیر جو مولوی حیدر علے اور مہدی علے خان محسن الملک کو سکھلائی۔ جب تم اس کو نہیں سمجھتے تو معلوم ہو گیا کہ تم قرآن نہیں سمجھ سکتے مگر اب کیا کروگے اب تو مقبول احمد کا اُردو ترجمہ چھپ چکا ہی اگر تم عربی نہیں جانتے تو اپنے مقبول ترجمہ کو دیکھو۔ لوگوں کے جھوٹ پہ نہ جاؤ۔ آل یعقوب پیغمبر یعنے بنی اسرائیل کی طرح آل رسول بھی طبقاً عن طبق قدم بقدم اپنا مطلب نکالنے کے لیے دنیا میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے قرآن کی ایسی ہی تحریف کرتے ہیں ایسا ہی مطلب بتاتے ہیں۔ پس تم خود دیکھو۔ اس رکوع میں صرف چار آیتیں ہیں اور چاروں آیتیں اِس خوبصورتی سے نظم ہیں کہ اہل علم کا دل لوٹ جاتا ہی۔ ایسا سلسلہ نظم ہی کہ آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ ایسا سلسلہ ہی جس پر ہم کو ناز تھا۔ دیکھو اور بہت غور سے دیکھو۔ پہلی آیت کی دوسری سطر میں دو جگہ لفظ اولیا۔ اولیا۔ آیا ہی۔ دونوں جگہ مقبول احمد اولیا کا ترجمہ دوست لکھتے ہیں۔ تیسری سطر میں "یتولهم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد۔ انکو دوست بنائیگا لکھتے ہیں۔ پانچویں سطر میں "یسارعون فیهم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد لکھتے ہیں کہ انکی دوستی میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ نویں سطر میں "انهم لمعکم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ ہم ضرور تمھارے ساتھی ہیں اور پھر ختم رکوع یعنے چوتھی آیت میں "ومن یتول اللہ ورسولہ والذین آمنوا" آیا ہے۔ اس کا ترجمہ مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھیگا ہاں ای آل رسول بتاؤ (وہ گروہ خدا میں داخل ہی) یہ تم نے کس لفظ قرآن کا

ترجمہ سکھلایا ہی - ای مقبول احمد بتاؤ یہ ترجمہ تم کو جہاں آل رسول نے سکھلایا ہی یا تو نے اپنے نفس سے ایجاد کیا - تو تو سب آل رسول سے نقل کرتا ہی پھر بتاتا کیوں نہیں کہ آل رسول نے ہم کو یہ تعلیم دی ہی - تو تو دو خدا کا قائل ہی - اہرمن اور یزدان ایک خالق خیر اور ایک خالق شر پھر بتاتا کیوں نہیں کہ یہ ترجمہ تجھکو شیطان نے سکھلایا +

جا اس کا جواب ہمارے علماء دینگے تیری غلطی دکھلا دینگے +

مگر ہم سے سن - چونکہ تو الفاظ قرآنی میں تحریف نکر سکا ہمارے حفاظت کے گرز تجھکو گھیرے ہوے ہیں اس لیے تو بنی اسرائیل یعنے یہودیوں اور نصرانیوں کے طرز پر تقلید میں بالمعنے تحریف کرنا چاہتا ہی - مگر ہم سے تمھاری حرفت چھپ نہیں سکتی +

ہاں تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے عقلمند - دانا - ذی علم - ذی فہم - سمجھدار شیعو دیکھو صرف ایک رکوع میں چھ جگہ ولی کا لفظ قرآن میں آیا ہی اور سب جگہ مقبول احمد اسکا ترجمہ دوست لکھتا ہی - پھر ساتویں بلکہ جب اسی مقصود و سلسلہ بیان میں لفظ ولی آیا - تو بددیانت اور بدنیت اور جھوٹا آدمی اس کا ترجمہ حاکم لکھتا ہی - اور اگر یہ آل رسول سے نقل کرتا ہی - تو خدا کی لعنت میں یہ بے رحم ان کو بھی شریک کرتا ہی - ہم تو صاف صاف کہہ چکے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین +

اب سلسلہ قرآنی مقبول احمد کے ترجمہ صفحہ ۱۸۴ سے دیکھو - ای ایمان والو! - یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ - ان میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں - اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائیگا تو وہ انھیں میں سے ہو جائیگا - تم دیکھو گے کہ منافق لوگ ان کی دوستی میں بہت جلدی کرتے ہیں - اور ایمان لانے والوں سے بحلف کہتے ہیں کہ ہم ضرور تمھارے ساتھی ہیں پھر تیسری آیت میں فرماتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان لانے والے تمھارے دوست ہیں - اور بقول تمھارے چونکہ علی نے رکوع میں زکوٰۃ دیا تھا - اس لیے مومنین میں وہ خصوصیت سے داخل ہوتے ہیں - فالحمد اللہ رب العالمین

اے آل رسول بتاؤ یہ "واو" حالیہ ہے۔ اور اگر حالیہ ہے تو "یُؤتُونَ" کا حال ہے "یا یقیمون" کا۔ قرآن کا معجزہ دیکھو زکوٰۃ فرمایا نہ صدقہ پھر بتاؤ کہ اس روز کتنا مال علی کے پاس تھا اور اس کو کتنے سال گزرے تھے۔ اور اس کا حساب انھوں نے کب کیا تھا۔ اور وہ انگوٹھی کس قیمت کی تھی۔ اور مال کی مناسبت شرعی و فرضی سے تھی۔ اور اس کا دینا زکوٰۃ کے ادا کرنے میں داخل و کافی ہوا۔ بغیر حساب اگر کوئی شخص اپنا کل مال خیرات کر دے اور مفلس محض ہو جائے تو بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ تو امر مفروض کا نام ہے۔

پھر ختم رکوع پر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے اور اپنے حبیب رسول کریم صلعم اور بقول تمھارے علی ابن طالب کی محبت کا ذکر کر چکنے کے بعد اب فرماتے ہیں کہ اللہ اور اُن کے رسول اور مسلمانوں کو (خصوصاً علی کو) جو شخص دوست رکھے گا۔ بس گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے +

اے عقلمند شیعو۔ مقبول احمد سے پوچھو۔ کہ تین سطر میں دو جگہ "والذین آمنوا" آیا پہلی جگہ تم ترجمہ کرتے ہو وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ دوسری مرتبہ جب وہی "والذین آمنوا" آیا تو اس کا ترجمہ تم نے کیوں نہیں کیا۔ کیا یہ قرآن کی آیت نہ تھی۔ کیا یہ قرآن کے جملے نہ تھے۔ کیا یہ قرآن کے الفاظ نہ تھے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص تمام ایمان لانے والوں سے بغض و عداوت رکھے پھر بھی وہ اللہ اور اس کے رسول کا دوست ہو سکتا ہے؟

تم خود سوچو یہاں پانی مرتا ہے۔ اس لیے مقبول احمد اس جملہ کا ترجمہ ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اب تم خود سمجھ لوگے کہ اس آیت سے خلافت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے +

اے عقلمند شیعو۔ تم ائمہ کے۔ اپنے علما کے اقوال کو یاد کرو ہارون موسے کے وصی اور بھائی شریک فی الامر تھے۔ اسی وجہ سے سورہ مزمل میں موسے سے پیغمبر کو مشابہت ہوئی تھی۔ آج موسے کے وصی یوشع کیسے ہو گئے اسکا علم اللہ نے تم کو قرآن میں کہاں سکھلایا یا ہمارے رسول نے تم کو کہاں بتایا۔ تم یہودیوں کی بات کیوں سننے اور ماننے لگے +

کیا ہم نے ان سے عداوت رکھنے کا حکم نہیں دیا تھا- اون کی دوستی سے منع نہیں کیا تھا- یہودیوں میں عبداللہ بن سبا بھی تھا جو تمھارا بڑا رفیق بنا تھا تم دوست و دشمن میں تمیز نہیں کرتے ہو

یہ یہودی- نصرانی مجوسی- کفار مشرکین- جب اسلام اور مسلمانوں سے مقابلہ نہ کر سکے تو انھوں نے یہ چال اختیار کی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دیں اور انکی قوت باہمی خانہ جنگی اور خونریزی میں صرف کرادیں- اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں- ۱۲- بعد کی آیت دیکھو

ترجمہ مقبول ص۱۸۵ اے ایمان لانے والو جن لوگوں نے تمھارے دین کو ہنسی ٹھٹھا اور کھلونا بنایا ہے اور جو ان میں سے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو اور کفار کو اپنا دوست نہ بناؤ- اور اگر تم مومن ہو- تو اللہ سے ڈرتے رہو ۱۲

تفسیر اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں- اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے اے آل رسول بتاؤ- ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں- اگر کہو کہ نہیں داخل تو سارا قصہ فیصل ہے اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ ایسی نہی و ممانعت سے پہلے تم ایسا کرتے تھے- پس دعوی عصمت باطل اور اگر ممانعت کے بعد دوستی رکھی تو صریح نافرمانی اور بغاوت ہے عصمت باطل ہوگئی اور عملاً دیکھو تو معلوم ہوجائیگا کہ جس قدر عداوت تم کو اہل سنت سے ہے ویسی عداوت تم کو نہ یہودیوں سے ہے نہ نصرانیوں سے نہ مجوسیوں سے نہ پارسیوں سے نہ ہندوؤں سے- تم صریح مخالفت خداوندی کرتے ہو- پھر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں- اب صرف عقلمند شیعوں سے ایک بات کہنا ہی ہے کہ اس آیت میں بھی "ولی" کا ذکر آیا- اور یہاں بھی مقبول احمد نے ترجمہ دوست لکھا ہے پھر بادشاہ و حاکم کے معنے لو تو کہاں صادق آئیگا- سو چو اور علما اور ائمہ کے علم و فضل کی

واد دو - پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔ کفار سے محبت نہ کرو۔

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ | ترجمہ مقبول صفحہ ۱۸۸ و حاشیہ نمبر ۴ و ۶

ترجمہ مقبول - ای رسول جو کچھ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے علی کے بارے میں نازل کیا گیا ہے۔ اُسے پہنچا دو۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا۔ تم کہدو کہ اے اہل کتاب جب تک کہ تم توریت اور انجیل کو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا۔ اس کو قائم نہ رکھو۔ تم کسی دین پر نہیں ہو۔ اے رسول جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا۔ وہ ان لوگوں میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دیگا پس کافر لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲۔

اقول وبحول اللہ و قوتہ اقوم واقعد شعر بھلا تردد بیجا ہے اس میں کیا حال اُٹھ چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو معزز ناظرین قبل اس کے کہ تم تفسیر سنو۔ حاشیہ کے مضامین سے آگاہ ہو جانا ضروری ہے۔ "ما اُنزِلَ من ربّہم" جو کچھ ان کے رب کی جانب سے ان کے پاس نازل ہو چکا یعنے کتاب مگر کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی اور اولاد علی ہیں حاشیہ نمبر ۴۔ جوامع میں عبداللہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے مثل روایت شیعہ وارد ہے تفسیر عیاشی میں اس روایت سے مختصراً اسی قدر واقعہ نقل ہوا۔ تفسیر مجمع البیان میں ثعلبی اور حسکانی وغیرہ کئی مفسرین اہل سنت سے قریب قریب یہی واقعہ درج کیا گیا ہے۔ کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ ولایت علی کا حکم جمعہ اور عرفہ کے دن آیا تھا۔ اور خدا کا یہ حکم تھا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہے۔ رسول نے عرض کیا کہ میری امت ابھی ابھی کفر سے داخل اسلام ہوئی ہے۔ تو اگر میں اپنے ابن عم کے بارہ میں یہ اطلاع دونگا تو کوئی کچھ کہے گا۔ کوئی کچھ کہے گا۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں

کہ میں نے یہ بات زبان سے کسی سے نہیں کہی۔ بلکہ میرے دل میں ایسا خیال گزرا تھا کہ خدا کا دوسرا حکم تاکیدی پہنچا جس میں مجھے عذاب سے ڈرایا گیا۔ اگر اس حکم کو نہ پہنچاؤں چنانچہ یہ پوری آیت "یا ایہا الرسول بلغ الخ" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے علی مرتضیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور فرمایا۔ ایہا الناس جو انبیا مجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا خدا نے ایک وقت مقرر کر دیا تھا جب ان کو بلایا چلے گئے۔ اور اب قریب ہے کہ میں بھی بلایا جاؤں اور چلا جاؤں سوال مجھ سے بھی کیا جائے گا۔ اور تم سے بھی اُس وقت کیا جواب دوگے سب نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپ نے احکام خدا پہنچائے۔ ہماری خیر خواہی کی جو کچھ آپ کے ذمہ تھا۔ اسے آپ نے ادا فرمایا۔ آنحضرت صلعم نے یہ سنکر تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ اللّٰہم اشہد اے اللہ تو گواہ رہ۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے گروہ مسلمین یہ علی میرے بعد تم سب کا ولی اور والی ہے۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دیں۔ باقر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حق امانت ادا کر دیا۔ اور پھر امام باقر فرماتے ہیں کہ خدا نے اپنے رسول کو ولایت علی کا حکم دیا اور اُن پر یہ "انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ" نازل فرمائی۔ اور اولی الامر کی ولایت واجب کی مگر لوگ سمجھے نہیں تھے کہ وہ چیز کیا ہے بس خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ ولایت کی تفسیر ان کے لیے ایسی ہی کریں جیسی کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ کی تفسیر کی تھی جب خدا کا یہ حکم پہنچا تو رسول خدا کو کسی قدر تردد ہوا۔ خوف یہ تھا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں پس پروردگار کی طرف رجوع کی تو ادھر سے یہ وحی آئی۔

"یا ایہا الرسول الخ"۔ حضرت نے امر خدا کی تعمیل کی "یوم غدیر خم الصلوٰۃ جامعۃ" پکارے جانے کا حکم دیا اور علی کو مولےٰ مقرر فرما دیا (مقبول احمد ضمیمہ کا بھی وعدہ کرتے ہیں اسکو بھی لکھنا پیغمبر پر عذاب دینے والی آیت کی پوری نقل بھی غالباً مقبول احمد اپنے ضمیمہ میں کرینگے۔ اس آیت کی پوری نقل بھی کرینگے جسکو اصحاب رسولؐ نے رسولؐ کی عداوت سے قرآن سے نکالدیا ہے اے آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے

قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ تمھارا ذہن صاف نہیں ہی۔ تم میں حسن لطیف نہیں ہی۔ تم میں تمیز صحیح نہیں ہی تمھارا سینہ اللہ اور رسول اور قرآن اور اسلام کی خوبیوں کی معرفت میں کھولا نہیں گیا۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کیتے ہیں تمھاری یہ چال یہودیوں اور نصرانیوں کی چال کے قدم بقدم ہی۔ وہ بھی اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے۔ اپنی کتابوں کی ایسی ہی تفسیر و تاویل و اظہار کیا کرتے تھے اب سنو کہ تمھارا یہ سب لکھنا قطعًا اور مطلقًا جھوٹ ہی۔ اور کیسا جھوٹ کہ تم ہمارے سامنے جھوٹ بولتے ہو۔ تم کو نہ ہمارا ڈر ہی نہ دنیا کی شرم۔ اگر تم رجعت کے ذریعہ سے دنیا میں آؤ یا قائم ہی کے ساتھ آؤ تو ہم تمھاری ہی زبان سے اقرار کرادیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم سامنے تو کیا آؤگے اچھا ہم سے اپنے جھوٹ کی علامتوں کو سنو۔ اور دیکھو اور قیامت تک غور کرو ۔

۱۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ نہایت فیاض و شفیق و کریم تھے بجز معاملہ خلافت و ولایت کے اور کیا عداوت تھی۔ کیا اختلاف تھا۔ ہم نے وعدہ کر دیا تھا کہ اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ تم کہتے ہو کہ عایشہ اور حفصہ نے پیغمبر کو زہر دے کر مار ڈالا۔ پھر ہم نے کیا حفاظت کی۔ ہمارا وعدہ جھوٹا ہوا یا نہیں؟

۲۔ عذاب سے ڈرانے والی آیت کو ہمارے قرآن سے دکھلاؤ۔ ہاں ہاں علی کے قرآن سے دکھلاؤ۔ ہاں ہاں مہدی قائم کے قرآن سے دکھلاؤ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ۔

۳۔ تم کہتے ہو کہ ما انزل الیہم من ربہم سے مراد علی اور اولاد علی ہیں۔ توریت اور انجیل مراد نہیں ہی۔ بتاؤ یہ مطلب ہم نے اپنے پیغمبر کو کب اور کہاں بتلایا۔ پیغمبر نے تم کو کب اور کہاں بتایا۔ اور اگر نہیں بتایا تھا تو مقبول احمد کیوں ایسا ترجمہ کرتا ہی۔ ای جاہلو تم کو من اور ما میں بھی تمیز نہیں کہ من ذوی العقول کے لیے بولا جاتا ہی اور ما غیر ذوی العقول کے لیے۔ اسی عربی دانی پر اسی جہالت پر تم کو دعوا ہمہ دانی زیب دیتا ہی۔

۴- جوامع میں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں احادیث شیعہ جمع کر دیا ہی- اپنی حدیثوں کو چھوڑ کر تم کیوں غیروں کی جوتیوں پر جاتے ہو- غیروں کی جوتیوں سے عزت حاصل کرنا- کیا شرم کی بات نہیں ہی؟

۵- ہاں یہ بتاؤ کہ عبداللہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ کو تم حضرت اور رضی اللہ عنہ کیوں کہتے ہو- کیا مرتدین کی فہرست میں اُن کا نام تم پہلے داخل نہیں کر چکے- کیا یہ مرتدین میں داخل نہ تھے- کیا انھوں نے خلفاے ثلثہ کی بیعت نہیں کی تھی- کیا تم کو انھوں نے گالیاں نہیں دیں- کیا ان کی اولاد نے دو سو برس تک تم کو قید نہیں رکھا- قتل نہیں کیا- پھر کیا حضرت اور رضی اللہ عنہ صرف اِس مکاری سے نہیں ہی کہ اہلسنت بھی دھوکا کھا جائیں؟

۶- تم ثعلبی اور خستکانی اور کئی مفسرین اہل سنت کا نام کیوں لیتے ہو کیا ان کی شہادت سے اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہتے ہو؟

۷- کیا تم کو اپنے دعوےٰ اور اپنی شہادت پر اعتبار نہیں ہی؟

۸- کیا کوئی ایسی بات بھی ہی جس سے تم اپنے دعوے میں کمزور ہو- اور دوسرے کی مدد کے خواستگار ہو؟

۹- باقر- ہمارا یہ حکم کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہی- یہ قرآن میں کس جگہ ہی- نکالا گیا تو کہاں سے- اتنی اجازت ہی کہ تم قائم کا قرآن دیکھکر جواب دو ۔

۱۰- باقر- رسول اللہ نے عرض کیا الخ- یہ قرآن میں کس جگہ ہی نکالا گیا تو کہاں سے قائم کا قرآن دیکھکر جواب دو ۔

۱۱- ۲۳- برس کے مسلمانوں کو اگر پیغمبر نے ابھی ابھی کفر سے اسلام میں داخل ہونا بیان کیا ہی تو بتاؤ کہ اس سے زیادہ پُرانے قدیم مسلمان کون تھے- زمانہ نبوت و رسالت

کل ۲۳- برس رہا تو اس سے زیادہ قدیم مسلمان کون ہو سکتے تھے؟

۱۲- کفار قریش سے رسول اللہ صلعم نے اپنی نبوت کے پیام پہنچاتے وقت بقول تمہارے صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ علی میرا وصی اور میرا جانشین اور میرا خلیفہ ہے- تم اس کی اطاعت کرو- جو لوگ خود پیغمبر کی رسالت کو نہیں مانتے تھے اُن سے تو کہہ دیا پھر اپنے لوگوں سے کہنے میں کس کا ڈر تھا؟

۱۳- اور جب حفاظت کا وعدہ خداوندی ہو چکا تھا تو اب کونسا ڈر تھا جس کی وجہ سے صرف "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کہدیا جس میں دوسروں کو بحث اور اعتراض کی گنجائش بھی باقی رہ گئی؟

۱۴- حکم خداوندی ملنے پر پیغمبر کا تعمیل نہ کرنا یہ نافرمانی و عدول حکمی ہے یا نہیں اس سے پیغمبر کی عصمت باطل ہوتی ہے یا نہیں معاذ اللہ؟

۱۵- جب ولایت علی کا حکم تھا تاکید تھی- اور پیغمبر کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا- ایسے حالتوں میں پیغمبر کا صرف "مَن کُنتُ مَولَاہ" کہنا سہل انکاری اور تعمیل سرسری ہے یا نہیں- معاذ اللہ- ۱۲- اور اس تعمیل سرسری میں پیغمبر سے نافرمانی ہوئی یا نہیں معاذ اللہ؟

۱۶- پیغمبر کا امانت میں خیانت کرنا ہے یا نہیں حکم کو ایسا گول گول کہہ جانا جس میں بحث کی گنجائش باقی ہو- معاذ اللہ؟

۱۷- باقر!! آیت قرآنی کو دیکھکر یہ حدیث جھوٹی تم نے بنائی یا نہیں کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی کی ولایت پر موقوف ہے کیا کوئی اور لفظ اللہ کے پاس نہیں تھا؟

۱۸- رسول کی ۲۳ برس کی محنت اور مشقت سے اگر اکمال دین نہیں ہوا تھا اتمام نعمت نہیں ہوئی تھی- تو اس ولایت سے کیونکر پوری ہوئی اور ہو سکتی تھی؟

۱۹- کیا جو شخص عمر بھر تقیہ کرے منافقانہ گفتگو کرے- کسی سے کچھ کہے اور کسی سے کچھ- دن کو کچھ اور کہتے- رات کو کچھ اور- زبان پر کچھ ہو اور دل میں کچھ اور کیا ایسے ہی وجود

سے اکمال دین اور اتمام نعمت ہو سکتا ہے؟

۲۰ - ۲۴ - برس تک معزولی و خانہ نشینی سے اتمام نعمت اکمال دین ہوا یا نہیں؟

۲۱ - ۶ - برس زمانہ خلافت میں جب صرف خانہ جنگی اور باہمی خوں ریزی ہوتی رہی دائرہ اسلام میں ایک گانوں نہیں آیا۔ بلکہ دوسروں کی جوتیوں کی بدولت جو ملک آیا تھا وہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ کیا اس سے اکمال دین اور اتمام نعمت ہوئی؟

۲۲ - ۶ - برس تک زمانہ خلافت میں فقر و فاقہ سے مسلمان مر گئے یہ اتمام نعمت اور اکمال دین ہے یا نہیں؟

۲۳ - ڈھائی سو برس تک جو تقیہ پر فخر کرتے گزرے یا قید خانہ میں گزری یا قتل ہونے میں گزری کیا یہی اکمال دین اور اتمام نعمت تھی؟

۲۴ - ختم آیت پر اللہ صاحب جو یہ فرماتے ہیں بے شک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا۔ جب وہ رہبری نہیں فرماتا تو ظالم ہوا یا نہیں "معاذ اللہ" اور جب اُسنے رہبری نہیں کی تو ان غریبوں پر کیا گناہ ۔

یہ صرف چوبیس سوال ہیں۔ آؤ ہم رعایت کرتے ہیں ۱۲ - امام صرف دُو دُو سوالات کا جواب دیں ۔ ۲۴ - سوال ہو جائینگے ۔

ان کا جواب اڈیٹر اصلاح اور مقبول احمد و مولوی بہادر علی پنجابی و مولوی غلام حسین حیدرآبادی دیدیں ۔ قرآن کا مطلب ہم سے سنو۔ ہم نے قرآن اتارا۔ ہم نے اس کا جمع کرنا اپنے ذمہ لیا۔ ہم نے اُس کے جمع کرنے کی ترکیب سکھلائی جس طرح ہم نے لکھتے اور بازکو سدھانا سکھلایا۔ پھر قرآن ہماری آنکھوں کے سامنے جمع اور شایع ہوا جس طرح قرآن پیغمبر اور سیکڑوں ہزاروں صحاب رسول کو یاد ہوا۔ اس طرح سے ہمارے اس وقت لاکھوں ابرار بندوں کو یاد ہے ۔

۲۵ - ہاں آل رسول سے ایک سوال اور کر لو۔ آیہ قل یا اہل الکتاب۔ جو اسی آیت

کے عین مابعد موجود اور واقع ہی باعتبار تنزیل یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہی یا کہیں دوسری جگہ سے لائی گئی - دوسری جگہ سے لائی گئی تو کس سورہ اور کس رکوع سے - مہدی قائم کا قرآن دیکھ کر جواب دو - اگر تم سچے ہو - ہاں ای آل رسول تم اب خلاف نہیں کہہ سکتے تم نے حاشیہ نمبر۲ میں قبول کر لیا ہی "ماانزل الیکم من ربکم" سے مراد ولایت علی - پس ضرور ہی کہ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہی اب سنو ہمارا پیغمبر رسول کریم خلق عظیم پر پیدا ہوا تھا - انبیا کی تعظیم ہماری مدنظر تھی - ہم نے قرآن میں سخت اہتمام کیا ہی - اس پر ایمان لانے کا پیغمبر کو بھی حکم دیا - ۱۲ +

جب ہم نے پیغمبر بنا کر اپنے حبیب کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا - تو کفار اور مشرکین سے تو اُسنے بے تکلف کہدیا کہ تم کچھ نہیں ہو - لیکن وہ خلق مجسم انسان انبیا کا کتاب اللہ کا ادب کرتے رہے - اور اہل کتاب سے وہی بات کہنے میں تامل کرتے تھے - تو ہم نے حکم دیدیا کہ جب تک تم وہ پیام بھی نہ پہنچا دو - تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہیں پہنچائی قرآن کی تفسیر قرآن سے بہت بہتر ہی - اس کو تفسیر القرآن بالقرآن کہتے ہیں -

"بلغ ماانزل الیک" کی تفسیر صاف لفظوں میں اللہ کی کلام میں موجود ہی +

یعنے تم کہدو کہ ای اہل کتاب جب تک کہ تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہی - اس کو قائم نہ رکھو تم کسی دین پر نہیں ہو - ۱۲ +

یہی حکم تھا - یہی بیان تھا - یہی کہلانا مقصود تھا - مگر جب پہلی آیت میں کوئی لفظ نہیں تھا - تو جھوٹے لوگوں کو یہ موقع ملا کہ یہ بھی انھیں کی شان میں ہی - تم سارا ترجمہ مقبول احمد کا دیکھ ڈالو - تمام حاشیوں پر نظر کرو تم کو سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں جگہ ملیگا کہ کتاب سے مراد علی "ماانزل" سے مراد علی - نبا سے مراد علی - برہان سے مراد علی - امام مبین سے مراد علی - مقبول احمد اتنا بتاو کہ علی کے بارہ میں تم قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہو +

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۲

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۰۶

ترجمہ مقبول احمد - اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر و خوبی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر غالب اور وہ صاحب حکمت و خبیر ہے ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ اس آیت میں آل رسول کی تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ تم مشکل کشا نہیں ہو اور نہ ہمارے انعام کو روک سکتے ہو بلکہ روکنے والے کے فنا کر دینے پر ہم قادر ہیں دوسری آیت میں اپنے جبروت کا بیان فرماتے ہیں کہ بندوں پر بندوں کے افعال پر ہم غالب ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ فقط غالب بلکہ صاحب حکمت اور باخبر۔ پس خلفا کے ہر حال سے بھی باخبر ہوں گے ۱۲ ٭

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۳

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۰۶ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ اور اُن سے زیادہ ظالم کون ہوگا جنھوں نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا یا اس کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی نسبت نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں کیوں کر نازل ہوئی ہے ٭

کیا ہم اب کوئی دوسرا قرآن اُتاریں گے۔ بعد ختم نبوت و رسالت۔ کہ اس میں تمھاری برائیاں بیان کریں۔ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے تمام عالم پر حجت ہے جو لوگ ایسے فعال کریں گے وہ اس میں داخل ہوں گے۔ تم کہو گے کہ اور لوگ بھی داخل ہیں۔ ہم کب کسی کو خارج کرتے ہیں۔ ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ ہماری سنت تبدیل نہیں ہوتی ہمارا

قول غلط نہیں ہوتا۔ دُور کیوں جاؤ مقبول احمد کا سارا ترجمہ معہ حواشی کے دیکھ ڈالو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا پر کس درجہ تم نے بہتان باندھا ہی۔ ہماری کھلی کھلی نشانیوں کو تم جھٹلاتے ہو اخیر آیت پڑھو بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ۱۲ ٭

پارہ ہفتم سورہ انعام رکوع ۵	ترجمہ مقبول احمد صـ ۲۱۲ ترجمہ مقبول احمد۔ تم کہدو کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا

کہ میرے پاس خدا کے خزانہ ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں ۱۲ ٭

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ آل رسول اس آیت کے متعلق کچھ نہیں فرماتے ا ور نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں ٭

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہی۔ تمکو تعلیم دیجاتی ہی۔ کہ تم جو غیب دان بنتے ہو "علم ماکان وما یکون" کا علم گزشتہ و آیندہ کا دعوی کرتے جبرئیل کے اوستاد بنتے ہو۔ جب کربلا۔ اور طوس اور سامرہ کی طرف مُنھ کر کے تمھارے شیعہ تم پر سلام کرتے ہیں تو تم سن لیتے ہو دیکھ لیتے ہو۔ سب کی تردید یوں فرماتا ہی۔ کہ جب پیغمبر ہی علم غیب نہیں رکھتے غیب نہیں جانتے۔ پیغمبر ہی کے پاس اللہ کا خزانہ نہیں ہی اور اس طرح نہیں ہی کہ اللہ صاحب خود ہی حکم دیتے ہیں پیغمبر کو کہ تم کہدو عام و خاص سب سے کہدو کہ مجھے علم غیب نہیں ہی۔ پھر ذرا سوچو کہ کیا رسول کے پاس اللہ کا خزانہ تھا۔ اور کیا رسول کو علم غیب تھا اور اللہ نے محض جھوٹ بولنا سکھلایا۔ جھوٹ کہنے کا حکم دیا۔ یا یہ کہو کہ اللہ نے حکم دیدیا تھا پیغمبر نے اس کی تعمیل نہیں کی تو بتاؤ کہ پیغمبر نافرمان اور گنہگار ہوے یا نہیں معاذ اللہ اور پھر ان کی عصمت بھی باطل ہوئی یا نہیں۔ معاذ اللہ اور جب اللہ کا خزانہ پیغمبر کے پاس نہیں علم غیب پیغمبر کو نہیں عصمت پیغمبر کو حاصل نہیں تو بہ دیگراں چہ می رسد آل رسول کو تو رسول ہی کے طفیل میں ملا ہوگا جو کچھ ملا ہوگا ۱۲

ترجمہ مقبول صلا۲۱۲ ۔ اے پیغمبر کہدو کہ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے تم کہدو کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ۱۲ ✦

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ بصیر سے مراد اہلبیت ۱۲ ✦

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ اے پیغمبر کہدو کہ کیا ہم نے ابوبکر کو جو نماز کی امامت سپرد کی۔ تو بغیر وحی کے ہم نے کیا نہیں بلکہ ہم پر وحی آئی اور ہم نے ابوبکر کو امامت کا حکم دیا اعمیٰ اور بصیر میں بڑی بلاغت ظاہر فرمائی ہے کہ سلطنت کی تدابیر اور نظم مملکت و امور سلطنت سے کون واقف ہے اور کون نہیں۔ پھر خود ہی کمال بلاغت سے تفسیر فرماتے ہیں جھوٹے دعاوی کو چھوڑ دو۔ جھوٹ بولنا ترک کرو واقعات پر نظر ڈالو۔ ترقی اور تنزلی کو دیکھو کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ۱۲ ✦

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۶

آیہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ ۔ ترجمہ مقبول صلا۲۱۲ معہ حاشیہ نمبر ۴

ترجمہ مقبول۔ اور جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طالب ہیں تم انکو نہ نکالو۔ نہ تمھارے ذمہ اُنکا کچھ محاسبہ ہے نہ ان کے ذمہ تمھارا کچھ محاسبہ کہ تم ان کو نکالتے پھرو۔ اور ظالموں میں سے ہو جاؤ ۱۲ ✦

تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت کے شان نزول اصحاب صفہ ہیں ۱۲ ✦

اس آیت سے اللہ آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ کہ اصحاب صفہ کے نام تم کو معلوم ہیں یا نہیں ان کی تعداد تم جانتے ہو یا نہیں۔ پھر یہ بتاؤ کہ اُنھوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی بیعت خلافت کی یا نہیں۔ پھر انھوں نے علیؑ کی بیعت خلافت کی یا نہیں دیکھو ان کا رتبہ اللہ کے پاس اس قدر بلند ہے کہ رسول کو تنبیہ فرمایا ہے کہ اگر تم نے اُن کو نکال دیا۔ تو تم ظالم ہو جاؤ گے۔ ظالم گنہگار بھی ہوتا ہے۔ اور پھر معصوم نہیں رہتا۔ پھر تم کیونکر معصوم ہو گے ۱۲ ✦

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۶

واذا جاءک" ترجمہ مقبول احمد صؔ۲۱۳ وحاشیہ نمبر ۲
ترجمہ مقبول۔ اور اے رسول تمھارے پاس جب وقت وہ
آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو تم ان سے کہدو کہ تم پر سلامتی ہو۔ تمھارے رب نے
اپنی ذات پر رحمت واجب فرمائی ہے کہ تم میں سے جو شخص از روے جہالت کوئی بدی کریگا پھر اس کے
بعد وہ توبہ کرلیگا اور خرابی کی اصلاح کریگا۔ تو خدا تعالےٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے
والا ہے ۱۲ +

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہے کہ اصحاب رسول نے اگر کوئی
بدی کی ہو اور توبہ کی ہو تو اللہ بڑا بخشنے اور آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔ اُس نے اپنی ذات پر
رحمت واجب کی ہے ۱۲ +

پس اے نادانو۔ ہماری مغفرت پر کیا تم سزاوار مقرر ہوے ہو۔ یا تم ہمارے اتالیق ہو
کہ جو تم کہو وہی ہم کریں۔ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہ کریں اور اس طرح اپنے آپ کو
جھوٹا کرلیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول صؔ۲۱۳ ۔ ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم آیات کی تفصیل کرتے ہیں تاکہ قصوواروں کا
راستہ صاف صاف معلوم ہوجاے ۱۲ +

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ ہماری آئتیں صاف
صاف ہیں تم کب تک کہتے جاوگے۔ کہ قرآن کوئی ہمارے سوا نہیں سمجھ سکتا۔ ہمارا
قرآن دیکھو پھر سوچو اور غور کرو کہ تم قصوروار ہو یا نہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول صؔ۲۱۴ ۔ (اے رسول) کہدو کہ مجھے تو اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ میں ان
کی عبادت کرنے لگوں جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ کہدو کہ میں تمھاری خواہشوں کی
پیروی نہ کروں گا۔ کہ اس صورت میں میں بھی راستہ سے بھٹک جاؤں۔ اور ہدایت
یافتہ نہ ہوں ۱۲ +

اِس آیت سے تمام شیعوں کی تردید فرماتا ہی۔ لیعنے تم جو علی کو اللہ کہتے ہو۔ حی و قیوم و قادر و توانا جانتے ہو۔ یا علی اور یا حسین کہکر ہر وقت پکارا کرتے ہو۔ ہم اُس کی پیروی نہ کریں گے اگر تمھاری پیروی کریں تو گمراہ ہو جائیں۔ راہ سے بھٹک جائیں۔ ہدایت یافتہ نہ رہیں۔ ۱۲ ؎

پارہ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۷ — ترجمہ مقبول احمد۔ صہ ۲۱۴

ترجمہ مقبول احمد۔ غیب کے خزانے اسی کے پاس ہیں اُسکے سوا اُن خزانوں کو کوئی نہیں جانتا اور وہ خشکی اور تری کی سب چیزوں کو جانتا ہی اور ایک پتا بھی ایسا نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو۔ اور کوئی دانہ زمین کی اندھیریوں میں اور کوئی تر او خشک ایسا نہیں ہی جس کا ذکر کھلی کتاب میں نہ ہو ۱۲ ؎

اِس آیت سے صاف صاف آل رسول اور ان کے شیعوں کی تردید فرماتا ہی کہ تم جو علی اور ائمہ میں تمام قدرت اور علم کو ثابت کرتے ہو۔ دعوے کرتے ہو۔ یہ باطل ہی۔ ہمارا قرآن اس کو یوں باطل کرتا ہی۔ کہ غیب کے خزانے اُسی کے پاس ہیں اس کے سوا اُن خزانوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اگر ایمان ہو تو سمجھو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد صہ ۲۱۴۔ پھر وہ اللہ یعنی اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائینگے خبردار ہو۔ اختیار اُسی کا ہی۔ اور سب سے تیز حساب لینے والا ہی ۱۲ ؎

اِس آیت سے مسئلہ رجعت کی تردید فرماتا ہی۔ لیعنے نہ مہدی کو مردوں کے زندہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ نہ ان کو قید و سولی دینے کا نہ انتقام لینے کا۔ بلکہ اللہ اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائیں گے۔ لیعنے قیامت میں لائے جائیں گے خبردار ہو اختیار اُسی کا ہی۔ اور وہ سب سے تیز حساب لینے والا ہی۔ بھلا مہدی اس سے زیادہ تیز کیا ہوں گے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد صہ ۲۱۵۔ کہدو کہ اللہ ان اندھیریوں سے۔ اور ہر رنج سے نجات

دیتا ہی۔ پھر تم اس کا شریک کرتے ہو ۱۲ ٭

اس آیت سے اللہ پاک تمام شیعوں اور آل رسول کو تعلیم یوں دیتا ہی۔ کہ یا علی اور یا حسین کہکر پکارنا شرک ہی۔ اگر خدا پر ایمان ہی تو جانو کہ صرف اللہ ہر رنج سے نجات دیتا ہی غضب یہ ہی کہ پھر تم اس کا شریک کرتے ہو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۱۵۔ کہدو کہ وہ اس پر قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے یا تمھارے ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے۔ اور تم میں سے ایک کی سختی کا مزہ دوسرے کو چکھادے۔ غور کرو کہ ہم آیات کو کس طرح اُلٹ پلٹ کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں حاشیہ نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ ضرور دیکھو ٭

مقبول احمد لکھتا ہی کہ مصالحت کی خواستگار اسے ذرا غور سے ملاحظہ فرمالیں یعنے اگر شیعہ مصالحت کے خواستگار ہوں تو مقبول احمد ان کو منع کرتا ہی کہ یہ ان ہونی بات ہی اور اگر سنی اہل سُنت شیعوں سے خواستگار مصالحت ہوں تو مقبول احمد ان کو مایوس کرتا ہی۔ ہم اہل سُنت کو بتلائے دیتے ہیں کہ یہ اللہ کا عذاب ہی۔ عمر کو قتل کرایا۔ اور مجوسی لولو کو ابو شجاع کا خطاب دیا۔ عثمان کو قتل کرایا۔ اور اس کو عید نوروز قرار دیا۔ مخبر صادق پیغمبر صلعم کی حدیث صحیح ہوئی قیامت تک کے لیے دروازہ کھولدیا گیا۔ اللہ قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے یا تمھارے ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے ایک کی سختی کا مزہ دوسرے کو چکھا دے۔ غور کرو کہ ہم آیات کو کس طرح الٹ پلٹ کرتے ہیں یعنے ہر پہلو کو دکھلا دیتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں۔

اے آل رسول سمجھو صفین میں بھی عذاب تھا۔ جمل میں بھی عذاب تھا۔ کوفہ کی مسجد میں بھی یہی عذاب تھا۔ مدینہ کے پلنگ پر بھی عذاب تھا۔ یہی کربلا کے میدان میں بھی عذاب تھا۔ دو سو برس تک قید خانہ میں بھی یہی عذاب تھا۔ قتل و زہر خورانی میں بھی عذاب تھا۔ بنی اُمیہ بھی عذاب تھے۔ بنی عباس بھی عذاب تھے۔ بنی مروان بھی عذاب تھے۔

اب اہل سنت بھی یہی عذاب ہیں - جونپور و لکھنؤ و فیض آباد کے جلاہے بھی وہی عذاب ہیں - ہلاکو بھی عذاب تھا - ترک بھی عذاب ہیں - ایران بھی عذاب ہی - لکھنؤ بھی عذاب تھا ÷

مقبول احمد کا ترجمہ بھی عذاب ہی - تفسیر فبہت الذی کفر بھی عذاب ہی ÷

اور جو اسکا منکر ہی وہ قرآن کا منکر ہی وہ رسول کا منکر ہی وہ خدا کا منکر ہی ÷

ای اہل سنت دیکھو مقبول احمد مصالحت سے تم کو مایوس کرتا ہی - شیعوں کو مصالحت سے منع کرتا ہی ÷

وہ سکھلاتا ہی کہ شیعہ اہل سنت کے پاس جاکر خیرات مانگیں اور جب ملے تو اس کو مال غنیمت سمجھیں - اور ان پر لعنت کرتے رہیں اور اس خیرات کے روپیہ پیسہ سے تبرا کی کتاب چھاپ کر شائع کریں - ای اہل سنت مشرک کو خدا نے نجس فرمایا کوئی خصوصیت نہیں کی کہ بھوانی اور مہادیو - رام اور کرشن کو شریک کرے تو مشرک ہی علی اور حسین کو خدا میں شریک کرے تو مشرک نہیں - موسے اور عیسے کو شریک کرے تو مشرک نہیں - ای بے غیرت و بے حیا اہلسنت اتم کب تک دین میں سستی اور کاہلی کروگے - تم کب تک دین سے لاپرواہی کروگے - دشمن تمھاری تاک میں رہتے ہیں اور تم ایسے مدہوش کہ ہوشیار نہیں ہوتے وہ ایک سنی کو ملازم نہیں رکھتے - تم کو وہ یہودیوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں اور مشرکوں اور ہندووں سے بدتر جانتے ہیں - تمھیں شکست دینے کے لیے وہ ہندووں سے میل جول کرنا چاہتے ہیں اصلاح کا پرچہ دیکھو اڈیٹر اصلاح لکھتا ہی کہ ہندووں کا ملانا کچھ مشکل نہیں گاے کا گوشت کھانا چھوڑ دو - ان سے میل ملاپ رکھو - وہ فوراً مل جائینگے ÷

اور جب ۲۴ کرور ہندو تمھارے شریک ہو جائینگے تو تم چھ کرور اہل سنت کا خاتمہ کر سکوگے - ای اہل سنت یہ کھلی کھلی بائیکاٹ تمھارے ساتھ ہیں اور پھر تم ان کی گالیاں سنکر ان کی لعنت برداشت کرکے انھیں میں گھستے ہو - ان کی عورتوں کو تم لاکر خاندان کا خاندان برباد کر دیتے ہو اُن کا ذبیحہ کھاکر حرام خوری کے مرتکب ہوتے ہو اور اللہ کو غضب میں لاتے ہو

حرام خوری سے بڑھکر اللہ کو کوئی چیز ناپسند نہیں ہے۔ اس کو بغاوت فرمایا ہے۔ اُن سے ملکر تم اپنی قوم کو ضعیف کرتے ہو۔ اپنی تجارت اور زراعت کو نقصان پہنچاتے ہو۔ ان کا ایک فرد بھی سررشتہ دار یا افسر ہوجاتا ہے تو تقرریں ترقی میں۔ تبدیلی میں۔ یہاں تک کہ انصاف اور فصل خصومات میں شیعوں کو ترجیح دیدیتا ہے۔ میں تم کو یہ نہیں سکھلاتا کہ تم بھی بے انصافی کرو بے رحمی کرو۔ بلکہ صرف یہ تعلیم ہے کہ اپنی قوم کا لحاظ کرو اگر آج تم مستعد ہو جاؤ عہد کر لو کہ نہ ہم ان کا ذبیحہ کھائیں گے۔ نہ ان کو دیں گے۔ تجارت زراعت۔ نوکری وکالت۔ کا کام بھی ان کو نہ دینگے۔ قرض روپیہ بھی اُن کو نہ دیں گے۔ سود بھی ان کو نہ دیں گے۔ قرض بھی ان سے نہ لیں گے۔ اور ان سب کے ذریعہ سے جو مال بچائیں گے۔ اُس کو قوم کی مددمیں خرچ کریں گے۔ ان کا تعزیہ اور علم دیکھنے نہ جائیں گے۔ اُن کی مجلسوں میں شریک نہ ہونگے اُن سے شادی بیاہ نہ کریں گے۔ نہ اُن کی تقریب میں جائیں گے نہ ان کو اپنے یہاں بُلائیں گے۔ تو آج تمھاری قوم ترقی کرتی ہے۔ اس ترک کرنے سے تم کو کتنے دینی فوائد ہوں گے۔ نہ وقت برباد ہوگا۔ نہ عادات خراب پیدا ہونگی۔ نہ خیالات فاسدہ آئینگے نہ نماز قضا ہوگی نہ جمعہ وجماعت ترک ہوگا۔ نہ تبرا سنوگے۔ مرثیوں میں تبرا نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہے۔ نہ اصلاح الشمس نہ کوئی ان کا پرچہ خریدو نہ اُن کا قرآن خریدو۔ نہ اُن کی مدد کرو۔

ظالم اور جاہل مقبول احمد۔ اپنے ترجمہ کو دیکھ "ہم آیات کو کس طرح اُلٹ پُلٹ کرتے ہیں"۔ اُردو واں غریب شیعہ کیا سمجھیگا کہ جب خود مقبول احمد اور اُس کے اُستاد آل رسول یا خود خدائے پاک اُلٹ پلٹ کرتا ہے تو غریب صحابہ کا کیا قصور شاہ عبدالقادر او نذیر احمد کا ترجمہ دیکھو۔ افسوس تم کو نذیر احمد کی تقلید سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اُسی ترجمہ پر شیعوں کو ناز ہے۔ ذیل کی آیت پڑھو ۱۲

ترجمہ مقبول احمد صـ ۲۱۵ ـ اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ۱۲

مومنین اہل سنت اس سے زیادہ کھلی آیت کیا تم تلاش کروگے اب تک نادانی میں جو گزرا سو گزرا۔ تم کو اگر نہیں معلوم تو مقبول احمد کا ترجمہ کسی سے مانگ کر دیکھ لو کسی سے پڑھوا کر سن لو۔ مول لینے خریدنے کے اجازت ہم کسی کو نہیں دیتے۔ عبرت حاصل کرنے کے لیے ہمارے پاس سے مانگ کر لیجاؤ۔ اور دیکھکر لعنت کرکے پلٹا دو۔ اور ہماری نصیحتوں پر عمل کرو۔ دیکھو اللہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ ان سے بڑھکر ظالم کون کہ انبیا کی توہین یہ کریں اصحاب رسول کی شان میں بے ادبی یہ کریں۔ اللہ کی توہین یہ کریں علانیہ شرک اور کفر کا اظہار یہ کریں۔ تمھاری جماعت تمھارا جمعہ یہ برباد کرادیں پھر رفتہ رفتہ تمھارا دین اور تمھارا ایمان بھی تم سے رخصت کرادیں۔ اہل سنت میں سے جتنے غارت ہوے ہیں وہ صرف مٹھائی اور کھانے اور شاعری۔ اور مرثیہ کی بدولت۔ اسی وجہ سے اُن لوگوں کے یہاں نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ سب سے افضل یہی مجلس ہے۔ تاکہ تم غارت ہو۔ اسی چال سے قرون اولیٰ میں عبداللہ بن سبا نے کامیابی حاصل کی تھی ۱۲

ترجمہ مقبول احمد ص۲۱۶ ۔ اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کو مان لیں۔
آل رسول کو اس آیت سے یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ یہاں اسلام کا لفظ آیا ہے نہ ایمان کا تم جو دوسروں کے ایمان کا انکار کرتے ہو۔ اپنے ایمان کا کوئی ثبوت نہیں دیسکتے یہاں دیکھو کہ پیغمبر رسول کریم صلعم اسلام پر مامور ہوئے ہیں۔ اسلام کی تعریف تم خود ہی کرتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شریعت کا پابند رہنا۔

پس اے عقلمند شیعو!۔ اپنے علما کے خرخرفات دیکھو۔ پھر ان کی دلیری دیکھو کہ اپنے خرخرفات کو ائمہ کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان خرخرفات کو دیکھکر لغویات کو سُنکر ائمہ کی نسبت کیا رائے قائم ہوگی۔ اب دوسروں کے کفر و نفاق ثابت کرنے سے پہلے اپنے ائمہ کا ایمان اور خاتمہ علی الایمان ثابت کرو۔

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۸ | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۵ وصفحہ ۲۱۶ "آیہ وذر الذین"
ترجمہ مقبول احمد۔ اور ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگانی نے ان کو دھوکا دیا ہے۔ چھوڑ دو۔ اور اسی قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرو کہ نفس اپنے افعال سے باز رہے کیونکہ خدا کے سوا اس کا کوئی سفارشی اور حمایتی نہ ہوگا۔ اور اگر وہ کوئی فدیہ دینا چاہے گا تو اس سے قبول نہ کیا جائے گا وہ وہی تو ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب سے ہلاک کیے گئے انھیں کے لیے گرم پانی کا پینا ہے اور جن باتوں کا انکار کیا کرتے تھے انھیں کے سبب سے دردناک عذاب ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا رسول ہم صلعم کے بعد ہم کوئی دوسرا قرآن اب اتاریں گے تم کہدوگے کہ دوسرے لوگ بھی اس میں داخل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس سے کیا ہوتا ہے ضرور داخل ہیں اور قیامت تک جو لوگ ایسے کام کرینگے اسی میں داخل ہوں گے۔ دوسروں کو شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہوتا اور الزام سے نہیں بچ سکتے۔ تم نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے۔ یہ ڈھول یہ تاشہ یہ نفیری یہ جھانجھ۔ یہ علم اور اس کا زرق برق یہ تعزیہ اور اس کی آرائشیں یہ دُلدُل۔ یہ براق۔ یہ سب کھیل اور تماشہ نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ خیال کہ ان حرکتوں سے سلطنت ہاتھ آجائے گی یا کم سے کم لوگ ہوا خواہ بن جائیں گے یہ زندگانی دنیا کا دھوکا نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ خیال کہ اس کے ذریعہ سے دُنیاوی ترقی اور فلاح ہوتی ہے۔ یہ دھوکا نہیں تو کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اسی قرآن کے ذریعہ سے انکو نصیحت کرو۔ دیکھو قرآن کس شد ومد سے سکھلاتا ہے کہ ضار اور نافع خدا ہے محیی و ممیت خدا ہے۔ حی وقیوم خدا ہے۔ حاضر و ناظر خدا ہے۔ سمیع و بصیر خدا ہے۔ قادر و توانا خدا ہے۔ مالک و مختار خدا ہے۔ معز و مذل خدا ہے۔ سلطنت وہی دیتا ہے۔ وہی چھین لیتا ہے۔ معطی و مانع وہی ہے۔ سارا قرآن پڑھ ڈالو۔ اسی ایک نصیحت سے بھرا ہے۔ پھر تم کہاں بھٹکے جاتے ہو

کہاں اپنا ٹھکانا بتاتے ہو ۱۲ +

پھر اپنے جبروت کا بیان کرتے ہیں کیونکہ خدا کے سوا اس کا کوئی سفارشی

اور حمایتی نہ ہوگا۔جن پر بھروسہ کرو۔ اور اگر وہ کوئی فدیہ دینا چاہیے گا اس سے قبول نہ کیا جائیگا۔یہاں سے مسئلہ طینت اور سنیوں کی نیکی مل جانا شیعوں کا عذاب و گناہ سنیوں کے سر تھونپنا بھی باطل فرماتا ہے۔اس کو بھی باطل کرتا ہے کہ شیعوں کے عوض فدیہ میں اہل سنت کو جہنم میں ڈال دیگا۔پھر عاقبت کا حال بیان فرماتے ہیں وہی تو ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب سے ہلاک کیے گئے۔انھیں کے لیے گرم پانی کا پینا ہے۔اور جن باتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔یعنے مشیت اور قدرت۔خلافت کا دینا اور نہ دینا۔خلفاے ثلثہ کے برکات سے انکار کرنا۔اُن کے ایمان سے انکار کرنا۔ان کی ترقیوں سے انکار کرنا۔پھر فرماتے ہیں۔اُنھیں کے سبب سے دردناک عذاب ہے ۱۲ +

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۹	ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۲۱۷ ترجمہ۔غیب کا اور حضوری کا وہ (خدا) عالم ہے اور وہ

صاحب حکمت و خبیر ہے ۱۲ +

آل رسول اور اُن کے شیعوں کی اِس آیت سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ تم جو اپنے کو عالم یعنی "ما کان و ما یکون" گزشتہ و آیندہ کہتے ہو۔تم جو اپنے ائمہ کو عالم گزشتہ و آیندہ بتاتے ہو۔قرآن کی آیت اس کو باطل کرتی ہے ۱۲ +

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۹	آیہ واذ قال ابراہیم" ترجمہ مقبول احمد صـ۲۱۷ ترجمہ مقبول احمد۔ اور اس وقت کو یاد کرو جس وقت

ابراہیم نے اپنے باپ (یعنے چچا) آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔میں تم کو اور تمھاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں ۱۲ +

تفسیر مجمع البیان میں لجاج سے منقول ہے ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا ۱۲ +

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ اے مقبول احمد ترجمہ قرآن میں (یعنے چچا) تم نے کہاں سے کہدیا۔ ترجمہ قرآن میں تو ایسی تحریف نہ کرو۔ جب تک صاف وصریح حقیقی معنے صادق آتے ہوں۔ مجازی معنے لینا جائز نہیں ہی تم نہیں جانتے کہ تارخ اور آذر کے ایک ہی معنے ہیں ایک ہی مسمّی کے یہ دو نام ہیں۔ فقط لغت اور زبان کا فرق ہی۔ تارخ عبرانی لفظ ہی۔ اگر پیغمبر کے چچا کے کافر و مشرک ہونے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تو ابو طالب کے لیے کیوں پریشان ہوتے ہو ✤

حالانکہ تم ابراہیم کے چچا کو کافر تسلیم کرتے ہو۔ اس عربی دانی اور راسی علم قرآن پر تم کو ہمہ دانی کا دعوے زیب دیتا ہے ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول صـــــ۲۱۷ـــــ۔ آیہ وسع ربی ✤

ترجمہ مقبول۔ میرے پروردگار کا علم ہر چیز سے زیادہ ہی کیا تم اتنا نہیں سمجھتے ۱۲

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا۔ کیا ایسی کھلی کھلی آیتوں کے بعد بھی تم علم گزشتہ و آیندہ کا دعوے کروگے ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول احمد۔ صـــــ۲۱۸ـــــ۔ آیہ وکیف اخاف ✤

ترجمہ مقبول احمد۔ اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک گردانتے ہو۔ میں ان سے کیونکر ڈروں حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ باوجودیکہ اس نے اس کی کوئی دلیل تم پر نازل نہیں کی پھر اگر تم علم رکھتے ہو تو سوچو کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا گروہ بے خوف رہنے کا مستحق ہی ۱۲ ✤

اے آل رسول تبادیہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ اے عقلمند شیعو۔ تم جو علی کو ملیہ کو اللہ کہتے ہو۔ قادر و توانا علیم و خبیر سمیع و بصیر مالک و مختار جانتے ہو یہ شرک ہی یا نہیں پھر اللہ صاحب فرماتے ہیں

کہ ہم نے کوئی دلیل تم پر نازل نہیں کی کسی آیت سے تم کو ایسا اختیار نہیں دیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم علم رکھتے ہو۔ تو سوچو کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا گروہ بے خوف رہنے کا مستحق ہے۔ پھر دیکھو کہ کس گروہ کو خوف کرتے تقیہ کرتے گزری۔ پھر تم کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ تقیہ کرنے والا میرے خدا کی طرف سے بے خوف رہنے کا مستحق نہیں تھا ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول احمد صـ۲۱۸ـ۔ الذین آمنوا ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملا دیا۔ امن اور اطمینان انھیں کے لیے ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۱۲ ٭

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ بتاؤ کیا تمھارے لیے امن و اطمینان تھا۔ اگر تھا تو پھر تم تقیہ کیوں کرتے تھے۔ پھر بتاؤ کہ تم ہدایت یافتہ کیسے ہوئے ٭

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۲۲۲ـ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ اور وہ (خدا) وہی ہے جس نے تم کو ایک ذات سے پیدا کیا...... بے شک سمجھنے والوں کے لیے ہمنے آیتیں کھولکر بیان کردیں ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری تعلیم کے لیے اس طرح پر نازل ہوئی ہے۔ نسب کا غرور آل رسول ہونے کا غرور کب تک کروگے۔ نسب کے اعتبار سے تو ہم نے تم سب کو صرف ایک ذات (آدم) سے پیدا کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ سمجھنے والوں سے مطلب نہیں بیشک سمجھنے والوں کے لیے ہم نے آیتیں کھول کر بیان کردیں ۱۲ ٭

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۱۳

آیہ قَدْ جَاءَکُمْ۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۲۲۳ـ

ترجمہ مقبول احمد۔ بیشک تمھارے پروردگار کے پاس سے تمھارے پاس دلیلیں آچکیں اب جو سمجھے نفع اس کی ذات کے لیے ہے۔ اور جو نہ سمجھیں

بند کرے ضرر اس کے لیے ہے۔ اور میں تمھارا کچھ اس کے لیے اس معاملہ میں نگراں نہیں ہوں ۱۲
اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح اتری ہی۔ ہم نے
خلفاے ثلثہ کو خلیفہ بنایا ان کے ذریعہ سے اسلام پھیلایا مسلمانوں کو دینی و دنیاوی فتوحات
عطا فرماے۔ اگر تم لوگ تعصب سے اپنی آنکھ بند کر لو۔ تو اس کا ضرر تم ہی پر ہوگا۔ اور میں تمھارا
کچھ اس معاملہ میں نگراں نہیں ہوں +

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۲۲۴ـ۔ آیہ ولو شاء اللہ

ترجمہ مقبول۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو انکا نگہبان
نہیں بنایا ہی۔ اور نہ تم انکے ذمہ دار ہو +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

ہم سے سنو۔ تم "یہدی ویضل" کا ترجمہ بدلتے ہو مشیت کے قایل نہیں ہو۔ اللہ کو
عادل و ظالم کہتے ہو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ اُردو دیکھو اگر اللہ کو منظور ہوتا
تو وہ شرک ہی نہ کرتے پھر فرماتے ہیں کہ ای رسول اللہ نے تم کو ان کا نگہبان نہیں بنایا ہی اور
نہ تم ان کے ذمہ دار ہو +

تم جو ہر امر میں چون و چرا کرتے ہو۔ کہا کرتے ہو کہ یہ کیوں ہوا۔ وہ کیوں نہیں ہوا۔
یہ ہوتا تو اچھا تھا۔ یوں ہوا تو اچھا نہیں ہی! بتاؤ کہ اللہ نے کیوں نہیں چاہا۔ اور اس نہ چاہنے میں
اس نے انصاف و عدل کیا کہ وہ مشرک ہوگئے۔ اور پھر مشرک ہوے تو اُن پر کیا گناہ اللہ نے
خود ہی نہیں چاہا پیغمبر کو ڈانٹ بتا دی۔ اگر تم کو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ آیت مابعد
کو غور سے پڑھو جو بالکل متصل ہی +

ترجمہ مقبول صـ۲۲۴ـ آیہ ولا تسبوا وحاشیہ نمبر ۲۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے

کو پکارتے ہیں ان کو بُرا بھلا نہ کہو کہ وہ بغیر سمجھے بوجھے بے ادبی سے اللہ کو بُرا کہیں گے۔ اِسی طرح سے ہم نے ہر ایک گروہ کے لیے اس کے عمل کو زینت دی ہی۔ پھر ان کی بازگشت ان کے رب کی طرف ہی پھر وہ جو کچھ عمل کیا کرتے تھے۔ اس سے ان کو آگاہ کردیگا۔ حاشیہ نمبر۲۔ کافی میں صادق سے منقول ہی کہ خبردار دشمنان خدا کو ایسی جگہ بُرا بھلا نہ کہنا کہ جہاں سے وہ سن پائیں اور بغیر سوچ سمجھے زیادتی کر کے خدا کو بُرا کہنے لگیں (دیکھو یہاں خدا بنے ہیں) تفسیر عیاشی میں صادق سے منقول ہی کہ جو خدا کی دوستوں کو بُرا کہتا ہی۔ اس نے گویا خود خدا کو بُرا کہا۔ الاعتقادات۔ میں صادق سے منقول ہی کہ کسی نے آکر کہا کہ فلاں شخص آپ کے دشمنوں پر علی الاعلان سب و لعن کرتا ہی فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اِس آیت کی تفسیر میں صادق سے منقول ہی ان کو بُرا نہ کہو ورنہ وہ تم کو بُرا کہیں گے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہم بعد رسول کریم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں ہرگز نہیں بلکہ قیامت تک جو لوگ اس کے خلاف کریں گے۔ وہ اس آیت میں داخل ہونگے ۱۲

ہم سے سنو۔ یہ آیت تمھاری شان میں کیونکر اتری۔ تمھارا مطلب یہ ہی کہ شیعہ اپنے گھروں میں اصحاب رسول کو سب و لعن کریں۔ اس طرح کہ اہل سنت نہ سن پائیں۔ مگر سب و لعن کریں ضرور۔ پھر جب اہل سنت کو معلوم ہو جائے کہ وہ اندر آہستہ آہستہ سب و لعن کرتے ہیں تو وہ بھی سب و لعن کرنے لگیں تو ان پر خدا کا کوئی گناہ نہیں ہی۔ البادی اظلم۔ کیونکہ پہلے نافرمانی و گالی تو تمھاری طرف سے ہوئی۔ اے آل رسول بتاؤ یہ خطاب مسلمانوں سے ہی یا نہیں اور علی مسلمانوں میں داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہدو کہ نہیں تب تو سارے جھگڑے فیصل ہیں۔ جو چاہو سو کرو۔

اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ اس سب و لعن کی تعلیم میں خدا کی نافرمانی ہوئی یا نہیں اور خدا کا نافرمان معصوم ہو سکتا ہی یا نہیں۔ پھر عمل دیکھو خود مسجد میں نمازیں قنوت میں اپنے

دشمنوں پر لعنت کی۔ پھر شام کے مناروں سے لعنت کی آواز بلند ہونے لگی۔ یہ خدا کی نافرمانی کی سزا تھی یا نہیں۔ اس تاریخ سے پہلے اسلام میں کہیں دکھلاؤ کہ مسجد میں سب ولعن کوئی کسی پر کرتا تھا۔

اور اگر کہو کہ ہماری بھلی چلائی ہم تو خدا کے۔ قرآن کے منکر ہیں مخالف ہیں۔ تم بتاؤ کہ تمھارا قرآن پر عمل ہے۔ خدا کے فرمانبردار ہو پھر تم کیوں اس کے معاوضہ میں سب ولعن کرتے ہو (اللّٰھم احفظنا من شرور انفسنا) اے جاہلو۔ ہم نہ کہتے تھے کہ قرآن کا تم کو علم نہیں۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ یا تم اندھے اور بہرے ہو یا تمھارے دلوں پر قفل پڑا ہوا ہے۔ دیکھو قرآن میں کتب علیکم القصاص فرمایا ہے۔ جب آنکھ اور کان اور ناک اور دانت اور ہاتھ اور پیر کا عورت اور غلام کا قصاص ہے تو گالی کا بدلہ بھی گالی ہے۔ اس آیت میں صاف تعلیم فرماتے ہیں کہ تم ان کو گالی نہ دو۔ ورنہ اللہ کو گالی دینگے۔ اسکے بعد والے جملہ کو تم بھلا کیا سمجھو گے فرماتے ہیں۔

اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کے لیے اس کے عمل کو زینت دی ہے۔ دنیا میں تو اب کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا پھر انکی بازگشت ان کے رب کی طرف ہے۔ اس آیت سے مسئلہ رجعت کو باطل فرماتے ہیں کہ دنیا میں انتقام ہوگا سزا نہ ہوگی۔

پارہ ہشتم سورہ انعام	ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۲۵۔ آیہ وکذالک و حاشیہ نمبرا۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور اسی طرح ہر نبی کے دشمن انس و جن قرار دئے جو بناوٹی باتیں۔ دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کانیں پھونکتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ اب تم ان کو اور جو افترا پردازیاں وہ کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو ۱۲۔

حاشیہ نمبرا۔ بر تفسیر قمی میں بروایت صادق منقول ہے کہ پیغمبر صلعم کے دو صحابی جبتر و زریق۔ یعنے نیلی آنکھ والا۔ اور جبتر بروزن ثعلب لومڑی۔ امام نے خلیفہ اول کو بوجہ نیلی آنکھوں کے اور ثانی کو بوجہ اسکی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لومڑی سے تشبیہہ دی ۱۲۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں ہے بھی یا نہیں اور جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں۔ بتاؤ ہم نے قرآن میں کہاں بتایا کہ نوح اور ابراہیم اور شیث اور زکریا اور یحیٰی اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور شعیب اور ہارون اور ہود اور لوط اور یونس اور صالح اور ایوب اور الیاس اور ذوالکفل والیسع اور موسیٰ اور عیسیٰ کے دو صحابی گمراہ تھے۔ رسول نے تم کو کب اور کہاں بتایا۔ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور سب سے بڑی دلیل ہمارا قرآن ہی اس میں دکھلاؤ ہماری طرف سے اتنی اجازت ہی کہ جو قرآن مہدی قائم کے پاس ہی اس میں دکھلاؤ۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو ہمارا عام فیصلہ "فلعنت اللہ علی الکاذبین" موجود ہی *

اے آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل بھی ہو۔ نادان بھی ہو۔ بے عقل بھی ہو۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے قرآن کے سمجھنے سے تم قاصر ہو۔ دیکھو اور سمجھو۔ عدوًّا اور شیاطین اس شیاطین کے بعد عدوًّا بھی جمع ہو گیا۔ عدو کا جمع لانا فصاحت کے خلاف تھا اس لیے عدو کہدیا۔ اے صادق ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی کہ تم اپنا قول آپ ہی بھول جاؤ گے۔ دیکھو تم نے تقیہ کے خلاف کیا۔ دیکھو تم نے "لاتسبوا" کے خلاف کیا۔ پھر دیکھو تم نے مکاری کی پھر ہزاروں۔ لاکھوں مرتدین کو بھول گئے * کیوں۔ صرف اس لیے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ پھر چوک بھی گئے *

عائشہ۔ طلحہ۔ زبیر۔ عثمان۔ معاویہ۔ یزید۔ مروان تمام آل عباس تمام آل مروان تمام بنی امیہ تمہارے اس استعارہ سے بچ گئے۔ اب دیکھو کہ تم خود اس آیت میں کس طرح داخل ہو۔ تم نے اہل سنت کے سامنے جبتر اور زریق کہدیا۔ اہل سنت کا یہ عمل ہے کہ ہم کو صرف اتباع شریعت کا حکم ہی۔ ہم کو دوسروں کی تجسس سے کیا مطلب کوئی ہوگا۔ مگر تم نے شیعوں سے اپنی بناوٹی باتیں دھوکا دینے کی ایک دوسرے کے کان میں پھونک دیا۔ آیت کو پڑھو اپنے حرکات کو دیکھو اور پھر دیکھو کہ حرف حرف قرآن کا تم پر لعنت کرتا ہی۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے اوپر

آپ ظلم کرتے ہیں۔ اپنے تمام اقوال پر نظر ڈالو۔ اپنے تمام اقوال کو پیش نظر رکھو اور پھر اس آیت سے مقابلہ کرو۔ یہی شیطنت تم پاؤ گے جس کو کان میں براہ تقیہ پھونکتے ہو۔ پھر اس کے بعد اہل سنت سے فرماتے ہیں بکمال شفقت سے سفارش کرتے ہیں اب تم ان کو اور جو افتراپردازیاں وہ کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو۔ ۱۲ +

بعد کی آیت بہت غور سے دیکھو۔ اور قرآن کے نظم کی قدر و منزلت کرو +

ترجمہ مقبول ص۲۲۵ ۱ور اس لیے کہ ان کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس لیے کہ وہ اس بات کو پسند بھی کر لیں اور اس لیے کہ یہ بھی وہ کام کرنے لگیں جو کچھ وہ کرنے والے ہیں ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اے مقبول احمد کیا تم اس آیت کا مطلب سمجھ گئے۔ کیا تم سمجھے کہ آیت بے ربط ہے۔ آل رسول بتاؤ یہ آیت باعتبار تنزیل اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں سے لائی گئی اور لائی گئی تو کہاں سے۔ اچھا یہ بتاؤ اور اس لیے کس کا حال ہے۔ ہم سے سنو۔ یہ انھیں شیاطین کا حال ہے جو بناوٹی باتیں دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کان میں پھونکتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ کفار اور وہ لوگ جن کے دل آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں عقلمند شیعو۔ دیکھو خدا کیا فرماتا ہے۔ یعنے جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہونگے ان کو ان لغویات کی کیا پروا ہوگی۔ وہ ایسی بیہودہ باتوں کی طرف کیوں متوجہ ہونگے۔ ان کو خدا سے اور آخرت سے فرصت ہی کہاں ہے۔ جو لغویات اور مزخرفات کو دیکھیں۔ پھر اسی حال شیاطین کے اظہار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں فرماتے ہیں۔ کہ وہ شیاطین بناوٹی باتیں دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کان میں صرف اس لیے پھونکتے ہیں کہ وہ اس بات کو پسند بھی کر لیں اور اس لیے بھی کہ یہ بھی وہ کام کرنے لگیں جو کچھ وہ کرنے والے ہیں ۱۲

عقلمند شیعو اپنے حال پر اپنے علما کے حال پر غور کرو۔ اپنے ائمہ کے حال پر غور کرو +

پارۂ ہشتم سورۂ انعام رکوع ۱۴	آیہ وتمت کلمتہ - ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۶ وحاشیہ نمبرا

ترجمہ مقبول اور تمھارے رب کا کلمہ ازروئے صدق و عدل کے پورا ہوگیا - اس کے حکموں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ +

کافی میں صادق سے منقول ہی کہ ہر امام کے دونوں شانوں کے ابین اور ایک روایت میں داہنے بازو پر یہ پوری آیت لکھی جاتی ہی ۱۲ +

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کو یوں تعلیم فرماتا ہی - کہ تم جو آیات متشابہات کو منافقوں کی طرح ادھر اُدھر کھینچ لیجاتے ہو - محکمات میں تو تمھاری کچھ چلتی نہیں - قرآن کو معمے اور چیستان بنا دیا ہی کہ تمھاری سوا کوئی نہیں سمجھتا مگر عقلمند لوگ تم سے سوال کر بیٹھیں گے کہ کیا اللہ کو بجز صدق اور عدل کے اور کوئی لفظ نہ ملتا تھا - مثلاً قہار و جبار کہ اپنا کلمہ پورا کرتے حالانکہ وہ بڑا عالم ہی پھر کیا ان دو لفظوں میں ابوبکر صدیق اور عمر عادل کے خلافت کی طرف اشارہ نہیں ہی جس میں اپنا اعجاز اللہ صاحب دکھلاتے ہیں - کہ ہمارے حکموں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی - نہ کسی کا دعویٰ چلتا ہی نہ کسی کی نالش نہ کسی کی کوشش - علی الرغم انف فرماتے ہیں کہ وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہی ۱۲ +

یعنے علی کا دعویٰ کرنا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور میں فاروق اعظم ہوں - ہمارے جبروت کو دیکھو کہ دو کرور شیعہ بھی آج دنیا میں جرأت نہیں کرسکتے کہ علی کو صرف حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہہ سکیں کیونکہ کوئی شیعہ بھی ماننے والا سمجھنے والا دنیا کے پردہ پر نہیں ہے - آیت مابعد دیکھو +

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۶ - اور اگر تم ان لوگوں میں سے جو زمین میں ہیں - اکثر کا کہنا مان لوگے تو وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیں گے - وہ گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ جو بات کہتے ہیں اٹکل پچو کہتے ہیں ۱۲ +

اے آل رسول یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے ہم سے سنو - اب قیامت تک کوئی قرآن نہ آئے گا - پھر تو یہی قرآن قیامت تک کے لیے تمام عالم پر حجت ہے - تم کہدو گے کہ اس میں فلاں فلاں بھی داخل ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہوں گے اور ضرور ہوں گے - اور قیامت تک ہوں گے - دیکھو اللہ صاحب اِس آیت میں ان لوگوں کا کہنا ماننے کی برائی بیان کرتے ہیں کہ وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیں گے - پھر ان کا حال بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں وہ گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور جوبات کہتے ہیں اٹکل پچو کہتے ہیں - اے عقلمند شیعہ اگر تمکو علم عربی حاصل نہیں ہے تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو - اپنی بڑی بڑی کتابوں کی سیر تم سے نہ ہو سکے گی - تم سارے قرآن میں ایسی کی ایسی باتیں دیکھو گے جن کی نہ الفاظ قرآن مدد کرتے ہیں - نہ عربیت سے ان کی تائید ہوتی ہے - نہ فصاحت و بلاغت کی معیار پر وہ قائم ہو سکتے ہیں - نہ اللہ کی عظمت اس کی روادار ہے - نہ سیاق و سباق قرآن سے ان کا کچھ تعلق ہے نہ روایت و درایت سے وہ صادق آسکتے ہیں نہ خدا کی عظمت باقی ہے اور نہ پیغمبر کی - نہ اسلام کی کوئی خوبی باقی رہتی ہے - ہاں ہاں اگر تم غور سے دیکھو گے تو تم یقیناً انصاف سے کہدو گے کہ اس سے امام کا رتبہ باقی نہیں رہتا اور اگر قرآن کی معرفت اماموں کو ایسی ہی ہے تو ان کو دور سے سلام بہتر ہے + پھر تم کو معلوم ہوگا کہ یہ ایمہ صرف گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور جوبات کہتے اٹکل پچو کہتے ہیں ۱۲ +

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵ | آیہ "وکذالک جعلنا" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۲۷

ترجمہ مقبول - اور اسی طرح ہر ہر گاؤں میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو مقرر کیا ہے تاکہ وہ اس میں چالیں چلیں حالانکہ جو چالیں وہ چلتے ہیں اپنی ہی ذات کی خرابی کے لیے چلتے ہیں اور سمجھتے کچھ نہیں ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا

قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد ختم نبوت و رسالت اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں ہرگز نہیں بلکہ قیامت تک کے چال باز مجرم اسی میں داخل ہوں گے۔ اب تم اپنی چالوں سے اس آیت کا مقابلہ کرو۔ تم کہو گے کہ اس میں فلاں اور فلاں داخل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہونگے اور قیامت تک ہونگے۔ مگر ہم کو اس سے کیا ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ ہاں تم جو یہدی یضل کا ترجمہ کرتے ہو اللہ کو ظالم یا عادل بتاتے ہو۔ اِس آیت کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے بڑے بڑے مجرموں کو مقرر کیا ہے کہ وہ چالیں چلیں۔ اجی حضرت پھر ہم ظالم ہوئے یا نہیں۔ یہ ہمارا فعل لطف کے خلاف ہوا یا نہیں جو چیز ہم پر واجب تھی۔ ہم نے اس کے خلاف کیا یا نہیں۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو اچھا اب تم اپنی چالوں کو دیکھو ہمارے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔ ہم نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔ ہم جھوٹوں پر لعنت کرتے ہیں یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے سامنے جھوٹ بولنے کی تم جرأت نہیں کر سکتے ۔

۱۔ مہدی بہتر برس میں پیدا ہوں گے۔ جب نہیں پیدا ہوئے تو کہدیا کہ اللہ قتل حسین سے غضب میں آگیا اب ۱۴۰۔ برس کے بعد پیدا ہوں گے۔ جب اِس مدت میں بھی نہیں پیدا ہوئے تو کہدیا کہ تم لوگوں نے راز ظاہر کر دیا۔ اب غیر محدود مدت تک ملتوی ہوگیا جس کو ہم بھی نہیں جان سکتے ۔

۲۔ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصی علی ابن ابی طالب ہیں ۔

۳۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دلوں کے اصحاب رجعت کریں گے اصحاب سے انتقام لیا جائے گا۔ قید اور قتل ہوں گے ۔

۴۔ دولت کی فراوانی قائم کے زمانہ میں ہوگی ۔

۵۔ خلافت منصوص اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور اللہ نے انما ولیکم سے علےؑ کو منصوص بہ خلافت کیا ۔

۶۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے ولایت وخلافت منصوص مراد ہے +
۷۔ قرآن محرف ہے منافقوں نے اس میں گھٹا بڑھا دیا ہے ناقابل اعتبار رہے +
۸۔ قرآن کا مطلب بجز اماموں کے اور کوئی نہیں جانتا کوئی نہیں سمجھتا +
۹۔ قرآن میں جہاں آیات متشابہات ہیں اس سے مراد یا تم ہو یا تمہارے دشمن +
۱۰۔ اہل سنت باوجود دیانت وراستی وایمان داری واطاعت و وفا دوزخ میں جائیں گے +
۱۱۔ شیعہ باوجود خیانت وکذب وبے ایمانی ونافرمانی وبے وفائی جنت میں جائیں گے ۱۲ +
۱۲۔ شیعوں کے عوض جہنم میں ناصبی وخارجی ڈال دیئے جائیں گے +
۱۳۔ جو لوگ خلفاء ثلثہ کو برا نہیں کہتے وہ بھی عذاب میں ڈالے جائینگے +
۱۴۔ متعہ کا حکم قرآن میں ہے +
۱۵۔ ظہرین اور مغربین سے صرف تین وقت کی نماز رہ گئی بموجب آیات قرآنی +
۱۶۔ پیر دھونے کا حکم وضو میں نہیں ہے +
۱۷۔ تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہے جو تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں +

کوئی کہاں تک گنائے۔ عقلمندوں کے لیے اتنے ہی کافی ہیں ایمان سے بتاؤ کہ اس میں بڑی بڑی چالیں مخفی نہیں ہیں؟ مہدی کی امید پر شیعہ پڑے رہیں۔ انتقام سے خوش ہو جائیں۔ علی کی خلافت سے عثمانؓ کے مقابلہ میں بغاوت ہو سکے۔ جب علیؑ کی خلافت منصوص ثابت ہو جائے تو دوسرے خلفا سے لوگ بدظن ہو جائیں قرآن کی طرف سے جب بدظنی پیدا ہو گی تو لوگ اس کی طرف توجہ نہ کرینگے۔ اور جب قرآن کی لعنت اور مار لفظ لفظ سے کوئی دکھلادے تو کہدینگے کہ امام کے سوا قرآن کا مطلب ہی کوئی نہیں جان سکتا +

جب ہر جگہ جاہل سنیگا کہ اس سے علی مراد ہیں تو دوسروں کی عظمت اس کے دل سے نکل جائیگی۔ جب سنینگے کہ اہل سنت جہنم میں جائیں گے تو پھر ایسے مذہب پر دیندار عاشق خدا۔ پرہیزگار دوزخ سے ڈرنے والے جنت کے آرزومند۔ کیونکر قایم رہیں گے۔

جب سنیں گے کہ شیعہ چاہے جتنے بُرے افعال کریں وہ جنت میں جائیں گے۔ پھر بھلا ان کو دین کا خوف ہی کیا رہے گا۔ وہ خوب کھل کھیلیں گے۔ جب قرآن سے متعہ ثابت ہوگا تو پھر نکاح کی قیود۔ مہر و نفقہ و سکنی و کسوہ و وراثت کا ڈر ہی کیا رہیگا۔ ظہرین اور مغربین کی وجہ سے گویا دو وقت کی نماز تخفیف ہوگئی۔

ثلث لیل تک انتظار کون کرے۔ پیر دھونے کا حکم اگر نہیں رہا تو سردی میں کیسی راحت سے گزریگی۔ اسباغ وضو کی قید میں کون جکڑا رہے۔

پھر بتاؤ کہ یہ سب چالیں صرف پھانسنے کی ہیں یا نہیں۔ اب قرآن کی لفظوں پر غور کرو۔ ان بڑے بڑے مجرموں کا مقصد زندگی یہ ہوگا کہ وہ اس میں چالیں چلیں۔ پھر ان کا حال بیان کرنے میں فرماتے ہیں۔ حالانکہ جو چالیں وہ چلتے ہیں۔ اپنی ہی ذات کی خرابی کے لیے چلتے ہیں۔ اور جاہل و نادان ایسے ہیں کہ سمجھتے کچھ نہیں۔

یعنے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان حرکتوں سے دُنیا اُن کو کیا کہے گی۔ اہل علم ان کو کیا سمجھیں گے۔

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵	آیہ فمن یرد اللہ۔ ترجمہ مقبول ص ۱۲۸ ترجمہ مقبول۔ پس جس کے نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اسے

ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کے نسبت یہ چاہتا ہے کہ اس سے توفیق ہدایت سلب کرلے تو اس کے سینہ کو تنگ اور ٹھوس کر دیتا ہے گویا وہ آسمان کو چڑھا چلا جاتا ہے اسی طرح لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ خباثت کو

سوار کر دیتا ہے۔ ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ تم کہدوگے کہ اس میں فلاں فلاں داخل ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہوں گے۔ اور قیامت تک ہونگے مگر دوسروں کے شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہوتا۔ تم دیکھو کہ اس آیت میں تم کیونکر داخل ہوتے ہو۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہاں بھی اسلام کا لفظ آیا ہی جس کے معنے ہیں اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شریعت کا پابند رہنا۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس کی نسبت اللہ یہ چاہتا ہی کہ اُسے ہدایت کرے تو اسکا سینہ سلام کے لیے کھول دیتا ہی اور جس کی نسبت یہ چاہتا ہی کہ اُس سے توفیق ہدایت سلب کرلے تو اس کے سینہ کو تنگ اور ٹھوس کر دیتا ہی۔ تم ذرا اپنے سینہ کا تنگ اور ٹھوس ہونا دیکھو۔ قرآن میں جہاں جہاں نعمت کا ذکر ہی وہاں تم مراد ہو جہاں جہاں ادب اور تعلیم ہی وہاں دوسرے۔ ٹھوس اتنا کہ بجز چار کے کوئی مومن نہیں غرور اتنا کہ گویا آسمان پر چڑھے جاتے ہو اسی طرح ان لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ جنابت کو سوار کر دیتا ہی ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵ آیہ وَکَذٰلِکَ " ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۹

ترجمہ مقبول۔ اور اسی طرح سے ہم بعض ظالموں کو بوجہ ان کے افعال کی بعض ظالموں کے سپرد کر دیا کرتے ہیں ۱۲ ؎

تفسیر عیاشی میں امام سے منقول ہی کہ اللہ ظالم کا انتقام ظالم کے ذریعہ سے لیتا ہی ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ تم کہوگے کہ اس میں فلاں اور فلاں بھی داخل ہیں ہاں ہوں گے اور قیامت تک ہونگے۔ پھر جن جن ظالموں کے ذریعہ سے انتقام لیا گیا جو جو ظالم دوسرے ظالموں کے سپرد کر دیئے گئے ان کو دیکھو۔ اور عبرت حاصل کرو۔

دُور کیوں جاؤ۔ اپنے ترجمہ اور اپنی تفسیر کو دیکھو کہ وہ کیونکر تفسیر فبهت الذی کفر کے سپرد ہو گئی ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۲۰ آیہ ولا تکسب۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۳۸

ترجمہ مقبول۔ اور کوئی نفس کوئی عمل نہ کریگا۔ مگر اپنے ہی وبال کے لیے اور کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر قیامت کے دن تم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کے حضور میں ہو گی۔ اور جس معاملہ میں تم اختلاف کیا کرتے تھے اس سے وہ تم کو آگاہ کر دیگا ۱۲ ؎

آل رسول کو اس آیت سے یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ تمھارا مسئلہ طینت بھی غلط ہی کہ شیعوں کے گناہ سُنّی اُٹھالیں گے۔ اور سنیوں کی نیکی شیعہ حاصل کر لیں گے تمھارا مسئلہ رجعت بھی غلط کہ دُنیا میں انتقام نہ ہوگا۔ بلکہ سب کی بازگشت اللہ کے پاس ہو گی۔ اور وہی آگاہ کرے گا ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۲۰ آیہ وہو الذی۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۳۸

ترجمہ مقبول۔ اور وہ خدا وہی تو ہی جس نے تم کو زمین کا متصرف بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی۔ تاکہ جو نعمت تم کو دی گئی ہی۔ اس میں تمھاری آزمایش کرے۔ بے شک تمھارا پروردگار جلد عذاب دینے والا اور بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲ ؎

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ اے آل رسول اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ ہی دیکھو۔ اور پھر لفظ لفظ پر غور کرو۔ پھر غور کرو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو اسی خدا نے خلیفہ کیا یا کسی اور نے۔ اور پھر خلیفہ اوّل و ثانی و ثالث و رابع اسی خدا نے بنایا یا کسی اور نے۔ اور پھر اس آیت میں اللہ صاحب جو اپنے کو غفور و رحیم فرماتے ہیں

بخشنے والا - اور رحم کرنے والا - یہ رحم آخرت سے متعلق ہی یا صرف دنیا میں - دیکھو یہاں علیم نہیں کہا بلکہ رحیم فرمایا +

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع اول آیہ والوزن - ترجمہ مقبول صہ ۲۳۹

ترجمہ مقبول - اور اس دن کی تول برحق ہی پس جس کی نیکیاں بھاری ہوگئیں وہی تو کامیاب ہیں ۱۲ +

دوسری آیت کو ساتھ ملا کر پڑھ لو +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - سوچو اس آیت سے مسئلہ رجعت اور مسئلہ طینت باطل ہوتا ہی - اگر تم کو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۲ آیہ ثم قلنا - ترجمہ مقبول صہ ۲۴۰

پروردگار نے (ابلیس سے) فرمایا کہ جب میں نے تجکو حکم دیا تو پھر سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا - اس نے عرض کی میں آدم سے بہتر ہوں مجکو تو نے آگ سے پیدا کیا ہی - اور ان کو مٹی سے ○ خدائے تعالے نے فرمایا کہ اتر یہاں سے تیری یہ منزلت نہیں ہی کہ تو یہاں تکبر کرے پس نکل جا بے شک تو ذلیلوں میں سے ہی ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - سنو آل رسول کی تعلیم اس آیت میں یوں فرماتے ہیں آدم بھی ہمارا خلیفہ تھا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے سجدہ نہیں کیا دلیل یہ پیش کی کہ ہم اس سے افضل ہیں - اسی طرح ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی ہمارے خلیفہ ہیں تمھارا یہ کہنا کہ ہم آل ہاشم ہیں ہم بنی تمیم اور بنی عدی اور بنی اُمیہ سے افضل ہیں - مثل شیطان کے نافرمانی کرنا ہی جس کی شان میں کہا گیا ہی کہ تو ذلیلوں میں سے ہی ۱۲ +

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۲

آیہ قالا ربنا۔ ترجمہ مقبول ص ۲۴۲

ترجمہ مقبول۔ (آدم وحوا) دونوں نے عرض کی کہ اے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخش دیگا۔ اور رحم نکرے گا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے ۱۲ *

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آدمؑ غریب نے ہم سے اس طرح دعا مانگی تھی تم کہتے ہو کہ تمھاری واسطہ سے دعا مانگی تھی۔ دیکھو تمھارا جھوٹ کس قدر خلاف عقل ہے اگر کوئی کہے کہ ابوبکر و عمرؓ و عثمانؓ کے واسطہ سے دعا مانگی تھی تو تمھارے پاس اس کے جھٹلانے کا کیا ذریعہ ہے سوچو اور غور کرو *

پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ۳

آیہ قل ان اللہ۔ ترجمہ مقبول ص ۲۴۳

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ اللہ یقیناً بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے برخلاف وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ۱۲ *

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ "فما استمتعتم" کا تم مطلب ہی نہیں سمجھتے۔ یا دیدہ و دانستہ غلط مطلب بیان کر دیا۔ تم جو متعہ کو حلال کہتے ہو تو صریح بے حیائی کی بات ہے ہمارا سارا قرآن اس کو باطل قرار دیتا ہے۔ ہمارے پرہیزگار ابرار بندے بھی اس کو باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ ایسی بے حیائی کا کام ہے کہ تم اپنی لڑکیوں۔ بیٹیوں۔ ماؤں۔ خالاؤں۔ پھوپھیوں۔ پھوپھی زاد بہنوں۔ خالا زاد بہنوں اور چچا زاد بہنوں۔ ماموں زاد بہنوں۔ پوتیوں۔ نواسیوں کے ساتھ متعہ کے پیام دینے یا ان کا خود کسی دوسرے مرد سے درخواست کرنے کو تم منع کرتے ہو بے حیائی سمجھتے ہو اور اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو صلاح اور الشمس اور شیعہ اور اثنا عشری رسالوں اور دوسرے اخباروں میں یہ اشتہار شائع کرو۔ اپنے شہر اور قصبہ اور محلہ اور مکان کے نمبر اور عہدہ اور نام ظاہر کرو

لونڈیوں کی خدمات ہمارے لیے ہیں اور ان کی فروج تمھارے لیے ہیں۔ یہ کہنا بھی بے حیائی ہی خدا اس کا حکم نہیں دیتا ٭

پارۂ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۴

آیہ والذین کذبو۔ ترجمہ مقبول ص ۲۴۵ ترجمہ مقبول اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور بروئے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی ہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ ذرا غور کرو ۱۲ ٭

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا خلیفہ ہونا۔ کلام اللہ یعنے خواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح ثابت ہی کہ بنی تیم سے ابوبکر بنی عدی سے عمرؓ بنی امیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہونگے اس آیت کو تم نے جھٹلایا یا نہیں اور صرف بروے تکبر کہ تم بنی ہاشم ہو آل رسول ہو تمھارا استحقاق برتر ہی تم ان سے افضل ہو۔ دیکھو اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں یعنے جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور بروے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ٭

تم کہدو کہ اس میں فلاں اور فلاں داخل ہیں ہونگے اور قیامت تک داخل ہوں گے۔ مگر ہم کو اس سے کیا۔ ہماری سرکار لاأبالی سرکار رہے۔ ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول۔ ص ۲۴۶۔ بے شک جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور بروئے تکبر ان سے اعراض کیا۔ نہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جاے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ۱۲ ٭

اقول۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ

سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی ہم سے سنو پیغمبر کا خواب کلام اللہ ہی یا نہیں پیغمبر کا خواب
سچا ہی یا نہیں۔ پھر دیکھو کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا یا نہیں اور یہ سب صرف بروی تکبر
کہا یا نہیں۔ اب تم کہدو کہ اس میں فلاں فلاں بھی داخل ہیں۔ ہوں گے اور قیامت تک
ہوں گے۔ ہمارا فیصلہ عام ہی۔ آیت مابعد دیکھو اللہ صاحب جھٹلانے والوں اور غرور
کرنے والوں کی سزا تبلاتے ہیں ✤

ترجمہ مقبول جہنم ہوگا اُنکے لیے بچھونا بھی ہی اور اوپر سے اُوڑھنے کی چیزیں بھی اور
ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۱۲ ✤

تم کہدو گے کہ اس میں دوسرے بھی داخل ہیں۔ ہوں گے اور قیامت تک ہونگے
دوسروں کو شریک بنانے سے جرم ہلکا نہیں ہوتا نہ کوئی سزا سے بچ سکتا ہی۔ ۱۲ ✤
مسلسل آیت مابعد دیکھو ✤

ترجمہ مقبول صـ۲۴۶ ۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نکوکار ہیں حالانکہ ہم کسی نفس
کو اس کی حد وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ
رہنے والے ہوں گے ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری ہی شان مین اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ تمھارے اقوال تمھارے دعاوی تمھاری
تلقین تمھاری تعلیم کی طرف کیسا بین اشارہ ہی۔ تم جو کہتے ہو کہ شرط ایمان یہ ہی کہ ابو بکرؓ و
عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ ناحق اور غاصب کا اعتقاد رکھا جاے۔ تم جو کہتے ہو کہ ائمہ کے نام بنام
امامت و خلافت کی گواہی دیجائے۔ جن کا نام بھی اکثروں کو نہیں معلوم ✤
جو سیکڑوں برس بعد پیدا ہوے۔ بتاؤ اور انصاف سے بتاؤ کہ یہ تکلیف مالا یطاق
ہی یا نہیں۔ اللہ صاحب یوں فرماتے ہیں جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نکوکار ہیں جنتی وہی
ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ✤

ہم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ سوچو اور سمجھو کہ ابوبکر نے خلافت غصب کی تو مومنین کو کیا۔ علی کا استحقاق خلافت ہو تو مومنین کو کیا ÷

اے گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ
تو چہ دانی سر حق را منجلی

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۵

آیہ وَنَزَعنا۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۴۶۔ وحاشیہ نمبر ۳۔

ترجمہ مقبول۔ اور ان کے سینوں کو ہم کینہ سے پاک کردیں گے۔ نہریں ان کے نیچے بہتی ہونگی۔ اور وہ یہ کہتے ہونگے۔ کہ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جسنے ہمکو اس جگہ تک پہنچایا۔ اور اگر اللہ ہمارا رہبر نہ ہوتا۔ تو ہم راہ نہ پاتے۔ بے شک ہمارے پروردگار کے برحق رسول ہمارے پاس آئے اور اسی وقت اُن کو آواز دی جائے گی کہ بوجہ اُن اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے۔ اس جنت کے تم وارث ہوگئے ۱۲ ÷

کافی میں صادق سے منقول ہی کہ الحمد اللہ یہ شیعہ کہیں گے قیامت کے دن اماموں کو دیکھ کر۔ ۱۲ ÷

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول تباؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ یہ تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری یا نہیں ÷

ہم سے اسکی تفسیر سنو۔ صادق ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم قرآن نہیں جانتے تم نے بالرائے تفسیر کو اپنا شعار قرار دے رکھا ہی۔ تفسیر کرتے وقت نہ تم کو عربیت سے تعلق باقی رہتا ہی نہ سیاق وسباق کلام سے نہ لغت سے نہ الفاظ سے صادق! الفاظ قرآن پر غور کرو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو ÷

اُن کے سینوں کو ہم کینہ سے پاک کردیں گے۔ کیا شیعوں کو اماموں سے علی سے کینہ تھا

عمر بھر دنیا میں صرف قیامت میں نکال دیا جائے گا اور تب وہ کہیں گے۔ اسی علم پر تم کو ہمہ دانی کا دعویٰ ہے۔ ہم سے علی کی ایک روایت سنو۔ گو ہماری شان نہیں ہے کہ ہم علی کی روایت تم سے کہتے پھریں۔ علی نے طلحہ کی بیٹی سے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور تمھارے باپ کی شان میں نازل ہوئی۔ ایک رافضی شیعہ نے سنکر کہا کہ اللہ ظالم نہیں ہے مطلب یہ کہ آپ کو اور طلحہ کو اس طرح فرمانا اللہ کا ظلم ہے علی نے جواب میں ذیل کے سوالات انھیں سے کیے سوال تو مہاجرین اولین میں داخل ہے؟ جواب نہیں سوال تو انصار میں داخل ہے جنھوں نے متاخرین کی خدمت کی۔ جواب نہیں۔ سوال تو جنگ بدر میں شریک تھا، جواب نہیں سوال تو جنگ احد میں شریک تھا، جواب نہیں سوال تو بیعۃ الرضوان میں شریک تھا، جواب نہیں۔ علی نے کہا کہ تو خود اقرار کرتا ہے کہ تمام قرآنی منقبتوں میں تو داخل نہیں ہے اب ہم سے سن کہ پھر تو ان لوگوں میں بھی داخل نہیں ہے جو بعد کے مسلمان کہتے ہیں۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان"۔ یعنے اے اللہ تو ہم کو بھی بخشدے اور ان لوگوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان میں سبقت کر گئے۔ کنز العمال ۔

اس حدیث کو تم مانو یا نہ مانو۔ ہم کو اس سے کچھ سروکار نہیں۔ تم جانو اور علی جانیں۔ ہم سے صرف تفسیر سنو۔ یہ آیت تمام اصحاب رسول کی شان میں نازل ہے جو مومن تھے۔ اعمال صالحہ کرتے تھے۔ جھگڑتے تھے لیکن جھگڑوں میں شر نتھا خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا۔ خلافت لی بھی تو نیک نیتی سے۔ خلافت دی بھی تو نیک نیتی سے خلافت میں نزاع کی بھی تو نیک نیتی سے۔ اور غلطی یا غلط فہمی یا نفسانیت سے کوئی خیال بھی تھا تو اس کو اللہ صاحب یوں فرماتے ہیں کہ جنت میں داخل کرنے سے پہلے ہم ان کے سینوں کو کینہ سے پاک کردیں گے۔ یاد رکھو کہ یہ کینہ دنیاوی ہوسکتا ہے نہ دینی امر دین میں کینہ رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ دنیاوی کینہ خود نکالنا اولی ہے اور جب خود نہیں نکال سکے تھے تو اللہ صاحب نکالیں گے۔ اللہ سے زیادہ سچا کون۔ ختم آیت پر خود ہی فیصلہ فرماتے ہیں

کہ بوجہ اُن اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے اس جنت کے تم وارث ہو گئے - اب اس آیت کے بعد تمہارا جی چاہے عمر بھر سب ولعن کرتے رہو گالی دیتے رہو ۱۲ +

ترجمہ مقبول صـ۲۴۸ (اوپر کی پانچ آیتیں تم خود دیکھ لو قرآن کا تسلسل تمہاری سمجھ میں آئے گا +	پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۶

ترجمہ مقبول احمد (پھر گنہگار شیعوں کی طرف اشارہ کرکے ان کفار سے دریافت کریں گے کہ) آیا یہی ہیں وہ جن کی نسبت تم قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ رحمت نہ کرے گا - (پھر ان شیعوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمائیں گے کہ) تم جنت میں جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم رنجیدہ ہو گے ۱۲ +

. اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - صرف عقلمند شیعوں سے اپیل ہے وہ ذرا اس ترجمہ کو بغور دیکھیں - اپنے مقبول احمد کو دیکھیں کہ وہ کس قدر تحریف قرآن میں کرتا ہے یہ دو سطر کی عبارت تم نے جو قرآن میں داخل کر دیا - یہ یہود ونصاریٰ کی تحریف سے بھی بدتر ہے یا نہیں - اگر تمہارا یہ اعتقاد تھا تو تم کو مبارک - مگر قرآن پر تو یہ ظلم نہ کرتے - غریب قرآن خوان جو بہت تھوڑے ہیں اُن پر تو یہ ظلم نہ کرتے - وہ نماز کے بعد قرآن کی تلاوت ثواب سمجھ کر کرتے ہیں جب اس قدر عبارت دیکھیں گے تو کیا کہیں گے - وہ کس درجہ پریشان ہوں گے کہ الٰہی یہ قرآن ہے یا شیطان کی آنت یہ مقبول احمد یہ تفسیر بالرائے ہے یا نہیں ۱۲ +

ہاں تمہاری بلا دُور - تم کہدو گے کہ آل رسول نے ہم کو سکھلایا +

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ تفسیر بالرائے ہے یا نہیں - یہ مطلب قرآن کے سیاق وسباق سے کہاں نکلتا ہے - اگر تم کو عربی نہیں آتی - تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو پہلی آیت میں جھٹلانے والوں اور غرور کرنے والوں کا ذکر تھا - دوسری آیت میں اُن کے عذاب کا بیان تھا - تیسری آیت میں مسلمانوں اور نیکوکاروں کو الگ کیا تھا - چوتھی آیت میں نیکوکاروں کے سینوں سے کینہ نکالکر جنت میں داخل کرنے کا ذکر تھا -

پانچویں آیت میں جنتیوں کا قول نقل کیا ہے۔چھٹی آیت میں انھیں جہنمیوں کی حالت بیان فرمائی ہی کہ وہ راہ خدا سے روکتے تھے۔اور اس کی کجی کے خواستگار رہتے تھے اور وہی آخرت سے منکر تھے۔ساتویں آیت میں اہل اعراف کا ذکر ہی۔جب وہ جنتیوں کو دیکھیں گے آٹھویں آیت میں اہل اعراف کا وہ ذکر ہی جبکہ وہ جہنمیوں کو دیکھیں گے۔نویں آیت میں اہل اعراف کا قول نقل کیا ہی جو وہ جہنمیوں سے کہیں گے۔دسویں آیت میں اعجاز فصاحت او ربلاغت قرآن کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔جہنمیوں سے کہیں گے کہ جنتیوں کو دیکھو جس کی نسبت تم قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ اُن پر اللہ رحمت نہ کرے گا۔پھر جنتیوں سے کہے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہی اور نہ تم رنجیدہ ہوگے ۱۲

اگر کوئی اہل سنت کہتا ہو کہ کوئی شیعہ جنت میں نہ جائے گا تو وہ بھی جھوٹا

اور اگر کوئی شیعہ کہتا ہو کہ کوئی اہل سنت جنت میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا

اگر کوئی اہل سنت کہتا ہو کہ ان میں کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا

اگر کوئی شیعہ کہے کہ ان میں کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا

اللہ کا حکم عام ہی۔کہ ترازو رکھی جائیگی وزن اعمال ہوگا۔جس کی نیکی کا پلہ بھاری ہوگا۔وہ نجات و جنت پائے گا۔جس کی بدی کا پلہ بھاری اور نیکی کا پلہ ہلکا ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔پھر پیغمبروں کی شفاعت اولیا اور علما اور حفاظ کی شفاعت پھر خود اللہ پاک کا رحم اور کرم جس کو جس کو نجات دے۔

پھر عذاب پورا بھگت کر جل بھُنکر سزا پاکر مسلمان نکلیں گا اور ضرو نکلیں گے ان پر خلود نار حرام ہی۔مشرک کی تو البتہ ہرگز بخشش نہ ہوگی۔شرک کے سوا جس گناہ کو خدا چاہے بخش دے۔اُس کا ہاتھ پکڑنے والا۔روکنے والا۔کون۔مگر تم نے یہ جھوٹ بول کر مالک یوم الدین کے حضور میں گستاخی کی۔وہ نہ سنیوں کا خدا ہے نہ شیعوں کا۔وہ نہ ہاشمیوں کا خدا ہے نہ بنی تمیم کا نہ بنی عدی کا نہ بنی اُمیہ کا۔اُس کی سرکار لاابالی سرکار ہی

اس کا فیصلہ عام ہے۔ اور اس کا قول سب سے زیادہ سچا۔

پھر اے آل رسول بتاؤ کہ تم نے قرآن میں تحریف کی یا نہیں۔ ہاں یہ بھی اقرار کر لو کہ تم قرآن سے جاہل ہو متصل ذیل کی آیت بہت غور سے دیکھو۔ نہایت توجہ سے پڑھو۔ اور پھر قرآن کا تسلسل دیکھو۔ اور اس کی لعنت اور مار کا خیال کرو۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ﴿

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۶ — ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۸ ﴿

ترجمہ مقبول۔ اور جہنم والے جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ تھوڑا سا پانی اور کچھ وہ چیزیں۔ جو اللہ نے تم کو عنایت کی ہیں ہم پر بھی ڈال دو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان کافروں پر حرام کر دی ہیں۔ جنھوں نے اس کے دین کو کھیل کود بنا یا تھا۔ اور زندگانی دنیا نے ان کو دھوکا دیا تھا۔ ارشاد باری ہے کہ پس آج کے دن ہم بھی ان کو ویسا ہی بھلا دیں گے۔ جیسا کہ وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور جیسا کہ وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے تھے ۱۲ ﴿

اے آل رسول دیکھو دین کو کھیل کود کس نے بنا رکھا ہے۔ زندگانی دنیا یعنے سلطنت وخلافت نے کسکو دھوکا دیا ہے۔ رجعت اور انتقام کے جوش اور خیال سے آخرت کو کون بھولا ہوا ہے۔ مجالس میں رُو لینے کے بھروسہ پر عذاب خدا سے کون مطمئن ہے۔ اور کھلی کھلی نشانیوں کا کون انکار کرتا ہے۔ خلفاے ثلثہ نے اپنے بیٹوں کو اپنا جانشین نہیں بنایا ملک اور تخت سپرد نہیں کیا۔ خود عمر بھر زاہد رہے۔ دنیا سے کچھ واسطہ نہیں رکھا فقر وفاقہ وموٹے جھوٹے کپڑوں پر بسر کر دی۔ عمر بھر پرہیزگار اور نکوکار رہے۔ خود بھی صراط مستقیم پر قائم رہے اور تمام قوم کو بھی صراط مستقیم پر قائم رکھا۔ شرق سے غرب تک اسلام پھیلا دیا واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔" یہ کھلی نشانیاں ہیں یا نہیں؟ ﴿

ہاں تم یہ کہدو گے کہ اس میں اور لوگ بھی داخل ہیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ داخل نہیں،

ہیں۔ داخل ہیں اور قیامت تک داخل ہونگے۔ پھر ہم کو اس سے کیا۔ ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۵۰۔ آیہ ولاتفسدوا

ترجمہ مقبول۔ اور زمین میں بعد اس کی اصلاح کے فساد مت کرو ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم اب دوسرا قرآن بعد رسول کریم بھیجیں گے۔ پس ضرور ہے کہ ہمارا یہی قرآن قیامت تک کیلیے حجت ہو۔

ہاں ای آل رسول بتاؤ اس حکم میں تم داخل ہو یا نہیں۔ اور نہیں تو کیوں نہیں؟ اِس آیت میں تم کو کیا مستثنےٰ کیا گیا ہے۔ عثمان کے زمانہ سلطنت میں سازش جو ہو رہی تھی تمام اطراف ملک میں عبداللہ ابن سبا کے شاگرد پھیلے ہوے تھے۔ تمھارے علم سے تھا یا نہیں۔ تم اس سے باخبر تھے یا نہیں۔ تم اس سے خوش تھے یا نہیں۔ جھوٹ نہ بولنا ہم سے جھوٹ کسی کا چھپ نہیں سکتا۔ یزید کی سلطنت قائم ہوجانے کے بعد تمام مکہ و مدینہ و مصر و شام و کوفہ و بصرہ۔ ایران و فارس مطیع ہوجانے کے بعد کوفیوں کے وعدوں کے بھروسہ پر جانا اِس حکم میں داخل ہے یا نہیں۔ فساد کی بات تھی یا نہیں۔ پھر بتاؤ کہ تم سے خلاف قرآن اور خلاف خدا یہ کام ہوا یا نہیں۔ اب بھی تم اپنے آپ کو معصوم کہہ سکتے ہو؟۔

پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۲

آیہ اَفَاَمِنُوا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۵۹

ترجمہ مقبول۔ کیا وہ خدا کے بدلہ لینے سے مطمئن ہوگئے ہیں۔ حالانکہ خدا کے عذاب سے سوائے نقصان اُٹھانے والوں کے کوئی مطمئن نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اور کیا ہم اب تمھارے لئے کوئی دوسرا قرآن بھیجینگے

پس ضرور ہی کہ قیامت تک کے تمام لوگ اس آیت میں داخل ہوں گے ذرا اپنی حالت پر غور کرو ہم سے جھوٹ نہ بولو۔ ہم سے جھوٹ چھپ نہیں سکتا۔

آل یعقوب بنی اسرائیل۔ یہود و نصاریٰ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور دوست ہیں۔ ہم کو عذاب سے کیا واسطہ۔ جن کے قول کو سیکڑوں جگہ قرآن نے باطل کر دیا ہے۔

اے آل رسول بتاؤ "طبقًا عن طبق" قدم بہ قدم تمھارے دعادی یہودیوں اور نصرانیوں یعنے آل یعقوب کے مثل ہیں یا نہیں۔ معصوم ہونے کا دعوےٰ تم کرتے ہو۔ یا نہیں۔ دوسروں سے معصوم کہلاتے ہو یا نہیں یہ اطمینان نہیں ہی تو کیا ہی۔ ہاں ای مقبول احمد مکرکا ترجمہ تم نے کس لغت عرب اور زبان قریش میں دیکھا ہی۔ تم کو کس آل رسول نے بتایا ہی۔

اچھا ای آل رسول تم ہی بتاؤ کہ تم کو تفسیر کرنے وقت قواعد عربیت کی پابندی لازم ہی۔ یا نہیں۔ تم جانتے ہو یا نہیں کہ تفسیر قرآن کے لیے کن کن چیزوں کی شرط ہی۔ کیا زبان اور لغت اور الفاظ کو چھوڑ کر تم تفسیر کروگے۔ کیا تم کو ڈر نہیں کہ ایسی تفسیر سے علماء ربانیین تم کو کیا سمجھیں گے کیا کہیں گے۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ حالانکہ سوائے نقصان اُٹھانے والوں کے اور کوئی شخص خدا کے عذاب سے مطمئن نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲

پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۹

آیہ والذین عملوا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۶۸۔

ترجمہ مقبول۔ اور جن لوگوں نے بدیاں کیں پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے بے شک تمھارا پروردگار بعد توبہ کر لینے کے بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲

اے آل رسول بتاؤ۔ اصحاب رسول اور تمام اہل سنت اس آیت میں داخل

ہیں یا نہیں۔ ہاں بتاؤ وہ لوگ داخل ہیں یا نہیں جنھوں نے صرف خلفائے ثلثہ کی بیعت کرلی تھی اور جب علی خلیفہ ہوئے تو ان کی بھی بیعت کرلی۔ دیکھو یہاں رحیم فرمایا ہے۔ یعنے آخرت میں رحم کرنے والا۔ حلیم نہیں کہا کہ تم باتیں بنا دیتے کہ صرف دُنیا میں درگزر کرنے والا ہے

"ترجمہ مقبول صـ۲۶۸ـ آیہ والقی الالواح" ÷

ترجمہ مقبول۔ موسیٰ نے غصہ سے توریت کتاب اللہ کی لوحیں زمین پر ڈالدیں ۱۲

ہاں اے عقلمند شیعو کتاب اللہ کو زمین پر ڈالدینا موسےٰ کا یہ خدا کا استخفاف کتاب اللہ کا استخفاف ہے یا نہیں اور کیا ایسی سخت استخفاف و توہین سے عصمت برقرار رہتی ہے۔ اور جب انبیا کے لیے عصمت شرط نہیں ہوتی تو تمھارے لیے کیوں ضرور ہے ۱۲ ÷

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۱۹

"آیہ ان ہی الا" ترجمہ مقبول صـ۲۶۹ـ

ترجمہ مقبول۔ (موسیٰ اپنے رب سے کہتے ہیں) یہ تو تیرے ہی جانب سے آزمایش ہے اون کے ذریعہ سے جس سے تو چاہے توفیق ہدایت سلب کردے۔ اور جسے تو چاہے ہدایت فرمائے ۱۲ ÷

اے مقبول احمد توفیق ہدایت سلب کرنا "یضل" کا ترجمہ کس لغت عرب سے تم نے سیکھا ہے۔ یا تمھارے ایمہ نے تم کو بتایا ہے۔ آل رسول ہی سے سوال ہے کہ یہ ترجمہ تم کہاں سے کرتے ہو بہرکیف چاہے گمراہ کرنا کہو چاہے توفیق ہدایت سلب کرنا عقلمندوں کے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے گمراہ کیا تو کیا اور توفیق ہدایت سلب کی تو کیا۔ دونوں میں وہ غریب بے گناہ اور بے اختیار اور مجبور ہوئے۔ پھر بتاؤ اللہ ظالم ہوا یا نہیں۔ اے جاہلو ہم نہ کہتے تھے کہ تم قرآن سے ناواقف ہو۔ ہم ہزار مرتبہ گمراہ کریں جہنم میں ڈالیں پھر بھی ہم ظالم نہیں۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ اُردو کا مصرعہ یاد کرو ۱۲ ÷ ۶

مالک ہے اپنے مُلک کا مختار ہے

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۱۹ | "آیہ الذین یتبعون" ترجمہ مقبول صہ ۲۷۱

ترجمہ مقبول۔ وہ لوگ جو رسول کی پیروی کرتے ہیں

ہیں یعنے اس نبی امی کی جس کا ذکر وہ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے باز رکھتا ہے۔ اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال قرار دیتا ہے۔ اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔ اور اون کے وبال کو اور اُن کے طوقوں کو جو اُن کے گلے میں پڑے تھے۔ ان سے دور کرتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور جنھوں نے اس کو قوت پہنچائی اور اس کی مدد کی اور اس کے نور کی پیروی کی۔ جو اس کے ساتھ ساتھ نازل ہوا ہے۔ وہی تو پوری پوری فلاح پانے والے ہیں ۱۲ ✣

ای آل رسول بتاؤ اصحاب رسول نے رسول کو قوت پہنچائی یا نہیں مدد کی یا نہیں یا اللہ نے محض جھوٹ
براہ تقیہ کہدیا پھر بتاؤ کہ تمھارا ان سب پر سب ولعن کرنا کیونکر جائز ہوگا اور تمھارا خود سب ولعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا۔ صریح قرآن اور خدا کے خلاف ہے یا نہیں۔ درآنحالیکہ اللہ صاحب خود ہی فرماتے ہیں۔ وہی تو پوری پوری فلاح پانے والے ہیں۔ پھر بتاؤ کہ ایسی نافرمانی کے بعد تم گنہگار ہوے یا نہیں۔ پھر معصوم باقی رہے یا نہیں۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ لوگ صرف دنیا میں فلاح پانے والے ہیں یا آخرت میں بھی۔ کیا اللہ پاک کی یہ شان ہو کہ آخرت میں فلاح نہ پانے والوں کو بھی پوری پوری فلاح پانے والا کہیں گے۔ اگر عقل ہے تو سمجھو۔ اور اگر علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ۱۲ ✣

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۰ | ترجمہ مقبول صہ ۲۷۱ "آیہ ومن قوم موسے"

ترجمہ مقبول۔ اور قوم موسیٰ میں سے ایک گروہ اُن کا بھی تھا کہ راہ حق بتلاتے تھے اور حق کے بموجب فیصلے کیا کرتے تھے ۱۲ ✣

ای آل رسول بتاؤ کہ موسیٰ کی قوم سے تو ایک امت ایسی ہو۔ اور ہمارے رسول کریم کی امت سے ایک امت اور گروہ ایسی نہ ہو کیا یہ پیغمبر کی توہین نہیں ہے۔ اور کیا پیغمبر کی توہین

کرنے والا گنہگار نہیں ہوتا۔ اور پھر کیا ایسا گنہگار معصوم ہوسکتا ہے۔ تم جو کہتے ہو کہ بعد وفات رسول کریمؐ صرف سلمان و ابوذرؓ و مقدادؓ و چار آدمیوں کے باقی سب مرتد ہوگئے تھے۔ یہ پیغمبر کی توہین ہے یا نہیں ۱۲ +

پارہ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۲ آیہ آخر وللہ الاسماء الحسنٰی ۱۲ ترجمہ مقبول صـ ۲۷۶ +

ترجمہ مقبول۔ اور کل اچھے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس تم اس کو انہیں سے پکارو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد و کجروی کیا کرتے ہیں وہ جیسے عمل کیا کرتے ہیں عنقریب ویسی جزا پائینگے ۱۲ +

اے آل رسول بتلاؤ تم نے اپنے شیعوں کو یہ سکھلایا ہے یا نہیں کہ یا علی ابن ابی طالب اور یا حسین ابن علی اٹھتے بیٹھتے گرتے پڑتے۔ کہا کرو۔ اگر تم نے سکھلایا ہے تو بتاؤ تمھارا یہ فعل قرآن کے خلاف اللہ کے خلاف ہے یا نہیں بتاؤ اس نافرمانی اور مخالفت سے تم گنہگار ہوے یا نہیں اور پھر معصوم باقی رہے اور اگر نہیں بتایا ہے تو تمام عقلمند شیعوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو اس یا علی اور یا حسین کہنے کو قرآن باطل کرتا ہے۔ اس کو الحاد اور کجروی فرماتا ہے۔ عنقریب سزا دینے سے ڈراتا ہے۔ ڈرو اور باز آؤ ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ صـ ۲۷۶۔ آیہ " واملی لہم +

ترجمہ مقبول۔ اور میں ان کو مہلت دونگا۔ بیشک میری چال زبردست ہے ۱۲ +

ای مقبول احمد۔ یہاں کید کا ترجمہ تم نے چال کیوں لکھا۔ کیا اللہ کو چالیا اور چالباز کہنا جائز ہے۔ کید اور مکر میں کیا فرق ہے۔ تم کو یہ ترجمہ آل رسول نے سکھلایا یا تم اپنے جی سے ایسا کرتے ہو ۱۲ +

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۳ آیہ قل لا املک "۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۷۷ +

ترجمہ مقبول (اے محمدؐ) تم یہ کہدو کہ میں اپنی ذات کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا سوا اس کے جو اللہ کو منظور ہو

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر و خوبی اکٹھی کر لیتا۔ اور خرابی تو مجکو چھو بھی نہ جاتی۔ الا میں تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ فقط ایک خوشخبری دینے والا۔ اور ڈرانے والا ہوں ۱۲ ❖

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ہم سے سنو۔ اس آیت میں تم کو تنبیہ اور تہدید اور تعلیم فرماتا ہو۔ کہ اے آل رسول تم جو اپنے آپ میں علم ماکان و مایکون۔ علم گزشتہ و آئندہ کا دعویٰ کرتے ہو تم جو دعویٰ کرتے ہو کہ ہم کو سب کچھ اختیار ہی۔ دیکھو یہ اختیار ہم نے تم کو قرآن میں کہاں دیا ہی۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ اور سب سے بڑی دلیل ہمارا قرآن ہی اس میں دکھلاو۔ ہاں مہدی کے پاس جو قرآن ہی اس میں دکھلاؤ تم کو یہ اختیار ہمارے پیغمبر نے کہاں دیا اگر تم کو قرآن کا علم ہو تم قرآن سمجھتے ہو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تم عربی نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو ہم نے اپنے پیغمبر کو حکم دیدیا کہ تم کہدو کہ میں اپنی ذات کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا نفع یا نقصان پہنچانا خدا ہی چاہتا ہی تو پہنچاتا ہی۔ پھر حکم دیتے ہیں کہ یہ بھی کہدو کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر و خوبی اکٹھی کر لیتا اور خرابی تو مجکو چھو ہی نہ جاتی پس بتاؤ کہ جب پیغمبر ہی کو اختیار نفع و ضرر نہیں دیا گیا تو تم کو کہاں سے دیدیا گیا ❖

بتاؤ جب علم غیب رسول ہی کو نہیں دیا گیا تو پھر تم کو کیونکر دیدیا گیا پھر فرماتے ہیں کہ ای محمد یہ بھی کہدو کہ میں تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ایک خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا ہوں اس جملہ میں کمال بلاغت رکھی ہی۔ اشارہ لطیف اس میں یہ ہی کہ اللہ کے ایماندار بندے تو رسول ؐ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا جانتے ہیں کہتے ہیں البتہ بے ایمان و مشرک لوگ رسول ؐ کو سب کچھ کہتے ہیں اور لگ تمنے اپنے شیعوں سے نہیں کہا ہی تو عقلمند شیعہ غور کریں کہ قرآن انکے اعتقادات کو باطل قرار دیتا ہی ۱۲ ❖

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۲۷۹ ”آیہ ان ولی ﷲ اللہ“

ترجمہ مقبول۔ بیشک میرا حامیتی وہی اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک بندوں سے دوستی رکھتا ہے +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان مین اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ یہ آیت تمکو یوں تعلیم دیتی ہے۔ قرآن میں سو جگہ سے زیادہ ”ولی“ کا لفظ آیا ہے۔ اور تم ہر جگہ اس کے معنے دوست کے لیتے ہو۔ بتاتے ہو۔ ایک ہی مقام پر دوسرے جگہ دکھلایا گیا ہے۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ پھر بتاؤ ”آیہ انما ولیکم“ میں اولی بالتصرف اور حاکم اور خلیفہ اور امام کے معنے کہاں سے داخل ہو گئے۔ کیا تم کو لغت اور زبان سے بھی واسطہ نہیں رہ گیا۔ اگر تم کو قرآن سے واسطہ نہیں رہا تھا۔ پھر ”من کنت مولاہ“ میں دوست کے معنے نہیں ہوئے۔ اولی الامر اور خلیفہ اور امام مراد لیا گیا۔ بتاؤ بنی اسرائیل یعنے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم یہ چال ہے یا نہیں اور کیا ایسی چال چلنے کے بعد بھی تم معصوم رہ سکتے ہو کہے جا سکتے ہو۔

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۴ | ترجمہ مقبول صفحہ ۲۸۰

ترجمہ مقبول۔ معافی دینا اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے درگزر کرو ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیون نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ بتاؤ اس حکم میں علی داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں +

پھر سوچو اور سوچ کر بتاؤ۔ کہ خلفاے ثلثہ نے تمھارا دین اور تمھارا ایمان اور تمھاری امامت سلب و غصب نہیں کی تھی صرف دنیا چھینی تھی جہالت سے۔ لالچ حرص سے تو کیا مسلمان کو یہ زیبا ہے کہ اپنے بھائی مسلمان سے عمر بھر دشمنی رکھے دنیائے دنی کے لیے۔ پھر

بتاؤ کہ تم نے خلفاے ثلثہ کو معاف کیا یا نہیں در گذر کیا یا نہیں - اور اگر نہیں کیا تو بتاؤ تم نافرمان ہوے یا نہیں - اور ایسی نافرمانی کی بعد تم معصوم باقی رہے یا نہیں ۱۲ ؎

پارۂ نہم سورۂ انفال	ترجمۂ مقبول صفحہ ۲۸۱ تفسیر قمی میں ہے کہ آیت علیؑ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کی شان میں نازل ہوئی ؎

ترجمۂ مقبول - کامل مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہو تو ان کے دل اس کی ہیبت و جلال سے دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ صرف اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہیں جو باقاعدہ نماز پڑھا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہو - اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کیا کرتے ہیں وہی لوگ حقیقی مومن ہیں انہی کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجے ہیں اور بخشش ہو اور آبرو کی روزی ہو ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں - بقول تمھارے تمھارے دشمنوں کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - قیامت تک کے تمام مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - اے نادانو - نبوت و رسالت ختم ہو چکی مگر یہ بات اے جاہلو تم کیا نو سمجھ سکتے ہو کہ رسول وہ ہو جس سے فرشتہ نازل ہو کر کلام کرے اور نبی وہ ہو جسکو خواب میں احکام ملیں صفحہ ۲ ؎

پھر کیا اپنے رسول کریم کے بعد ہم کوئی دوسرا قرآن بھیجیں گے - پس ضرور ہو کہ تمام ہمارے وہ ابرار بندے جن کا حال یہ ہو کہ جب ہمارا نام لیا جاتا ہو تو ان کے دل اس کی ہیبت و جلال سے ہل جاتے ہیں - اور ہماری آیتیں - اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں - اور جو باقاعدہ نماز بہ جماعت پانچوں وقت پڑھا کرتے ہیں - اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہو اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کیا کرتے ہیں - وہی حقیقی مومن ہیں انھیں کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجے ہیں اور بخشش ہے اور آبرو کی روزی ہے قیامت تک کے مسلمان اِس میں داخل ہوں گے تم جو اپنی تنگ دلی اور

ٹھوس سپنے سے ہمارے افضال اور انعام کا دائرہ ایسا تنگ کرتے ہو یہ نہایت خود غرضی ہو اور بالکل یہود و نصاریٰ کی چال ہو ٭

اب اگر تم اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو تو ہمارے ابرار بندوں کی صحبت میں جاکر بیٹھو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ لوگ دُنیا میں اس وقت بھی موجود ہیں تم جیسی تفسیر بتاتے ہو ایسی تفسیر کے ساتھ اگر قرآن پڑھا جاوے تو ایمان بڑھنے کے بجائے غارت ہو۔ قرآن تو قرآن خدا سے بھی نفرت ہو جاوے۔ زیادہ نہیں تم صرف اپنے ماتم اور سینہ کوبی کے وقت دیکھو۔ کہ اللہ کی ہیبت اور جلال کا نام و نشان بھی نہیں رہتا ورنہ یہ حالت کبھی نہیں ہو سکتی اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو ایمان ہو تو مانو ۱۲ ٭

پارۂ نہم سورۂ انفال

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۸۲

ترجمہ مقبول۔ اللہ یہ چاہتا ہو کہ اپنے کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کر دے اور کافروں کی نسل منقطع کر دے تاکہ حق کو حق ثابت کر دے اور باطل کو باطل۔ گو مجرموں کو بُرا لگے ۱۲ ٭

ای آلِ رسول تم بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو ٭

ہم سے سنو۔ اور اپنی آنکھ سے دیکھو۔ تم کہتے ہو کہ خلفاء ثلٰثہ نے سلطنت و خلافت غصب کی۔ اور ۲۴ برس تک وہ خلیفہ بنے رہے۔ دیکھو قرآن میں کلمات بصیغہ جمع فرمایا ہو تین کے عدد پر اقل جمع کا اطلاق ہوتا ہو۔ پھر دیکھو کہ ان تینوں کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کیا یا نہیں کافروں کی نسل منقطع کر دی یا نہیں۔ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کیا یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ علی اور تم لوگ اس سلطنت اور خلافت کو بُرا جانتے بُرا مانتے تھے۔ بُرا کہتے اور کہلاتے تھے۔ دیکھو قرآن میں اللہ فرماتا ہو کہ گو مجرموں کو بُرا لگے۔ اس بُرا ماننے جاننے کہنے کہلانے سے تم مجرم قرار پاتے ہو۔ پھر بتاؤ مجرم قرار پانے کے

بعد بھی تم معصوم رہتے ہو۔ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو ڈرو اور باز آؤ ۱۲

پارۂ نہم سورۂ انفال رکوع ۴ آیۂ "یا ایہا الذین اٰمنوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۲۸۶

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان لانے والو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمھارے واسطے ایک حق و باطل کی جانچ مقرر فرمائیگا۔ اور تمھاری بدیاں تم سے دور کر دیگا اور تم کو بخشدے گا اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں علی اول ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہدو کہ نہیں داخل ہیں تو بحث ختم قصہ فیصل اور اگر کہو کہ داخل ہیں۔ تب دیکھو کہ اس آیت میں اللہ ڈرنے کا حکم دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پہلے ڈرتے نہ تھے۔ اس میں فرماتا ہے تمھاری بدیاں تم سے دور کر دے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بدیاں تھیں۔ اس آیت میں وعدہ فرماتا ہے کہ تم کو بخش دے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ گار تھے۔ اچھا اب یہ بتادو کہ قیامت تک کے جتنے مسلمان ایمان لائیں گے۔ وہ اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں یا کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین ۱۲

پارۂ دہم سورۂ انفال ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۲۸۹

ترجمہ مقبول۔ اور یہ جان لو کہ جب کسی طرح کی غنیمت تمھارے ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا اور رسول اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ہے بشرطیکہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو۔ ۱۲

کافی اور تہذیب میں امیر المومنین علی سے منقول ہے کہ قرابت دار سے مراد ہم۔ اور یتامی اور مساکین اور ابن سبیل مسافروں سے مراد ہمارے ایتام۔ ہمارے مساکین۔ اور ہمارے مسافر ہیں۔ امام باقرؑ سے بھی یہی منقول ہے۔ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ

مال غنیمت سے پانچوان حصہ نکالا جائیگا۔ پھر اس کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ خدا کا ایک رسول کا۔ اور ایک رسول کے ذوی القربیٰ یعنے امام کا پس اللہ اور رسول کے حصوں کا بھی امام ہی وارث ہے اس طرح منجملہ ۶ سہام کے تین حصہ امام کے ہوے۔ اور باقی تین حصہ رسول کے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے ہوے ۱۲ ÷

عقلمند شیعو۔ تم غور کرو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو اپنے مقبول احمد کا ترجمہ اُردو دیکھو۔ حاشیہ دیکھو ۱۲ ÷

اِس سے بڑھ کر آل رسول تمھارے اماموں کی دنیا طلبی کیا ہوگی۔ اللہ کا حصہ بھی انھیں کو۔ پیغمبر کے بعد جو مال غنیمت آئی اس میں بھی رسول کا حصہ انھیں کو ذوی القربیٰ کا حصہ بھی انھیں کو۔ یتیموں کا حصہ بھی انہی کو۔ مساکینوں کا حصہ بھی انہی کو۔ مسافروں کا حصہ بھی انہی کو۔ اور لاکھوں۔ کروڑوں مسلمانوں کے فقرا اور مساکین اور مسافرین فاقہ سے مرجائیں تو ان کی بلا سے صدیقی۔ فاروقی۔ عثمانی۔ عباسی۔ اموی۔ مروانی یہود اور نصاریٰ اور مجوسی اور ہندو اگر شیعہ ہوجائیں تو وہ سب بھی محروم رہیں فاقہ سے مریں ان کے مسافرین ان کے مساکین۔ ان کے یتامےٰ کا قرآن میں خدا کے یہاں سے کوئی حصہ نہیں ہے احبار اور رہبان۔ یہودیوں۔ اور نصرانیوں کو تم کہاں دیکھنے جاؤگے۔ وہ بھی دوسروں کے مال کھانے میں بے دریغ ہیں۔ ہندوستان کے برہمنوں کو دیکھو۔ اپنے مجتہدین اور قبلہ وکعبہ کو دیکھو۔ "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم نکاح۔ طلاق۔ فاتحہ نذر و نیاز۔ سیوم۔ دہم۔ بستم۔ چہلم۔ ششماہی۔ برسی میت کے زیورات۔ لباس۔ پلنگ غرضکہ سب سامان خاندان اجتہاد میں قبلہ وکعبہ کے پاس جاتا ہے ÷

اے آل رسول بتاؤ کہ تم اپنے ساتھ رسول کو کیسا بدنام کرتے ہو۔ دوسری قوموں کی نگاہوں میں کیسا دکھلائی دیتے ہو دوسری قوموں کی زبانوں سے کیا کہلاتے ہو۔ ہاں اے عقلمند شیعو۔ تم کچھ سمجھے کہ یہ امام لوگ جو جھوٹ بولے اس کی کوئی خاص وجہ بھی ہے یا نہیں۔

وجہ ہے اور بہت صاف وجہ ہے ۱۲ ٭

خلفائے ثلثہ جن کو غاصب وظالم وفاسق ومنافق وکافر کہتے ہیں۔ یہ سب لوگ ۲۴۔ برس تک اسی آیت کے مطابق پورا پورا برابر عمل کرتے رہے۔ تمام مساکین تمام یتیم تمام مسافرین اور تمام قرابت داران رسول کو حصہ دیتے رہے۔ خود کچھ نہیں کھایا۔ خیانت نہیں کی موٹے جھوٹے کپڑے پر بسر کی۔ موٹا جھوٹا کھانا کھایا۔ غرض کہ دنیائے دنی اور خلافت بے حقیقت سے کچھ تنفع دنیاوی نہیں اٹھایا۔ جب کوئی الزام ان پر عائد نہ کر سکے۔ تو کہدیا کہ یتیم اور مسکین اور مسافر بھی ہمارے ہی خاندان کے مراد تھے نہ عالم کے مسلمان۔ اسلیے اُن کا حصہ بھی ہم ہی کو کیوں نہیں دیا گیا۔ اس عقل اور ایمان کا کیا ٹھکانا ہی ٭

اچھا ای آل رسول اگر یہی گناہ تھا تو عمر بھر قیامت تک سب ولعن کرو۔ اپنے شیعوں کو سکھلاؤ کہ وہ سب ولعن کرتے رہیں عقلمند تم کو پہچان گئے۔ بنی اسرائیل کے قصہ میں آل یعقوب پیغمبر کی برائی جیسے مقبول احمد اوپر دکھلا چکے ہیں تمھاری چال بالکل اُن کے قدم بہ قدم ہی۔ ڈرو اور شرماؤ۔ مانو اور باز آؤ چھوڑ دو اور توبہ کرو۔ اللہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہی ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول ص۲۸۹۔ آیہ لیہلک ٭

ترجمہ مقبول۔ اور تاکہ جو ہلاک ہونے والا ہی۔ وہ حجت اور دلیل سے ہلاک ہو۔ اور جو زندہ رہنے والا ہے وہ بھی حجت و دلیل سے زندہ رہے۔ اور ضرور اللہ سننے والا۔ اور جاننے والا ہے ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی سنو اگر تم قرآن نہیں سمجھتے عربی نہیں جانتے تو تفسیر اُردو

فبہت الذی کفر۔ دیکھو۔ اب ہلاک ہونے والا بھی حجت و دلیل سے ہلاک ہو گا۔ اور زندہ رہنے والا بھی حجت و دلیل سے زندہ ہو گا۔ اور یہ نہیں کہ تم اللہ کو بے خبر کہدو نہیں اللہ دلیلوں کو

کو سننے والا اور اچھی بُری کا جاننے والا ہے ۱۲ +

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۶ ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۲۹۱۔ آیہ وَاَطِیعُوا اللہَ +

ترجمۂ مقبول۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم ہمت ہار دو گے۔ اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور تم صبر کرو اللہ بے شک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۱۲ +

ای آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہاں بتاؤ تم اس حکم کے مخاطب ہو یا نہیں۔ بتاؤ کیا تم اس حکم سے مستثنےٰ ہو اور کس دلیل سے دیکھو قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ دیکھو فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں نہ جھگڑو۔ ورنہ تم ہمت ہار دو گے۔ اور تمھاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں ۲۴۔ برس تک کوئی دشمن مقابلہ کے لیے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ ممالک مفتوحہ کے قدیم سلاطین کا خاندان بھی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ ملک میں بغاوت نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ نتیجہ تھا آپس میں نہ لڑنے کا۔ اور جس دن سے آپس میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ تو کفار کے ملک پر حملہ آور ہونے میں ہمت ہار دی اور ہوا اُکھڑ گئی۔ یہاں صبر کرنے کا حکم بڑی بلاغت اپنے ساتھ رکھتا ہے اس کو صرف وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن کا ذہن صاف۔ حس لطیف۔ تمیز صحیح ہو اور جن کا سینہ معرفت قرآن میں کھولا گیا ہو۔ سُنو پہلے فرمایا۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ پھر صبر کرنے کا حکم دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنوں سے اگر بے اعتنائی۔ کج روی۔ بے مروتی۔ بے وفائی ظاہر ہو۔ تب بھی جھگڑا نہ کرو اور صبر کرو ۱۲ +

ذیل کی آیت بہت غور سے پڑھو ۱۲ +

پارہ دہم سورہ انفال رکوع ۷ آیہ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللہَ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۹۲

ترجمۂ مقبول۔ یہ اس لیے کہ اللہ کسی نعمت کا جو کسی قوم کو عنایت کی ہو بدلنے والا

نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت خود نہ بدل ڈالیں اور بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اُترا ہے۔ کیا تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ اب اپنی حالت سے مقابلہ کرو۔ ۲۴-برس تک جب تک تم نے جھگڑا نہیں کیا تھا۔ تمھاری حالت کیسی بہتر تھی۔ کیسی امن وچین وفلاح میں تھے لیکن جب سے جھگڑا شروع کر دیا۔ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ سوچو اور غور کرو۔ بہت تنہائی میں غور کرو ۱۲ ✤

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۸ آیہ "وان یریدون" ترجمہ مقبول صـ ۲۹۳

ترجمہ مقبول۔ اور اگر وہ تمھیں دھوکا دینا چاہینگے تو اللہ تمھارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمھاری تائید کی تھی۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی تھی اگر زمین میں جو کچھ ہے تم سب بھی اپنی خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ذرا غور کرو۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے مومنین کے دلوں میں الفت پیدا کر دی کیا اُس نے جھوٹ کہا۔ یعنے در اصل الفت نہ تھی اور اس نے الفت کہا۔ در اصل الفت اس نے پیدا نہ کی تھی جھوٹ کہا کہ ہم نے الفت پیدا کر دی۔ پیغمبر سے اللہ کا یہ کہنا کہ ای پیغمبر اگر روے زمین کا خزانہ تم خرچ کر دیتے تو ان کے دلون میں الفت نہ پیدا کر سکتے یہ محض جھوٹ تھا جو اللہ نے کہا۔ پھر مکرر اللہ کا فرمانا کہ لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی یہ جھوٹ تھا۔ اور اس نے جھوٹ کہا۔ اِس کے بعد فرماتے ہیں کہ بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ یہاں زبردست

اور حکمت سے یہ فائدہ ہی۔ زبردست تو اس طرح کہ دشمنوں میں جا ہلوں میں جنگجو قوموں میں الفت ڈالدی۔ اور حکمت یہ تھی کہ روے زمین پر ان کی وجہ سے تہذیب و شائستگی پھیلادی ۱۲ ٭

اور تم جو کہتے ہو کہ اصحاب رسول میں عداوت تھی۔ کینہ تھا۔ بغض تھا۔ تو تمھارا یہ کہنا قرآن کے خلاف ہی۔ اللہ کے خلاف ہے۔ دیکھو تم خدا کو قرآن کو جھٹلاتے ہو۔ اور کیا خدا کو قرآن کو جھٹلانے والا معصوم ہو سکتا ہی؟ ۱۲ ٭

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۱۰	"آیہ ان الذین" ترجمہ مقبول صفحہ ۲۹۵ ترجمہ مقبول۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

انھوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔ اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی وہ ایک دوسرے کے سرپرست ہیں ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت مہاجرین اور انصار کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ٭

اگر کہو کہ انکا ایمان ثابت کرو۔ تو اگر کوئی تم سے کہے کہ تم اپنا ایمان ثابت کرو۔ تو تم کیا جواب دوگے۔ پھر بتاؤ کہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر جو اللہ نے یہاں اور ہر جگہ مقدم فرمایا ہی اس کی کیا وجہ ہی۔ اس کی وجہ یہ ہی کہ علی صرف جان سے جہاد کرتے تھے۔ یہاں ان لوگوں کی تعریف کرنا مقصود تھا۔ جو مال سے جہاد کرتے تھے اس لیے ان کو جان سے جہاد کرنے والوں پر مقدم کیا ہی ۱۲ ٭

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۱۰	"آیہ والذین آمنوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۲۹۶ ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیے اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی برحق مومن ہی

ہیں بخشش اور عزت کی روزی انھیں کے لیے ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت اصحاب رسول مہاجرین و انصار کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ دیکھو اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہی کہ برحق مومن وہی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ تم کو ان کے نام معلوم ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں معلوم تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ پھر بتلاؤ تمھارا ان سب کو سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا اللہ کی مخالفت کرنا ہی یا نہیں اور کیا ایسی صریح مخالفت کرنے کے بعد بھی تم معصوم رہ سکتے ہو؟

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۳ آیہ الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۰۲

ترجمہ مقبول جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے راہ خدا میں ہجرت کی۔ اور اپنے مالوں سے اور جانوں سے جہاد کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک درجہ میں سب سے بڑھکر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ٥ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہی جن میں ان کے لیے دائمی آسائش ہوگی۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر موجود ہی۔ ۱۲ +

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ ان تمام آیات قرآنی پر وآل رسول ہی کچھ زہر اُگلتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اور نہیں اُتری تو کیوں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت یہ فضائل و مناقب اصحاب رسول مہاجرین اور انصار کی شان میں اُترے یا نہیں +

ای آل رسول بتاؤ کہ پھر جو تم اصحاب رسول مہاجرین اور انصار پر سب و لعن کرتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو۔ یہ صریح نافرمانی اور خلاف ورزی ہی یا نہیں۔ یہ قرآن

کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہی یا نہیں اور اتنی صریح مخالفت کے بعد بھی تم معصوم ہوسکتے ہو؟

عقلمند شیعو۔ جا بجا مقبول احمد وعدہ کرتے آئے ہیں کہ سورہ توبہ کی تفسیر میں وہ زور قلم دکھلائیں گے تم اب سورۂ توبہ ہی دیکھو۔ اور اس کی لعنت اور مار کو دیکھو۔ ہم کو تفسیر لکھنا ہی نہ ہزلیات کا جواب ہونا اس کا جواب ہمارے علما دیں گے۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ آیہ یا ایہا الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول احمد صہ ۳۶۲

ترجمہ مقبول احمد۔ ای ایمان لانے والو۔ تم اپنے باپ داداوں کو اور اپنے بھائی بندوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو دوست رکھتے ہوں۔ اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور جو تم میں سے ان کو دوست بنا لیگا تو وہی تو ظالم ہیں ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

ای آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ داخل ہیں یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ ہر جگہ وہی مراد ہیں۔ اچھا بتاؤ ابو طالب ایمان لائے تھے اسلام قبول کیا تھا۔ دیکھو علامہ باقر مجلسی نے تاریخوار اسلام لانے والوں کی فہرست حیات القلوب میں لکھی ہی دو صفحات سے زیادہ میں فہرست ہی اس کو غور سے پڑھو۔ اس میں ابو طالب کا نام تلاش کرو۔

پھر اس کے بعد بتاؤ کہ علیؑ اور حسنینؑ ان سے محبت و دوستی رکھتے تھے یا نہیں اور اگر رکھتے تھے تو ظالم ہوئے یا نہیں۔ کیا ظالم بھی معصوم ہوتا ہی؟ ہاں ای آل رسول اس آیت میں دو جگہ "ولی" اور "تولّی" آیا ہی۔ یہاں دوست کے معنے کیوں ہوے۔ اولیٰ بہ تصرف اور والی و حاکم کے معنے کیوں نہ ہوئے ۱۲۔

پارہ دہم سورہ توبہ رکوع ۳

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۳۰۲

ترجمہ مقبول احمد۔ اے رسول تم کہدو کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے پوتے اور تمہارے بھائی بند اور بیبیاں اور کنبہ قبیلہ اور وہ مال جو تم نے جمع کر لیے ہیں اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جو تم کو پسند آگئے ہیں یہ سب چیزیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور راہ خدا میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پیاری ہیں تو جس حالت میں ہو رہو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے امر کو ظاہر کردے اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا ۱۲ ؂

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہو ؂

ای آل رسول بتاؤ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب اتاریں گے جس میں خاص کر تم کو داخل کریں ہمارا قرآن عام ہے اور قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ بتاؤ اللہ کی راہ میں تم نے جہاد کہاں کیا۔ جنگ جمل و صفین و کربلا کو تم جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہہ سکتے۔ اعلاے کلمۃ الحق " لا آلہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے لیے یہ لڑائی نہ تھی یہ باہمی خوں ریزی اور آپس کی لڑائی تھی نہ بنی امیہ و بنی مروان و بنی عباس کی سلطنت مٹانے میں اعلاے کلمۃ الحق تھا۔ ہاں اب تم عذر مجبوری بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے اسلامی دشمنوں کو شکست دینے کے لیے تم سامان بہت کچھ کر سکتے تھے تمہارے بہت گار تھے تو پھر کیا کفار ہی سے جہاد فی سبیل اللہ کرنے میں تم مجبور تھے؟

ترجمہ مقبول احمد صـ۳۰۳

ترجمہ مقبول احمد۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسول اور مومنین پر نازل کی

ای آل رسول بتاؤ حنین میں کس قدر لشکر اسلام تھا۔ مہاجرین اور انصار کے نام تمکو معلوم ہیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ تم کو علوم اولین و آخرین حاصل ہیں پھر بتاؤ

کہ ان مہاجرین اور انصار نے خلفائے ثلثہ کی بیعت کی تھی یا نہیں جن پر اللہ نے اپنی تسکین نازل کی تھی۔ پیٹھ دکھا کر بھاگنے کے بعد۔ پھر بتاؤ کہ تمھارا ان پر سب و لعن کرنا۔ دوسروں کو سکھلانا صریح قرآن کے خدا کے خلاف کرنا ہے یا نہیں کیا ایسا مخالف قرآن اور مخالف خدا معصوم ہوسکتا ہے؟

ترجمہ مقبول صـ۳۰۳ـ۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ اللہ تو بھاگنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ تم کیا اس کے خزانہ رحمت کے خزانچی ہو۔ یا اس کے اتالیق ہو کہ وہ بغیر تمھاری مرضی کے کچھ نہیں کرسکتا پھر فرماتے ہیں کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دیکھو یہاں رحیم فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔ پھر تمھارا ان سب پر سب و لعن کرنا صریح قرآن اور خدا کی مخالفت کرنا ہے یا نہیں اور ایسا مخالف قرآن اور مخالف خدا معصوم ہوسکتا ہے ۱۲؎

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۳۰۴ـ

پارہ دہم سورہ توبہ ترجمہ مقبول احمد۔ یہودیوں نے کہدیا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے یہ کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں......... خدا ان پر لعنت کرے یہ کدھر بہکے چلے جاتے ہیں ۱۲؎

ای آل رسول۔ دیکھو یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم "طبقاً عن طبق" تم بھی چال چلتے ہو بلکہ ان سے بڑھکر۔ تم بھی اپنے آپ کو اللہ کہتے ہو۔ علیؓ کو اللہ کہتے ہو وہ تمام صفات خداوندی جس کو خدا نے خاص اپنی ذات کے لیے محدود و منحصر کیا ہے تم ان کے مدعی ہو۔ مثلاً حی و قیوم۔ سمیع و بصیر۔ علیم و خبیر۔ حاضر و ناظر۔ قادر و توانا کہتے ہو۔ اور تعجب ہے کہ تم پھر بھی بے گناہ اور معصوم۔ ظالم مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھ

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۵ | آیہ یریدون تا ترجمہ مقبول صفحہ ۳۰۵
ترجمہ مقبول۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے اپنے منھ سے پھونک مار مار کر بجھا دیں اور اللہ کو اور کچھ منظور نہیں ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو پورا کر دے گو کافروں کو برا لگے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو اور بہت غور سے دیکھو اپنی حالت کا مقابلہ کرو۔ اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ کلمۃ الحق لا الٰہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ قرآن اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ پھر دیکھو کلمہ گویوں کا تمھارے قتال میں کتنا خون گرا۔ طرفین کے کتنے آدمی مارے گئے۔ خلفائے ثلٰثہ کو ہم نے سلطنت دی۔ ہم نے ان کے ذریعہ سے روم اور شام۔ مصر اور ایران۔ کوفہ اور بصرہ۔ انطاکیہ و یمن۔ تمام میں اللہ کا نور پھیلا دیا۔ ہزاروں مسجدیں بنیں لاکھوں نمازی پیدا ہوئے۔ نماز تراویح میں کتنا قرآن پڑھا گیا کتنے حافظ ہوئے۔ اور تم سب کو برا جانتے تھے۔ برا مانتے تھے ایک آنکھ تم کو دیکھنا گوارا نہیں تھا۔ تم سے کچھ نہ ہو سکا تو زبان سے بدی کرتے تھے۔ لعنت و سب کرتے تھے۔ الزامات لگایا کرتے تھے۔ دیکھو اللہ کیا فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے اپنے منہ سے پھونک مار مار کر بجھا دیں۔ اور اللہ کو اپنا نور پھیلانا منظور ہے گو کافروں کو برا لگے۔ خدا اور قرآن کی اتنی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم رہے ظالم مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھ۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ | ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۰۵
ترجمہ مقبول۔ وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ گو مشرکوں کو برا لگے۔

خلفائے ثلٰثہ مشرکین اور یہودیوں پر غالب ہوئے۔ روم اور شام میں نصاریٰ پر

غالب ہوئے۔ ایران اور فارس میں مجوسیوں پر غالب ہوئے۔ اطراف ہمسایہ قومیں ہی تھیں ہی بڑی بڑے غلبے والے دشمن تھے۔ تواریخ کے اوراق پھاڑ ڈالو۔ آنکھوں پر پٹی باندھلو رسول نے پیشین گوئی کی تھی کہ ہماری اُمت ایران اور روم اور شام پر قابض ہوگی۔ آنکھ بند کرلو کہ کون قابض ہوا تھا۔

اور پھر دیکھو کہ اللہ کا وعدہ کتنا سچا ہوا۔ پیغمبر کی پیشین گوئی کیسی صادق آئی۔

اور تم بُرا ہی مانتے رہے۔ رنج ہی کرتے رہے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کو فرماتا ہے کہ ہم تو مسلمانوں کو غالب کریں گے گو مشرکوں کو بُرا لگے۔ اے آل رسول دیکھو تم اپنے افعال سے خود مشرک قرار پاتے ہو۔ قرآن اور خدا نے تم کو مشرک کہا ہے۔ اس کے بعد بھی تم معصوم ہو۔

مقبول احمد اور عام عقلمند شیعو دیکھو سورہ توبہ کی لعنت۔

عقلمند شیعو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی۔ قرآن نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو۔ خلافت کا ثبوت قرآن سے تو کیا دو گے۔ قرآن سے ذرا ایمان ثابت کرو۔ شرک اور کفر کے الزامات سے بچالو۔ جو قرآن عائد کرتا ہے۔

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۰۶۔

ترجمہ مقبول۔ اور مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑو۔ جیسے کہ وہ تم سے اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ زمانہ رسول کے محاربات کو چھوڑ دو۔ اُن کے بعد اپنا عمل دکھلاؤ۔ پھر بتاؤ کہ تم نافرمان ہوئے یا نہیں مسلمان اکٹھے ہو کر جب جب کفار سے لڑتے تھے تم شریک رہے یا تم نے مال سے جان سے ساتھ دیا۔ اور ایسی نافرمانی کے بعد بھی معصوم ہو۔ مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھو اور پڑھو۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ	ترجمہ مقبول صـ۳۰۷

ترجمہ مقبول - اے ایمان لانے والو - تم کو ہو کیا گیا ہے جس وقت تم سے یہ کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں جہاد کی نیت سے نکلو - تو تم زمین پر بوجھل ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے مقابل زندگانی دنیا پر راضی ہو گئے ہو - حالانکہ زندگانی دنیا کا سرمایہ آخرت کے مقابل کچھ بھی نہیں ہے ۱۲ ؏

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے -

اے آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں - اگر کہدو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے - اور اگر کہدو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ مشرکین کے مقابلہ میں کفار کے مقابلہ میں تم کب نکلے ؟ جان و مال سے کب شریک ہوئے ؟ رسول ؐ کے ساتھ کے محاربات اور لڑائیوں کا ذکر فضول ہمارا حکم قیامت تک کے واسطے ہے کسی خاص گروہ پر محدود نہیں - کسی خاص زمانہ پر محدود نہیں - ایک دن بھی تم یہود و نصاریٰ و مجوسی و کفار و مشرکین کے مقابلہ میں نہیں نکلے -

اگر یہ کہو کہ تم کمزور تھے - تو یہ جھوٹ ہوگا - مسلمانوں سے قتال کرنے میں تم بہت دلیر تھے - پھر آخر وہ دلیری کفار اور مشرکین یہودیوں نصرانیوں مجوسیوں کے مقابلہ میں کہاں چلی جاتی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ان کو دوست رکھتے تھے - اور باوجود کفار سے دوستی رکھنے کے تم گنہگار نہیں بلکہ اور معصوم ہو مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت ؏

ترجمہ مقبول - صـ۳۰۷ ـ در الا تنفروا ؏

ترجمہ مقبول - اگر تم جہاد کی نیت سے نہ نکلو گے تو خدا ئے تعالےٰ تم کو دردناک عذاب دیگا - اور تمھارے بدلے تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئیگا اور تم اس کا کچھ

نہ بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی۔۱۲ ◆

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ دیکھو خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں تم جہاد کی نیت سے نکلے پھر دیکھو کہ اللہ کیا فرماتا ہی۔ اگر تم جہاد کی نیت سے نہ نکلو گے تو خداے تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ اور تمھارے بدلے تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئیگا کہ وہ اللہ کی راہ میں اعلاے کلمتہ الحق کے لیے جہاد کریں گے تمھارے بدلے تمھارے علاوہ۔ ان تاکیدوں کو دیکھو کہ کون کون اس منقبت میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلے تو اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ اس کے بعد دیکھو اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی یعنے کمزوروں کو قوت دیدی اور مومنین کو توی دشمنوں کے مقابلہ میں فتح دیدے۔ شہزور بیٹھے منہ دیکھا کریں کہ اگر کہیں مجوسیوں۔ یہودیوں۔ نصرانیوں۔ مشرکین کی فتح ہوجاے تو اُن سے کہدیں کہ ہم لڑائی میں شریک نہیں ہیں۔ ہم تو تمھاری فتح کے خواستگار رہے۔ دیکھو اللہ عذاب دردناک سے ڈراتا ہی۔ مقبول احمد دیکھو سورہ توبہ کی لعنت اور مار۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں ◆

پارہ دہم سورۂ توبہ	"آیہ الا تنصروہ" ترجمہ مقبول صفحہ ۳۸۲ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و صفحہ ۳۸۵ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ ◆

ترجمہ مقبول۔ اگر تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پروا نہیں اللہ نے تو ان کی مدد ایسے وقت کی تھی۔ جبکہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے۔ اسے ایسی حالت میں نکالا تھا کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا۔ اور وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا جس وقت کہ وہ دونوں غار میں تھے ◆

معزز ناظرین۔ مولوی مقبول احمد نے اس ایک چھوٹی سی آیت پر سات حاشیہ

چڑھائے ہیں۔ جس کا بڑی شد و مد سے ہر جگہ وعدہ کرتے رہے ہیں اور پھر قناعت نہو سکی تو ضمیمہ بھی لکھنے کا اقرار کیا ہے۔

ترجمہ قرآن میں مقبول احمد نے جو اتنا بڑا فقرہ (اور وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا) اپنی طرف سے ذیل آیت میں لکھا ہے عقلمند شیعو دیکھو کہ وہ کس قدر اپنے دین و دانش کو ظاہر کر رہا ہے۔ حاشیہ نمبر ۴ میں وہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا کہ اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ اس سے مراد نبی اور علی۔ کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے فرما رہے تھے کہ بیشک اللہ میرے اور علی کے ساتھ ہے۔ اور وہ خوب چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔ اور کسی طرح چپ ہی نہ ہوتا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعجاز سے ایک بہت بڑا واقعہ دکھلا دیا تو ابوبکر نے کہا کہ یہ جادوگر ہے۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم اقعد۔ معزز ناظرین ہم کو ضرور نہیں کہ مقبول احمد کی ہفوات اور بیہودگیوں کا جواب دیں اس کا جواب ہمارے علما دیں گے۔ ہم کو تفسیر لکھنی ہے۔ علی ابن ابی طالب کی ایک حدیث سنو۔ ابوبکرؓ کو بدی سے مت یاد کرو۔ تم قرآن نہیں دیکھتے کہ اللہ نے سب کی برائی بیان کی اور ابوبکرؓ کو الگ کر لیا۔

آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ اے لوگو تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پروا نہیں اللہ نے تو اسکی مدد ایسے وقت کی تھی جب بوقت ہجرت وہ اور ابوبکرؓ غار میں تھے اور پیغمبر اپنے صاحب ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ تم رنج نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ باقر سے پوچھو کہ جو شخص خوب چیخ چیخ کر رو رہا ہو۔ اور کسی طرح چپ نہ ہوتا ہو۔ اس سے لاتحزن کہا جاتا ہے۔ تم اپنے ہی طرح اللہ کو پیغمبر کو جاہل سمجھتے ہو۔ مگر عقلمند شیعو۔ تم دیکھو۔ ترجمہ مقبول احمد میں آیت کے نیچے لکھا ہے کہ پیغمبر اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ جو موقع تیرے ہاتھ سے نکل گیا اس پر افسوس نہ کر بے شک اللہ ہم دونوں یعنے میرے اور علیؓ کے ساتھ ہے۔

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ ؎

اے جاہل مقبول احمد یہ قرآن ہے یا تیری کتاب لعنت تیرا مذہب اگر ایسا لعنتی ہے تو ہو۔ غریب قرآن پڑھنے والوں کی مٹی تو نے کیوں پلید کی۔ تو نے ہمارے قران کو کیوں غارت کیا تجکو کون مانع تھا کہ جہاں کی مجلسوں میں بیٹھکر تو ایسی بکواس لگاتا اور لوگ واہ واہ کرتے

اچھا مقبول احمد بتاؤ یہ معنے قرآن کے تم کو آل رسول نے بتایا یا تو نے اپنے نفس سے لکھدیا۔ مگر نہیں تم تو کہتے ہو کہ اماموں نے بتایا ہے۔ اچھا تمھاری بلا دُور ؎

ای آل رسول بتاؤ۔ کہ یہ معنے ہم نے اپنے پیغمبر کو بتایا۔ بتایا تو کہاں مہدی کا قرآن لیکر بتاؤ اس لیے کہ سب سے بڑی دلیل یہی قرآن ہے۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو ہمارا فیصلہ یہ ہے۔ جھوٹے پہ لعنت۔ اس آیت میں بھلا ابوبکرؓ کی کیا فضیلت تھی۔ جو تم ناخنوں تک زور لگانے لگے۔ ہم سے سنو کہ ابوبکرؓ کی اس آیت سے کوئی فضیلت نہیں نکلتی۔ مگر اس تفسیر سے تمھاری جہالت تمھاری بے ایمانی تمھارا جھوٹ روز روشن کی طرح کھل گیا عقلمند کہیں گے اور عجب نہیں کہ عقلمند شیعہ بھی کہیں کہ تم یا تو محض جاہل ہو۔ یا شدت سے جھوٹے اور نہایت مکار۔ اور تم معصوم ہونے کے ہرگز قابل نہیں جو شخص اتنا جھوٹ بولتا ہو۔ اتنا بیڈر ہو کہ اس کو خدا کا خوف ہی نہو۔ جو اتنا بے غیرت ہو کہ اس کو دنیا کی مطلق شرم نہو بھلا وہ معصوم ہو سکتا ہے؟

مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت۔ اگر عقل ہے تو سمجھو۔ اور علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ تم نے سنیوں کی تردید میں اپنے اماموں کی ناک کٹوائی ؎

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۶	"آیہ انفروا" ترجمہ مقبول احمد صہ ۳۰۸ ترجمہ مقبول۔ کم ہتھیار لگا کے اور زیادہ ہتھیار

لگا کے نکل کھڑے ہو اور خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو

تو تمھارے لیے یہی سب سے بہتر ہے ÷

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب اپنے رسول کریم
کے بعد اتاریں گے کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور کسی خاص زمانہ کے لیے موقوف
منحصر و محدود ہے۔ پیغمبر کے ساتھ جہاد کا ذکر نہ کرنا اس سے کوئی فائدہ تم کو نہ ملے گا۔
نہیں مل سکتا بعد وفات رسول کریم بتاؤ کم ہتھیار لگا کر زیادہ ہتھیار لگا کر مشرکین اور
کفار کے مقابلہ میں اللہ کی راہ میں اعلاء کلمۃ اللہ۔ اللہ کا نام بلند کرنے کے لیے
تم کب نکلے۔ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کب کیا۔ اچھا بتاؤ کہ مال سے علی نے
کب جہاد کیا ہے بتاؤ کہ قرآن میں جان سے جہاد کرنے والوں پر مال سے جہاد کرنے والوں کو
کیوں مقدم فرمایا ہے سوچکر بتاؤ۔ تم کیا بتاؤ گے۔ اچھا ہم سے سنو اس لیے ہے تاکہ ابوبکر رض
و عمر رض و عثمان رض کے برابر علی نہ ہو سکیں۔ دیکھو ختم آیت پر اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں اگر
تم کچھ بھی سمجھ رکھتے ہو تو تمھارے لیے یہی سب سے بہتر ہے۔ یعنے اگر جہاد کرتے رہتے
تو دوسروں کے ٹکڑوں پر پڑے نہ رہتے۔ ملک گیری اور ملک داری کا سلیقہ سیکھتے
جہانداری اور جہانبانی کے طریقے معلوم کرتے۔ قوم اور ملک پر اپنا احسان رکھتے
یہ نہیں کہ کوفیوں کو اپنا شیعہ مانکر سب کو لاوارث چھوڑ کر ان کے پاس چلے گئے۔
اور بیت المال کا پورا خزانہ کوفہ کے شیعوں پر تقسیم کر دیا۔ کیا سلطنت کے لیے
ایسا ہی آدمی درکار ہوتا ہے۔ مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھو ۱۲ ÷

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۹	ترجمہ مقبول احمد۔ ص ۲۱۵

ترجمہ مقبول احمد۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک
دوسرے کی حامی ہوا کرتی ہیں۔ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے برابر منع کرتے ہیں
اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی

لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ ان پر رحمت کرے گا۔ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

ای آل رسول بتاؤ تم ان مومنین میں داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہی۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ یہاں "اولیا" کے معنے کیا ہیں تم اگر عربی نہیں جانتے قرآن نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا اُردو ترجمہ دیکھو سارا قرآن پڑھو۔ ہزاروں جگہ ولی۔ اولیاء۔ تولّٰی قرآن میں آیا ہی اور ہر جگہ دوست ہی کے معنے میں آیا ہی۔ مگر جہاں آل رسول نے ایک جگہ جو ذرا موقع پایا تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے کہ ولی سے مراد اولے الامر۔ بادشاہ۔ خلیفہ۔ امام۔ والی۔ مقبول احمد اماموں کے جھوٹ بنا بنے کے لیے ہر جگہ یہی تصرف کرتا ہی اور بناتے نہیں بنتی۔ یہاں بھی اولیاء کے معنے وہ حامی لکھتا ہی۔ کوئی اس بے غیرت آدمی سے پوچھے کہ حامی لکھنے سے کچھ فائدہ ہوا یا نہیں۔ تمھاری تاویل و تفسیر سے تو ولی کے معنے ہیں۔ اولے الامر۔ پھر یہاں بتاؤ علی کے اولی الامر حسین حسن کے اولے الامر حسین۔ علی کے اولے الامر فاطمہ زینب کلثوم رقیہ ہوئے۔ ہوسکتے ہیں۔ یا قرآن کا بیان جھوٹا ہی۔ یا اقرار کرو کہ ہم نے ولی کے معنے اولی الامر کے جو بتلائے تھے۔ بنی اسرائیل آل یعقوب کے قدم بہ قدم اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے یہ معنے دور از عقل بتائے تھے۔ سُنو تم اقرار کرو یا نہ کرو اہل علم و عقل اور اہل ایمان اور اہل قرآن سمجھتے ہیں۔ سمجھ چکے ہیں کہ صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے طبقًا عن طبق یہود و نصاریٰ کی چال اختیار کی ہے۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۹ | آیہ کالذین من قبلکم۔ ترجمہ مقبول صـ ۳۱۴

ترجمہ مقبول: مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے کہ وہ قوت میں تم سے بڑھے ہوے تھے اور مال و اولاد میں تم سے زیادہ تھے پس انھوں نے اپنے حصہ سے نفع اُٹھایا اور تم نے اپنے حصہ سے ویسا ہی نفع اُٹھایا جیسا کہ تم سے پہلے والوں نے اپنے حصہ سے نفع اُٹھایا تھا اور تم نے ویسی ہی باتیں بنائیں جیسی باتیں انھوں نے بنائی تھیں۔ انھیں کے اعمال دُنیا اور آخرت میں بیکار رہے اور وہی نقصان اُٹھانے والے ہوں گے ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ تک محدود و ہی نہیں بلکہ قیامت تک یہی قرآن حجت ہی۔ تمام عقائد باطلہ و اقوال واہیہ کی تردید اس قرآن سے ہوتی ہی۔ سنو۔ بنی اسرائیل اللہ کو بہت پیارے تھے۔ ان کو من و سلویٰ و سائبان دیا ان کو تمام عالم پر فضیلت دی۔ پھر قرآن میں سیکڑوں جگہ ان کا عیب ان کی نافرمانی بیان کی گئی۔ اسی طرح سے آل رسول کریم کا مرتبہ بھی نسبت عوام کے بہت برتر تھا اس لیے ان کی تعلیم و تنبیہ و تہدید میں سخت اہتمام ہی۔ بنی اسرائیل بھی آل پیغمبر تھے اور اس کا ان کو بڑا غرور تھا۔ اپنے کو اللہ کا بیٹا اور اللہ کا دوست کہتے تھے۔ اور طرح طرح کی باتیں بناتے تھے۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے غلط مطلب کتاب اللہ کا بیان کرتے تھے۔ اپنا مطلب نکالنے کے لیے کچھ کا کچھ ظاہر کرتے تھے۔

اللہ نے فرمایا ہی کہ تم بھی "طبقًا عن طبق" چلوگے۔ رسول کریم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگلی امتوں کے قدم بہ قدم چلوگے۔ یہاں تک کہ اگر اگلی قوموں نے اپنے ماں کے ساتھ زنا کیا ہو تو تم بھی کرکے رہوگے ٭

ای آل رسول دیکھو۔ طبقًا عن طبق کے معنے تم کچھ اور بتا دیتے تھے تبادوگے پیغمبر کی

حدیث اور پیشین گوئی کو تم جھوٹی کہدیتے کہدو گے۔ یا پیغمبر ہی کو جھٹلا دو گے۔ مگر اب سورۂ توبہ کی اس آیت کو تم کیا کرو گے جس میں بقول تمھارے بڑی لعنت ہے۔ ہر جگہ مقبول احمد اسی سورۂ توبہ کی تفسیر پڑھاتا آیا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو یا مقبول احمد کا ترجمہ اردو دیکھو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ تم نے ویسی ہی باتیں بنائیں جیسی باتیں انھوں نے بنائی تھیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ انہی کے اعمال دنیا اور آخرت میں بیکار رہے اور وہی نقصان اٹھانے والے ہونگے۔ یعنے جس طرح پہلے باتیں بنانے والے کے اعمال بیکار رہے اور انھوں نے نقصان اٹھایا ویسے ہی تمھارے اعمال بھی دنیا اور آخرت میں بیکار ہوں گے اور تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہونگے "اللھم احفظنا" عقلمند شیعو۔ یہ آیت تمھاری ہدایت کے لیے بھی ہے بہت غور سے دیکھو۔ اپنے مقبول احمد کو دیکھو اپنے اماموں کو دیکھو ان کے اقوال و تفاسیر و احادیث کو دیکھو۔ پھر قرآن سے مقابلہ کرو کہ قرآن ان کی احادیث کو کیونکر اور کس کس طرح باطل کرتا ہے۔ ہاں اے عقلمند شیعو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ صـ۱۲۹ "فَاسْتَمْتَعْتُمْ" دیکھو تم دیکھو گے کہ اس لفظ کا ترجمہ بے ایمان اور جاہل اور ناخداترس مقبول احمد لکھتا ہے۔

"پھر ان میں سے جس سے تم متعہ کر لو" اور اس کے حاشیہ پر اماموں سے بہت سی حدیثیں بھی نقل کر دیں۔ بد دیانتی اور خباثت سے "با" اور "بہ" کا ترجمہ اڑا دیا۔

خیر جو کچھ کیا سو کیا اہل علم خوب سمجھتے ہیں مطلب تو وہاں یہی تھا کہ نکاح کے ذریعہ سے تم نے جن عورتوں سے تمتع حاصل کر لیا ہو۔ نفع حاصل کر لیا ہو۔ تو ان کا مہر ان کو دیدو۔ چونکہ یہ مطلب قرآنی اور خداوندی اس کے مقصود و مرضی کے خلاف تھا اس لیے جاہلوں کو دھوکا دینے کے لیے اس نے لفظ "با" اور "بہ" کا ترجمہ ہی اڑا دیا۔ اس پہ کیا الزام جبکہ آل رسول ہی ایسے معانی بتاتے ہوں۔ اب ذرا خود آل رسول کی خیانت

اور خباثت اپنی آنکھوں سے دیکھو مقبول احمد کو شاگرد سمجھو۔ اور آل رسول کو اُستاد۔ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس ایک چھوٹی سی آیت میں تین جگہ یہ صیغہ آیا ہی "فَاسْتَمْتَعُوا" "فَاسْتَمْتَعْتُمْ" "كَمَا اسْتَمْتَعَ" اور تینوں جگہ یہ جھوٹا آدمی اپنی پچھلی بات بھول کر ترجمہ کرتا ہی نفع اُٹھایا۔

ای عقلمند شیعو!! علماے ربانیین اور راسخون فی العلم اور دیندار مسلمان تو پہلے ہی سے جانتے ہیں۔ ہم صرف تم کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ اِس آیت کو مکرر پڑھو۔ ترجمہ کو بھی پڑھو۔ پھر مقبول احمد کا ترجمہ صفحہ ۱۲۹ سامنے رکھو پھر مقابلہ کرو۔ اپنے بے ایمان علماء سے مت پوچھو۔ وہ جاہل بھی ہیں۔ اور بے ایمان اور جھوٹے بھی ہیں تم خود غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ دونوں جگہ بلکہ چاروں جگہ بلکہ سیکڑوں جگہ یہی معنے قرآن کی میں کہ نفع اُٹھایا۔ پھر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ متعہ کو تمھارے ایمہ جو قرآن سے ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ کس درجہ قرآن سے جاہل ہیں۔ اور کس درجہ بے ایمان ہیں کہ ان کو نہ خدا کا خوف ہے اور نہ دُنیا کی شرم +

کیا ایسا ہی مخالف قرآن اور کیا ایسے جاہل قرآن بے گناہ اور معصوم کہے جاسکتے ہیں۔ مقبول احمد سنیوں کی تردید میں تم نے ایمہ کی ناک کٹوا دی۔ یہ ہے سورۂ توبہ کی لعنت اور مار تجکو خبر نہ تھی ورنہ تو ایسی جرأت نہ کرتا +

پارۂ دہم سُورۂ توبہ رکوع ۹ "آیہ وَعَدَ اللّٰهُ" ترجمہ مقبول ص۳۱۵

ترجمہ مقبول اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہی جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی۔ اور ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور دائمی بہشتوں میں اچھے اچھے مکانوں کا بھی وعدہ کیا ہی اور اللہ کی خوشنودی سب سے بڑھکر ہی یہی تو بڑی کامیابی ہی +

ای آل رسول بتاؤ۔ بارہ ہزار اصحاب رسول کی شان میں یہ آیت اُتری یا نہیں۔ لاکھوں تابعین اور کروڑوں تبع تابعین کی شان میں یہ آیت اُتری یا نہیں۔

قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے یہ آیت اُتری یا نہیں۔

ہاں بتاؤ خلفائے ثلثہ اور جنھوں نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی ان کی شان میں یہ آیت اتری یا نہیں۔ اگر کہو کہ اُتری ہے اور وہ سب اس میں داخل ہیں تو بتاؤ کہ تمھارا خود سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا۔ صریح خدا اور قرآن کی نافرمانی ہے یا نہیں اگر کہو کہ یہ مومن نہ تھے تو بتاؤ تمھارے ایمان کا کون گواہ ہے کہ جسم سے روح نکلتے وقت تمھارے آخر پر تمھارا قلب اللہ کی وحدانیت اور اس کی مشیت و قدرت اور تمام صفات باری تعالیٰ پر مطمئن تھا۔ اے مقبول احمد دیکھو سُورۂ توبہ کی لعنت اور مار "اللھم احفظنا"

پارۂ دہم سُورۂ توبہ رکوع ۱۰ آیہ استغفرلھم" ترجمہ مقبول ص۳۱۷ حاشیہ نمبر ۴۔ ترجمہ مقبول۔ تم ان کے لیے دعاے مغفرت مانگو یا تم ان کے لیے دعاے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعاے مغفرت مانگو گے تو بھی اللہ اُن کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ اُنھوں نے خُدا کا اور اس کے رسُول کا انکار کیا۔ اور اللہ نا فرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا

حاشیہ نمبر ۴ ۔ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ عبداللہ ابن ابی منافق کو رسُول نے دعاے مغفرت دی تو عمرؓ نے منع کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمرؓ کی طرف سے منھ پھیلیا۔ عمر نے دوبارہ کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا یا عمرؓ ہے کہ اللہ تجھے غارت کرے پھر جب اس کی قبر پر آنحضرتؐ نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے تو عمرؓ نے پھر کہا یا رسول اللہ کیا خدا نے آپ کو منع نہیں کیا ہے منافقوں پر نماز پڑھنے سے۔ آنحضرت نے عمرؓ سے فرمایا کہ تیرا بُرا ہو میں نے اس کی نماز جنازہ میں یہ دعا مانگی یا اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اسکی پیٹ کو بھی آگ سے بھر دے اور اس کو جہنم میں پہنچا دے۔ الخ

ای آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن اتارینگے نہیں بلکہ ہمارا قرآن تمام عالم کے لیے قیامت تک کے لیے حجت ہے منافق کی تعریف تم جانتے ہو یا نہیں ہے۔ دل میں کچھ زبان پر کچھ۔ اِدھر بھی اُدھر بھی۔ اللہ کو کم یاد کرتے ہیں۔ نماز میں سستی کرتے ہیں۔ ہمارے رسول نے بتایا ہے۔ کہ جب لڑے تو گالی دے جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ نماز صبح و نماز عشا میں جماعت میں حاضر نہو۔ جو نہایت اندھیرے میں ہوتی تھی۔ پس اب قیامت تک جتنے لوگ ان حرکات و افعال کے مرتکب ہونگے۔ سب منافق ہی ہوں گے۔ پھر دیکھو کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے پیغمبر سے کیسی سختی کے ساتھ فرماتا ہے"تم ان کے لیے دعاے مغفرت مانگو یا تم ان کے لیے دعاے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعاے مغفرت مانگوگے تو بھی اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے خدا کا اور اس کے رسول کا انکار کیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا"۔ پھر اپنی حالت کا اس آیت سے مقابلہ کرو۔ اللہ نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ فرمایا۔ اپنے پیغمبر کو صاف لفظوں میں قبیلہ کا نام بتا کر کہدیا کہ بنی تمیم سے ابوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ کریگا۔ پیغمبر نے اپنی زندگی میں ابوبکرؓ سے امامت نماز کا کام لیا۔ اللہ نے وعدہ کیا کہ نیک لوگوں کو ترقی دے گا۔ پیغمبر نے پیشین گوئی کی کہ ہماری امت کسریٰ اور قیصر کے ممالک پر فتحیاب ہوگی۔ اور یہ سب ہوکر رہا۔ اور تم اللہ اور رسول کا انکار ہی کرتے رہے۔ عمر بھر تقیہ میں گزاری اور اس پر فخر کرتے رہے۔ اپنے باپ دادا کا دین بھی تقیہ ہی بتاتے رہے مسلمانوں سے کچھ کہتے تھے اور اپنے شیعوں سے کچھ۔ سوچو اور غور کرو مقبول احمد دیکھو یہ ہے سورۂ توبہ کی مار اور لعنت اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۱۵ - آیہ "ولا تُصلّ" ؏

ترجمہ مقبول - اور ای رسول جب ان میں سے کوئی مرجاے تو تم کبھی اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہونا ؏

ای آل رسول بتاو - عبداللہ بن ابی کے حق میں دعای مغفرت کے وقت اس کی جنازہ کی نماز پڑھتے وقت عمر نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ردکا - اس وقت یہ آیت نازل ہوچکی تھی یا نہیں - اگر کہو کہ نازل ہوچکی تھی - تو بتاؤ کہ پیغمبر بھی نافرمان ہوئے یا نہیں - معاذ اللہ ؏

اور اگر کہو کہ نازل نہیں ہوئی تھی تو عمرؓ کے مرتبہ بلند پر نظر ڈالو - دیکھو کہ وہ وحی کا مطلب نزول سے پہلے جانتے تھے - اور دوسری لفظوں میں اس طرح کہو کہ وحی ان کی زبان پر جاری ہوتی تھی - اب چاہے پیغمبر اسکی طرف سے منھ پھیریں یا اس کو غارت ہونے کی بد دعا دیں کیا تمھارا اعتقاد یہ ہو کہ ایسے انسان پر پیغمبر لعنت بھیج سکتے تھے ؟

مگر ہاں ای آل رسول تم نے ہمارے رسول کریم کو بھی منافق کہدیا - اللہ تم سے سمجھے - رسول کو منافقوں کا کیا ڈر تھا - علےؑ سا بہادر جنگجو ساتھ تھا - تمام اصحاب موجود تھے منافق ڈرتے ہی رہتے تھے - عبداللہ بن ابی کی نماز پڑھنے پر کون سا جبر واکراہ کیا گیا تھا - پیغمبر پسند نہ کرتے تو نہ جاتے نماز نہ پڑھتے ایسی نماز پڑھکر پیغمبر نے منافقوں کو دھوکا دیا یا نہیں ؟ - بظاہر تو قبلہ رو کھڑے ہوئے - نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے - اور دعا یہ مانگی کہ ای اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھردے اور اسکی پیٹ کو آگ سے بھر دے اور اسکو جہنم میں پہنچادے - ایسی دعا تو ولید یا مروان نے بھی کسی کی جنازہ کی نماز میں نہیں مانگی تھی خداوندا تیرے پیغمبر کی شان اس سے بہت عظیم ہو جو یہ ظالم اس کی شان میں کہتے ہیں - پیغمبر کو بد دعا کرنے کی لعنت کرنے کی صاف لفظوں میں ممانعت آچکی تھی - اس کے بعد ایسی نافرمانی

کا پیغمبر کی طرف منسوب کرنا کیسا سخت ظلم ہے ٭
آہی یہ آل رسول کیسے ایماندار تھے ۔ مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی مار اور لعنت
شاید تم اسی وجہ سے اس سورہ پر بہت زہر اگل رہے تھے ۔ چاہتے یہ تھے کہ کسی
طرح یہ لعنت دب جائے ٭

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۱۱ | آیہ لکن الرسول ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۱۹ ٭
ترجمہ مقبول ۔ لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو
ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور انھیں کے لیے
سب خوبیاں ہیں اور وہی پوری پوری فلاح پانے والے ہیں ۵ اللہ نے انکے لیے
جنتیں تیار کی ہیں ۔ جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے
ہوں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے ٭
ای آل رسول بتاؤ صرف بارہ ہزار صحاب رسول تھے یا اور بھی تھے ۔ تم کو نام
معلوم ہیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ تم کو علوم اولین و آخرین و علم گزشتہ و آیندہ حاصل ہے
بتاؤ حنین اور تبوک میں کتنا لشکر تھا ۔ پھر بتاؤ کہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان
سے جہاد کرنے والوں پر کیوں مقدم کیا قرآن کا اعجاز دیکھو تاکہ فضیلت خلفائے ثلثہ ظاہر ہو
پھر بتاؤ کہ ان اصحاب رسول نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی یا نہیں ۔ پھر بتاؤ
کہ اللہ کا وعدہ محض جھوٹا تھا یا وہ اپنے قول پر سچا ہے ۔ اگر جھوٹا کہدو تو قصہ فیصل ہے
اب جو چاہو سو کرو ۔ اور اگر سچا کہتے ہو تو پھر تم اپنے سب و لعن کو دیکھو کہ تم بھی ان پر سب و
لعن کرتے ہو اور اپنے شیعوں کو بھی سکھلاتے ہو پھر غور کرو کہ کیا ایسی مخالفت قرآن اور
خدا کے بعد بھی تم معصوم رہتے ہو رہ سکتے ہو ؟
مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت ؟

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۳ "آیہ والسابقونُ الاولون" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳۲۲ - حاشیہ نمبر ا و ۲ و ۳ ؎

ترجمہ مقبول اور مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے ایمان کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی خدائے تعالیٰ اُن سے راضی ہوگیا اور وہ خدائے تعالےٰ سے راضی ہو گئے - اور ان کے لیے ایسے ایسے باغ تیار کیے ہیں - جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے ؎

تفسیر قمی میں درج ہے کہ اس آیت سے ابوذرؓ و مقدادؓ و سلمانؓ - و عمارؓ مراد ہیں جو ولایت و خلافت علی پر قائم رہے ؎

اے آل رسول بتاؤ تمام اصحاب رسول اور تمام تابعین اور تبع تابعین اور قیامت تک کے مسلمان اس میں داخل ہیں یا نہیں خلفاے ثلثہ اور وہ لوگ جنھوں نے ان کی خلافت پر بیعت کرلی - اور پھر علی کی خلافت پر بھی بیعت کی - اس میں داخل ہیں یا نہیں - قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت میں لفظ "امنوا" اللہ صاحب نہیں لاتے - نہیں تو شیعوں کو موقع مل جاتا وہ کہتے پہلے ایمان ثابت کرو تب ان مناقب و فضائل کا دعویٰ کرو - پھر اے آل رسول بتاؤ کہ اللہ کی مخالفت قرآن کی مخالفت کرکے تم اب بھی معصوم ہوا ور گنہگار نہیں ہوے - جبکہ تم خود مسلمانوں پر سب و لعن کرتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو ؎

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ "آیہ یحبون ان یتطہروا" ترجمہ مقبول احمد ص ۳۲۴ و حاشیہ نمبر ۴ ترجمہ مقبول - اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو دوست رکھتے ہیں ؎

تفسیر قمی میں صادق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پانی سے استنجا کرتے تھے ؎

عقلمند شیعو۔ اس آیت کو اور اس کے ترجمہ و حاشیہ کو صرف تم دیکھو کہ تمہارے امام قرآن سے اِس درجہ جاہل ہیں کہ قرآن کا ایک حرف نہیں سمجھتے۔ اور ایسی جہالت و نافہمی پر دعوائے ہمہ دانی!

اے آل رسول اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو اور علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔

مقبول احمد دیکھو یہ سورہ توبہ کی لعنت۔

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۴	" آیہ التائبون " ترجمہ مقبول ۳۲۵

ترجمہ مقبول احمد وہ توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے۔ تعریف کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے۔ نیکی کا حکم دینے والے۔ اور بدی سے باز رکھنے والے۔ اور احکام خدا کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اپنے ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ۱۲۔

اے آل رسول بتاؤ تمام اصحاب رسول۔ تابعین تبع تابعین اور قیامت تک تمام عبادت گزار تابعدار بندے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں یا ہم انکے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں یہ تمام باتیں موجود تھیں یا نہیں۔ پھر ایسی بشارت کے بعد تمہارا ان پر سب و لعن کرنا شیعوں کو سکھلانا صریح خدا و قرآن کے خلاف کرنا ہے یا نہیں اور ایسی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم! مقبول دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت۔

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۴	" آیہ ما کان للنبی " ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳۲۵ وحاشیہ نمبر ۱

ترجمہ مقبول احمد۔ نبی کا اور ان لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں یہ کام نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت مانگیں بعد اس کے کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہو کہ وہ جہنمی ہیں گو وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ۰ اور ابراہیم کا اپنے چچا کے لیے دعا مانگنا تو ایک وعدہ کے سبب سے تھا۔ جو انھوں نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اُن پر یہ بات کھل گئی کہ وہ

خدا کا دشمن ہے تو انھوں نے اس سے تبرا کیا۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل اور بردبار تھے *

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ اور اے مقبول احمد تم تو سورہ توبہ کی تفسیر میں بڑا زور قلم دکھلاتے تھے کیا وجہ ہے کہ اس آیت پر تمھارا کوئی حاشیہ نہیں ہے آل رسول بھی چُپ ہیں۔

کیا یہاں پانی مرتا ہے۔ ایک چپ سے ہزار بلا ٹل سکتی ہے۔ اچھا اسی نسخہ پر عمل کرو مگر طالب تم کو کیا کہے گا۔ جب وہ قرآن کا مطلب پوچھنا چاہے۔ تم نے ایسی چُپ سادھی ہے کہ گویا بولنا ہی نہیں جانتے *

اچھا اے آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں علی داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ تم کو معلوم ہے یا نہیں کہ اس آیت کی شان نزول کیا ہے اجی تمھارے دشمن (بقول تمھارے) اور عوام ان کی تفسیر کیا کرتے ہیں اس کا شان نزول کیا بیان کرتے ہیں۔ تم کچھ جانتے ہو یا نہیں۔ اگر تم نہیں جانتے تو اپنی جہالت کا اپنے نادان شیعوں سے اظہار کر دو۔ اور اگر جانتے ہو تو تم کو لکھنے میں کیا تامل تھا۔ تم اس کی تردید کرتے ایسا مطلب بیان کرتے کہ سامعین اور ناظرین دوست و دشمن خاص و عام سب خوش ہو جاتے۔ کہ قرآن کا مطلب امام نے حل کیا یہاں تو ان کے سکوت سے طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں یقین ہوتا ہے کہ عوام ہی کا مطلب صحیح ہے۔ انصاف پسند ناظرین۔ قرآن کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ نہ نبی کو زیبا ہے۔ نہ کسی مسلمان کو زیبا ہے کہ اپنے دوزخی قرابت داروں کے لیے مغفرت کی دُعا مانگیں۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اپنے قرابت داروں کی مغفرت کے لئے یہ دعا کی تھی تو اللہ نے ممانعت کر دی *

مگر اہل تشیع جو دین اور مذہب کو ایک تنگ دائرہ میں کرنے کے عادی ہیں۔ اور وہ بھی صرف دوسرے اصحاب رسول کو ذلیل ثابت کرنے کے لیے نہ کسی اور مصلحت شرعی و دینی سے۔ ابراہیمؑ کا باپ اگر دوزخی ہوا تو ابراہیم کی منزلت میں کیا نقصان آسکتا ہے ✦

اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ ظلمات سے نور کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ نکال لے جاتا ہے۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کیوں نقصان آنے لگا ✦

اچھا آؤ اور دیکھو کہ اہل سنت کا یہ کہنا قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ خود قرآن کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا قول صحیح ہے۔ اللہ صاحب کو معلوم تھا۔ (اور ان سے بڑھکر جاننے والا کون ہے) کہ ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے شفاعت کی تھی۔ مغفرت چاہی تھی۔ تو اس وقت جبکہ رسول کو منع کیا تو اپنے حبیب کی تسکین خاطر کے لیے وہ قصہ ابراہیم کا دُھرا دیا کہ اے پیغمبر تم ابراہیم کی دعا کی طرف مت جاؤ۔ ابراہیم کے فعل سے استدلال مت کرو ✦

بے شک ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی مگر وہ صرف اس وجہ سے کہ ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم عنقریب تمھارے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔ اس اپنے وعدہ کے پورا کرنے میں ابراہیم نے اپنے باپ کے مغفرت کی دُعا کی تھی ✦

مگر جب ابراہیم کو معلوم ہوگیا۔ کہ اس کا باپ آذر یا بقول آل رسول تارخ کافر مشرک دوزخی ہے تو ابراہیم نے اس سے تبرا کیا۔ یہ ابراہیم کی حکایت رسول کے سوا اور کس سے کہی جاسکتی تھی۔ دیکھو ہر جگہ مومنین سے علماء مراد ہیں مگر اس جگہ آل رسول نہیں کہتے کیوں؟ صرف اس لیے کہ ان کے مزعومات و مظنونات و فرضی قصے و فرضی

دعا دی کے حلاف ... ان عمک الضال قد مات"۔ ان کو یاد ہوگا اس لیے خاموش ہو کر رہ گئے
ای آل رسول دیکھو جب پیغمبر کے قرابت داران کا فر سے پیغمبر کی کوئی توہین نہیں ہوتی۔ تو علی
کی بھی کوئی توہین نہیں ہو سکتی۔ اگر عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو۔ دیکھو مقبول احمد یہ ہی۔
سورۂ توبہ کی لعنت۔" اب "الکا ترجمہ چچا کرو۔ "تا" دادا۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اوّل "آیہ الیہ مرجعکم" ۔ ترجمہ مقبول ص۳۳۱
ترجمہ مقبول ۔ تم سب کی بازگشت اُسی کی
طرف ہی۔ اللہ کا وعدہ سچا ہی بے شک وہی مخلوق کو بناتا ہی۔ پھر وہی ان کو لوٹا کر لائیگا
تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے ان کو جزائے خیر
دے۔ اور ان کے لیے جو کافر ہو گئے تھے بعوض اس کے جس کا وہ انکار کرتے تھے۔
کھولتے ہوئے پانی کی پلائی ہے اور دردناک عذاب۔

ای آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی سنو یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی ہے۔
پیدا کرنے پھر پلٹائے جانے۔ اور جزا و سزا کا بیان ہی۔ اس سے تمھاری تکذیب و
تردید فرماتے ہیں تم جو کہتے ہو کہ سب لوگ رجعت کریں گے۔ مہدی اپنے معجزہ
سے سبکو زندہ کریں گے عذاب دیں گے اور قید کریں گے۔ اور سولی دیدیں گے
اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو۔ علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ان کافروں
میں وہ بھی داخل ہیں جو معاد کے منکر ہیں اور مسئلہ رجعت سے معاد کا انکار
مستنبط ہوتا ہے۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اوّل "آیہ ان الذین۔ ترجمہ مقبول ص۳۳۲
ترجمہ مقبول احمد۔ یقیناً وہ لوگ جن کو ہماری حضور میں آنے کی اُمید نہیں ہی۔ زندگانی

سلہ آپکا آرہ چچا گیا۔

دنیا پر راضی اور اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ بوجہ ان کے افعال کی انھیں کا ٹھکانا جہنم ہے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب ہم کوئی دوسرا قرآن رسول کریم صلعم سے بھجا تاریں گے۔ غور کرو تو اس آیت میں دیدار باری تعالےٰ کے منکرین بھی داخل ہوتے ہیں +

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اوّل | آیہ وَ لَو یُعَجِّلُ اللّٰہُ۔ ترجمہ مقبول ۳۳۲

ترجمہ مقبول۔ اور اگر خدائے تعالیٰ آدمیوں کے لیے برائی میں بھی اتنی ہی جلدی کرے جتنی کہ ان کے لیے نیکی میں کرتا ہے۔ تو ان کی مدت بہت ہی جلدی پوری کر دی جائے ہم تو ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اُن کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ آپ ہی سرگردان رہیں +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ اس آیت میں بھی منکرین دیدار باری تعالےٰ پر عتاب ہے۔ اور ان بدکاروں کا فروں کی بھی تنبیہ ہے جو اللہ پر عدل اور ظلم کی نسبت کرتے ہیں۔ ہدایت اور ضلالت دونوں اسی کی طرف سے نہیں سمجھتے خدا پر لطف واجب بتاتے ہیں۔ کیوں جی جب ہم نے خود اُن کو سرکشی میں چھوڑ دیا کہ وہ سرگردان رہیں پھر تاؤ کہ ہمارا لطف جو ہم پر واجب ہے کہاں گیا۔ جب اتنی بڑی قدرت رکھنے والا خود ہی سرکشی میں چھوڑ دے تو کون دوسرا قادر و توانا ہے۔ خدا سے بڑھکر جو اس کو بچاتے +

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ + | آیہ وَ قَدْ اَہْلَکْنَا۔ ترجمہ مقبول ۳۳۳

ترجمہ مقبول۔ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے بہت سے اپنے زمانہ ہلاک

کر دیے جبکہ ان لوگوں نے نافرمانیاں کیں۔ حالانکہ ان کے رسول ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے۔ مگر وہ اس قابل ہی نہ رہے تھے کہ ایمان لاتے گنہگار لوگوں کو ہم اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم اب بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے یا ہمارا قرآن کسی خاص فرقہ اور زمانہ تک محدود ہے یہ قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ دیکھو قرآن میں خلافت دینے کا ہم نے وعدہ کیا اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلایا کہ بنی تمیم سے ابوبکرؓ۔ بنی عدی سے عمرؓ بنی امیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہوں گے ٭

پیغمبر نے اپنی زندگی میں امام جماعت بنا دیا۔ فتح شام اور فارس کی پیشینگوئی کی۔ کیا یہ کھلی دلیلیں نہیں ہیں۔ پھر ان کا منکر مجرم ہوا یا نہیں۔ اور پھر سب کے سب مجرم ہونے کے بعد بھی معصوم ذیل کی آیت بغور پڑھو ٭

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ ثم جعلناکم" ترجمہ مقبول ۴۲۳ ٭

ترجمہ مقبول۔ پھر ان کے بعد ہم نے تم کو اس زمین میں خلیفہ قرار دیا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم دیکھ چکے تمام دنیا دیکھ چکی کہ خلفائے ثلثہ نے خلافت پا کر کیا کیا۔ موٹا جھوٹا کھایا۔ پھٹا پرانا پہنا۔ دنیا سے زاہد رہے۔ غیروں کو دیکر ہاتھ جھاڑ کر چلدیئے۔ انھیں کا احسان ہے کہ دنیا میں اس وقت اسلام کا نام روشن ہے۔ اور تم کو خلافت ملی تو بجز خانہ جنگی اور آپس کی خونریزی کے کبھی کفار اور مشرکین پر تم نے [illegible] نہیں کیا۔ اور وعدہ شاستہ کے مطابق سلطنت پر بیٹے کو دیکر بڑی راہ نکالدی

عقلمند شیعہ ذرا الفاظ خلیفہ قرآن اور ترجمہ مقبول میں دیکھیں +

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ فمن اظلم" ترجمہ مقبول ۳۳۲

ترجمہ مقبول - اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک قصوروار فلاح نہیں پاتے +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں - اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی - کیا کوئی دوسرا قرآن اب ہم اتارینگے نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے تم اپنی تمام تفسیر اُٹھا کر دیکھو - اگر تم کو عقل ہو تو خود سمجھو - ایمان ہی تو ملنود علم نہیں ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو کہ تمہاری کل تفسیر اللہ پر بہتان ہی یا نہیں +

تم خلافت کی آیتوں کو جھٹلاتے ہو یا نہیں - پھر بھی تم مجرم نہیں بلکہ اُلٹے معصوم!

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ ویعبدون" ترجمہ مقبول ۳۳۲

ترجمہ مقبول - وہ اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پوجتے ہیں جو ان کو نہ کوئی ضرر پہنچائیں اور نہ کوئی نفع بخشیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارشی ہیں تم یہ کہدو کہ تم خدا کو اُس چیز سے آگاہ کرتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہی اور نہ زمین میں +

اور جن چیزوں کو یہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی ذات اُن سے منزہ اور برتر ہے

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیون نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری ہی شان میں اترا ہی - کیا اب کوئی دو[سرا] قرآن ہم اتارینگے

دیکھو اللہ صاحب کس خوبصورتی سے صرف اپنی ذات کو نافع اور ضار فرماتے ہیں جبکہ دوسروں کے نفع اور ضرر کو باطل کرتے ہیں۔ پھر جس طرح مشرکین کا حیلہ بیان فرماتا ہو یعنے وہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے سفارشی ہیں "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم تم بھی یہی کہتے ہو ذرا دیکھو تو یہ تعزیہ یہ علم یہ دُلدُل یہ ضریح کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں کچھ ضرر پہنچا سکتے ہیں خدا کے پاس شفیع ہو سکتے ہیں؟

دیکھو قرآن میں ایسی تعلیم کہیں ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہماری ذات ان سے منزہ اور برتر ہی جس کو یہ ہمارا شریک کرتے ہیں۔ اب چاہے تم لوگ علی کو اللہ کہو۔ اپنے ائمہ کو حی و قیوم۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ قادر و توانا سمجھو۔ شفیع کہو۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ وَمَا کَانَ النَّاسُ"۔ ترجمہ مقبول ۳۳۴ ترجمہ مقبول احمد۔ اور پہلے تو سب آدمی ایک گروہ تھے۔

ای آل رسول بتاؤ اِس جگہ آیمہ کیوں نہیں تھا۔ دیکھو تمھارے دشمنوں نے تو کہیں "آیمہ" کو "اُمتہ" نہیں بنا دیا۔

ترجمہ مقبول۔ ۳۳۵

ترجمہ تم کہدو کہ غیب کا مالک تو خدا ہی ہی۔

ای آل رسول تمھارا دعواے علم گزشتہ و آئندہ اس آیت سے باطل ہوتا ہی۔ اگر عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ مطلب یہ ہی کہ خدا ہی غیب کا مالک ہی پیغمبر کو بھی علم غیب میں شریک نہیں کیا۔ تو دیگران چہ می رسد۔

دیکھو یہ آیت بھی تمھاری ہی شان میں اُتری ہی۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۱۳ "آیہ یا ایہا الناس"۔ ترجمہ مقبول ۳۳۵ ترجمہ مقبول۔ ای آدمیو سوائے اس کے نہیں ہی کہ تمھاری بغاوت کا ضرر ...

زندگانی دُنیا کے زمانہ میں تمہاری ہی ذات کے لیے ہے۔ پھر تمہاری بازگشت ہماری طرف ہوگی۔ پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تم کو سب جتلاوینگے +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیون نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا اب ہم بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرا کوئی قرآن اتاریں گے۔ دیکھو اس آیت میں لفظ بغاوت آیا ہے چاہے خدا سے بغاوت ہو چاہے سلطنت سے۔ بعد امن قایم ہوجانے کے +

تمہاری بازگشت ہماری طرف ہوگی۔ اس آیت سے مسلہ رجعت اور مسئلہ کا انتقام باطل ہوتا ہے +

پارۂ یازدہم سُورۂ یونس رکوع ۳ "آیۂ واللہ یدعوا" ترجمہ مقبول ص۳۲۶

ترجمہ مقبول۔ اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی توفیق سے راہ راست تک پہنچا دیتا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان مین نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے اللہ پاک تمہارے چند عقائد کو باطل فرماتا ہے +

ہدایت وضلالت سب اُسی کی طرف سے ہے۔ ورنہ گمراہ کرنے والا خدا سے بھی زیادہ قدرت والا ہوگا۔ اللہ پر کوئی چیز خصوصًا لطف واجب نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ خود اپنے اوپر کسی چیز کو لازم کرلے +

پس ترک اولےٰ بھی اللہ پہ صادق نہین آسکتا۔ اجی جب ہم نے خود ہی اپنی توفیق سے راہ راست تک نہیں پہنچایا تو اُن بیچارون کا کیا گناہ۔ پھر بتاؤ کہ ہم بقول تمہارے ظالم ہوئے یا نہیں اللہ سے کوئی پوچھ نہیں سکتا بلکہ وہ خود دوسرں سے باز پرس کرسکتا ہے۔ مالک اپنے ملک کا مختار ہے +

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۳	"آیہ للذین احسنوا" ترجمہ مقبول صـ ۳۳۶ ترجمہ مقبول۔ اُن لوگوں کے واسطے جنھوں

نے نیکی کی بہتری بھی ہی۔ اور اُس پر زیادتی بھی۔ اُن کے چہروں پر نہ سیاہی جائیگی اور نہ ذلت وہی جنتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۔

ای آل رسول بتاؤ۔ تمام اصحاب رسول جنھوں نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر علے کے ہاتھ پر بھی بیعت کی اور تمام تابعی اور تبع تابعی اور تمام مسلمان اور تمام اہل سنت جو قیامت تک نیکی کریں ان سب کے لیے یہی آیت ہوگی یا ہم کوئی دوسرا قرآن اپنے رسول کریم صلعم کے بعد اتاریں گے ۔

ترجمہ مقبول صـ ۳۳۷

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بدی کی ہر بدی کا بدلہ اُسی کے برابر ہی۔ اور ان پر ذلت بھی چھا جاے گی۔ اللہ کی طرف سے کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوگا۔ ایسا معلوم ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چھا گیا ہی جہنمی وہی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا اب بعد رسول کریم صلعم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے بتاؤ کیا تم اور تمام شیعہ۔ اور تمام اہل سنت قیامت تک جو بدی کریں گے اس وعید میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ دیکھو مسئلہ شفاعت بیجا و نامناسب کی کس بلاغت سے تردید فرماتے ہیں اللہ کی طرف سے کوئی اُن کا بچانے والا نہ ہوگا

ترجمہ مقبول صـ ۳۳۷ ۔

ترجمہ مقبول۔ اور جس دن ہم اُن سب کو جمع کریں گے۔ پھر ہم اُن لوگوں سے

جو شرک کیا کرتے تھے یہ کہیں گے کہ تم اور تمھارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم اُنکے باہمی قطع تعلق کر دیں گے اور اُن کے شرکا یہ کہدیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے ٥ پس ہماری اور تمھاری مابین گواہی دینے کو اللہ کافی ہے۔ کہ ہم تمھاری عبادت سے بالکل بے خبر ہیں ٭

اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں تمھارے شیعوں کی شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو تمھارا علی کو اللہ کہنا۔ اسے کو قادر و توانا سمیع و بصیر علیم و خبیر حی و قیوم نافع و ضار سمجھنا ان کے لیے کھانے پکانا۔ یہ سب شرک ہے یا نہیں پھر علیم و خبیر خدا خبر دیتا ہے۔ کہ وہ لوگ یہ کہدیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ پھر وہ لوگ خدا کو گواہ قرار دے کر کہیں گے کہ ہم تمھاری عبادت سے بالکل بے خبر ہیں۔

ازیں سو رانده وازاں سو در مانده

اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ٭

مقبول احمد۔ اُردو خوان بیچارہ کیا سمجھے گا جب تم کہو گے کہ تم اور تمھارے شرکاء نذیر احمد کی تقلید سے بھی ٭

ترجمہ مقبول صـــ ۴۳۲

ترجمہ مقبول۔ اس وقت ہر نفس اس بات کو جانچ لے گا کہ وہ پہلے کیا کیا کر چکا ہے۔ اور وہ سب اللہ اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائیں گے اور جو بہتان باندھا کرتے تھے وہ سب کچھ اُن کے ہاتھ سے نکل جائیگا۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے ہم سے سنو اس آیت سے علاوہ تهدید اور تنبیہ و تعلیم کے تمھارے مسئلہ رجعت اور انتقام مہدی کی بھی تردید

تکذیب فرماتا ہی جب فرماتے ہیں کہ سب اپنے برحق مالک اللہ کی طرف پھیرے جائینگے ٭

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ قل من یرزقکم" ترجمہ مقبول ص ۴۳۷

ترجمہ مقبول - تم کہدو کہ آسمان اور زمین سے تمکو رزق کون دیتا ہی - یا سماعت اور بصارت کا اختیار کون رکھتا ہی - اور وہ کون ہی جو زندہ کو مردہ سے پیدا کردیتا ہی - اور مردہ کو زندہ سے پیدا کردیتا ہی - اور وہ کون ہی - جو تمام امور کا انتظام کرتا ہی - قریب ہی کہ وہ کہیں گے کہ اللہ ہی - پس تم یہ کہدو کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے ہیں ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی - ہم سے سنو اللہ کے سوا آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہی اس سے تمہارا رازق ہونا باطل ہوگیا ٭

اللہ کے سوا سماعت اور بصارت کا اختیار کون رکھتا ہی - اس سے تمہارا سمیع و بصیر ہونا باطل ہوگیا - اللہ کے سوا زندہ کو مردہ سے کون پیدا کرتا ہی - مشرک سے مومنین کو کون پیدا کرتا ہے ٭

قطرہ آب بیجان سے ذی روح کون بناتا ہی - اس سے تمہارا قادر و توانا ہونا باطل ہوگیا - اللہ کے سوا مردہ کو زندہ سے کون پیدا کرتا ہی - مومن سے کافر بیغیبہ سے ظالم کون پیدا کرتا ہی - اس سے تمہارا اختیار باطل ہوگیا - اللہ کے سوا کون ہی جو تمام امور کا انتظام کرتا ہی - اس سے تمہارے تمام دعاوی تصرف و اختیار باطل کردے گئے اور جب تم زبان سے اقرار کرتے ہو کہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہی تو فرماتے ہیں کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے جس کے اقرار کے سوا تم کو چارہ نہیں ہی - خاص تعلیم یوں بھی نکلتی ہی کہ کیا خلفائے ثلثہ کا خلیفہ ہو جانا ہمارے تمام امور کے انتظام سے خارج تھا کیا ہمارے انتظام کو اس میں دخل نہ تھا پھر تمہارا ان پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح

ہماری نافرمانی ہی یا نہیں اور تعجب ہے کہ تم اب بھی معصوم ہو۔ قرآن کا مطلب بہلا تم کیا سمجھوگے
اچھا اُردو فارسی کے شعار سنو شاید تمھاری سمجھ میں آئے ❊

گر آسی خلیلے زبت خانہ | گتی آشنای زبیگانہ
زادۂ آذر خلیل اللہ ہو | اور کنعان نوحؑ کا گمراہ ہو
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو | لائے بتخانہ سے وہ صدیق کو

ترجمہ مقبول ص۳۳۸ "آیہ وما یتبع"۔

ترجمہ مقبول اور اُن میں سے اکثر صرف گمان کے پیرو ہیں۔ یقیناً گمان حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اللہ اسکو جانتا ہو ❊

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ذرا غور سے دیکھو اپنے باطن میں غور کرو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ خلافت کے استحقاق کا تم کو گمان ہی یا نہیں۔ ہماری آیتوں سے بھی تم ہی گمان کرتے ہو۔ ہم نے کافروں۔ مشرکوں۔ منافقوں۔ فاسقوں اور اہل کتاب کا قرآن میں جہاں جہاں ذکر کیا ہی وہاں وہاں تم ہی گمان کرتے ہو کہ خلافت لینے والے بھی اس میں داخل ہیں۔ بلکہ دراصل وہی مراد ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یقیناً گمان حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور پھر اپنے علم وقدرت کا اظہار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں۔ اللہ اس کو جانتا ہو ❊

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ وما کان"۔ ترجمہ مقبول ص۳۳۹ ❊

ترجمہ مقبول۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہو کہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے بنا لیا جائے ❊

ای آل رسول بتلاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھارے ان اقوال کی تردید

کرتا ہی جو تم قرآن کی تحریف کے متعلق بیان کرتے ہو۔ کہ اصحاب رسول نے بنا لیا ❊

مثلاً۔ امتہ پہلے ائمۃ تھا۔ عابدون، عابدین تھا۔ تائبون، تائبین تھا۔ حامدون، حامدین تھا۔ سائحون، سائحین تھا۔ راکعون، راکعین تھا۔ ساجدون، ساجدین تھا۔ آمرون امرین تھا۔ ناہون، ناہین تھا۔ حافظون، حافظین تھا۔ فما استمتعتم اور منھن میں عقد متعہ کا حکم تھا۔ اور الی اجل مسمیٰ نکال دیا گیا ہی۔ ازجلکم، ارجلکم تھا۔ لم اتخذ فلاناً خلیلاً کی تغییر گو یا یوں کہتی ہو بقول ابو بکر خلیفۂ اول یو یلتیٰ لیتنی لم اتخذ خلیفۃ الثانی عمر اخلیلاً اور قرآن میں اسکا ترجمہ لکھتے ہو۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ ام یقولون"۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۳۹

ترجمہ مقبول۔ آیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو بنا لیا ہی۔ تم یہ کہدو کہ اگر میں نے اسکو بنا لیا ہو۔ تو تم بھی اس کے مانند ایک سورہ بنا لاؤ اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لو ❊

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو کیا ہم بعد رسول کریم پھر کوئی قرآن اتاریں گے۔ ہمارا قرآن کیا کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ پر محدود ہی۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ قیامت تک کے لیے حجت ہی۔ اب سنو کہ اس آیت سے تمھارے اقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی۔ تم کہتے ہو کہ اصحاب رسول نے قرآن میں بہت جگہ تبدیلیاں کر دیں مگر ایسی تبدیلی کی کہ تم سے بڑھ گئے رسول سے زیادہ فصیح ہوے۔ ہماری فصاحت کے مثل لانے پر قادر ہوے۔ پھر بتاؤ کہ ہمارا دعویٰ پیغمبر کی تحدی غلط ہوئی یا نہیں ❊

ای جاہلو۔ تم نہیں جانتے کہ قرآن کا ایک ایک جز بھی قرآن ہی ❊

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۳۹۔ "آیہ بل کذبوا"

ترجمہ مقبول۔ بلکہ انھوں نے تو اس کو جھٹلا دیا جس کے علم کا وہ احاطہ نہ کر سکے اور جس کا مطلب ان تک پہنچا ہی نہیں اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے

پہلے تھے - پھر غور کر لو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا۔
اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے - تم کو اس آیت سے یوں تعلیم دی جاتی ہے
کہ تم اپنے شیعوں سے جو مطلب قرآن کا تبلاتے ہو اس سے تو صاف خدا کا جھٹلانا پیدا
ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا مطلب تم تک پہنچا ہی نہیں - اور تمھاری یہ چال
بنی اسرائیل یعنی آل یعقوب کے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم ہے مقبول احمد
دیکھو اس اُمت کے یہودی اور نصرانی ؂

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴ "آیہ ومنہم" - ترجمہ مقبول ص۳۳۹
ترجمہ مقبول - اور ان میں سے کوئی کوئی ایسا
بھی ہے جو اس پر ایمان رکھتا ہے اور کوئی کوئی ایسا ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا - اور تمھارا
پروردگار فساد کرنے والوں سے خوب واقف ہے ؂
اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے - کیا ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے آب
اُتارین گے ہرگز نہیں ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے - ہم سے سنو اس
آیت میں اپنے علیم و سمیع و بصیر و خبیر ہونے کی خبر دیتے ہیں - بے ایمانوں کو ایمانداروں سے
الگ کرتے ہیں - پھر کمال بلاغت سے بغاوت اور فساد کی برائی بیان کرتے ہیں یعنی فرماتے
ہیں کہ تمھارا پروردگار فساد کرنے والوں سے خوب واقف ہے ۱۲

ترجمہ مقبول - ص۳۴۰ "ومنہم"
ترجمہ مقبول - اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تمھاری باتیں خوب غور سے
سنتے ہیں، کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ عقل ہی نہ رکھتے ہوں
اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں

جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے نازل کریں گے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہی قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ سنو یہ آیت تم سے کیوں کر متعلق ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم قرآن سنتے ہو مگر سمجھتے نہیں۔ اس لیے رسول سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔ تم اس کے جواب میں بڑے بڑے دعاوی علم ماکان ومایکون وعلم گزشتہ وآئندہ وعلم قرآن کا دعویٰ کروگے۔ مگر یاد رکھو تمہاری تفسیر لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ قرآن کی ایسی تفسیر کرنے والا عقل ہی نہیں رکھتا۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

سوچو اور سمجھو۔

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۳۴۰

ترجمہ مقبول احمد۔ اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ پھر کیا تم اندھوں کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ سنو اس آیت میں تمہاری تعلیم یوں ہو سکتی ہے کہ تم پیغمبر کی حدیث دیکھتے ہو اور پھر بھی مطلب نہیں سمجھتے۔ راہ راست پر نہیں آتے۔ اس لیے پیغمبر سے کہا جاتا ہے کہ پھر کیا تم اندھوں کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ قرآن کا مطلب تم کیا سمجھو گے۔ فارسی کا شعر سنو۔ سوچو۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۳۴۰ "آیہ ان اللہ"۔

ترجمہ مقبول۔ بالتحقیق اللہ آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ آدمی خود اپنی جانوں پر ظلم توڑتے ہیں ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ سنو یہ آیت تمھاری شان میں اِس طرح نازل ہوئی ہی۔ فتنہ و فساد کرنا۔ دوسروں پر لعنت کرنا۔ اپنے شیعوں کو لعنت سکھلانا۔ قرآن سے لعنت ثابت کرنا۔ قرآن کی ایسی لغو تفسیر کرنا اور پھر "تفسیر فبہت الذی کفر" کی لعنت وھیٹکار پڑنا۔ یہ سب اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتا ہی۔ اللہ تو آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ؛

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۵

"آیہ ویستنبؤنک" ترجمہ مقبول ط

ترجمہ مقبول۔ اور وہ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ وعدہ حق ہی۔ تم کہدو کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم وہ بے شک حق ہی۔ اور تم اس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو ؛

کافی میں صادق فرماتے ہیں کہ علی کی خلافت کے متعلق تم کہدو کہ پروردگار کی قسم ہے ضرور برحق ہی۔ اگر تم اپنی پنچائت سے کسی کو چودھری بنا لوگے تو اللہ مجبور نہیں ہو سکتا کہ تمھارے بنائے ہوئے خلیفہ کو اپنا خلیفہ قبول کرلے ؛

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور المجالس میں باقر سے منقول ہی کہ اہل مکہ نے پوچھا کہ کیا علی امام ہیں تم اس کے جواب میں کہدو کہ میرے پروردگار کی قسم وہی امام ہیں

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہاں تم انکار نہیں کرسکتے باقر اور صادق نے دعوی کیا ہی کہ یہ آیت تمھاری ہی شان میں اتری ہی۔ کافی اور عیاشی اور قمی اور المجالس سب ہی گواہ ہیں ؛

ای آل رسول تم تو ایسی جہالت کے بعد خطاب کے لائق باقی نہیں رہے۔ صرف

عقلمند شیعوں سے اپیل ہے۔ کہ تم اپنے اماموں کا ایمان اور علم اور عقل دیکھو۔ جہاں کوئی ضمیر آئی۔ وہ ان کی طرف جہاں کوئی آیت متشابہات آئی وہاں وہی مراد ہیں۔ فرلاین آنکھ کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ اہل مکہ نے پیغمبر سے کب پوچھا تھا کہ آیا علی امام ہیں ان جاہلوں سے یہ بھی پوچھو کہ کفار اہل مکہ نے یہ پوچھا تھا یا مسلمانان اہل مکہ نے اور پھر یہ پوچھو کہ مکہ میں اس کا موقع ہی کیا تھا۔ وہاں سلطنت و امامت و خلافت کی لیے کیا دھرا تھا۔ اور اگر کوئی کہدے کہ یہ صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہے تو اس کے انکار کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ اچھا دیکھو قرآن کی گواہی سے کون صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اخیر آیت کو غور سے پڑھو۔ اور تم بس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو یعنو ہم نے ابوبکر کو خلیفہ بنانا چاہا۔ بنا دیا۔ اور یہی حق تھا پھر علی کا دعوی دار بننا علی کی شجاعت وتہور عباس اور ابوسفیان کی مدد۔ اور پھر تمام قبائل عرب کا شیعہ بنکر مرتد ہوجانا۔ اور مقابلہ پر کھڑا ہو جانا مگر ان سب باتوں نے اللہ کو عاجز نہیں کیا عاجز نہیں کرسکے اور علی الرغم انف۔ اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون" اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ضرور چاہیے مشرک اور کافر برا مانا کریں۔ تمہارے معنے لینے میں تو اللہ عاجز قرار پاتا ہے۔ دیکھو اللہ نے علی کو خلیفہ کرنا چاہا۔ مگر ہم ۲۔ بس وہ کچھ نہ کرسکا ؛

اے آل رسول دیکھو قرآن کا معجزہ۔ یعنی اقوال باطلہ و عقائد فاسدہ کا جواب خود قرآن دیتا ہے۔ لفظ لفظ شہادت دیتا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۲ "آیہ الا ان" ؛

ترجمہ مقبول۔ خبردار رہو کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن انہیں سے اکثر نہیں جانتے ہیں ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی ہم سے سنو۔ خلافت اللہ کی تھی یا نہیں۔ اور اگر کہو کہ نہیں تو اللہ کا کلام جھوٹا ہوتا ہی۔ مگر تم کو اس سے کیا غرض پھر فرماتے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہی۔ یہ اُسی کی طرف روشن اشارہ ہی۔ اور پھر تمھاری جہالت ظاہر کرتی ہیں فرماتے ہیں کہ "لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں"۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۲ "آیہ ہو یحی"

ترجمہ مقبول احمد۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اور اسی کے حضور میں تم سب کی بازگشت ہوگی۔

ای آل رسول اِس آیت سے عقیدہ قدرت الیہ و عقیدہ رجعت اور اصحاب رسول کا زندہ کرنا۔ پھر عذاب دینا قتل کرنا سب باطل ہوتا ہی۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۲ "آیہ الا ان" و حاشیہ نمبر ۲

ترجمہ مقبول کہ جو دوستان خدا ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ محزون ہونگے

ای آل رسول یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہو ورنہ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے اس محزون کو دیکھو۔ اور سورہ توبہ میں پیغمبر کا ابوبکر سے لاتحزن کہنا دیکھو۔ دیکھو قرآن خود اپنی کیسی تفسیر کرتا ہی ذیل کی آیت غور سے دیکھو۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۳ - آیہ الذین امنوا

ترجمہ مقبول وہ وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری برتتے تھے۔

ای آل رسول یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ دیکھو اللہ نے سورہ لیل اور سورہ حجرات میں ان کو اتقیٰ کہا ہے۔ یعنے بڑا ڈرنے والا۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو۔

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۴۴۳

ان کے لیے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی کلمات خدا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہی تو بڑی کامیابی ہے ٭

اے آل رسول اس آیت میں تمام خلفائے ثلثہ داخل ہوتے ہیں کہ ان کے لیے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اس میں تم کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے تمہاری تو قید و قتل میں گزری۔ ذیل کی آیت بہت غور سے پڑھو ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۲۔ "آیہ ولا یحزنک قولہم"۔

ترجمہ مقبول۔ اور تم کو ان کی باتیں رنج نہ دیں پورا پورا غلبہ خدا کا ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے ٭

اے آل رسول بتا دو یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ تم خود اپنے افعال اور اقوال کو دیکھو کہ ہم بنی ہاشم ہیں ہم قرابت داران رسول ہیں۔ خلافت ہمارا ہی حق ہے وغیرہ وغیرہ ہفوات اللہ فرماتا ہے کہ "تم کو ان کی باتیں رنج نہ دیں"۔ تحزن اور حزن رنج ہو تو اس پر بولا جاتا ہے۔ دیکھو پھر فرماتے ہیں "بے شک پورا پورا غلبہ اور عزت خدا کو ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے" بنی تیم اور بنی عدی اور بنی امیہ کو اگرچہ ہاشم ذلیل سمجھتے ہوں۔ مگر فی الحقیقت عزت خدا ہی کے لیے ہے سمیع و علیم کہکر تمہاری سماعت اور تمہارے علم کو باطل کر دیا اور بلاغت یہ ہے کہ ہم سنتے ہیں جو بنی ہاشم کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ان کی خلافت سے کیا کیا نعمتیں حاصل ہوں گی ٭

پارۂ دوازدہم سورۂ ہود رکوع ۴	ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۶۱۔ چار آیتیں اوپر کی خود پڑھ لو ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ فرمایا کہ اے نوحؑ وہ تمہاری اولاد سے نہیں ہے۔

بے شک وہ بدچلن ہی ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھاری تعلیم و تنبیہ مقصود ہی۔ نوح نے اپنے بیٹے کو بلایا کہ کشتی میں سوار ہو جائے۔ اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر جاتا ہوں وہ مجکو بچالیگا نوح نے کہا کہ آج کوئی بچ نہیں سکتا۔ اتنے میں وہ ڈوب گیا۔ نوح نے فریاد کی کہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہی اور تیرا وعدہ سچا ہی۔ ارشاد ہوتا ہی کہ ای نوح وہ تمھاری اولاد سے نہیں ہی۔ بے شک وہ بدچلن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم بھی بدچلن ہوئے تو پیغمبرزادگی کچھ نفع نہ دے گی بلکہ تم اُنکے اہل سے بھی خارج ہو جاؤگے ۔

پارۂ دوازدہم سورۂ ہود رکوع ۷ "آیہ قالوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۳۶۷

ترجمہ مقبول اُن فرشتوں نے کہا کہ اے عورت کیا تو امر خدا سے تعجب کرتی ہی حالانکہ ای اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بے شک اللہ تعالے سزاوار حمد و ثنا ہی ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ہم سے سنو۔ تمھارا دعویٰ ہی کہ اہلبیت ہم ہی ہیں اور اپنے دعوے کے ثبوت میں تم اہل سنت کی روایت پر چلتے ہو۔ دیکھو پرائی چیز توں لے جانا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہی ۔

قرآن دیکھو معصوم فرشتوں کا قول سنو جس وقت سنی اور شیعہ کا وجود نہیں تھا۔ اس وقت کی بات دیکھو۔ فرشتوں نے پیغمبر کی بیوی کو کہا ہی کہ ای اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالی سزاوار حمد و ثنا ہی۔ مگر اے جاہل مقبول احمد بتا کہ اے عورت کیا تو تعجب کرتی ہی یہ ترجمہ تجکو تیرے اماموں نے بتایا یا تیرے نفس نے۔ تیری بلا دور تو یہ کہہ بیٹھا کہ ان سے نقل کرتا ہوں ۔

اچھا اے آل رسول تم ہی بتاؤ۔ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں یا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں بھی مومنین کی ماں تھیں۔ پھر ان کی توہین تم نے کیوں جائز رکھی صرف اس گمان اور ظن اور اٹکل سے کہ پیغمبر کی بیویاں اہلبیت نہ قرار پائیں دیکھو قرآن تمھارے دعوے کو باطل کرتا ہے۔ ابراہیم کی بیوی کو (جو نسباً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے) قرآن میں فرشتوں کی زبانی اہلبیت کہلا دیا ہے۔ اب تمھارا حدیث سے استدلال قرآن کے مقابلہ میں ضرور کمزور ہے۔

ترجمہ مقبول ص۳۶۷ " آیہ وجعلنا عالیہا سافلہا"۔

ترجمہ مقبول۔ تو ہم نے لوط کے طبقہ کو زیر و زبر کر دیا ۱۲۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے اللہ پاک اس قول کی تردید فرماتا ہے (کہ عمر کے قتل کے روز آسمان پر خوشی منائی گئی کہ آج بڑا دشمن اہلبیت مارا گیا) ہم وہ ہیں کہ قوم لوط کی نافرمانی اور بداعمالی کے بعد ہم نے طبقہ کو زیر و زبر کر دیا ہوتا اور ہم ایسے کمزور اور مجبور تھے کہ مرنے کی خوشی مناتے اور ۲۴۔ برس تک باوجود ارادہ و حکم ہلاک نہ کر سکتے۔

ترجمہ مقبول۔ ص۴۷۰۔ قصہ شعیب۔ آیہ "واخذت الذین"۔

ترجمہ مقبول۔ اور ظالموں کو ایک چیخ نے آپکڑا پس وہ اپنے اپنے گھروں میں جس حال میں تھے ویسے ہی رہ گئے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے تمھاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ ظالموں کو ایک چیخ نے آپکڑا پس وہ اپنے اپنے گھروں میں جس حال میں تھے ویسے ہی رہ گئے۔ مگر خلفائے ثلثہ کو جو تم ظالم کہتے ہو۔ یہ تمھارا جھوٹ ہے در اصل وہ

ظالم نہیں ہیں ظالم ہوتے تو ہماری سزا بھی ان کو ملتی بلکہ وہ پرہیزگار اور صالح بندے تھے ہمارا وعدہ ترقی دینے کا تھا۔ ہم نے ترقی دی یہ بڑھاتے چلے گئے۔ آج دنیا میں کوئی مثال پیش نہیں ہو سکتی کہ ۲۴۔ برس میں ایسی نمایاں ترقی دنیا کی کسی قوم نے حاصل کی ہو ÷

ترجمہ مقبول۔ ص ۳۸۲ قصہ حضرت یوسف قید خانہ میں ÷

ترجمہ مقبول۔ اے میرے قید خانہ کے ساتھیو آیا جدا جدا پروردگار اچھے ہیں یا خدائے یکتا جو سب پر غالب ہو ÷

اس آیت میں شیعوں کو تعلیم ہے۔ تم جو علی کو قولاً و فعلاً اللہ کہتے ہو سنکر خوش ہوتے ہو اپنے ائمہ کو سمیع و بصیر و حاضر و ناظر و قادر و توانا و علیم و خبیر جانتے ہو دیکھو قرآن اس عقیدہ کو باطل کرتا ہے کہ وہی خدائے یکتا بہتر ہے جو سب پر غالب ہو۔ ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۸۴ و ۳۸۵۔ قصہ یوسف ÷

ترجمہ مقبول۔ اس لیے کہ یوسف جان لے کہ میں نے پس پشت اس کے حق میں کوئی خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال نہیں چلنے دیتا ہ دوسری آیت۔ اور میں اپنے نفس کو بدی سے بری نہیں کہتی یہ نفس تو بالطبع بدی کی طرف مائل ہونے والا ہے سوائے اُس کے جس پر میرے پروردگار نے رحم فرمایا ہو یعنے اسے معصوم بنایا ہو بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ÷

معزز ناظرین۔ میری تفسیر کو ان دو آیتوں کی تفسیر سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اس کے لکھنے سے صرف یہ مطلب ہے کہ تم بھی دیکھ لو کہ مقبول احمد کس درجہ جاہل ہے اس کو یہ بھی نہیں معلوم کہ زلیخا کا قول کہاں ختم ہوا ÷

اے مقبول احمد بتاؤ یہ ترجمہ یہ تفسیر تمھارے نفس نے کی ہے یا تم کو اماموں نے بتایا ہے تمھاری بلا دور تم تو سب اماموں سے نقل کرتے ہو۔ معلوم ہوا کہ اوستاد بھی قرآن سے جاہل ہیں اگر عربی کی تفاسیر تم نہیں سمجھ سکتے اگر قرآن کے الفاظ اللہ کی زبان تم نہیں پہنچانتے اگر

اللہ کا طرز بیان تمھاری سمجھ میں نہیں آتا تو نذیر احمد کا ترجمہ ہی دیکھ لیتے - اے نادانو - یہ دو آیتیں
یوسف کی زبانی ان کے اقوال کی حکایت ہے - اسی علم قرآن پر تم کو ہمہ دانی کا دعویٰ زیب دیتا ہے
"آیہ اِنّمَآ اَنْتَ" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۹۷

پارہ سیزدہم سورہ رعد رکوع اول

(حاشیہ نمبر ۴)

ترجمہ مقبول احمد - اے رسولؐ سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو - اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے - تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ نبی ڈرانے والا اور علی ہادی - کافی میں باقر سے منقول ہے کہ نبی ڈرانے والا - اور ایک ہادی ہر زمانہ میں ہم میں سے ہوتا ہے - صادق بھی کہتے ہیں - تفسیر قمی میں منقول ہے کہ منکرین امامت کی یہ آیت رد کرتی ہے ۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے - ہم سے سنو - یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے - اور تم انکار بھی نہیں کر سکتے جبکہ مجمع البیان اور کافی اور قمی میں باقر و صادق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دے چکے ہوں - تمھاری تفسیر سے تو یہ مطلب نکلا کہ نبی ڈرانے والا اور علی اور اس کے بعد ان کے اوصیا ہادی ہدایت دینے والے ہیں نبی ہدایت دینے والے نہ ٹھہرے اور اس میں جیسی توہین پیغمبر کی تم کرتے ہو - اہل علم سے مخفی نہیں - اور تعجب کہ تم اب بھی معصوم ہو - قرآن کا مطلب تو یہ ہے کہ اے رسول آپ تو صرف ڈرانے والے اور ہر قوم کی ہدایت کرنے والے ہیں - اگر عقل ہے تو سمجھو - ایمان ہے تو مانو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو ۔

ترجمہ مقبول ۲۹۹ رکوع ۲ - آیہ "قُلْ مَنْ رَّبُّ"

ترجمہ مقبول - تم کہو کہ آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار کون ہے تم کہو کہ اللہ تم کہو کہ [illegible] تم نے [illegible] کو اپنا ولی بنایا ہے جو آپ کے لیے کسی نفع کا اختیار

رکھتے ہیں اور نہ کسی نقصان کا تم کہو کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوتے ہیں یا اندھیراں اور روشنی برابر ہی یا اُنھوں نے اللہ کے ایسے شریک مقرر کیے ہیں۔ جنھوں نے اُسی کی سی مخلوق پیدا کردی ہی کہ ان پر مخلوق کی شناخت مشتبہ ہوگئی ہو تم یہ کہدو کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہی اور وہ یکتا و زبردست ہی۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت میں علی کو خدا یا ولی ماننے کی تردید فرماتا ہی۔ کمال بلاغت سے باطل کرتا ہی۔

پارۂ سیزدہم سُورۂ رعد رکوع ۳

"آیہ والذین" ترجمہ مقبول ص۴۰۱۔

ترجمہ مقبول۔ اور جو عہد خدا کو بعد اس کے پختہ ہو جانے کے توڑ ڈالتے ہیں اور جنکی صلہ رحمی کا خدا نے حکم دیا تھا ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے لعنت ہے اور انھیں کے لیے اس گھر کی خرابی ہی۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہی۔ نہیں بلکہ یہ تو قیامت تک کے لیے حجت ہے خدا کا عام حکم یہ ہی کہ بغاوت اور فساد نہ کرو امن قائم ہو جانے کے بعد سلطنت کسی پر قرار ہو جانے کے بعد فساد اور بغاوت اللہ کو سخت ناپسند ہی قیامت تک جو اسکے خلاف کرے گا اسی آیت میں داخل ہوگا۔ ورنہ بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا بار بار قرآن اُترے گا۔ تم کہدو گے کہ فلاں فلاں بھی اس میں داخل ہیں۔ اچھا داخل ہونگے پھر ہم کو اس سے کیا۔ دوسروں کو شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہ ہوگا نہ تمھاری برأت ہوگی۔

پارۂ سیزدہم سورۂ رعد رکوع ۴ | "آیہ الذین امنوا۔ ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۰۲۔ وحاشیہ نمبر ۱

ترجمہ مقبول۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے دل ذکر خدا سے مطمئن ہیں یا درکھو کہ ذکر خدا سے دل مطمئن ہوجایا کرتے ہیں +

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیکیاں کیں خوش حالی اور انجام بخیر اِنھیں کے لیے ہے +

قمی میں منقول ہے کہ ایمان لانے والوں سے مراد شیعہ اور ذکر اللہ سے مراد علی اور ائمہ معصومین ہیں +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ ہاں اب تم انکار بھی نہیں کر سکتے۔ تفسیر قمی اور مجمع البیان شاہد ہیں +

عقلمند شیعو۔ صرف تم سے اپیل ہے۔ کہ اس تفسیر سے ایمہ نے اپنے آپ کو علی کو خدا کہا یا نہیں۔ اللہ کے ذکر سے اپنا ذکر مراد لیا۔ اب اِس سے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کیا ہوگا۔ مگر قرآن کے الفاظ اس دعویٰ کو بلاغت سے باطل کرتے ہیں کہ کمبختوں کو اطمینان قلب کہاں نصیب ہوا۔ عمر بھر تقیہ کرتے گزری قتل وقید میں گزری۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان ایمان والوں اور نیکی کرنے والوں کے لیے دنیا میں خوش حالی اور انجام بخیر انھیں کے لیے ہے ذرا خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں مسلمانوں کی خوش حالی دیکھ لو آنکھ پر پٹی باندھ لو۔ آخرت کا حال پردہ میں رکھا گیا ہے۔ اس لیے تم کو جرأت بھی ہے جب مر کر آؤ گے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے +

پارہ سیزدہم سورہ ابراہیم رکوع ۲۔ | ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۴۱۰

ترجمہ مقبول۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ تمھارے پروردگار نے جتلا دیا تھا۔

کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمھیں بڑھا دونگا اور اگر تم کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا ہی سخت ہے*

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد رسول کریم صلعم اب کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص جماعت کے لیے محدود ہے۔ دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ کی نعمتوں کی ناشکری نے کیا حال کیا*

پارۂ سیزدہم سورۂ ابراہیم رکوع ۵۔ "آیہ اَلَمْ تَرَ اِلَی" ترجمہ مقبول ۲۱۲

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے ان کے بارہ میں غور نہیں کیا جنھوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنے جہنم میں جا اتارا وہ سب اس میں جائیں گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اور انھوں نے اللہ کے کچھ شریک قرار دیدئے کہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکائیں پس تم کہدو کہ چند روزہ نفع اٹھالو کہ تمھاری بازگشت تو یقیناً جہنم ہی کی طرف ہے*

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن خاص تمھارے لیے اتاریں گے۔ یقیناً قیامت تک کے لوگ جو اس کام کو کریں گے اسی آیت کی وعید میں داخل ہونگے تم کہدو کہ اس میں اور بھی لوگ داخل ہیں ہم نہ کہتے تھے کہ تم سخت جاہل ہو دوسروں کے شریک ہونے سے نہ تمھارا جرم ہلکا ہوگا اور نہ تم الزام سے بری ہوگے۔ مگر غور سے دیکھو قرآن کیا کہتا ہے۔ جنھوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ کیا خلفائے ثلثہ کی سلطنت خدا کی نعمت نہ تھی۔ اور کیا تم اس سے خوش تھے۔ اگر کہدو کہ خوش تھے تو تمام طلسم کا گھروندا دھوکے کی ٹٹی ہٹ گئی۔ اور اگر کہو کہ ناخوش تھی تو ناشکری ہوئی اور اس الزام اور وعید میں داخل ہوگے

ہاں ابھی اور سات شدات بیعت بھی باقی ہیں۔ اپنی قوم کو جہنم میں جا اتارا۔ اصحاب رسول پر شیعوں کو سب و لعن سکھلانا۔ قرآن کے بے معنے تفسیر بتانا۔ ہزلیات اور لغویات میں مبتلا کر دینا۔ جہنم میں جا اُتارنا ہی۔ ہاں ابھی اور علامتیں اور شہادتیں قرآن کی باتیں ہیں علی کو خدا کہنا ائمہ کو حی و قیوم۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ قادر و توانا جاننا۔ اگر کہدو کہ ہم نہیں سمجھتے اور نہیں کہتے تو ابھی گھروندا بگڑ جاتا ہی۔ اور تم جھوٹ بولنے کی انکار کرنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتے۔ جب ایک کافر و مشرک ممبر پر جا کر کہتا ہی۔

علی مشکل کشا حقا نصیری کے خدا تم ہو

کچھ تو سمجھے ہیں نصیری جو خدا کہتے ہیں

تو تمام مشرکین واہ واہ اور سبحان اللہ اور جزاک اللہ کہکر ان کی دل افزائی کرتے ہیں اور سب اسی کفر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یا علی اور یا حسین اُٹھتے بیٹھتے کہنا شریک کرنا نہیں ہی تو اور کیا ہی۔ پھر اللہ صاحب سزا سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ چند روز نفع اٹھالو کہ تمھاری بازگشت تو یقیناً جہنم کی طرف ہی ✦

پارۂ چہاردہم سورۂ حجر "آیہ انا نحن" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۱
ترجمہ مقبول۔ بیشک ہم ہی نے ذکر کو نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں ✦

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ نہ اس آیت پر آل رسول ہی کچھ زہر اُگلتے ہیں اور نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں اے آل رسول تم چپ کیوں ہو گئے۔ کیا تم اس کا مطلب سمجھ گئے اور جانتے ہو کہ کوئی نہ دیکھیگا ✦

ایک چپ سے ہزار بلا ٹلتی ہی۔ اچھا اسی نسخہ پر عمل کرو۔ اچھا کہدو ذکر سے ہم مراد ہیں مگر یہ غلط ہوگا تم قتل ہوئے اور قید میں گزری پس اللہ کی حفاظت کا

وعدہ جھوٹا ہوا اگر تم کو خدا کی کیا پرواہ۔ پھر آخر ذکر سے یہاں کیا مراد ہے؟ - اے آل رسول بتاؤ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ سنو یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے اس کی حفاظت کا ہم نے خود ذمہ لیا اور اس کی حفاظت کی ہمارا وعدہ سچا ہوا۔ دو کروڑ حافظ موجود ہیں ایک لفظ کی غلطی کوئی نہیں کر سکتا۔ تم جو تحریف کی آتیں پیش کرتے ہو اس سے اہل علم کو دھوکا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ تمھاری جہالت اور نادانی ہے۔ تم قرآن سے لوگوں کو برگشتہ کرتے ہو۔ اجی اتنی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم؟ اچھا اسی طرح معصوم بنے رہو

پارۂ چہاردہم سورۂ حجر رکوع ۴ آیۂ وَنَزَعۡنَا۔ ترجمہ مقبول ص۵۲۱

ترجمہ مقبول۔ اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم اس کو نکال دیں گے اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اے آل رسول تمام بارہ ہزار اصحاب رسولؐ تابعین تبع تابعین اس میں داخل ہیں یا نہیں جنھوں نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھوں میدان کے زمانہ میں بیعت کی پھر علیؓ کے ہاتھ پر بھی بیعت کی قیامت تک کے مسلمان لوگ اس میں داخل ہوں گے یا نہیں ؎

بتاؤ تم کو خلفائے ثلثہ اور ان کے ساتھیوں سے کینہ تھا یا نہیں۔ اگر بتاؤ کہ کینہ نہیں تھا تو دھوکے کی ٹٹی اڑی جاتی ہے۔ اور اگر کہو کہ کینہ تھا تو اللہ صاحب اس کو نکالنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اب کہدو کہ اس کا وعدہ جھوٹا ہے۔ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ ہرگز کینہ ہمارے سینوں سے نہیں نکال سکتا تو تم جانو اور تمھارا ایمان۔ جو چاہو سو کہو۔ تم کو تو صرف یہ فکر ہے کہ تمھاری امامت ثابت ہو خلفائے ثلثہ کی خلافت باطل ہو

چاہے قرآن غارت ہو پیغمبر کی توہین ہو۔ اللہ کی توہین ہو۔ ذیل کی آیت بہت غور سے دیکھو *

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۴ *

ترجمہ مقبول۔ نہ اُن جنتوں میں ان کو کوئی رنج پہنچے گا۔ اور نہ وہ اُن سے نکالے جائیں گے *

اے آل رسول کہیں تم جہالت سے کہدیتے کہ ہماری ناخوشی اور ہمارے کینہ کی بدولت وہ لوگ جنت سے نکالدئے جائیں گے تو اللہ صاحب اس کی تردید فرماتے ہیں کہ وہ نکالے نہ جائیں گے۔ اے آل رسول بتاؤ یہاں تو نصب کے معنے رنج کے ہوئے۔ اور سورۃ انشراح میں اِسی نصب کے معنے اپنا قائم مقام مقرر کرو۔ صفحہ ۹۵۴۔ کیوں ہوگیا۔ کیا ہمارا قرآن کھلونا ہے۔ یا تم قرآن سے بالکل جاہل ہو ۱۲ *

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۲۴۔ لفظ "ولا تحزن" *

ترجمہ مقبول۔ اور نہ اِسکے لیے رنجیدہ ہو ۱۲ *

اے آل رسول یہاں تو لا تحزن کے معنے نہ رنجیدہ ہو کرتے ہو۔ مگر جب غار توبہ میں ابوبکر کے لیے لاتحزن نبی نے کہا تو وہاں شیطان کی آیت کے برابر ترجمہ کیوں ہوگیا۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔ کیا یہ یہود و نصارے کی چال نہیں ہے *

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہود و نصاریٰ کو۔ جو اکثر آل یعقوب تھے *

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل رکوع ۶

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۳۲ و حاشیہ نمبر ۲ *

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بعد اس کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا۔ خدا کی خوشنودی کے لیے ہجرت کی ہم ضرور بالضرور ان کو دُنیا میں رہنے کی اچھی جگہ دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہوگا *

اے آل رسول بتاؤ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ مہاجرین میں تھے یا نہیں۔ بتاؤ دُنیا میں

ان کو اچھی جگہ دی گئی یا نہیں۔ اب یا خلفاے ثلثہ کو مانو یا قرآن کا انکار کرو تم جس شق کو سہل سمجھو اختیار کرلو ؛

اللہ نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ چاہے بُرے بُرا مانا کریں کافر؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۳۲ "انزلنا الیک الذکر" ؛

ترجمہ مقبول۔ اور تمھاری طرف یہ قرآن نازل کیا گیا ؛

کیوں جی مقبول احمد یہاں "ذکر" کے معنے قرآن تم نے کیوں لکھا اور صفحہ ۱۷ء پر جہاں اللہ کی حفاظت کا وعدہ تھا وہاں "ذکر" کے معنے تم نے "ذکر" لکھدیا۔ تم کو ایسا ترجمہ آل رسول ہی نے بتایا ہوگا۔ تاکہ قرآن کی خداوندی حفاظت کو کوئی نہ سمجھے اور جب تمھاری ایسی نیت ہی تو تم سے خدا سمجھے۔ کیوں جی یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ چال ہی یا نہیں؟

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی۔ ایسے بدنیت یہودی اور نصرانی اگلی امت کے تم نے دیکھے ہیں قرآن پر پردہ ڈالو مگر دینداروں کو اللہ خبر کر دیتا ہے

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل رکوع ۱۴ "آیہ من کفر" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۴ و حاشیہ نمبر ۳ ؛

ترجمہ مقبول۔ جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جاے سواے اس صورت کے کہ اس پر جبر کیا گیا ہو۔ درانحالیکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو ۱۲ ؛

کافی میں صادق سے منقول ہی کہ علی نے اس آیت کو اپنے بارہ میں نازل ہونا تعلیم کیا ؛

اے آل رسول بتاؤ اس آیت سے تمھارا تقیہ ثابت ہوتا ہی یا نہیں ؛

کون تھا۔ کس نے جبر کیا تھا۔ کس درجہ کا جبر کیا تھا۔ ایسے افعال و اقوال پر کس نے کس کو قتل اور قید کیا تھا۔ سولی دی تھی۔ عذاب دیا تھا۔ کوڑے مارے تھے۔ ہتک حرمت کی تھی۔ اور جب تک کہ ہر حدیث کے متعلق ایسی شہادت نہ پیش کیجاے

عقلمندوں اور ایمانداروں کے نزدیک تقیہ ثابت وجائز نہیں ہو سکتا +
بے ایمان جاہلوں سے جو چاہو کہہ لو۔ اگر تمھارے نزدیک اس آیت سے تقیہ ثابت
ہوا۔ تو اب تم سے بڑھکر مکار اور جھوٹا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہود و نصاریٰ بھی ایسے مطالب
نہیں بیان کرتے تھے۔ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہے تو مانو۔ علم نہیں ہے تو
کسی اہل علم سے پوچھو +
مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی مگر یہاں ایک اور مزہ ہی اس روایت
سے علی اپنے کو خود اپنی زبان سے اللہ کہتے ہیں +

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل ۱۴ "آیہ ادع الی" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۸ +
ترجمہ مقبول۔ اور اُن سے اِس طریقہ سے بحث کرو۔ جو
بہت ہی اچھا ہو +

اے آل رسول بتاؤ تمام مسلمان قیامت تک اِس حکم پر مامور ہیں یا نہیں +
اے آل رسول بتاؤ حدیثوں کی نسبت تو تم کہدو گے کہ یہ اہل سُنت کی روایت
ہے یا گو ہماری حدیث ہے مگر عوام یعنے اہل سنت کے مطابق ہے اِس لیے واجب
الترک ہے۔ قرآن کے متعلق (گو تمھارے عقائد بہت برے ہیں مگر پھر بھی) تم قرآن کا اِنکار
نہیں کرسکتے۔ ورنہ خدا کی حجت ہی رخصت و برطرف ہوئی جاتی ہی۔ اب "تفسیر فبہت الذی کفر"
کے ذریعہ سے صرف قرآن سے تمھارے اقوال واہیہ عقائد باطلہ خیالات فاسدہ کی تردید
ہوتی ہی۔ تمھارا کفر، تمھارا شرک، تمھارا نفاق، تمھاری جہالت، تمھارا افساد سب قرآن
سے ثابت کیا جاتا ہی۔

ابھی بتاؤ یہ دلیل اچھی ہی یا نہیں۔ بہادر علی شاہ۔ مولوی غلام حسین مولوی
مقبول احمد اور اڈیٹر اصلاح اور الشمس سے کہدو کہ دوکروڑ شیعونکی بیت پناہی چھوڑیں
اپنے ائمہ کا ایمان اب قرآن سے ثابت کریں اپنے ائمہ کو کفر و شرک و نفاق سے بری کریں۔

قرآن کی لعنت اور مار سے بچائیں اگر ان کو غیرت ہی۔ یہ بھی یاد رکھو کہ قرآن کے لفظ لفظ سے جتنی باتیں ظاہر ہوئیں اُن کو بیان کیا گیا ہی تم جیسی بے تکی خلاف عقل مہمل باتیں کہنے کے عادی ہو اگر ویسی تفسیر لکھنی گوارا ہو تو ہزار اونٹ بھی اس تفسیر کو نہ اُٹھا سکیں ◆

پارۂ پانزدہم سُورۂ بنی اسرائیل	"آیہ ولا تزر" ترجمہ مقبول ص ۴۵۲ ◆

ترجمہ مقبول اور کوئی بوجھ اُٹھانوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا ۱۲ ◆

اِس آیت سے آل رسول کی تمام روایات کی تردید فرمایا ہی۔ کہ شیعوں کے گناہ سنی اُٹھالیں گے۔ سنیوں کی نیکی شیعہ کو مل جائیگی۔ شیعوں کے عوض سنی ناصبی وخارجی جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ اب بتاؤ کہ تم جھوٹے یا معاذ اللہ قرآن جھوٹا۔ تم جھوٹے یا معاذ اللہ اللہ صاحب جھوٹے تم اپنی مکاری کی بات کہے جاؤ چاہے ایمان رہے یا جائے ◆

قرآن پر الزام عائد ہو چاہے اللہ کی توہین ہو ◆

مقبول احمد۔ دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی۔ کیا آل رسول کے لیے کوئی دوسرا قرآن اَب آئے گا؟ ۱۲ ◆

پارۂ پانزدہم سُورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶۔	"آیہ قُلِ ادعُوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۵۹ ◆

ترجمہ مقبول تم کہدو کہ اس کے سوا جن جن کا تم کو گھمنڈ ہی تم ان کو پکار لو کہ وہ تم سے نہ کوئی مصیبت رفع کر سکیں گے اور نہ اسے بدل سکیں گے ۱۲ ◆

اِس آیت سے اللہ پاک یا علی اور یا حسین۔ اور تمام اقوال وعقائد مشرکین کی تردید فرماتا ہی مثلاً ◆

زمانہ بر سر جنگ ست یا علی مددے	کمک بغیر تو تنگ است یا علی مددے
اَب مدد کیجیے دم امداد ہے	یا امیر المومنین وقت یاد ہے

مصرع مشکل میں یا علی ولی کہہ کے دیکھ لو ؎

اللہ صاحب فرماتے ہیں جن کا تم کو بڑا گھمنڈ ہے ان کو پکارو نہ وہ مصیبت رفع سکیں گے نہ بدل سکیں گے ۱۲ ؎

تم کہدو گے کہ دوسرے بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔ ہم کو کیا ہمارا فیصلہ علم ہے وہ بھی مشرک ہیں ۱۲ ؎

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۸ "آیہ سنۃ من" ترجمہ مقبول ۵۶۲

ترجمہ مقبول۔ اسی طریقہ پر جس پر ہم نے تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے تھے اور تم ہمارے طریقہ میں کوئی تبدیلی نہ پاؤگے ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ایمان لانے والوں عمل صالح کرنے والوں کو ہم جزائے خیر دیتے ہیں دوست رکھتے ہیں راضی رہتے ہیں کافروں مشرکوں بدکاروں کو عذاب دیتے ہیں ان کو پسند نہیں کرتے نہ ان سے راضی ہوتے ہیں ہم اس فیصلہ میں کوئی بین فرق نہیں کرتے کہ آل رسول ان میں سے کون ہے اور کمینہ کون ہے۔ عربی تم کیا سمجھو گے۔ اردو ہندی کے اشعار سنو شاید تمھاری سمجھ میں آجائے ؎

زادۂ آذر خلیل اللہ ہو ۔۔۔ اور کنعاں نوح کا گمراہ ہو

کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو ۔۔۔ لائے بت خانہ سے وہ صدیق کو

ذات پات نہ پوچھے نہ کوی ۔۔۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوی

مصرع اعلی یا بنت احمد مجملی

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ "آیہ وقالوا" ترجمہ مقبول ۵۶۴

ترجمہ مقبول بلا حمد۔ اور انھوں نے یہ کہدیا کہ ہم تو تم پر ایمان لائیں گے نہیں ؎

جب تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے ایک چشمہ جاری نہ کر دو۔ یا خاص ہمارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ نہ ہو پھر اس کے اندر ہی تم زمین کو پھاڑ کر ندیاں نہ بہا دو یا جیسا کہ تمھارا گمان ہی ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرا دو یا اللہ کو اور فرشتوں کو سامنے لا کر کھڑا نہ کر دو۔ یا خاص تمھارا سونے کا ایک محل نہ ہو۔ یا تم آسمان پر چڑھ نہ جاؤ اور ہم تمھارے چڑھ جانے پر بھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم پر ایک نوشتہ نازل نہ کرو کہ ہم اُسے پڑھ کر دیکھ لیں تم جواب دیدو کہ میرا پروردگار اس سے منزہ ہی کہ اُس پر کسی کا حکم چلے میں تو صرف ایک انسان رسول ہوں ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب رسول کریم کے بعد اتار ینگے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھارے اقوال واہیہ و عقائد باطلہ و خیالات فاسدہ کی تردید کرتی ہی جس طرح کفار پیغمبر کی شان دیکھنا چاہتے تھے۔ ویسے ہی تم لوگ خلفا کی شان دیکھنا چاہتے ہو۔ حالانکہ ہم صرف کام کی بات دیکھتے ہیں اپنا کام دیکھتے ہیں کہ کون احسن طریقہ سے انجام دیتا ہی۔ خلافت کا حق ادا کرتا ہی۔ کوئی شخص بڑے بڑے معجزات دکھلائے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر کرے۔ مگر خلافت کے کام کا نہ ہو۔ ملک داری و ملک گیری کا سلیقہ نہ رکھتا ہو۔ جہاں داری و جہاں بانی کا طریقہ نہ جانتا ہو۔ اس کو خلافت دینا اپنا ملک برباد کرنا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہی کہ کون رسالت کا حق ادا کرے گا۔ کون خلافت کا حق ادا کرے گا ۱۲ +

پارۂ پانزدہم ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۲	"آیہ وقل الحمد للہ" ترجمہ مقبول ص ۴۶۸ اور یہ کہو کہ سب تعریف اُسی خدا کے لیے

زیبا ہی جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہی اور نہ وہ عاجز ہی کہ کوئی اس کا حامی ہو۔ اور تم اس کی بڑی کبریائی کا اظہار کرتے رہو ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن تمہاری شان میں اتارینگے سنو اس آیت سے تمہارے دعاوی۔ اور تمہاری ولایت اور تمہاری قدرت کی تردید و تکذیب فرماتا ہی۔ اب یا اپنے دعاوی کو سچا کہو یا قرآن کو۔ یا اپنے دعاوی پر قائم رہو یا خدا کو جھوٹا کہو۔ تم جو چاہو کہو عقلمند اور ایماندار شیعہ بھی سمجھ گئے ہیں کہ خدا سچا اور خدا کا قرآن سچا صرف تم جھوٹے فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؛

پارۂ پانزدہم سورۂ کہف رکوع ۴ "آیہ واتل ما اوحی"۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۴۷۰

ترجمہ مقبول۔ اور تمہاری طرف تمہارے پروردگا کی کتاب میں سے جو کچھ وحی کی گئی ہی وہ پڑھ کر سنا دو۔ اُسکے کلمات کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمہاری تردید و تکذیب فرماتا ہی۔ تم جو کہتے ہو کہ اصحاب رسول نے تحریف کر کے قرآن کے ہزاروں الفاظ بدلدیے۔ تو کیا تم جھوٹے یا معاذ اللہ تعالیٰ خدا جھوٹا۔ تم جھوٹے یا معاذ اللہ خدا جھوٹا تمکو اپنے مطلب نکالنے سے کام۔ تم کو کیا غرض کہ خدا جھوٹا ہوتا ہو قرآن جھوٹا ہو۔ مگر یاد رکھو کہ اہل علم سمجھ جاتے ہیں کہ خدا بھی سچا اس کا کلام بھی سچا صرف تم جھوٹے فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۰۰ "آیہ وقل الحق"۔ وحاشیہ نمبر ۴ کافی میں باقر سے منقول ہی کہ جبرئیل اس آیت کو یوں لائے تھے "قل الحق من ربکم فی ولایتہ علی"۔

ترجمہ مقبول۔ اور تم یہ کہدو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہی پس جس کا جی چاہے ایمان لے آئے۔ اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔ بے شک ہم نے نافرمان لوگوں کے لیے ایسی آگ تیار کی ہی جس کے پردے ان کو گھیر لیں گے۔ اور اگر وہ پیاس سے فریاد کرینگے تو ان کو ایسا پانی دیا جائیگا جیسے پگھلا ہوا تانبا جو چہروں کو جھلس دیگا وہ کتنی بُری پینے کی چیز ہوگی اور کتنی بری جگہ ہوگی ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ تک محدود ہے +

اے آل رسول بتاؤ قیامت تک کے ایمان لانے والے کافر ہونے والے اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں +

عقلمند شیعو اپنے اماموں اپنی تفسیروں کا جھوٹ دیکھو۔ وہ کہتے ہیں کہ علی کی ولایت میں قرآن اترا تھا اس حدیث سے فصاحت و بلاغت قرآن کی ائمہ نے برباد کردی یا خدا اور رسول کی عداوت کو باطل کردیا معاذاللہ۔ اور پھر بھی معصوم جاہل مقبول احمد دیکھ سورۂ کہف کی لعنت اور مار ۱۲ +

پارۂ شانزدہم سورۂ کہف رکوع ۱۰

"آیہ قال ہذا" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۴۸۱+

ترجمہ مقبول۔ خضر نے فرمایا یہی میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا باعث ہے ہاں جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ ان کا اصلی مطلب میں آپ کو جتلائے دیتا ہوں ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ ہم سے سنو تمھارے عقائد واہیہ اور اقوال مہملہ کی تردید اس آیت سے کی جاتی ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر۔ پیغمبر کو چھوڑ کر اسلام کو چھوڑ کر۔ عبادات و معاملات کو چھوڑ کر تم صرف افضل اور مفضول کی بحث میں پڑ گئے۔ اچھا بتاؤ کہ خضر (جن کو اتنے بڑے بڑے امور غیب کی خبر تھی علم تھا جس کو موسے بھی نہ جانتے تھے) افضل ہیں یا موسے۔ قرآن سے کس کی زیادہ فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر تم اپنا عقیدہ بتاؤ کہ موسے افضل ہیں یا خضر۔ تم کو موسے خضر سے کیا مطلب تم کو قرآن اور خدا سے کیا مطلب علی کی فضیلت ابوبکرؓ پر ثابت کرنے کی کوشش میں مرجاؤ۔ ہم سے سنو اس قصہ میں خضر کے علم کی تعریف ہے۔ ایسے علم

کی تعریف ہی جو موسےٰ ابھی نہ جانتے تھے مگر در اصل موسےٰ کا مرتبہ خضر سے بہت بلند و برتر ہی کیوں محض اِس لیے کہ ان کو جہاں گیری اور جہاں داری کا سلیقہ تھا۔ اسی طرح اگر علی کا علم غیب تم ثابت بھی کرو تو وہ ابوبکرؓ سے افضل نہیں ہو سکتے۔ ابوبکر ہی افضل ہوں گے کیوں؟ اس لیے کہ ان کو جہاں داری وجہاں گیری کا سلیقہ تھا مصرع

جہاں دار داند جہاں داشتن

ہاں ای آل رسول اب تمھارے لیے بجز اس کے چارہ نہیں کہ تم کہدو کہ خضرؑ موسےٰؑ سے افضل ہیں۔ مگر ہم کو تمھارے ہفوات کی پروا نہیں ہی ۱۲ *

پارۂ شانزدہم سورۂ کہف رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۴۸۴ *

ترجمہ مقبول احمد۔ کیا ان لوگوں نے جو کافر ہوگئے ہیں یہ گمان کرلیا کہ میرے خلاف میرے بندوں کو حامی بنا لیں گے یقیناً ہمنے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم کو بطور رہمانی کے تیار کیا ہی ۱۲ *

اس آیت سے آل رسول اور تمام شیعوں کو تعلیم فرماتا ہی۔ کہ ای کافرو کیا تم کو گمان ہی کہ میرے خلاف میرے بندوں کو حامی بنا لوگے ہ سنو میرے خلاف کرنے کے بعد میرے پیغمبر بھی تمھارے حامی نہ ہونگے۔ تمھارے ولی نبینگے۔ نہ بن سکیں گے۔ دیکھو تم جن کو اولیا مانتے ہو نہ ماننے والوں کو کافر بتاتے ہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بندے کافروں کے ولی نہ بنینگے۔ پھر عذاب سے ڈراتے ہیں کہ ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم کو بطور رہمانی کے تیار کیا ہی۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو *

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۸۴۔ آیہ "قل ہل"

ترجمہ مقبول۔ ای رسول تم یہ کہدو کہ آیا میں تمھیں ان لوگوں کے حال سے آگاہ کردوں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہیں وہ وہ ہیں جن کی زندگانی دنیا کے بارہ میں سب کوشش بیکار ہوگئی اور وہ یہی گمان کرتے رہے

کہ ہم نیکی کر رہے ہیں ○ وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور میں جانے کا انکار کیا پس ان کے اعمال بیکار ہو گئے پس قیامت کے دن ہم اون کے اعمال کے لیے کوئی میزان نہ قائم کریں گے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اب کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ کے لیے مخصوص ہی ہم سے سنو یہ آیت تمام آل رسول اور خصوصًا شیعوں سے کیونکر متعلق ہی۔ دُنیا میں عزاداری کے ذریعہ سے ان کا کس قدر روپیہ محض فضول برباد ہوتا ہی۔ یہی روپیہ قومی کاموں میں خرچ کیا جاے تو کتنا فائدہ ہو سکتا ہی ملک کے لیے خرچ کیا جاے تو قوم کس قدر درست ہو سکتی ہی یتامے اور مساکین کی تعلیم میں خرچ کیا جاے تو قوم کس قدر خوشحال ہو سکتی ہی مقدمات بازی میں کتنا روپیہ برباد ہوتا ہی اگر یہ قوم اور ملک کی ضرورتوں میں خرچ کیا جاے تو کتنا نفع ہو۔ آخرت کا حال مخفی ہی۔ مگر غور کرو تیرہ ۱۳ سو برس بعد کہنا کہ خلافت کس نے غصب کی کس نے ظلم کیا۔ کون نالایق تھا۔ کون استحقاق رکھتا تھا اس بحث میں پڑنے سے خداپرستی اور خداشناسی سے کتنا دور جاتے ہیں صحابۂ رسول تابعین تبع تابعین جن کی فضیلت قرآن سے حدیث سے اقوال ایمہ سے ثابت ہی ان پر سب ولعن کرنا آخرت کا کس درجہ نقصان ہی۔ اور پھر تمام شیعوں سے پوچھو کہ یہ کام تم کیوں کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بڑی نیکی ہی اور ہم نیک کام سمجھ کر کرتے ہیں۔ اب آیت قرآنی کو دیکھو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ آیا میں تمھیں ان لوگوں کے حال سے آگاہ کردوں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہیں جنکی زندگانی دنیا کے بارہ میں سب کوشش بیکار گئی (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ۲۴ برس تک سلطنت کرتے ہی رہے اور تمھاری کچھ نہیں چلی سلطنت ملنے پر باہمی خانہ جنگی ...

باہمی خون ریزی کی بدولت کفار کے ملک پر حملہ کرنا۔ فتوحات حاصل کرنا۔ دائرہ اسلام کو وسیع کرنا دوسرے ممالک میں کلمہ حق بلند کرنا نصیب نہیں ہوا۔ کوفیوں کی مدد کے بھروسے پر آخری میدان کربلا میں بھی نقصان ہی ہوا۔ بنی اُمیہ کی سلطنت مٹانے میں بھی مٹ جانے کے بعد بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ آل عباس قابض ہو گئے۔ اور ان کا ظلم بنی اُمیہ کے ظلم سے کم نہیں ہوا۔ چنگیز خاں ہلاکو کو بلانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چند ہی روز کے بعد وہ شیعہ سے سنی ہو گئے تم کو سلطنت بہرکیف نصیب نہیں ہوئی) آگے چلکر اللہ صاحب فرماتے ہیں اور وہ یہی گمان کرتے رہے کہ ہم نیکی کر رہے ہیں۔ وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور میں جانے کا انکار کیا (خلفا جو آیات خدا تھے) ان کا انکار کیا مسئلہ رجعت سے آخرت کا انکار کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ پس انکی اعمال بیکار گئے پس قیامت کے دن ہم انکی اعمال کیلئے کوئی میزان نہ قائم کرینگے حالانکہ میزان اور ترازو سب کیلئے ہوگی۔ سوچو اور غور کرو مطلب یہ ہے کہ تمھاری یہ نیکیاں تولنے کے لائق نہ ہونگی +

"آیہ قال آمنتم" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۲ +

پارہ شانزدہم سورۂ طٰہٰ رکوع ۳

ترجمہ مقبول۔ فرعون نے کہا کہ قبل اس کے کہ میں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہی تم سب کا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ تو اب میں تمھارے مقابل کے ہاتھ پاؤں کٹوا دوں گا۔ اور تم کو کھجور کے درختوں پر دار پر کھنچوا دوں گا اور یہ تم کو علم بھی ہو جائیگا کہ ہم میں سے کون سا سخت اور زیادہ پائیدار عذاب دینے والا ہے ○ جواب میں جادوگر بولے کہ موسےٰ جو کھلے معجزے لائے اس کے مقابلہ میں اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اس کے برخلاف ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے پس اے فرعون تو جو کچھ حکم دینے والا ہے دیدے تو فقط اسی دنیا کی زندگانی میں تو حکم چلا سکتا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ دو آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں اور کیوں

نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو یہ دو آیتیں تمھارے عقائد باطلہ اور اقوال واہیہ کی تردید کرتی ہیں۔ تمھارے دعوائے معصومیت و افضلیت کو باطل کرتی ہیں۔ سنو اس آیت میں اشارہ لطیف و بین ہی کہ تم ابوبکرؓ سے افضلیت کا دعویٰ کیا کرتے ہو۔ تم تو فرعون کے جادوگروں کے بھی برابر نہیں ہو۔ دیکھو جیسی سخت اذیت فرعون نے جادوگروں کیلئے تجویز کی تھی۔ دونوں ہاتھ دونوں پیر کاٹوانا پھر سولی دیدینا ایسا سخت عذاب تیرھائی سو برس میں کسی بادشاہ بنی امیہ و بنی عباس و بنی مروان نے یا خلفائے ثلثہ نے کبھی تجویز کیا تھا؟ مگر پھر بھی تم تقیہ ہی کرتے رہے۔ فرعون کے جادوگروں پر ہزار آفرین کہ ایسی سخت سزا و عذاب کو برداشت کر لیا اور دین سے نہیں پھرے براہ تقیہ بھی انھوں نے کچھ نہیں کہا اور تم ہمیشہ فخر سے کہتے رہے کہ تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہی۔ تقیہ سے ہم کو اس وقت بحث نہیں ہم کو تو یہ دکھانا ہی کہ تمھارے تقیہ کے مقابلہ میں جادوگران فرعون کس درجہ کا استقلال اور ایمان اور صبر ظاہر کرتے ہیں ۱۲ ◆

پارہ شانزدہم سورۂ طٰہٰ رکوع ۵

"آیہ قَالَ یَا بْنَؤُمَّ" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۷۔ قصہ موسیٰؑ و ہارونؑ ◆

ترجمہ مقبول۔ انھوں نے کہا کہ اے میرے ماں جائے۔ آپ میرے سر اور ریش کو نہ پکڑیں یعنے سر تا پا مجھے کو الزام نہ دیں مجھے تو یہ اندیشہ رہا کہ کہیں آپ یہ نہ فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا ۱۲ ◆

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ آل رسول بھی چپ ہیں۔ مقبول احمد بھی کچھ زہر نہیں اگلتے ۱۲ ◆

مقبول احمد۔ سر و ریش میں تم پیر کس کو کہتے ہو۔ یہ ترجمہ تم نے اپنے نفس سے کیا ہی یا اماموں نے بتایا۔ کیا ان کو بھی سر و پا کی خبر و تمیز نہیں۔ مقبول احمد دیکھو یہود لیں

اور نصرانیوں کی چال چلنی جائز نہیں صفحہ ۲۶۸- پر تم خود ترجمہ کر آئے ہو (اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنے طرف کھینچا) آل رسول تم کہتے ہو کہ جس طرح موسیٰ کے خلیفہ و وصی ہارون تھے- اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصی و خلیفہ علیؑ تھے- اس تمثیل میں کتنی مغایرت و مخالفت ہے ذرا غور سے دیکھو*

۱- ہارون موسیٰ کے حقیقی بھائی تھے- علی چچازاد*

۲- ہارون موسیٰ کے بڑے بھائی تھے- علی ۳۳- برس چھوٹے تھے*

۳- ہارون موسیٰ سے پہلے مرے- علی ۳۰- برس بعد تک زندہ رہے*

۴- موسیٰ کے اوپر ہارون کے قتل کا الزام قوم نے لگایا- پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علی کے قتل کا الزام نہیں لگایا گیا*

۵- موسےٰ نے ہارون کا سر و داڑھی پکڑ کر کھینچا تھا- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا*

۶- ہارون کے سامنے بچھڑے کی پرستش آل یعقوب نے شروع کر دی علیؑ کے سامنے آل رسول نے کسی بچھڑے کی پرستش نہیں کی*

۷- موسےٰ کی دعا سے ہارون کو پیغمبری دی گئی اور علی کے لیے پیغمبر نے کوئی دعا نہیں کی تھی- بلکہ جبرئیل پیغمبری علی کے لیے لے کر آئے اور غلطی سے محمدؐ کو دے گئے- اور محمدؐ نے علی کو خلافت اور لڑکی دیکر راضی کر لیا پس تمثیل ناقص ہے*

پارۂ ہفتدہم سورۂ انبیاء رکوع اوّل

"فاسئلوا اہل الذکر" ترجمہ مقبول ص۵۱۴ حاشیہ نمبر ۲*

ترجمہ مقبول- اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی بھیجے تھے- جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے- پس اگر تم نہیں جانتے- تو یادوالوں سے (یعنے آل رسول سے) پوچھ لو ۱۲*

حاشیہ نمبر ۲- کافی میں باقر سے منقول ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ ہمارے یہاں کچھ

آدمی ایسے بھی ہیں جوگمان کرتے ہیں کہ اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں امام نے کہا کہ تب ہی تو ان کو یہود و نصاریٰ اپنے دین کی دعوت کرتے رہتے ہیں بلکہ اس اہل ذکر سے ہم مراد ہیں۔ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے کہا ۱۲ ✦

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو اگر جاہل نہ ہوتے تو ایسی بات زبان سے نہ نکالتے۔ اپنی جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھو شروع سورہ سے آدمیوں کا حال بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں کے پاس خدا کی طرف سے نصیحت یعنے کتاب لے کر پیغمبر آئے تو وہ اس کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر بھی تو تم ہی جیسا آدمی ہے۔ اب اس آیت میں جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ آدمی ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔ ای کفار اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور پیغمبر بھیجے گئے تھے۔ کہ موسےٰ اور عیسےٰ اور ابراہیم اور داؤد اور سلیمان اور یعقوب اور اسحٰق سب آدمی ہی تھے۔ ای آل رسول تمھارا یہ قول یہودیوں اور نصرانیوں کے اقوال و افعال کے بالکل مطابق قدم بہ قدم ہے۔ بھلا دیکھو کفار قریش کو تم سے پوچھنے کا کیا محل تھا تم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی جہاں تمھارا وجود نہیں تھا تم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بارہ ہزار اصحاب رسول اور لاکھوں تابعین اور کروڑوں تبع تابعین میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو چاہتا رہا ہو کہتا رہا ہو کہ ہم اس پیغمبر کو نہیں مانتے جبتک کہ کوئی فرشتہ پیغمبر بنا کر نہ بھیجا جاے ✦

پھر وہ تم سے پوچھنے پر کیوں مامور ہوتے اور پھر قرآن مجید تو اتنا صاف ہے کہ جس شخص کا سینہ کھلا ہو حس لطیف ہو۔ تمیز صحیح ہو۔ ذہن صاف ہو وہ بخوبی اور بہ آسانی سمجھ جاتا ہے۔ ہاں جس معانی اپنے مطالب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے تم بیان کرتے ہو ایسا مطلب تو کوئی ایماندار اور عقلمند نہ نکالیگا۔ ای ظالم مقبول احمد تو نے حاشیہ لکھا تھا پھر کیا ضرور تھا کہ ترجمہ قرآن کے بیچ تو مطلب لکھتا دینے آل رسول

سے پوچھو) کیا یہ تحریف قرآن نہیں ہی کیا اس سے قرآن کا غارت کرنا مقصود نہیں ہی
"قاتلک اللہ" ذیل کی آیت غور سے پڑھو ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۲

ترجمہ مقبول - اور ہم نے انکے ایسے جسم نہ بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور
نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے ۱۲

اے آل رسول اس آیت پر تم کچھ زہر نہیں اُگلتے۔ مقبول احمد تم بھی کوئی حاشیہ
نہیں چڑھاتے۔ ظالمو اے آل رسول تم ہی بتاؤ۔ کہ ہم کی ضمیر کدھر جاتی ہی۔ مسلمانوں کو
تمھاری بیہودگیوں کی کچھ پروا نہیں ہی ان کو اللہ نے قرآن کا مطلب سمجھا دیا ہی۔ ظالمو
تم اپنے غریب شیعوں کو بتا دیتے کہ "ہم کی ضمیر کدھر گئی" اور "انکے" سے کون لوگ مراد ہیں - اے
آل رسول تمھاری چال یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم ہی۔ ظالم مقبول احمد
دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی ہم سے سنو ہم سے تمھاری مکاری چھپ نہیں
سکتی تم نے اہل ذکر سے اپنے کو مراد لیلیا۔ گریہ معنے ایسا خلاف عقل اور خلاف موقع
اور خلاف ربط قرآن تھا کہ تم اس آیت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو۔ شاید سکوت سے
قرآن کی لعنت ٹل جائے۔ سیاق و سباق و ربط کلام سمجھنا تمھارے علم اور تمھاری عقل اور
تمھارے ایمان سے برتر ہو سنو وہی سلسلہ بیان جاری ہی کہ اگلے پیغمبر بھی آدمی ہی تھے -
کھاتے پیتے تھے۔ وقت آنے پر مرجاتے تھے اور مر گئے۔

اے آل رسول ہندوستان کے برہمن پیرست بھی یہی کہا کرتے ہیں کہ دھرم شاستر
صرف ہم جانتے ہیں۔ اے آل رسول تم کو اگر عقل ہی تو سمجھو - ایمان ہی تو مانو - علم نہیں ہی تو کسی
اہل علم سے پوچھو کہ اگر قرآن ایسے ہی معمے اور پہیلیاں ہوتا تو نہ ہم دعوی کرتے نہ اپنے پیغمبر سے
تحدی کراتے نہ جاہلوں پر ایسا قرآن اتارتے ہم سے سنو یہ "ہم" کی ضمیر پیغمبروں کی طرف
جاتی ہے اے آل رسول بتاؤ کہ اس حکم میں تم داخل ہو یا نہیں یعنے اگر تم نہ جانتے ہو تو کسی

اہل علم سے پوچھو۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتریگا۔ ہم سے سنو تم کچھ نہیں جانتے۔ سارا قرآن پڑھ ڈالو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ ڈالو۔ اپنی تفاسیر کو پیش نظر رکھو اور پھر غور کرو تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تم قرآن کا مطلب بھی نہیں سمجھتے۔ تمھارے ہر مطلب بیان کرنے میں تمھاری حالت ظاہر ہو جاتی ہی۔ ہم کہاں تک دُہرائیں پھیر سمجھائیں +

ترجمہ مقبول ص۵۱۵ "آیہ لوکان فیہما"

ترجمہ مقبول۔ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں کبھی کے بگڑ گئے ہوتے پس جو جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں خدا تعالیٰ عرش کا مالک ان سب باتوں سے منزہ ہی ۱۲ +

ای آل رسول اور ای تمام شیعو۔ علی کو اللہ کہنا۔ تمام ائمہ کو حی و قیوم۔ علیم و خبیر سمیع و بصیر۔ حاضر و ناظر۔ قادر و توانا سمجھنا درحقیقت خدا کہنا ہی۔ دیکھو تمھارے عقائد باطلہ کی تردید فرمایا ہی ۱۲

اگر عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہی تو مانو ورنہ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۵۱۵ "آیہ لا یسئل" و حاشیہ نمبر ۶ +

ترجمہ مقبول۔ جو کچھ وہ کرتا ہی اس کی نسبت اس سے باز پرس نہیں کی جاسکتی۔ اور اُن سے باز پرس کی جائے گی ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ "ہم" کی ضمیر کدھر گئی کیا تم غریب شیعوں کو اتنا بھی بتانا نہیں چاہتے۔ وہ گھبرائیں گے کہ "یہ ہم" کی ضمیر خلفائے ثلثہ کی طرف جاتی ہی یا تمھاری طرف کچھ بولیے

اچھا ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی +

معزز ناظرین عموماً اور عقلمند شیعو خصوصاً۔ قبل اس کے کہ اس آیت کی تفسیر سنو۔

مقبول احمد کا حاشیہ نمبر ۶۔ غور سے دیکھو۔ ہم تمھاری آسانی کے لیے یہاں بعینہ نقل کرتے ہیں ؛

۱۔ علل الشرائع میں امام نقیؑ سے منقول ہے کہ خدا نے تعالےٰ نے پیدا ہی اِس لیے کیا ہے کہ وہ سوال کرے ؛

۲۔ التوحید میں ہو کہ امام باقرؑ سے دریافت کیا گیا کہ جب خدا کوئی کام کرتے اس سے بازپرس کیوں نہ کی جاے ؟ فرمایا اِس لیے کہ وہ جو کچھ کرتا ہو محض حکمت و صواب ہو اور وہ متکبر و جبار و واحد و قہار ہو ؛

۳۔ پس جس شخص کے دل میں اس کے فیصلہ سے کچھ ناراضی پیدا ہوئی وہ کافر ہو گیا

۴۔ اور جس نے اس کے افعال میں سے کسی کا انکار کیا وہ منکر رہا ؛

۵۔ امامؑ سے منقول ہو کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے نفس کے لیے جو کچھ چاہتا ہو اس کے متعلق ہماری مشیت پہلے ہو چکی ہو ؛

۶۔ اور جو فرض تو ادا کرتا ہو اس کے ادا کرنے کی قوت بھی ہم نے دی ہو ؛

۷۔ اور نافرمانی کرنے کی قوت بھی ہماری دی ہوئی نعمت ہو ؛

۸۔ پس جو خیر و خوبی تم کو پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہو ؛

۹۔ اور جو نقصان و تکلیف تجھے پہنچے وہ تیری ذات کی طرف سے ہو ؛

۱۰۔ اسی سبب سے ہم تیری بہ نسبت نیکیوں کے زیادہ مستحق ہیں ؛

۱۱۔ اور تو ہماری بہ نسبت بدیوں کا زیادہ مستحق ہو ؛

۱۲۔ اور اسی وجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق ہم سے بازپرس نہیں ہو سکتی ؛

۱۳۔ اور مخلوق سے بازپرس کی جائیگی ؛

اے آل رسول بتاؤ تمھاری ہی تفسیر سے تم پر قرآن کی مار پڑتی ہو یا نہیں۔ پڑ گئی یا نہیں۔ ایسا کیوں ہوا ویسا کیوں نہ ہوا۔ ایسا ہوتا تو اچھا تھا۔ ایسا نہیں ہوا تو اچھا نہیں

ہوا۔ یہ سب مہمل اور ناجائز ہو گئے۔ تفصیل سنو۔ خلفاء ثلثہ کو اس نے کیوں پیدا کیا اسلام میں کیوں داخل کیا۔ پیغمبر کے سامنے ہی مار کیوں نہیں ڈالا پیغمبر کے بعد زندہ کیوں رکھا ابلیس کو کیوں پیدا کیا۔ قیامت تک کیوں زندہ رکھا۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم سے نہیں پوچھ سکتے۔ اللہ متکبر و جبار ہے واحد و قہار ہے۔ اس نے خلفاء ثلثہ کو خلافت دی جو کچھ وہ کرتا ہے محض حکمت و صواب ہے۔ حکمت و صواب نہار و روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اب مجال چون وچرا باقی نہیں ورنہ باقر جھوٹے ہوتے ہیں اور اگر اللہ کے اس فیصلہ خلافت سے تم ناراض ہو گئے تمہارے دل میں ناراضگی پیدا ہو گی تو بقول امام باقر تم کافر ہو جاؤ گے یا باقر جھوٹے ثابت ہوں گے۔

۱۔ کُتّے اور باز کا سدھانا تو اللہ نے سکھلایا +

۲۔ مٹی تو اللہ نے پھینکی +

۳۔ قرآن تو اللہ نے جمع کیا +

۴۔ قرآن کی حفاظت تو اللہ نے کی +

۵۔ خلافت دینے کا قرآن میں وعدہ کیا +

۶۔ خواب میں پیغمبر کو دکھلایا کہ بنی تیم سے ابو بکر کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ پھر کیا خلافت دینے میں اللہ نے کچھ نہین کیا؟ پس ضرور یہ بھی اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوا اور اب ناراض ہونے والا کافر بقول باقر۔ اور جس نے اس کے افعال میں سے کسی کا انکار کیا وہ بقول باقر کافر ہوا اور کیا پیغمبر کو پیغمبری کی خدمت دینے میں خلفاء ثلثہ کو خلیفہ کرنے میں اللہ کی مشیت نہیں تھی؟ اگر کہو کہ نہیں تھی تو امام رضا جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اگر کہو کہ اللہ کی مشیت تھی تو تم انکار کر کے کافر ہوتے ہو۔ اور جب نافرمانی کی قوت بھی اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے تو اب خلفاء ثلثہ نے خدا کی دی ہوئی نعمت سے کام لیا ان پر کیا الزام ان پر سب و لعن کیونکر جائز۔ ان پر سب و لعن در اصل خدا

پر سب و لعن کرتا ہے ہم کو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں ؎

۷۔ بقول امام رضا خلفائے ثلثہ کو جو خلافت و سلطنت ملی وہ اللہ ہی کی طرف سے

ہے۔ اب تم شوق سے لعن و سب کرو ؎

۸۔ اور تم کو جو قید اور قتل نصیب ہوا۔ تکلیف و نقصان پہنچا وہ تمہاری ہی ذات کی

وجہ سے۔ اگر کہو کہ غلط تو امام رضا جھوٹے ہوتے ہیں ؎

اور اسی وجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہو سکتی ؎

اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ اس میں تمہاری کوئی شرکت نہیں ہے۔

تم کو نہیں معلوم کہ ہم کس گناہ کو معاف کریں گے کس گناہ پر عذاب کریں گے "یغفر لمن یشاء و یعذب

من یشاء" ہماری شان ہے۔ ہم جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں عذاب دیں ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۶ آیۂ "و من یقل"

ترجمہ مقبول اور جو اُن میں سے یہ کہہ دے کہ میں بھی اس کے (خدا کے) علاوہ ایک

معبود ہوں پس ایسے ہی کا بدلہ تو ہم جہنم مقرر کریں گے۔ ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں"

عقلمند شیعو۔ اس آیت پر غور کرو۔ تم جو علی کو اللہ کہتے ہو۔ امیہ کو سمیع و بصیر علیم و خبیر

قادر و توانا۔ حی و قیوم۔ حاضر و ناظر۔ جانتے ہو۔ اگر امیہ نے ایسا خود کہا ہے تو اس عذاب کا حال

دیکھو۔ بعض بعض تفاسیر میں بے شک امیہ نے اپنے کو خدا لکھدیا ہے۔ صاف لفظوں میں نہیں بلکہ

اللہ کی ضمیر اپنی طرف پھیردی مثلاً "سبقوانا" وغیرہ سے وہی مراد ہیں اور یہ اپنے کو اللہ کہنا

ہے۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۰ قصہ ابراہیم ؎

ترجمہ مقبول (آذر اور اس کی قوم نے ابراہیم سے) کہا تھا کہ ہم نے باپ دادا

کو ان کی پرستش کرتے پایا ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ اے مقبول احمد تم دیکھو۔ ہم کو تمہاری تفسیر سے کیا مطلب ہم کو تمہاری

تفسیر سے کیا واسطہ ہم کو تمھاری بکواس کی کیا پروا تم جو چاہو کہو مگر دیکھو قرآن کا معجزہ کہ وہ کس طرح تمھارے اقوال کی تردید کر دیتا ہے۔ اب ایک اور نسب نامہ بناؤ۔ تب تم کو نجات ملسکتی ہے۔ تم نے قرآن میں ابراہیم کے قصہ میں جہاں جہاں "اب" کا لفظ آیا۔ ترجمہ چچا کیا۔ ابراہیم کے باپ کا نام تارخ بتایا یہ نہ بتایا کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص کا نام تھا دونوں کے معنے ایک ہیں صرف زبان کا فرق تھا۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ بجز بے ایمان اور جاہل شیعوں کے تمھارا قرآن کون دیکھے گا ؎

تم کو کیا خبر تھی کہ تفسیر "فبہت الذی کفر" لکھی جائے گی اور قرآن کی ساری لعنت اور ساری مار تم پر پڑ جائے گی۔ سنو ابراہیم نے تو بقول تمھارے باپ سے نہیں بلکہ چچا سے کہا تھا مگر بے ایمان چچا کہتا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو بھی اُن کی پرستش کرتے پایا۔ پس یا تو اب ابراہیم کے دادا کو پردادا نگر دادا۔ سگر دادا کو کافر و مشرک کہو یا چار پشت تک کا نسب نامہ فرضی بنالو۔ اور ہر جگہ کہدو کہ وہاں چچا اور فلاں چچا مراد ہے مگر یاد رکھو۔ ابن خلدون اور طبری چھپ چکی ہیں اُردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب تم جھوٹ نہیں بنا سکتے۔ ہم تم کو بتا چکے ہیں کہ چچا کہو یا دادا۔ ابراہیم بلکہ کسی پیغمبر کی اس سے توہین نہیں ہوتی ؎

گہہ آری خلیلے ز بتخانۂ	کنی آشنائی ز بیگانۂ
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو	لائے بتخانہ سے وہ صدیق کو
زادۂ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعاں نوحؑ کا گمراہ ہو

مقبول احمد تم چوک گئے تم بھول گئے آذر کے آباء کا ترجمہ بھی تم کو چچا کرنا تھا۔

اسی علم پر دعوائے ہمہ دانی ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۳ "آیہ فَفَهَّمْنَاهَا" ؎

ترجمہ مقبول۔ پس ہم نے سلیمان کو وہ فیصلہ سمجھا دیا تھا ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ سلیمانؑ کا فیصلہ داودؑ کے فیصلہ سے بہتر ہوا یا نہیں۔ داؤد جبرئیل

نہیں سمجھے اس کو سلیمانؑ سمجھ گئے۔ اللہ نے جو بات داؤدؑ کو نہیں بتائی وہ سلیمانؑ کو بتا دی۔ یہ سب سنکر اے عقلمند وہم کو اب بتاؤ کہ سلیمانؑ افضل ہیں یا داؤدؑ کیونکہ تم کو فضل مفضول کی تلاش بہت رہتی ہے تم ہر چیز میں یہی دیکھتے ہو بتاؤ اور بہت سوچکر بتاؤ۔ یہ سوال نہیں ہے بلکہ ایک پہاڑ ہے جو تم پر ڈال دیا گیا ہے۔ قیامت تک جتنے قصے تم گڑھو۔ جتنی باتیں بناؤ سب کا جواب اسی سوال کے جواب میں موجود ہے۔ اب خلفائے ثلثہ پر کسی ایک وجہ سے بھی تم افضلیت عامہ ثابت نہ کرسکو گے ۱۲

پارہ ہفت ۱۷ سورۂ حج رکوع ۲

"آیہ ان الذین آمنوا" ترجمہ مقبول ص ۵۳۲

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو ایمان لائے۔ اور جو یہودی ہوگئے۔ اور ستارہ پرست۔ اور نصاریٰ۔ اور آتش پرست۔ اور جن لوگوں نے شرک کیا قیامت کے دن خدائے تعالیٰ ان سب کے مابین فیصلہ فرمائے گا بیشک اللہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے ۱۲

اے آل رسول تم کیا سمجھے۔ تمھارے علم و عقل و سمجھ سے بہت برتر یہ آیت ہے اسی وجہ سے تم چپ ہو مقبول احمد حاشیہ نہیں چڑھا سکے۔ اس آیت سے تمھارے مسئلہ رجعت و انتقام مہدی کی تردید و تکذیب ہوتی ہے۔ مومنین۔ یہود۔ نصاریٰ۔ ستارہ پرست آتش پرست مشرک سب کا دیکھنے والا تو وہ خدا ہے۔ جو قیامت میں سب کا فیصلہ کرے گا۔ مگر اصحاب رسول کا فیصلہ وہ نہ کرسکتا تھا نہ کرسکتا اس لیے رجعت کراکے دنیا میں انتقام کرادیگا اے کمزور برادر کم علم اہل سنت! جو شیعوں کی پریشان اور گمراہ کرنے والی تقریر و تحریر دیکھکر خلافت کے مسئلہ میں کمزور ہو جاتے ہو۔ سنو تمھارے لیے بھی تمھارے دشمن ایک بشارت پیدا کرتے ہیں یعنے خلفائے ثلثہ پر قیامت میں کوئی مواخذہ نہ رہے گا۔ کیونکہ وہ دین میں تھے اگر دنیا میں لغزش ہوئی بھی تو دنیا ہی میں پاک ہو جائیں گے۔ ہاں ذرا ان ظالموں سے پوچھو تو کہ اس انتقام کے بعد بھی تمھارا کلیجہ ٹھنڈا ہوگا یا نہیں تمھارے دل سے کینہ نکلیگا۔

یا اللہ صاحب ہی کو یہ کرنا پڑے گا ۱۲ +

ترجمہ مقبول - صفحہ ۵۳۳ "آیہ ومن یہن اللہ" وحاشیہ نمبر ۱

ترجمہ مقبول - اور جس کی خدا اہانت کرے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں ہو سکتا بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲ +

حاشیہ پر عمر بھر میں قرآن بھر میں اسی جگہ آل رسول سچ بولے ہیں - بے شک اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہو اس کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا - اب پوچھو کہ اے آل رسول خلفاء ثلٰثہ کو خلافت دیکر عزت دی یا نہیں - تم کو خلافت نہ دیکر تمھاری اہانت کی یا نہیں یا یہ خدا کی مرضی ومشیت وقدرت کے بغیر ہو گیا - اگر کہو کہ مشیت وقدرت ومرضی کے بغیر ہوا تو خدا اور قرآن اور صادقؑ اور باقرؑ اور علیؑ جھوٹے ہوتے ہیں اور اگر کہو کہ بیشک اللہ کی مرضی اور مشیت وقدرت سے ہوا تو تمھارا سب ولعن کرنا - اپنے شیعوں کو سکھلانا سب تمھارے ہی اوپر پڑتا ہو +

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۳۹ "آیہ والذین سعوا" +

ترجمہ مقبول - اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں عاجز کر دینے کی نیت سے کوشش کرتے ہیں وہی جہنمی ہیں ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ - قرآن کی آیتوں اور پیغمبر کے خواب کے جھٹلانے میں - تمھاری جو کوشش جاری ہو - اس کے لحاظ سے بتاؤ کہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہو - کیا تمھارے لیے ہم اب بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے - تم کہدو کہ دوسرے بھی اس وعید میں داخل ہیں ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو - دوسرے کے شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہو سکتا اور نہ تمھاری نجات ہو سکتی ہو - سارا قرآن اور ترجمہ مقبول اور اس کا حاشیہ دیکھ ڈالو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تم کوشش کرتے ہو اور ضرور کرتے ہو +

پارۂ ہفدہم سورۂ حج۔ رکوع ۷۔

"آیہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۹ وحاشیہ نمبر ۱

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جس وقت کہ اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اسکی خواہش میں کوئی نہ کوئی دخل دیا۔ پس شیطان جو دخل دیتا ہی اللہ اس کو مٹا دیتا ہی پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہی۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہی ۱۲

حاشیہ نمبر ۱۔ پر کافی میں باقرؑ اور صادقؑ سے منقول ہی کہ رسولٍ اور نبیٍ کے بعد لفظ و محدث بھی پہلے قرآن میں تھا اور وہ دونوں اسی طرح پڑھتے تھے محدَّث بھی قرآن میں اترا تھا اسکے بعد سنیوں کی ایک تفسیر نقل کی اور مقبول احمد نے لکھا کہ رسول خدا صلعم پر ایسا بہتان باندھنے والوں پر خدا لعنت کرے۔ ہم بھی اہل سنت کی تفسیر کو پسند نہیں کرتے۔ اور ہم بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان باندھنے والون پر اللہ لعنت کرے۔

مگر اے جاہل مقبول احمد کیا تجکو معلوم نہیں کہ تفسیر لکھتے وقت کسی روایت کے نقل کرنے سے مصنف کا مذہب وہ نہیں ہو جاتا۔ تو نے فریب بھی دیا ہی اگر تو نے تفسیر کبیر فخر الدین رازی نہیں دیکھی ہی تو یہ تیری جہالت ہی اور اگر دیکھی ہی اور اس کو ظاہر نہیں کرتا تو تیرا فریب ہی رازی نے صاف لکھدیا ہی کہ یہ کسی زندیق کی روایت ہی بدلائل عقل ونقل ونص قرآنی یہ روایت غلط محض ہی۔ اے خائن آدمی تیرا چھپانا خیانت ہی یا نہیں۔ اس کے بعد وہ لکھتا ہی کہ خواص یعنے شیعوں میں صادقؑ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بکری بھونی گئی تو آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اس وقت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ بھی ہوتے۔ مگر اتفاق سے آ گئے اس وقت ابو بکرؓ و عمرؓ اور پھر ان دونوں کے بعد علی مرتضیٰ پہنچے۔ تو خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مطلب یہ کہ تم نے علی و فاطمہ و حسنؓ اور حسینؓ کی آرزو کی تھی تو شیطان نے اڑنگا لگا دیا۔ اور اپنے دو ایجنٹوں

ابوبکر و عمر کو بھیجدیا

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد معزز ناظرین۔ اِس آیت کے تفسیر میں جو قصہ ایک اہلسنت نے نقل کیا۔ وہ بالکل غلط۔ اور نہایت مہمل۔ اور جو قصہ صادق نے تصنیف کیا وہ بھی مہمل۔ سنو انبیا کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے۔ پیشاب یا خانہ کو جاتے بھی تھے اپنی بیویوں کے ساتھ سوتے بھی تھے اپنے بچوں کو لے کر کھاتے بھی تھے۔ مختصر یہ ہے کہ قرآن کے اوراق پلٹ ڈالو تم کو ایک جگہ نہیں بلکہ دس جگہ ملیگا کہ آنحضرتؐ بھی بشر تھے اور اور انبیا بھی بشر تھے تبلیغ رسالت میں کسی پیغمبر سے غلطی اور سہو اور نسیان نہیں ہوا اور شیطان کا دخل نہیں ہوا بلکہ بشریت کے افعال میں تمنا۔ خواہش۔ آرزو ہو سکتی تھی۔ اور یہ کچھ منافی مرتبہ نبوت و رسالت نہیں ہے۔ پرائے گھر میں فاطمہ کیونکر تھیں۔ آیہ حجاب نازل ہو چکی تھی۔ تو یہ قصہ بھی محض جھوٹ۔ علیؑ کو تو اللہ نے بھیجا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو شیطان نے بھیج دیا۔ حالانکہ کوئی پتہ بھی بغیر حکم خدا کے نہیں گرتا۔ یہ دیکھو آل رسول کا ایمان کہ شیطان نے ان کو بھیجا اللہ روکتا تھا۔ مگر وہ عاجز ہوگیا شیطان کی قوت غالب ہوئی۔ آخر پھر اس کی تفسیر کیا ہے؟ جبکہ شیعہ اور سنی دونوں کی تفسیر و روایت غلط ہوگئی۔ ہم سے سنو حدیثوں کو دیکھو۔ سیر غور کرو تم کو پتہ چل جائیگا کہ رسول بشریت سے ابوطالب کے احسانات کے شکریہ میں علیؑ کی محبت میں چاہتے تھے۔ آرزو کرتے تھے۔ تمنا کرتے تھے۔ خواہش کرتے تھے کہ علیؑ خلیفہ ہوں۔ اور سب سے اوّل وہی ہوں۔ خدا سے دعا بھی کی۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ اے رسول جیسی خواہش بشری تم کو ہے۔ اگر تم کو نہ بچائے تو بد دل اور ملول ہو تم سے پہلے بھی ہمارے پیغمبر بہت سے گزرے ہیں ان کی بشری خواہشوں میں بھی یہ شیطانی وسوسہ پڑتا تھا۔ مگر ہم اپنا کام پورا کرنے والے ضرور۔ تمہارا علی کی خلافت کے واسطے تمنا۔ آرزو۔ خواہش کرنا یہ ایک وسوسہ شیطانی ہے نہ امر تبلیغ رسالت۔ اب قرآن کے لفظ لفظ پر غور کرو۔

تم کو یہ بھی خوب معلوم ہو جائیگا کہ سنیوں کی تفسیر بھی غلط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز میں قرآن میں لات وعزیٰ کی تعریف کر دی تھی دیکھو۔ پس شیطان جو دخل دیتا ہے اللہ اس کو مٹا دیتا ہے شیطان نے چاہا تھا کہ علی خلیفہ ہو جائیں اور اسلام کا ستیاناس ہو جائے اللہ نے اس کو مٹا دیا اور شیطان کی ناک ملکر ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ بنا دیا۔ پھر فرماتے ہیں۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ چونکہ خلفائے ثلثہ آیات من آیات اللہ تھے۔ ان کو کیسا مضبوط کر دیا۔ کہ تمام دنیا کے کفار اور مشرک ان کا مقابلہ نکر سکے علی اور تمام بنی ہاشم۔ عباس اور ابوسفیان اور تمام قبائل عرب بھی اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکے کیوں؟ اس لیے کہ اللہ نے شیطان کے دخل کو مٹا دیا تھا۔ اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے علیم اور حکیم کے فیصلہ میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ حکمت یہ تھی کہ اسلام کو ترقی ہو۔ علم یہ تھا کہ اُن کی خلافت میں وہ ترقی پوری ہو جائے گی ذیل کی تین آیتیں مسلسل پڑھو۔ غور سے دیکھو۔

ترجمہ مقبول ص۵۲۹ ۔ "آیہ لیجعل"

ترجمہ مقبول تاکہ شیطان نے جو دخل دیا ہے اس کو ان لوگوں کے لیے آزمایش کر دی جن کے دلوں میں روگ ہے اور ان کے لیے جو سنگ دل ہیں اور بے شک ظالم سخت نافرمانی میں ہیں ۱۲

اے آل رسول دیکھو قرآن کا تسلسل بتاؤ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں اور سے لائی گئی اور لائی گئی تو کہاں سے۔ ہم سے سنو یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے۔ اگر تم نہیں جانتے تو قائم کا قرآن دیکھو ۱۲

حالانکہ ان کی حالت بھی ظاہر ہو جانے ثابت ہو جانے کے بعد تو اب اس قرآن کی حیثیت اور کیفیت بھی معلوم ہو گئی ۔ اس میں بھی وہی ہوگا جو تمام ایمہ نے تحریف کیا ہے سنو اللہ صاحب اس آیت میں فرماتے ہیں کہ ہم شیطان کی بات اور دخل در معقولات کو کیوں مٹاتے ہیں اپنی آیتوں کو کیوں مضبوط کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ تاکہ شیطان نے جو دخل

درمعقولات دیا ہو اس کو ان لوگوں کے لیے آزمایش قرار دے۔جن کے دلوں میں روگ ہے۔ اور اُن کے لیے جو سنگ دِل ہیں۔ اور بے شک ظالم سخت نافرمانی میں ہیں۔ عقلمند شیعو صرف تم دیکھو لفظ لفظ پر غور کرو۔ قرآن سے گھبراؤ نہیں صرف اپنے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اب تم اپنی حالت اور اپنے اقوال کا قرآن سے مقابلہ کرو۔ پیغمبر نے غدیر خم میں ولی عہد مقرر کیا پیغمبر نے مرض موت میں علی کی خلافت کا وثیقہ لکھنا چاہا۔ امام تھے ابن عم تھے۔ حالت رکوع میں زکوٰۃ دیا تھا۔ خلیفہ بنانے کا اللہ نے حکم دیا تھا وغیرہ وغیرہ ہفوات دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ جن کے دلوں میں روگ ہو۔ جو سنگ دل ہیں جو ظالم نافرمان ہیں۔ ان کے لیے یہ آزمایش ہو۔ اب قرآن کی گواہی سے خدا کی شہادت سے ثابت ہوتا ہو کہ تمھارے دل میں روگ ہو تم سنگ دل ہو۔ جن لوگوں نے دُنیا سے کچھ حاصل نہیں کیا اُن پر تم سب ولعن کرتے ہو۔ تم ظالم ہو۔ تم سخت نافرمان ہو۔ اب جو چاہو سو کہو اور جو چاہو سو کرو۔ تم اللہ کے امتحان میں پھنس گئے۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۵۲۹ در آیہ ولیعلم"

ترجمہ مقبول۔ اور ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہو وہ یہ جان لیں کہ حق تمھارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اس پر ایمان لے آئیں پھر اُن کے دِل ان کے لیے نرم ہو جائیں اور ضرور اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دینے والا ہو ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہو یا کہیں اور سے لائی گئی۔ لائی گئی تو کہاں سے ہم سے سنو۔ یہ بھی آیت اصلی جگہ پر ہو۔ وہی سلسلہ بیان شیطان کے دخل درمعقولات کا ہے

ادھر والی آیت میں ان لوگوں کا بیان ہو جن کے دل میں روگ ہو۔ جو سنگدل

ہیں جو ظالم اور نافرمان ہیں یعنے شیعہ اس آیت میں اہل سنت کی تعریف کرتے ہیں فرماتے ہیں جنکو علم دین دیا گیا ہی وہ جانتے ہیں کہ حق تمھارے پروردگار ہی کی طرف سے ہی ہم کو دین پر قائم رہنا اسلام کا پابند رہنا ہی۔ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں تو کیا علی خلیفہ ہوں تو کیا ہمکو تو حضرت تابعداری سے کام ہی۔ فرماتے ہیں پس وہ اس پر ایمان لے آئیں پس ان کے دل اسکے لیے نرم ہوجائیں جس طرح خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اسی طرح علیؓ کی ہاتھ پر بھی بیعت کی۔ ان کو جھگڑوں سے کام ہی نہ تھا۔ پھر فرماتے ہیں اور ضرور اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دیتا ہی ؁

ای گرفتار ابو بکرؓ و علیؓ   تو چہ دانی سر حق را منجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن   بر زمین دیگراں خانہ مکن

ہم نے تم کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہی۔ تم کو عبادت کرنا چاہیئے نہ کہ جھگڑوں میں پھنسو

اللھم احفظنا من شرور انفسنا ؁

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۵۲۵۔ "آیہ یا ایہا الناس" ؁

ترجمہ مقبول۔ ای آدمیو ایک مثل بیان کی گئی ہی اس کو غور سے سن لو۔ یقیناً وہ جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ کبھی ایک مکھی بھی پیدا نہ کرسکیں گے۔ گو اس کے لیے سب کے سب جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیجاے تو اس سے چھڑا نہ سکینگے۔ تیسے پکارنے والے اور جس کے پیچھے پڑے وہ دونوں بودے ہیں ۱۲ ؁

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ ای شیعو تم اس آیت کی تعلیم و تنبیہ میں داخل ہو یا نہیں۔ سنو۔ تم جو یا علیؑ اور یا حسین کہکر پکارتے ہو اُٹھتے بیٹھتے۔ گرتے پڑتے۔ تم جو تعزیہ و علموں کی نذر نیاز کرتے ہو سب ایسے ملکر بھی ایک مکھی پیدا کرسکتے ہیں؟ اجی مکھی پیدا کرنا تو بڑا مشکل کام ہی وہ کیا کر سکینگے جو تم نذرانے رکھتے ہو اگر کوئی کھاے تو یہ اُڑا بھی نہیں سکتے۔ پھر فرماتے ہیں کہ طالب اور

مطلوب دونوں بودے ہیں۔ مطلوب بے دست و پا کمزور۔ طالب بے عقل بے شعور ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۴۳ +

ترجمہ مقبول۔ انہوں نے اللہ کو پہچانا ہی نہیں جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے

بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ۔ اے عقلمند شیعو تم بتاؤ۔ کیا خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو حی و قیوم قادر و توانا۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ حاضر و ناظر جاننا اعتقاد رکھنا۔ علموں اور تعزیوں کے سامنے جھکنا۔ دوسروں سے مدد مانگنا۔ دوسروں کو پکارنا بھی اللہ کی قدر کرنا ہے۔ پھر یہ سب تم کیوں کرتے ہو۔ اس کا جواب آیت میں خود موجود ہے یعنے چونکہ انھوں نے جیسی اللہ کی قدر کرنی چاہیئے ویسی قدر نہیں کی۔ جیسا پہچاننا چاہیئے ویسا پہچانا نہیں۔ ورنہ عارف کو اس کی فرصت کہاں کہ وہ دوسروں کی طرف بھی دیکھے ۱۲ +

لا معبود الا اللہ۔ لا مقصود الا اللہ۔ لا محبوب الا اللہ۔ لا موجود الا اللہ۔ لا ناصر الا اللہ لا نافع الا اللہ۔ لا ضار الا اللہ۔ لا علیم الا اللہ۔ لا بصیر الا اللہ۔ لا قادر الا اللہ لا معز الا اللہ۔ لا مذل الا اللہ۔ لا ہادی الا اللہ۔ لا مضل الا اللہ۔

تمام اسماء حسنےٰ باری تعالےٰ کو جس میں صفات باری عز اسمہ و جل شانہ کا بیان ہے سب کو اس طرح پڑھو۔ اور دل سے اعتقاد رکھو تب مسلمان ہو گے۔ تم کہو گے کہ دوسرے بھی ایسی ہی لغویات کرتے ہیں ہماری نہ سہی ان پر بھی لعنت "لا تبدیل لسنۃ اللہ" ہماری شریعت اور سنت تبدیل نہیں ہو سکتی +

پارۂ ہیجدہم سورۂ نور ع ۲۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۵۵۹۔ حاشیہ نمبر ۱ +

ترجمہ مقبول۔ بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے +

حاشیہ تفسیر قمی۔ عامہ اہلسنت تو کہتے ہیں کہ یہ آیت عائشہ کے بارہ میں نازل ہوئی مگر خاصہ یعنی شیعوں کی روایت ہے کہ ام المومنین ماریہ قبطیہ کی شان میں نازل ہوئی جس پر عائشہ نے تہمت لگائی تھی ناظرین۔ ہماری تفسیر کافروں کو مبہوت بناتی ہے۔ ہم کو اس سے کیا سروکار۔

تمام دنیا جانتی ہو کہ عائشہ پر تہمت لگائی گئی۔ پیغمبر مہینہ بھر پریشان رہے۔ کھانا پانی بند ہو گیا۔ یہاں تک کہ علی نے پیغمبر سے کہدیا کہ کیا ابوبکر کی لڑکی کے سوا قریش میں کوئی عورت تجکو نصیب نہیں ہوتی جو تو اس طرح رو رہا ہی ✤

مگر ظالم آل رسول کو اتنا بھی گوارا نہیں کہ قرآن کی کوئی منقبت کسی کو نصیب ہو۔ عائشہ کی فضیلت کی یہ کوئی آیت نہیں ہی۔ صرف بہتان سے بری کیا گیا۔ مگر ظالموں کا ایمان دیکھو پیغمبر کی بیوی کو تو عائشہؓ لکھتے ہیں۔ اور ماریہ لونڈی کو ام المومنین۔ ہم کو اس سے بھی کچھ سروکار نہیں ✤

مگر عقلمند شیعو تم دیکھو۔ تمام آیتیں پڑھ ڈالو۔ تم کو خود معلوم ہوگا کہ یہ قصہ قرآنی عائشہ سے متعلق ہی یا ماریہ سے اور اگر اتنا بھی آل رسول نہیں سمجھتے اتنا بھی ان کو قرآن کا علم نہیں ہی۔ اتنا بھی ان میں ظرف نہیں ہی کہ وہ اللہ کے انعام پر حسد نہ کریں۔ ایسے تنگدل ہیں کہ کسی کی نعمت دیکھ نہیں سکتے تو سمجھ لو کہ قدم بہ قدم یہود اور نصاریٰ کے وہ چلتے ہیں بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کے پیرو ہیں۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہود اور نصارے کو۔ وہ بھی آل یعقوب پیغمبر تھے ✤

ای آل رسول بتاؤ۔ عائشہ ماریہ قبطیہ کو تہمت لگانے کے الزام میں پکڑی گئی مواخذہ ہوا۔ شہادت طلب کی گئی۔ حد جاری کی گئی۔ اور اگر کچھ نہیں ہوا تو جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ مقبول احمد دیکھو سورۂ نور کی لعنت اور پھٹکار ✤

ترجمہ مقبول ص ۵۶۱ "آیہ ولا یاتل" حاشیہ نمبر ۳ و ۴ ✤

ترجمہ مقبول۔ اور تم میں سے مالدار اور صاحب مقدور لوگ یہ قسم نہ کھا بیٹھیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین کو راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے۔ اور ان کو چاہیئے کہ معاف کر دیں اور درگذر کریں آیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہارے گناہ بخشدے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی۔ حاشیہ نمبر ۲ جوامع

میں منقول ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تہمت لگانے والوں سے متعلق ہے۔ حاشیہ نمبر ۴ تفسیر قمی میں باقرؑ سے منقول ہے کہ قرابت داروں سے مراد رسول کے قرابت دار ۱۲ ✤

معزز ناظرین۔ آپ مقبول احمد کے حواشی میں جابجا دیکھیں گے کہ وہ سورۂ نور کی تفسیر کے لیے وعدہ کرتے آئے ہیں۔ یہودیوں۔ نصرانیوں کی چال قدم بہ قدم آل رسول کی چال کو دیکھ لو۔ ایسے تنگ دل۔ ایسے بدباطن۔ ایسے حاسد تو یہود و نصاریٰ میں بھی ملنا مشکل ہے ✤

اہل سنت اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں ابوبکرؓ کا ایک غریب بھانجہ بھی تھا جو ہجرت کرکے آیا تھا۔ ابوبکرؓ اس کو کچھ دیا کرتے تھے۔ جب کھل گیا کہ وہ اتنا بڑا بدباطن ہے تو قسم کھالیا کہ آیندہ سے اس کو کچھ نہ دیں گے۔ عائشہ ابوبکر کی بیٹی نہیں اللہ جو بہت مہربان ہے اس نے اس کی بھی اصلاح کردی کہ جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدور ہیں وہ ایسی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے۔ آل رسول کا حسد دیکھو فضل اور سعۃ دو لفظ تھے ✤

فضل کے معنے فضل بہت صاف لفظ اُردو سمجھنے والا سمجھ سکتا تھا۔ مگر ترجمہ میں یار لوگوں نے مالدار اور صاحب مقدور کردیا۔ نیت کا حال ہم کو معلوم۔ قرآن سے ابوبکرؓ صاحب فضل ثابت ہوتے تھے۔ بھلا اس امت کے یہودی اور اس اُمت کے نصرانی اِس کو کیونکر گوارا کرتے ۱۲ ✤

باقرؑ نے تو غضب ہی کیا۔ تمام طلسم کا گھروندا توڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مہا پروہتوں اور مہا برہمنوں اور قبلہ و کعبہ کے خاندان کی مردار خوار روح بھی ان میں داخل تھی۔ فرماتے ہیں کہ یہاں اِس آیت میں ذوی القربیٰ سے مراد پیغمبر کے قرابت دار۔ باقرؑ ہم کو تم سے ایسی اُمید نہ تھی قرآن سے اتنے جاہل نیت کے ایسے چھوٹے ہم تم کو نہ جانتے تھے۔ مگر باقر کی

تفسیر سے ایک پتہ اور چلتا ہی۔ تہمت عائشہ میں علی کے ساتھ اُن کے اور بھی خاندان والے شریک تھے جب اُن کا جھوٹ اور بہتان اور تہمت قرآن سے ثابت ہو گیا تو ابو بکر نے قسم کھائی کہ ان لوگوں کو آئندہ کچھ نہ دیں گے جیسا پہلے دیا کرتے تھے۔ مورخین و محدثین و مفسیرین نے غالبًا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے لحاظ سے ان لوگوں کا علت تہمت میں سزایاب ہونے کا ذکر متروک کیا (اللہ ان کو جزائے خیر دے۔) ہاں اس وقت کے بعض بدمعاش کہا کرتے ہیں کہ ابو بکر مفلس تھے۔ ان کو چاہیئے کہ ترجمہ مقبول احمد دیکھ لیں۔ کہ ابو بکر کو وہ بھی مالدار اور صاحب مقدور لکھتا ہی۔ ماریہ والی داستان ان کی ذاتی تصنیف ہی بقول ان کے عائشہ نے گھر میں رسول سے کہدیا۔ اور کسی مسلمان نے زبان سے نہیں کہا تھا۔ ناظرین تمام واقعات عالم کا انکار کر کے اتنی بڑی تاریخ ناسخ التواریخ ہو گئی جس میں یہی الزام ہی کہ ہر جگہ منقبت کی روایت کو غلط لکھدیں +

اسی طرح مقبول احمد نے تمام تفاسیر کو یہ لکھکر منسوخ کر دیا کہ یہ عامہ یعنے سنیوں کی روایت ہے

اچھا ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی کیا ہم بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اور قرآن تمھارے لیئے اُتارین گے۔ سنو خلفائی ثلثہ سابقون اولون میں داخل تھے۔ مہاجرین میں داخل تھے۔ عمر بھر دنیا میں زاہد رہے۔ خلافت سے کچھ حاصل نہیں کیا دین کو ترقی دی اسلام کی مدد کی تمھارا صرف اِسی قدر قصور کیا تھا کہ خلافت جس کا حق بقول تمھارے تم کو تھا لیلیا تھا۔ اور اپنے بیٹوں کو نہیں دیا +

اللہ صاحب فرماتے ہیں ان کو چاہیئے کہ معاف کردیں درگزریں آیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالی تمھارے گناہ بخش دے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی کیا تم اتنی نصیحت ور ایسی تعلیم کے بعد بھی نہیں مانتے۔ اور پھر بھی تم معصوم ۱۲

پارۂ نوزدہم ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۳-

"آیہ یویلتیٰ" ترجمہ مقبول ص۵۷۷ حاشیہ نمبر ۶ *

ترجمہ مقبول - ہائے خرابی میری کاش میں نے فلاں (ثانی) کو یار نہ بنایا ہوتا ۱۲ *

تفسیر قمی میں باقرؑ سے منقول ہے کہ فلاناً سے حضرت ثانی مراد ہیں ۔صادقؑ بقسم کہتے ہیں کہ قرآن میں "یالیتنی لم اتخذ الثانی خلیلاً" اترا تھا اور قریب ہے کہ وہ قرآن ظاہر ہوگا اور لوگ اسی طرح پڑہیں گے۔ حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ *

ای آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ طبقاً عن طبق قدم بہ قدم بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کی چال چلتے ہو۔ باقر تو کہتے ہیں کہ فلاں سے مراد خلیفہ ثانی - صادق فرماتے ہیں کہ قرآن میں اترا ہی تھا۔ اور جہالت میں کچھ خبر نہیں کہ زبان سے کیا کہا اور کیا ہوگیا - خلافت کے استحقاق اور غصب پر جھگڑا ہی۔ قرآن جو لاکھوں کروڑوں برس پہلے لوح محفوظ پر لکھدیا گیا تھا- اِس میں یہ لکھدیا گیا تھا کہ ابوبکرؓ خلیفہ اول ہوگا- اور عمرؓ خلیفہ ثانی- اب ای عقلمند شیعو تم مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو اپنے اماموں کی تفسیر دیکھو۔ ابوبکرؓ عمرؓ کو ثانی- جب ہی کہیں گے جب وہ اول ہوں گے۔ دیکھو خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی قرآن سے بروایت معصوم ثابت ہوگیا- اور کس طرح کہ امام نے قسم کھاکر بیان کیا- سوچو اور ڈرو ۱۲ *

پارۂ بستم ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۷-

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۱۳ *

ترجمہ مقبول - اور جو بدی لے کر آئیگا تو وہ اوندھے منھ جہنم میں ڈالدیے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ جو عمل تم کیا کرتے تھے اسکے سوا تم کو کسی اور چیز کا بدلا تھوڑا ہی دیا جاتا ہی ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - کیا بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے جس میں

صرف تمھارے لیے حکم دیں گے نہیں ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے اور یہ قول فیصل ہے
کہ جو بدی کرکے آئے گا وہ جہنم میں ڈالدیا جائے گا ۱۲

پارۂ بستم سورۂ قصص رکوع ۶	"آیۂ انک لاتہدی" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۲۵ - وحاشیہ نمبرا ترجمہ مقبول یقیناً جسکو تم چاہو راہ پر نہیں لاسکتے لیکن اللہ جس کو چاہے راہ پر لے آئے اور وہ راہ پر آنے والوں سے خوب واقف ہے ۱۲

تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت حضرت ابو طالب عم بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ چچا جان لاالٰہ الااللہ کہہ لیجیے قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے آپ کو نفع پہنچاؤں گا۔ وہ کہتے تھے میں اپنی ذاتی حالت سے خوب واقف ہوں بعد وفات ابو طالب حضرت عباس عم نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر شہادت دی کہ حضرت ابو طالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہہ لیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے تو اُن سے سنا نہیں۔ مگر مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے دن ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ماں باپ اور اپنے ان چچا اور میرا ایک بھائی جو میری بعثت سے پہلے مرگیا۔ بعثت سے پہلے مجھسے مواخات کی ضرور شفاعت کرونگا۔

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ ابو طالب کی مثل اصحاب کہف کی سی مثل ہے جو ایمان کو اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے۔ اور عملاً شرک کا اظہار کیا کرتے تھے قول صاحب تفسیر صافی جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے چھپانے اور شرک کے ظاہر کرنے سے ابو طالب کی اصلی غرض یہ تھی کہ رسول خدا کی نصرت زیادہ کرسکیں۔ اس کے بعد مولوی مقبول احمد صاحب قول مترجم کہکر لکھتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کی تحقیق ایمان ونجات ابو طالب کے بارہ میں مفصل دیکھنی ہو تو رسالہ اسنے المطالب فی نجات ابی طالب مصنفہ سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ معظمہ مطبوعہ مصر دیکھو۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ایسی بحث سے ہماری تفسیر کو کچھ تعلق نہیں تھا ہمارا دیباچہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ ابوطالب پر میرے ماں باپ قربان۔ چشم ما روشن و دل ما شاد۔ مگر چونکہ مولوی مقبول احمد اور کل علمائے امامیہ بلکہ آل رسول نے قرآن پاک کو اِس محض خیالی بحث کی وجہ سے غارت کیا ہے۔ ترجمہ میں تفسیر میں تحریف کی ہے۔ اِس لیے کچھ لکھتا ہوں۔ معزز ناظرین غور سے دیکھئے۔ ہمارے اسلام کو اس سے کیا مطلب کہ کون اسلام لایا تھا اور کون نہیں لایا تھا ۔

پھر امامیہ کو کیا ضرورت لاحق ہوئی کہ ایسے فضول امر میں ناخنوں تک زور لگائیں اور پھر خود ہی اپنی زبان سے اقرار کردیں کہ قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت ابوطالب کی شان میں نازل ہوئی۔ عباس نے گواہی دی مگر پیغمبر نے صاف انکار کردیا کہ مرض موت اور قریب ازہاق رُوح تک تو میں خود ہی سمجھا رہا تھا۔ خوشامد کر رہا تھا۔ کہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لو۔ پھر قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے آپ کو نفع پہنچاؤں گا۔ مگر انھوں نے نہیں کہا پیغمبر نے فرمایا کہ ہمارے سامنے تو نہیں کہا۔ ہم نے تو ان سے سنا نہیں۔ کافی میں صادق سے اور صافی میں بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے کہ ابوطالب عملاً شرک کا اظہار کرتے رہے۔ آل رسول سنو ۔

چو کارے بے فضول من بر آید
مرا در وے سخن گفتن نشاید

مقبول احمد تم سنیوں کی جوتیوں پر کیوں جاتے ہو سنی تمھارے برابر جھوٹ بول نہیں سکتے۔ ان کے جھوٹ بولنے پر انھیں کے علما سخت گرفت کردیتے ہیں تم ضمیمہ کیوں لکھو ضمیمہ میں کیا لکھو گے۔ جب تم نے خود ایسی زبردست روایت اپنے ائمہ سے نقل کردی اگر کوئی چوٹی کی روایت ہوتی تو ان روایتوں کو لکھکر تم شیعوں کی کمر نہ توڑ ڈالتے ۔
عقلمند شیعہ سمجھ جائیں گے کہ ایمان تو ہمارے ائمہ کی شہادت سے بھی ثابت نہیں۔

سنو شیعوں کو چند مجبوریاں اس فضول کام کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ ایک تو صحابۂ رسول کہا کرتے کہ ابوبکرؓ کیسا خوش نصیب صحابی ہے کہ اس کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے۔ کسی دوسرے سابقین صحابہ کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ابوطالب کا اسلام بتلانا فخر کا عملاً ہمیشہ عمر بھر ظاہر کرتے رہنا نہ صرف ثابت بلکہ مسلمہ بھی تھا۔ تو آپ علیؓ ابوبکرؓ کے برابر اس تعریف میں نہیں ہوتے۔ اس لیے ابوطالب کے اسلام کی بحث کی جانے لگی اثبات کی کوشش ہوئی۔ مگر یہ بحث بہت پرانی ہے۔ یہ اس وقت کی بحث ہے۔ جب تک ابوبکرؓ کے ایمان واسلام سے انکار نہیں کیا جاتا تھا۔ اب جبکہ خود ابوبکرؓ کو کافر مشرک منافق شیطان کا ایجنٹ قاتل غاصب وغیرہ خطابات دے دیے گیے تو اس بحث اسلام ابوطالب کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ مگر دیباچہ میں آپ دیکھ آئے ہیں کہ مظنونات مزعومات شیعہ کو بھی ہماری تفسیر میں بہت دخل ہے۔ منجملہ ان مظنونات اور مزعومات کی ایک روایت ان کی یہ ہے کہ انبیا اور اوصیا سب کے باپ ماں بھی مسلمان رہے ہیں۔ اور ابوبکرؓ و عمرؓ چالیس برس تک بت پوجتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ سنیوں کی طرف سے کسی احمق نے کہہ دیا ہوگا کہ ابوطالب کا شرک تو مسلم ہی ہے تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدین کے متعلق کیا کہوگے درآنحالیکہ وہ بعثت اور ہدایت سے پہلے وفات پا گئے۔ انھے شیعوں کو کسی بات کے کہنے میں تامل تو ہوتا نہیں کہہ دیا کہ وہ مسلمان تھے۔ اب غریب مسلمانوں کو کیا پڑی تھی جو عذر کرتے بحث کرتے۔

مگر جب قرآن نازل ہونے لگا۔ پیغمبر کو اور تمام مسلمانوں کو ممانعت ہوئی کہ اپنے کافر و مشرک قرابت داروں کے لیے مغفرت کے لیے دعا نہ کریں اللہ صاحب کو اپنے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر عزیز سے یہ بھی کہنا پڑا کہ ای حبیب میرے کہیں تم ابراہیم کی دعا پر جاوگے کہ انھوں نے اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کی تھی۔ سنو ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کر لیا تھا کہ ہم تیری مغفرت کی دعا کریں گے تو ابراہیم نے اس وعدہ کو پورا کیا

لیکن جب ابراہیم کو معلوم ہو گیا کہ وہ جہنمی ہے اس کی شفاعت جائز نہیں تو ابراہیم نے اپنے باپ سے تبرا کیا +

تب شیعوں کو یہ دور کی سوجھی کہدیا کہ ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا آذر چچا کا نام تھا اور اس کے لیے انھوں نے یہ انتظام کیا کہ ایک قرآن خود چھپوایا اور اس کے ترجمہ میں ہر جگہ جہاں جہاں ابراہیم کا قصہ قرآن میں آیا ہے وہاں وہاں "آب" کا ترجمہ مقبول احمد نے چچا لکھدیا مگر جھوٹ کی رسی چھوٹی ہوتی ہے جب آذر نے کہدیا کہ ہم نے تو بت پرستی کرتے اپنے باپ دادا کو دیکھا ہے۔ وہاں مقبول احمد نے بھی ویسا ہی باپ دادا لکھدیا۔ اب مشکل یہ ہے کہ کتب اربعہ معتبرہ چھپ چکی ہیں مطابع کی بدولت ہر کتاب چھپ گئی ہے مطلب یہ ہے کہ توریت کا ترجمہ بھی جس میں ابراہیم کا نسب نامہ درج ہے ابن خلدون میں بھی طبری میں بھی ابراہیم کا نسب نامہ موجود ہے۔ طبری ابن خلدون (جو نہایت مستند کتاب تاریخ کی کہی جاتی ہے) نے تو یہانتک لکھدیا ہے کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص کا نام تھا صرف زبان کا فرق تھا۔ تارخ عبرانی لفظ ہے۔ آذر عربی۔ اس لیے نظم قرآنی میں آذر باندھا گیا نہ تارخ اہل سنت بھی کہتے ہیں اور اپنے پیغمبر کے ارشاد کے مطابق کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد میں کبھی ہمارا نور زنا کے ذریعہ سے منتقل نہیں ہوا ہمیشہ اصلاب طاہرہ سے ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا رہا۔ سفاح جاہلیت کو ہماری خلقت میں دخل نہیں تھا شیعوں نے کہدیا کہ پاک سے مراد شرک و کفر سے پاک ہونا ہے نہ زنا سے پاک ہونا چشم ما روشن دل ما شاد مگر دیکھنا یہ ہے کہ علمائے انساب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ بھی بالاتفاق اسمٰعیل تک نہیں پہنچایا۔ اور شکوک و اختلافات کی وجہ سے تذکرہ چھوڑ دیا +

تو بتلاؤ ابراہیم کا نسب نامہ لکھنا کیسے آسان ہوگا۔ اور چونکہ حضرات شیعہ خدا سے بیخبر قرآن سے بے خبر ہیں۔ اس لیے ان کو ایسے فضول ولایعنی بحث میں پڑنے کی فرصت ہے +

اگر خدا کی معرفت صحیح حاصل ہو۔ اگر قرآن کا مطلب سمجھتا ہو۔ اگر قرآن بھی نہ پڑھ سکتا ہو

اور فارسی اُردو کے اشعار جانتا ہو سمجھتا ہو تو وہ بھی سمجھ جاے

گہ آری خلیلے زبت خانۂ | کنی آشنائی ز بیگانۂ
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو | لاے تبخانہ سے وہ صدیق کو
زادہ آذر خلیل اللہ ہو | ابن کنعاں نوح کا گمراہ ہو
عقل سے باہر خدائی ہی تری | فہم سے برتر خدائی ہی تری
اے گرفتار ابوبکر و علی | تو چہ دانی سر حق را منجلی

جتنی دیر اس بحث میں گزرتی ہی اتنی دیر ہم اللہ سے کوسوں منزلوں دور رہتے ہیں ناظرین اس تفسیر و تسلیم کے بعد مقبول احمد کا ہر جگہ "آب" کا ترجمہ چچا کرنا کتنا بے محل اور غلط ہو گیا۔ اس عقل کے دشمن سے کوئی پوچھے کہ جب تجکو ایسا نامعقول حاشیہ چڑھانا منظور تھا تو پھر کیوں ہر جگہ چچا کہتا رہا +

ترجمہ مقبول ص۶۶۷ - آیۂ وہو اللہ +

ترجمہ مقبول - اور وہی اللہ ہی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں ہی اوّل و آخر ہر قسم کی تعریف اسی کے لیے زیبا ہی اور اسی کو حکم کا حق حاصل ہی اور تم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہو گی - +

اس آیت سے علے کا اللہ ہونا ائمہ کا اللہ ہونا باطل ہو گیا مسئلہ رجعت و عقیدۂ انتقام مہدی کی تکذیب و تردید ہو گئی ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۶۳۱

ترجمہ مقبول - پس تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ ہونا ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے خلاف کر سکتے ہیں - پھر بتاؤ کہ اگر تم کافر ہوے تو پیغمبر خدا کی خلافت قرآن کے خلاف تمھاری پشت پناہی کریں گے ۱۲ +

پارہ بستم ۲۰ سورۂ عنکبوت

"آیہ ام حسب" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۳۴۔
ترجمہ مقبول۔ کیا ان لوگوں نے جو بدیاں کیا کرتے ہیں یہ گمان کرلیا ہی کہ وہ ہم سے سبقت لیجائیں گے۔ یہ کیسے بُرے حکم لگاتے ہیں ۱۲ +

معززاور عقلمند شیعو۔ علی نے ایک موقع پر اس آیت کو پڑھا تھا۔ خاص اپنی شان میں اب دیکھو کہ تب علی نے اپنے کو خدا کہا یا نہیں۔ یا باقر مجلسی جھوٹا۔ یا علی کافر حیات القلوب جلد ۲۔ +

پارہ بست ویکم ۲۱ سورۂ عنکبوت

"آیہ بل ہو" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۴۱ +
ترجمہ مقبول بلکہ وہ کھلی آیتیں ان لوگوں کے سینوں میں موجود ہیں جن کو علم دیا گیا ہی۔ اور سوائے ظالم لوگوں کے ہماری آیتوں کا انکار کوئی بھی نہیں کرتا ۱۲ +

ای عقلمند شیعو۔ ترجمہ پر غور کرو اپنے اماموں کے اقوال پر نظر ڈالو کتنی آیتونکی تحریف کے وہ قائل ہیں اللہ صاحب فرماتے ہیں جن کو علم دیا گیا ہی ان کے سینوں میں ہمارے قرآن کی کھلی آیتیں موجود ہیں اور سوائے ظالموں کے ہماری آیتوں کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا دیکھو آل رسول ظالم قرار پاتے ہیں ۱۲ +

پارہ بست ویکم ۲۱ سورۂ لقمان

"آیہ ومن الناس" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵۵
ترجمہ مقبول اور آدمیوں میں سے کوئی ایسا بھی ہی جو بیہودہ باتوں کا خریدار ہی کہ بغیر علم کے لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکائے اور ان کی ہنسی اُڑائے ذلیل کرنے والا عذاب ایسوں ہی کے لیے ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص جماعت کے لیے محدود ہی پھر کیا ہم دوسرا کوئی قرآن اتارینگے پس ضرور ہی کہ قیامت تک کے

لیے ہمارا ہی قرآن حجت ہو - اب اگر تم بھی اس جرم کے مرتکب ہو۔ تو اس وعید میں داخل ہو گے - اب ہم سے سنو کہ تم اس جرم کے مرتکب ہوئے ہو - ترجمہ مقبول اور شیعوں کی تمام کتابیں حدیث و تفسیر کی دیکھ ڈالو تم کو معلوم ہو جائیگا تم خود سمجھو گے کہ تم میں بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو بیہودہ باتوں کے خریدار ہیں بغیر علم لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کرتے ہیں بہکاتی ہیں - اللہم احفظنا من شرور انفسنا و من سیاٰت اعمالنا ÷

ترجمہ مقبول ۔ صفحہ ۶۵۸ - "آیہ واغضض من صوتک

ترجمہ مقبول - اور اپنی آواز کو دھیما رکھ کہ سب سے زیادہ ناگوار آواز گدھوں کی آواز ہے ۱۲ ÷

اے آل رسول اور عقلمند شیعو - تم اپنی مجلسوں میں جاکر غور کرو بناوٹ و مکاری سے اپنے ذاکرین کا چلانا دیکھو - ماتم کرتے وقت کا شور دیکھو تم خود کہدو گے کہ ہمارا فعل قرآن کے خلاف ہے ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول - "آیہ و من الناس من" ÷

ترجمہ مقبول - اور آدمیوں میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارہ میں بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشنی پہنچانے والی کتاب کے لڑتا پھرتا ہے ۱۲ ÷

اے عقلمند شیعو زیادہ نہیں تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو - اور بہت غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ طالب اور مطلوب شیعہ اور امام دونوں قرآن نہیں سمجھتے قرآن کا علم اور قرآن کی ہدایت اور قرآن کی روشنی ان کو نصیب نہیں ہوئی - سلام غارت ہو پیغمبر کی توہین ہو - اللہ جل شانہ سچا ہے اسکو کہ رب العالمین رہتے صرف آل رسول کے خدا بنے ہیں - معاذ اللہ مگر کچھ ان کو عقل نہیں ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵۸ و ۶۵۹ ÷

ترجمہ مقبول - اور جس وقت ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے تم

اس کی پیروی کی تو وہ یہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہو۔ گو شیطان ان کے باپ دادا کو بھڑکتی ہوئی آگ کی عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی "
ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہو۔ کیا ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت نہیں ہے۔ پھر کیا تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے؟

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۵۹۔ آیہ و من یُسلم *

ترجمہ مقبول اور جو شخص اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کردے اس حال میں کہ وہ نیک عمل بھی ہو تو اس نے یقیناً مضبوط رسا پکڑ لیا۔ اور تمام معاملات کا انجام خدا ہی کے حضور میں پیش ہوگا
ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمام بارہ ہزار اصحاب رسول لاکھوں تابعین کروروں تبع تابعین اور کل اہل سنت کی شان میں اتری ہو یا نہیں ہو۔ ہم سے سنو۔ صحاب رسول کی فرماں برداری اسلام دیکھو۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردیا۔ اسکے تابعدار رہے علی خلیفہ ہوئے انھوں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردیا۔ علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انکی تابعدار رہے بے شک عمل بھی کرتے رہے۔ اور مضبوط رسا پکڑ لیا۔ اب یہ بحث کہ کس کو استحقاق نہیں تھا؟ کون غاصب تھا؟ کون مستحق تھا؟ پھر اس کی سزا کیا؟ اس کا جواب اللہ صاحب خود دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں تمام معاملات کا انجام خدا ہی کے حضور میں پیش ہوگا۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہو اور علیم و حکیم۔ قادر و توانا ہو۔ پھر تمھارا اس وقت سب و لعن کرنا بے ضرورت اور فضول کام ہو ۱۲ *

ترجمہ مقبول ص۶۶۴۔ آیہ اما الذین آمنا *

ترجمہ مقبول یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے پس جو عمل وہ کیا کرتے تھے اس کے عوض میں ان کے لیے مہانی کے طور پر رہنے کے بہشتی باغات ہوں گے ۱۲

ای آلِ رسول بتاؤ قیامت تک کے تمام مسلمان جو عمل صالح بھی کریں اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں سنو اس سے تمھارا عقیدہ طینت کہ شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدیے جائیں گے باطل ہوتا ہی ہم سے سنو شیعہ جو مومن ہوگا اور عمل صالح کرتا رہیگا وہ بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اس کا قرآن اس کا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نہ وہ تنگ دل ہی نہ بخیل ہی نہ اس کے خزانہ اور جنت میں کچھ کمی ہی ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۴ آیہ واما الذین فسقوا"

ترجمہ مقبول۔ اور رہے وہ جو نافرمان تھے پس ان کا ٹھکانا جہنم ہی جس وقت بھی وہ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے نکلیں اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائیگا کہ اب تم اس آتش دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب ہم تمھارے لیے کوئی خاص قرآن اتاریں گے۔ نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے عالم پر حجت ہی جو فاسق اور نافرمان ہوگا اسی آیت میں داخل ہوگا۔ ہم سے سنو اہل سنت میں سے بھی جتنے لوگ فاسق اور نافرمان ہوں گے۔ وہ بھی اسی آیت میں داخل ہونگے قرآن کا مطلب تم کیا سمجھو گے۔ ہم سے سنو۔ مومن و موحد پر ہمیشگی و خلود آتش دوزخ حرام ہی نہ صرف عذاب بقدر گناہ ۱۲

پارہ بست ویکم سورۂ احزاب	ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۶ و حاشیہ نمبر ۱
	ترجمہ مقبول۔ ای نبی تم اللہ سے ڈرو۔ اور کافروں

اور منافقوں کی بات نہ مانو بیشک اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے ؀

حاشیہ نمبر۲ پر تفسیر قمی میں صادقؑ سے منقول ہے کہ کہنا تو مجھے تجھسے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہیو۔ یعنے خطاب ظاہر تو نبی سے ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں ۱۲ ؀

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ اچھا ہم سے سنو۔ کہ یہ آیت تمہاری شان میں کس طرح اتری ہے۔ تمہاری عادت ہے وعید کی آیتوں کو واقعہ قرار دیکر تم اصحاب رسول پر ڈھکیل دیتے تھے۔ اب تم سے چند سوالات ہیں۔ بتاؤ خلفائے ثلثہ کافر و منافق تھے یا نہیں اگر کہدو کہ نہیں تھے تو قصہ فیصل ہے۔ اور اگر تم کہو کہ کافر و منافق تھے۔ تب سوال یہ ہے کہ رسول کریم ان کی بات مانتے تھے یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں مانتے تھے تو عمر بھر کے واقعات پر پردہ ڈالدو۔ نہ ساتھ رہے نہ بات کی نہ سنی۔ اچھا حکم مشورہ کو بھی ہوا پر اڑادو۔ مگر وہ تو قرآن کا خدا کا حکم ہے۔ اے نبی اُن سے مشورہ کرو۔ پھر بتاؤ کہ پیغمبر نے اس حکم کے بعد مشورہ کیا یا نہیں۔ نہیں کیا تو نافرمان ہوے یا نہیں۔ مشورہ کیا تو ان لوگوں نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ جواب دیا تو کیا عمر بھر رسول یہی کرتے رہے کہ مشورہ لیکر ان کے خلاف عمر بھر کیا کیے۔ پھر بتاؤ کہ وہ لوگ کیسے سچے دیندار۔ خدا پرست۔ فرمان بردار تھے کہ روز دیکھتے تھے کہ ہمارے مشورہ کے خلاف کیا جاتا ہے مگر پھر بھی وہ تابعدار بنے رہے عذر نہیں کیا۔

ابھی ایک سوال کا اور جواب دو فی الحقیقت جو کفار اور منافق تھے ان لوگوں کی اطاعت رسول کرتے تھے یا نہیں بات مانتے تھے یا نہیں۔ اگر مانتے تھے۔ اطاعت کرتے تھے۔ تو آیا یہ عصمت کے خلاف ہے یا نہیں ؟ ؀

اور اگر نہیں مانتے تھے تو اللہ کا یہ حکم عبث ہوا یا نہیں ؟ حالانکہ اس کا کوئی فعل عبث نہیں ہوتا ؀

صادق ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو قرآن مطلق نہیں سمجھتے قرآن بالکل نہیں جانتے

ہاں ہاں بلکہ قرآن پڑھا ہی نہیں تم جہالت سے کہتے ہو کہ خطاب پیغمبر سے ہے مگر مراد اُمت کے لوگ ہیں۔ اچھا صادق ذیل کی آیت پڑھ لو اس کے بعد جواب دینا۔ اگر کچھ دیسکو ۱۲ ۰

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۶ "آیہ وَاتَّبِعْ"

ترجمہ مقبول۔ اور جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھاری طرف وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو ۱۲ ۰

اے صادق یہ عطف ہے "ولاتطع" پر یعنے کافروں و منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔ بلکہ جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھاری طرف وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو۔ اے صادق اب بتاؤ یہ بھی وہی ہے کہ کہنا تو مجھی سے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہیو اے صادق کیا خطاب ظاہر تو نبی سے ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں۔ یعنے یہ وحی نبی پر نہیں آئی تھی بلکہ اُمت پر آئی تھی اسی علم قرآن پر تم کو دعواے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ اسی جہالت پر تم راسخون فی العلم بنے ہو۔ اسی جہالت پر تم معصوم ہوے ڈرو۔ اور اللہ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ ۰

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۷۔

ترجمہ مقبول اور رسول کی (ان کی) بیبیاں مومنین کی (ان کی) مائیں ہیں ۱۲

حاشیہ نمبر ۳۔ انصاف پسند و عقلمند شیعو تم بھی اہلسنت باغیرت تم بھی دیکھو۔ ایک لفظ بھی قرآن کا جس میں غیروں کی فضیلت ہو حاشیہ سے نہیں بچتا۔ زہر ڈالنے سے نہیں بچتا۔ حاشیہ کا مطلب سنو ۱۲ ۰

کافی میں باقر سے منقول ہے کہ ازواج رسول امتیوں پر حرام ہوتی ہیں۔ ماں کا سا حکم رکھتی ہیں "الاکمال" میں ہے کہ قائم آل محمد (مہدی) سے اس طلاق کے معنے دریافت کیے گئے جس کا حکم رسول نے علی کو دیا تھا مہدی نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد ان میں سے جو بھی نافرمانی برتے اور تمھارے برخلاف خروج کرے اس کو میں طلاق دے کر

زوجیت سے خارج کر دوں گا۔ اور اس امر کے اظہار کا اختیار تم کو عطا کرتا ہوں ۱۲

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول ہم تم کو جاہل نہ کہتے تھے۔ ہم نہ کہتے تھے کہ تم بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم چلتے ہو۔ آیت تو صرف اس قدر تھی کہ پیغمبر کی بیبیاں مومنین کے مائیں ہیں۔ اس پر تم اتنا زہر کیوں اگلے عائشہ کو چھوڑو۔ دوسرے اُمہات المومنین نے تمھارا کیا بگاڑا تھا۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ کہ۔

۱۔ قائم آل محمدؐ کو اہل سُنت نے کبھی دیکھا۔ اہل سُنت کو جانے دو۔

۲۔ قائم کے چچا اور اُن کی اولاد نے کبھی دیکھا تھا۔

۳۔ شیعوں میں سے کسی نے دیکھا تھا۔

۴۔ اور اچھا بتاؤ کس تاریخ کو وہ غائب ہوئے۔

۵۔ جس تاریخ کو وہ غائب ہوئے اس دن ان کی عمر کیا تھی۔

۶۔ حسن عسکری کی وفات کی تاریخ کیا ہے۔

۷۔ غیبت سے قبل وہ کہاں رہے تھے۔

۸۔ شیعہ نے یہ سوال غیبت سے قبل کیا تھا یا غیبت کے بعد۔

۹۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں یہ سوال کیا تھا یا غیبت کبریٰ کے زمانہ میں۔

۱۰۔ کیا ذریعہ علم ہے کہ جو لوگ امام غائب کی سفارت کے مدعی تھے وہاں اپنا جانا بیان کرتے تھے وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

۱۱۔ کسی معتبر کتاب امامیہ میں یہ حدیث حضرت امام حسنؑ یا حضرت امام حسینؑ یا حضرت علیؓ۔ زین العابدین سے مروی ہے۔

۱۲۔ جب حسنینؑ اور زین العابدین سے یہ حدیث مروی نہیں ہے۔ تو پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم خود ہی جھوٹ نہیں بولتے۔

۱۳۔ پیغمبر مرے یا نہیں ٭

۱۴۔ فاطمہؓ نے وراثت کا دعویٰ کیا یا نہیں ٭

۱۵۔ علیؓ نے خلافت کا دعویٰ کیا یا نہیں ٭

۱۶۔ موت کے بعد نکاح ختم ہوجاتا ہے یا نہیں ٭

۱۷ موت کے بعد اگر کوئی شخص طلاق دے تو زوجہ کو وراثت سے محروم کرسکتا ہے ٭

۱۸۔ موت کے بعد طلاق کی کوئی صورت قرآن میں ہے یا نہیں

۱۹۔ پھر قرآن تمھاری اس وراثت کی تکذیب کرتا ہے۔ یا نہیں ٭

۲۰۔ علی نے عائشہ کو رسول اللہ صلعم کی طرف سے طلاق دیا یا نہیں ٭

۲۱۔ لڑائی سے پہلے علیؑ نے طلاق دیا یا فتح کے بعد ٭

۲۲۔ طلاق کے بعد علی نے ثلث ترکۂ رسول سے نکالا یا نہیں ٭

۲۳ حسنینؑ کو جو وارث فاطمہ تھے اور آل عباس کو عائشہ والا مکان تقسیم ترکہ میں دے دیا۔ یا نہیں ٭

۲۴۔ قائم آل محمدؑ بوقت رجعت عام و انتقام طلاق بھی دینگے یا نہیں ٭

۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت رجعت کس کس کو طلاق دینگے خصوصًا عائشہ کو طلاق دین گے یا نہیں ٭

۲۶۔ قائم آل محمد قرآن سمجھتے ہیں یا نہیں ٭

یہ ۲۶۔ سوالات ہیں۔ ہم رعایت کرتے ہیں کہ بارہ امام صرف دو دو سوال کا جواب دیں۔ ۲۴ سوال ہو جائیں گے۔ رہے دو سوال ایک ایک سوال کا جواب ایک اڈیٹر صلاح ایک کا بہادر علی شاہ دیدیں ٭

مقبول احمد دیکھو سورۂ احزاب کی لعنت ٭

ترجمہ مقبول صـ ۱۷۱؎ آیہ لیجزی اللہ ٭

ترجمہ مقبول۔ تاکہ اللہ سچوں کو انکے سچ کے موافق بدلا دے۔ اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرلے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں نہیں نہیں تم انکار نہیں کرسکتے۔ تم دعویٰ کرچکے ہو کہ یہ آیت تمہاری شان میں اتری ہے (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۷۱) اب بتاؤ کہ خلفائے ثلٰثہ ان منافقین میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب بتاؤ کہ اس آیت میں تو اللہ فرماتا ہے کہ چاہے ان کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا (آخرت میں) رحم کرنے والا ہے۔ کیوں جی اگر وہ مغفرت کرنا چاہے تو تم روک سکتے ہو۔ روک لوگے۔

اگر کہو کہ ہاں تو تم نے سارے قرآن کو جھٹلا دیا۔ قرآن میں سیکڑوں جگہ آیا ہے کہ اللہ کو روکنے والا کوئی نہیں اور پھر بتاؤ کہ اللہ تو ان کو آخرت میں رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور تم اُن پر سب و لعن کرتے ہو۔ اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو کیا یہ صریح قرآن اور خدا کی مخالفت ہے یا نہیں اور پھر بھی تم معصوم مقبول احمد دیکھو سورہ احزاب کی لعنت ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۷۲ "آیہ وکفی اللہ المومنین القتال" (حاشیہ نمبر ۲)

ترجمہ مقبول۔ اور اللہ نے مومنوں کو لڑائی کی نوبت بھی نہ آنے دی اور اللہ صاحب قوت و صاحب غلبہ ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا ہم کوئی قرآن بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب دوسرا اُتاریں گے۔ ہاں تم کہہ چکے ہو کہ علی کے ذریعہ سے یہ بات ہوئی۔ اب سُنو کہ یہ آیت تمہاری شان میں کیونکر نازل ہوئی ہے۔ تم بھی قرآن سے خلفائے ثلٰثہ اور تمام اصحاب رسول کو کافر و منافق کہتے تھے۔ اہل سنت اس کا جواب نہیں دیتے تھے۔ آ[illegible] تفسیر فبھت الذی کفر سے اللہ خود کافی ہو گیا کہ مفسر کی بدولت اب تمہاری لڑا[illegible]

نوبت ہی نہ آئے گی۔ اب قیامت تک اپنا ایمان ثابت کرتے رہو۔ نفاق وکفر وشرک سے
برأت حاصل کرتے رہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ صاحب قوت وصاحب غلبہ ہے
جس کو چاہے قوت وغلبہ دیدے ۱۲ ÷

پارۂ بست ویکم سورۂ احزاب رکوع ۴

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۲ وحاشیہ نمبر ۱ ضرور دیکھو ÷
ترجمہ مقبول۔ اے نبی تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگانی دُنیا اور اُس کی زینت کی خواستگار رہو۔ تو آؤ میں تمکو نفع پہنچاؤں اور پھر تمھیں نہایت خوبی سے رخصت کردوں ÷

اے آل رسول بتاؤ ÷

۱۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے کہا یا نہیں ۱۲ ÷

۲۔ اور کہا تو سب سے پہلے کس سے کہا ÷

۳۔ اچھا بتاؤ عائشہ وحفصہ سے کہا یا نہیں ÷

۴۔ بتاؤ عائشہ وحفصہ نے کیا جواب دیا ÷

۵۔ بتاؤ عائشہ وحفصہ نے زندگی دنیا چاہا یا نہیں ÷

۶۔ بتاؤ پیغمبر نے رخصت کیا یا نہیں ÷

۷۔ بتاؤ پیغمبر کی وفات کے وقت یہ دونوں رسول کے گھر میں رہیں یا نہیں ÷

۸۔ بتاؤ جب رسول کی گھر میں رہیں تو زوجہ باقی رہیں یا نہیں ÷

یاد رکھو صادق تسلیم کر چکے ہیں کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھ لیا وہ نکاح میں رہیں اور جس کو رخصت کردیا وہ مطلقہ ہوگئیں اب ٹپے کا فر بُرا مانا کریں دوسری آیت مابعد غور سے پڑھو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۷۲ ÷

ترجمہ مقبول - اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کی خواستگار رہو تو اللہ نے تم میں سے جو نیک ہونگی ان کے لیے بہت بڑا اجر مہیا فرمایا ہی ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ - عائشہ و حفصہ نے اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا یا نہیں وہ رخصت کر دیگئیں یا نہیں - کیا باوجود اس کے کہ انھوں نے زینت دُنیا کی آرزو کی تھی - روکی گئی تھیں؟ کیوں تمھارا حاشیہ اس پر کیوں نہیں ہی - ام سلمہ کے بعد ہی سہی مگر کچھ تو بولو - آیت ما بعد پڑھو؎

ترجمہ مقبول صـــــ ۶۷۲ ؎

ترجمہ مقبول - ای نبی کی بیبیو! جو تم میں سے کوئی کھلی بدی کریگی تو عذاب بھی دوہرا دیا جائیگا - اور اللہ پر یہ بات آسان ہی ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ عائشہ و حفصہ نے پیغمبر کی زندگی میں ارتکاب فاحشہ مبینہ کیا یا پیغمبر کی وفات کے بعد یا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان لوگوں نے دوچند حد جاری کی - یا علیؑ کے زمانہ میں ایسا کیا اور انھوں نے دوچند حد شرعی جاری کی - پھر تم دیکھو کہ دوچند سزا خلاف شرع کیوں تجویز ہوئی صرف اس لیے کہ وہ پیغمبر کی بیبیاں تھیں ورنہ قرآن میں تو صرف سو سو کوڑے تھے - اسی طرح آل رسول بھی جب گناہ کریں گے تو جیسا کہ ان کا رتبہ بلند ہے ان کے قصور کی سزا بھی سخت ہوگی - اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی - خود فرماتے ہیں کہ اللہ پر یہ بات آسان ہی - یعنے قرآن کے مجوزہ سزا سے دوچند سزا دینا ۱۲؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۳ ؎

ترجمہ مقبول - (ای ازواج نبی) اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل بجالائے گی تو ہم اس کو اس کا اجر بھی دوہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے اچھی روزی بھی تیار کر رکھی ہی ۱۲؎

ای آل رسول کچھ سمجھے یہ ساری منزلت رسول کی ہی۔ رسول کی بیبیوں سے فرماتے ہیں کہ گناہ کروگی تو دوہرا عذاب دیں گے نیکی کروگی۔ تو دوہرے اجر بھی دیں گے۔ اسی پر تم اندازہ کرلو۔ اپنے کو بھی قیاس کرو۔ ہم تمھارے اعمال سے واقف ہیں مگر ہماری شان ستاری دیکھو کہ ہم ظاہر نہیں کرتے۔ ذیل کی متصل آیت غور سے پڑھو۔

ترجمہ مقبول صـ ۶۷۳

ترجمہ مقبول۔ ای نبی کی عورتو اگر تم پرہیزگاری کرو تو تم اور عورتوں کے مانند نہیں ہو ۱۲۔

ای آل رسول سمجھو منزلت ازواج عین منزلت رسول ہی دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں ای نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کے مانند نہیں ہو۔ ای جاہل مقبول احمد نساء کا ترجمہ بیبی لکھنے میں کوئی عزت بڑھتی تھی یا عورتو لکھنے سے کچھ گھٹ گئی۔ مگر تیرا کفر ثابت ہوگیا کہ پیغمبر کی توہین میں تو کس درجہ دلیر ہے۔ قرآن کے خلاف کرنے میں تو کتنا بیباک ہی اللہ تو مسلمانوں کی ا ... فرماتا ہی۔ اور تو ایسا بدتمیز ہی کہ پانچ جگہ بیبیوں کا لفظ لکھنے کے بعد بھی عورتوں کے لانے میں تجکو اردو زبان کا بھی خیال نہیں ہوا۔ ذیل کی متصل آیت بغور دیکھو ۱۲۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۳۔ "آیہ وقرن فی بیوتکن" حاشیہ نمبر ۲ و ۳۔ ملاحظہ طلب۔

ترجمہ مقبول۔ اور اپنے گھروں میں عزت و وقار سے بیٹھی رہو۔ اور قدیم جاہلیت کا کا سا بناؤ سنگار کرکے باہر نہ نکلا کرو۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور برابر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ ای اہل بیت سوا اس کے نہیں ہی کہ خدا یہ چاہتا ہی کہ ہر قسم کے رجس کو دور کردے اور تم کو ایسا پاک کردے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے اور تمھارے گھروں میں خدا کی آیتیں اور حکمت کی باتیں جو پڑھی جاتی ہیں انھیں یاد رکھو بے شک خداے تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہی ۱۲۔

ای آل رسول اِس چھوٹی سی آیت پر مقبول کی ڈوڈو حاشیئے ہم کو دھوکا نہیں دے سکتے ہم کو بتاؤ "آیہ تطہیر" ازواج رسول کی شان میں قرآن میں وارد ہے یا نہیں چھ آیتوں سے مسلسل انھیں کا بیان ہی "آیہ تطہیر" کوئی مستقل آیت نہیں ہے بلکہ آیت کا ایک جزو ہے ۱۲ +

اچھا بتاؤ سیاق وسباق کلام کو چھوڑ کر دخل در معقولات دنیا کس نے پسند کیا ہی۔ کون گوارا کرسکتا ہی۔ یہاں اہلبیت علی کا کیا ذکر تھا۔ ایک شکل تھی مگر ظالم مقبول احمد نے اسکی جڑ کاٹ دی۔ یعنے "نسار" کے ترجمہ میں اگر وہ چاہتا تو قرآن کی شہادت سے وہ "لڑکی" ترجمہ کرسکتا تھا۔ فرعون کے قصہ میں جا بجا آیا ہی "ابنا" یعنے بیٹوں کو وہ قتل کرتا تھا "نسار" یعنے لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ تمھارا اصول وہ کہاں گیا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو۔ اگر قرآن اسے سچ کہتا ہو تو وہ حدیث سچی ہی قرآن اس کے خلاف ہو تو وہ حدیث جھوٹی ہی۔ آج اپنی کل حدیثوں کو قرآن سے مقابلہ کرو ضمیمہ میں جو لکھو اس کا بھی قرآن سے مقابلہ کرو اگر وہ قرآن کے خلاف ہی تو یقیناً جھوٹی ہی۔ چاہے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کرو۔ چاہے تم خود بیان کرو ہاں اپنے قدیم طریقہ تحریف پر چلو کہ یہ آیت یہاں کی نہیں ہی۔ کہیں کا کہیں کر دیا ہی۔ اچھا بتاؤ پیغمبر کے سامنے جو قرآن جمع ہوا تھا۔ اس میں دکھلاؤ علی نے جو قرآن جمع کیا تھا۔ اس میں دکھلاؤ قایم کے پاس جو قرآن ہی اس میں دکھلاؤ۔ ابھی تم دکھلاؤگی کیا ہم کو جواب ہی دے دو +

۱۔ کہ یہ آیت کس جگہ سے آئی ہی +

۲۔ اور کس آیت کا ٹکڑا ہی +

۳۔ شروع آیت سے آئی ہی +

۴۔ یا آخیر آیت سے +

۵۔ یا وسط آیت سے +

اب قیامت تک سر ٹکرایا کرو سنیوں کی جوتیوں پر مت جاؤ وہاں سے کچھ نہ ملے گا۔ وہ تو صاف جواب دیتے ہیں کہ آیہ تطہیر نازل تو ہوئی ہو ازواج رسول کی شان میں مگر پیغمبر نے اپنی مہربانی و محبت سے چاہا کہ اپنی اولاد کو بھی شریک کرلیں اگر اس ٹکڑے پر تم راضی ہوتے ہو قناعت کرتے ہو تو ہم کو بھی کوئی عذر نہیں۔ جاؤ کھاؤ خوش رہو مگر علمی دلائل میں تم کو سب سے بہتر دلیل تلاش کرنی چاہیئے اور سب سے بہتر دلیل قرآن ہی قرآن میں ابراہیم کے قصہ میں فرشتوں کی زبانی ابراہیم کی بی بی کے لیے اہل بیت کا لفظ آچکا ہے اور تاویل قرآن بالقرآن یہی ہی۔ جب ابراہیم کی بی بی اہل بیت ہوئیں تو رسول کریم صلعم کی بیبیاں اہلبیت میں کیوں داخل ہوں یہ بھی قرآن کا معجزہ تھا کہ وہاں اس "اہلبیت" کو کوئی ردّ و قدح آل رسول نہیں کرسکتے۔ اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ تمھاری حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں اور تمھارے ہی اصول اور دلیل سے وہ تمام حدیثیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ ہاں تم نے حاشیہ پر لکھ دیا ہی کہ یوشع موسیٰ کی وصی تھی ان کی بیٹی صفرا وصی سے لڑیں یہاں پیغمبر کے وصی سے حمیرا لڑیں ہم کو اس جھگڑے سے کیا سروکار مگر تم ذرا بتاؤ۔ ۔ ۔ ٭

۱۔ موسیٰ نے کس تاریخ کو اور کس وقت یوشع کے لیے وصیت کی ٭

۲۔ کس کے سامنے ٭

۳۔ کون گواہ ہے ٭

۴۔ یہود و نصاریٰ و مجوس و بنی اسرائیل کی گواہی کام پر نہیں آئی۔ قرآن کی کس آیت سے یہ نکلتا ہے ٭

۵۔ اچھا توریت کی کس آیت سے یہ نکلتا ہی ٭

۶۔ اچھا انجیل کی کس آیت سے یہ نکلتا ہی ٭

۷۔ اچھا مجوسیوں کی کس کتاب سے یہ نکلتا ہی ٭

۸- یوشع نے کب کہا؟
۹- موسے نے کیا کہا؟
۱۰- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو وصی کب کیا؟
۱۱ کہیں جہالت سے تم ابتدائے بعثت والا قصہ لاکھڑا کرو گے وہ عقلا کو دھوکا نہیں دے سکتی
۱۲- عائشہ کا وصیت اور وصائت کے مقابلہ میں جنگ کے لیے خروج تھا؟
۱۳- بصرہ مدینہ سے کتنی دور ہے؟
۱۴- مدینہ سے بصرہ پر علی چڑھکر گئے تھے؟
۱۵- یا عائشہ نے بصرہ سے مدینہ پر چڑھائی کی تھی؟

ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ صفرا شعیب پیغمبر کی بیٹی تھیں اگر تمھارے نزدیک پیغمبر کی بیٹی کا خروج کرنا دعویدار ہونا بغاوت ہے تو تمھارا بغاوت کرنا بھی جائز ہوگا۔ ہاں یہ بھی دیکھو کہ موسے سے اس امت کی مناسبت دی گئی ہے۔ وہاں موسے کی بیوی شعیب پیغمبر کی بیٹی تھیں یہاں نبوت ختم ہو گئی تھی تو پیغمبر کی بیوی بھی صدیق کی بیٹی تھیں۔ جس کا درجہ نبی کے عین مابعد ہے۔ اچھا بتاؤ صفیرا کو موسے نے کافر و جہنمی کہا یا یوشع نے یا خدا نے یا قرآن نے یا پیغمبر نے یا تمھاری یہ نئی بدعت ہے ۱۲؟

ترجمہ مقبول صفحہ ۲،۷،۶ و ۴،۷،۶؟

ترجمہ مقبول۔ یقیناً فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور دعا کرنے والے مرد۔ اور دعا کرنے والی عورتیں اور اپنے قول و فعل میں سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔ اور گڑگڑانے والے مرد اور گڑگڑانے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد۔ اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد۔ اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور بہت

کثرت سے خداکو یاد کرنے والے مرد۔ اور یاد کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لیے خدا تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور بڑا اجر مہیا فرماتا ہی ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ بارہ ہزار صحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں کروڑوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان جو قیامت تک پیدا ہوں یا شریک ہوں۔ اور عمل صالح کریں۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ اچھا یہی بتاؤ کہ جن صحاب رسول نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بعیت کی اور پھر علی کے ہاتھ پر بعیت کی وہ داخل ہوں گے یا نہیں۔ تم خود داخل ہوگے یا نہیں؟ یا ہم کوئی دوسرا قرآن اُتارینگے پھر بتاؤ کہ خداتو فرماتا ہی کہ ان سب کے لیے خداے تعالےٰ نے گناہوں کی بخشش اور بڑا اجر مہیا فرمایا ہی۔ اور تمھارا ان سب پر سب ولعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا یہ صریح قرآن اور خدا کی مخالفت ہی یا نہیں۔ اور ایسی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم اچھے بنے رہو ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۷۵ +

ترجمہ مقبول۔ محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ خدا کے رسول ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ اور اللہ ہر چیز کا پورا پورا جاننے والا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ نبوت و رسالت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوئی ہی یا صرف نبوت ختم ہوئی ہی رسالت ختم نہیں ہوئی۔ ذرا غور سے کہو کیونکہ اب مولوی غلام حسین حیدرآبادی ختم رسالت کو تسلیم نہیں کرتے ۱۲ +

پارۂ بست ودوم سورۂ سبا رکوع ۵

"آیہ فالیوم" ترجمہ مقبول صہ ۶۹۱ +

ترجمہ مقبول۔ سو آجکے دن تم میں سے ایک دوسرے کے نہ نفع کا اختیار رکھے گا اور نہ ضرر کا۔ اور جو لوگ ظالم ہوگئے ہیں ان سے

ہم یہ کہیں گے کہ اس آتش دوزخ میں بڑے عذاب کا مزہ چکھو جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے کیا ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت نہیں ہی کیا ہمارا قرآن کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ کے لیے مخصوص ہی ۱۲ +

پارۂ بست و دوم سورۂ فاطر

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۳ سطر ۱۷ آیہ ما یفتح اللہ۔

ترجمہ مقبول۔ جو رحمت خدائے تعالےٰ آدمیوں کے لیے کھولدیتا ہی۔ اسکا کوئی روکنے والا نہیں ہی۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہی پھر اس کے بعد اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہی اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہی ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھاری تعلیم ہی۔ تمھارے دعاوی تمھارے اقوال کی تردید فرماتے ہیں کہ تم کو کچھ اختیار نہیں ہی۔ اب بڑے دعوی کرتے ہو۔ تمھارے دعوی کو قرآن باطل کرتا ہی۔ ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۷ سطر ۱۳ آیہ ولا تزر وازرۃ"+

ترجمہ مقبول۔ اور کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا اور اگر کوئی بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ بٹانے کے لیے کسی دوسرے کو بلائے تو اس میں سے اس پر کچھ نہ لادا جائیگا۔ گو وہ اس کا قریب بھی ہو۔ سوا اس کے نہیں ہی کہ تم ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہوں اور نماز پڑھتے ہوں اور جو شخص گناہوں سے پاک رہے وہ اپنے ہی ذات کے لیے پاک رہے گا۔ اور بازگشت اللہ ہی کی طرف ہوگی ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے عقیدہ طینت کہ سنیوں کی نیکی

شیعوں کو مل جائے گی شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جائیں گے۔ شیعوں کے عوض سنی جہنم میں ڈالدیے جائیں گے۔ پیغمبر اپنے آل اور قرابت داروں کا بوجھ اٹھالیں گے غرض کہ سب کی تردید و تکذیب فرماتا ہی۔ پھر تمہارے اس دعوے کی تردید فرماتے ہیں کہ تم اپنے شیعوں کو جہنم سے کھینچ کھینچ کر نکال لوگے۔ فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہوں سے پاک ہو وہ اپنی ہی ذات کے لیے پاک رہے گا۔

اچھا ای آل رسول بتاؤ معصوم کے معنے کیا ہیں۔ مطلب کیا ہی۔ معصوم کہتے کس کو ہیں۔ قرآن میں ہم نے کب اور کس جگہ کس نبی کو معصوم کہا ہی۔ سنو علم کلام کی باتیں ہم سے نہ کرنا۔ کیا تم گوارا کرتے ہو کہ دشمنوں سے جیسی باتیں تم کرتے ہو ویسی ہی بات ہم سے بھی کرو اگر تم کو قرآن کا علم نہیں ہی تو فارسی کا شعر سنو۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود — پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود
گر باستدلال کار دیں بُدے — فخر رازی رازدار دیں بُدے

اچھا ہم تم کو وسعت دیتے ہیں یہ پانچ حرفوں کا لفظ ہی معصوم۔ تم پانچ سطر میں اس کا مطلب لکھدو۔ اچھا ہم تم کو اور آسانی دیتے ہیں۔ چودہ معصوم کے عدد کے مطابق تم بڑے بڑے عظیم الشان صفحات پر چودہ صفحوں میں لکھدو۔ بہادر علی شاہ اڈیٹر اصلاح۔ شیخ احمد۔ مقبول احمد۔ مولوی غلام حسین حیدرآبادی اور تمام دنیا کے شیعہ ملکر ایک دوسرے کے مددگار ہو کر لکھدو۔ ہاں ہم ایک اور وسعت دیتے ہیں چودہ معصوم کے عدد کے مطابق ۱۴ برس میں جواب لکھدو ۱۲۔

پارۂ بست و دوم سورۂ فاطر رکوع ۴۔

در آیۂ ثم اورثنا الکتاب ترجمۂ مقبول ص۶۹۹ وحاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ طلب ترجمۂ مقبول۔ پھر ہم نے اپنی اس کتاب کا وارث انھیں کو بنایا جنکو ہم نے اپنے بندوں میں منتخب کرلیا تھا۔ پس ان بندوں میں سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ ایسے

خدا سے تمام نیکیوں میں بڑھ جانے والے ہیں یہی تو بہت بڑا فضل ہی ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اور کیا ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتارینگے سُنو تم انکار نہیں کر سکتے ❖

کافی اور البصایر میں باقر سے احتجاج طبرسی میں صادق سے اور الخرائج میں عسکری سے منقول ہی کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری عقلمند شیعو اس اقرار اور اس دعوے کے بعد تم قرآن کے لفظ لفظ پر غور کرو۔ قرآن کا وارث ہم نے انھیں کو کیا تھا جس کو ہمنے اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیا تھا۔ پس اُن بندوں میں سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔ مقبول احمد چھپاتے کیوں ہو۔ آل رسول چپ کیوں ہو۔ صاف صاف کہو کہ ظالم اور گنہگار ہیں ۱۲ ❖

پھر معصوم بنے رہو۔ ای آل رسول بتاؤ تمام مسلمان اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں اور کیوں نہیں کیا ہم بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی دوسرا قرآن ان کے لیے اتاریں گے کیا ہمارا قرآن کسی خاص فرقے اور گروہ اور زمانہ کے لیے مخصوص و محدود ہی ۱۲ ❖

ترجمہ مقبول منٹ "آیہ ھو الذی" ❖

ترجمہ مقبول۔ وہی تو ہی (خدا) جس نے تم کو زمین میں پہلوں کا جانشین کر دیا الخ ۱۲ یعنے خلیفہ بنا دیا ❖

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ۱۲ ❖

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰۰ "آیہ فلن تجد" ❖

ترجمہ مقبول۔ پس تم خدا کے قاعدہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے اور نہ کہیں تم

خدا کے قاعدہ کو ٹلتا ہوا پاؤ گے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں یوں وارد ہی۔

نوح کا قصہ پڑھو سان کے بیٹے کو اہلبیت تسلیم نہیں کیا۔ بکار کہکر ڈبو دیا۔ فرماتے ہیں کہ ہماری سُنت ہماری قاعدہ میں تبدیلی نہ پاؤ گے ۱۲ +

ترجمہ مقبول ملنے "آیہ ولو لوا آخذ اللہ" +

ترجمہ مقبول۔ اور اگر اللہ آدمیوں سے جو فعل وہ کر چکے ہیں۔ ان کا مواخذہ کرتا تو روے زمین پر ایک جاندار کو بھی باقی نہ رکھتا لیکن اس نے ان کو ایک مقررہ وقت تک کے لیے ڈھیل دے رکھی ہی۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا۔ تو بس اللہ ہی اپنے بندوں کے حال کا نگراں ہوگا ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اچھا یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح تم بھی میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا تھو پر عمل کرو۔ میٹھائی کون کھائے گا ہم۔ کام کون کریگا زید و عمرو و بکر ۱۲ +

پارۂ بست وسیوم سورۂ یٰس رکوع ۳

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰۷ +

ترجمہ مقبول نہ سورج ہی کی یہ مجال ہی کہ چاند کو پکڑ پائے اور نہ رات ہی کی یہ قدرت ہی کہ دن سے آگے بڑھ جاے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سلا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ تمھارے دعاوی تمھارے عقائد تمھارے خیالات متعلق خلافت سب کی تردید اِس سے ہوتی ہی۔ اب چاہے اپنے کو چاند کہو چاہے سورج۔ رات کہو یا دن۔ جاہلو یہ کیونکر ممکن تھا کہ ہمارا فیصلہ ٹل جاتا۔ اور علی خلفاء ثلثہ

سے آگے بڑھ جاتے۔ غور کرو اور ڈرو ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۷۰۹ "آیہ اَنِ اعْبُدُوْنِی" +

ترجمہ مقبول۔ اور یہ کہ میری عبادت کرنا سیدھا راستہ یہی ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ سنو اس آیت سے تمہاری تردید و تکذیب کی جاتی ہے تم جو کہتے ہو کہ جو علی کی خلافت و ولایت کا اقرار نہ کرے خلفائے ثلثہ کو غاصب و ظالم نہ کہے۔ سب و لعن نہ کرے۔ تو وہ بدراہ اور اس امت کا یہودی اور اس امت کا نصاری ہے۔ دیکھو اللہ اپنی سیدھی راہ کی کیسی تعلیم فرماتے ہیں یہ کہ میری عبادت کرنا سیدھا راستہ یہی ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۱۰ +

ترجمہ مقبول اور ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھلایا اور نہ یہ اس کے لیے زیبا ہے یہ تو صرف نصیحت اور کھلا قرآن ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمہارے اس دعوی اور قول کی تردید و تکذیب مقصود ہے جو تم کہتے ہو کہ قرآن کا مطلب ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا جی حضرت یہ تو صرف نصیحت اور کھلا قرآن ہے +

نادانو کہیں نصیحت بھی معمی اور چیستاں میں کی جاتی ہے۔ شاعری اور شعر کو ناز یبا تبانی سے یہ تعلیم فرماتے ہیں کہ اے آل رسول جو بات رسول کے لیے زیبا نہ تھی۔ تم نے اس کو اپنا مذہب ہی بنالیا۔ سوز۔ تحت لفظ۔ نوحہ۔ سلام۔ رباعی۔ ۱۲

ترجمہ مقبول ص۷۱۱ "آیہ واتخذوا +

ترجمہ مقبول۔ اور انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اور خدا بنالیے تاکہ وہ ان کی کچھ مدد کریں

وہ ان کی ذرا مدد نہ کر سکیں گے حالانکہ اُن کے مشرکین کے لشکر ان کی عبادت کے لیے حاضر رہتے ہیں ۱۲ ؂

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو تم نے جو علی کو اللہ تمام ایمہ کو حی و قیوم قادر و توانا۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ مان رکھا ہی۔ نذر و نیاز کرتے ہو یہ سب خدا بنانا ہی۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ان کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے۔ اگرچہ لشکر کے لشکر عبادت کے لیے حاضر رہتے ہیں عقلمند شیعو غور کرو۔ خبردار یہ نہ کہنا کہ ہم عبادت نہیں کرتے۔ عبادت کے سراور پیر نہیں ہوا کرتے ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول صـ۱۱ ؂

ترجمہ مقبول۔ یہ فقط اسی خدا کی شان ہی کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس سے صرف اتنا فرمائے کہ ہو پس وہ ہو جائے ۱۲ ؂

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری۔ تم نہ سمجھو گے تمھارے سمجھ سے بہت بلند ہی ہم سے سنو کہ یہ آیت تمھاری تردید و تکذیب کرتی ہی۔ خلفا اور خلافت کے بارہ میں تم جو کہتے ہو کہ اُس نے یہ کیا۔ اِس نے وہ کیا۔ سب غلط سب مہمل کیا یہ سب ہماری بغیر ارادہ کے ہوگیا۔ ہم کو مجبوری اور دشواری کیا تھی ہم نے کہا ہو۔ ہوگیا۔ اب پڑے رو یا کرو ۱۲ ؂

ذیل کی آیت متصل غور سے پڑھو ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱ ؂ ترجمہ مقبول پس منزہ ہی وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہی اور اسی کے حضور میں سب کی بازگشت ہوگی ۱۲ ؂	پارۂ بست و سیوم سورۂ یٰس

ای آل رسول بتاؤ خلافت دینے نہ دینے کا ہم کو اختیار تھا۔ یا سب چیز تو ہمارے اختیار میں تھی صرف خلافت ہی نہ تھی۔ یا یہ اختیار تم نے ہم سے سلب کر لیا تھا سنو

آیات متشابہات سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تم کہو ہم تمھارے دشمن کہیں ہم مراد ہیں ہماری شان میں اتری ہے۔ اس کا جواب بھی قرآن سے سنو فرماتے ہیں کہ اسی کے حضور میں تم سب کی بازگشت ہوگی ۱۲ ؎

سورۂ صافات

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۱۲ ؎

ترجمہ مقبول۔ قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی۔ پھر قسم ہے جھڑکنے والوں کی۔ پھر ذکر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی۔ بے شک تمھارا معبود ضرور یکتا ہے۔ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے۔ ان کا پرورش کرنے والا۔ اور مشرقوں کا مالک ہے ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھارے یا بقول اہل سنت تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری۔ ہم سے سنو۔ تمام دنیا میں جاکر پھر کر دیکھو۔ ہاں ہاں حیدرآباد۔ لکھنؤ۔ ایران کربلائے معلےٰ۔ نجف اشرف۔ کاظمین۔ مکہ۔ مدینہ۔ میں جاکر دیکھو۔ تم کو اہل سنت کی صفیں مسجدوں میں پابندی کے ساتھ پانچوں وقت زیادہ اور بہت زیادہ ملیں گی اللہ صاحب انھیں کی قسم کھاتے ہیں تبرا کہنے والوں کو ایسا جھڑکتے ہیں کہ بجز تقیہ کرنے گھر میں چھپ کر کہنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔ انھیں کی قسم کھاتے ہیں تم تمام دنیا میں پھر کر دیکھو۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے زیادہ اور بہت زیادہ صرف اہل سنت تم کو ملیں گے اللہ صاحب انھیں کی قسم کھاتے ہیں اور قسم کھاکر فرماتے ہیں کہ بے شک تمھارا معبود ضرور یکتا ہے۔ علی کو ائمہ کو اس کی الوہیت و صمدیت و قدرت و مشیت میں کچھ دخل اور کچھ حصہ نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے سب کا مالک ہے۔ پھر بتاؤ کہ کیا صرف آپنی خلافت ہی کا مالک نہیں ہے۔ یا تم نے یہ اختیار اس سے سلب کر لیا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ص۷۱۲ وحاشیہ نمبر ۳ ؎

تفسیر قمی اور عیون اور امالی میں منقول ہو کہ علیؑ کی ولایت کا سوال ہوگا ۱۲ +
ترجمۂ مقبول ۔ اور ان کو ٹھہرالو ۔ کہ اُن سے سوالات کیے جائیں گے ۔ تمھیں کیا ہو گیا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو ۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور زمانہ کے لیے محدود ہو ۔ کیا ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ۔ تم کہتے ہو کہ علی کی ولایت و خلافت کے متعلق سوال ہوگا ۔ تمھارے دشمن کہیں گے کہ تم سب سے لعن و سبِ صحابہ کے متعلق سوال ہوگا ۔ ای عقل کے دشمنو اگر اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی گواہی وہ دیتے رہے ہونگے ۔ اعمال صالحہ کرتے رہے ہونگے کسی پر ظلم نہ کیا ہو ۔ وزن اعمال میں ان کی نیکیاں زیادہ ہوں ۔ ہاں ہاں خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں پیدا ہی نہیں ہوئے ۔ علی اور تمام ایمہ کے زمانہ میں وہ پیدا ہی نہیں ہوے ۔ ولایت اور خلافت کا وجود ہی انھوں نے نہیں دیکھا ۔ پھر ہمارا ان سے ایسا مہمل سوال کرنا ہمارا ظلم ہوگا یا نہیں ۔ یا بقول تمھارے ہمارا ترک اولٰے اور ترک لطف ہوگا یا نہیں ۔ اور جب ویسا ہی اور وہی سوال تم سے کر دیا جاے تو کیا جواب دوگے ۔ ذرا خیر آیت دیکھو ۔ فرماتے ہیں کہ تم کو کیا ہو گیا ہو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ۔ ذرا دیکھو مدد کرنے کا دعوےٰ تم کو ہو یا خلفاے ثلثہ کو ۔ تم سے لوگ مدد مانگتے ہیں یا خلفاے ثلثہ سے ۔ پھر اس کے مخاطب تم ہوے یا وہ سوچو اور سمجھو ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۷ ۔ وہ یہ کہیں گے کہ تم ہی ایماندار نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی قابو تو تھا نہیں ۔ بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے ۱۲ +

ای عقلمند شیعو ۔ دیکھو مومنین تم اپنے کو زیادہ کہتے ہو یا اہل سنت دیکھو ائمہ کا دُنیا میں تم پر کیا قابو ہو ۔ پھر اگر وہی ائمہ تم سے کہیں کہ تم ہی ایماندار نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی قابو

تو تھا نہیں بلکہ تم ہی سرکش لوگ تھے۔ دیکھو تو کس قدر صاف صاف قرآن کا اشارہ تمھاری طرف ہوتا ہی۔ ۱۲

تم کہدوگے کہ دوسروں پر بھی یہ صادق آتا ہی ہم کب کہتے ہیں کہ صادق نہیں آتا۔ تمام دُنیا پر قیامت تک صادق آئے گا پھر تم کو کیا ۱۲

ترجمہ مقبول ص۱۷

ترجمہ مقبول۔ (اور یقیناً ابراہیم بھی انھیں (نوحؑ) کے پیرووں میں تھے۔ (نوحؑ کے شیعہ تھے) ۱۲

ای آل رسول بتاؤ کہ نوحؑ افضل ہیں یا ابراہیمؑ ہم بھی تو ذرا تمھارا علم دیکھیں قرآن تم کس قدر سمجھے ہو۔ دین کی سمجھ ہی تم میں کتنی ہی ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۱۷۔ قصہ یونسؑ

ترجمہ مقبول۔ پھر ان کو (یونسؑ کو) مچھلی نگل گئی اور یہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ علی افضل ہیں یا یونس۔ تم افضل ہو یا یونس بتاؤ ہم بھی تو دیکھیں کہ تم کو دین کی سمجھ کتنی ہی۔ قرآن تم کتنا سمجھتے ہو۔ ۱۲

پارہ بست و سیوم سورۂ ص۔

قصہ داؤدؑ صفحہ ۲۲۶

ترجمہ مقبول۔ پھر ہم نے ان کی (داؤدؑ کی) یہ لغزش معاف کردی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ۔ داؤدؑ کی لغزش کیا تھی۔ اور ہم نے کیا معاف کیا اور پیغمبر نے یہ گناہ کیا تھا یا نہیں اور کیا بقول تمھارے پیغمبر معصوم ہوتا ہی یا نہیں اور جب ایک گناہ ثابت ہو تو اور گناہوں کا وقوع محتمل ہی یا نہیں اور جب تم انبیا میں کسی گناہ کا سرزد ہونا تسلیم کرتے ہو تو بتاؤ کہ تم کیونکر معصوم ہو سکتے ہو ۱۲

ترجمہ مقبول ص۲۲۶ (ای داؤد) اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیگا یقیناً جو لوگ راہ خدا سے بھٹک جائیں گے ان کے لیے بوجہ اس کے کہ وہ

روز حساب کو بھولے ہوے تھے۔سخت عذاب ہوگا ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔کیا تمھارے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ اچھا بتاؤ اس سے پہلے داؤدؑ نے خواہش کی پیروی کی تھی یا نہیں۔ای آل رسول بتاؤ تم اگر خواہش کی پیروی کرو تو اس وعید میں داخل ہوگے یا نہیں ۱۲

اچھا خلق اللہ کو ہدایت تو تم بغیر سلطنت پر قابض ہوے بھی کر سکتے تھے پھر سلطنت کی آرزو اور خواہش اور اس پر کوشش یہ خواہش کی پیروی ہے یا نہیں۔ سمجھو اور ڈرو ۱۲ *

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۲۷ "آیہ وما خلقنا السماء" *

ترجمہ مقبول۔اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہی اس کو بیکار نہیں پیدا کیا۔یہ تو ان لوگوں کا گمان ہی جو کافر ہو گئے۔پس ان لوگوں کے لیے جو کافر ہو گئے جہنم کی ویل ہی ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ زمین و آسمان کے درمیان میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہیں یا نہیں پھر ہم نے ان کو بیکار و باطل پیدا کیا۔بتاؤ ہاں کہو یا نہیں۔بیکار کہو تو ہم کو اور قرآن کو جھٹلاتے ہو۔اور صحیح و مناسب و باکار کہو تو قصہ فیصل ہی۔سنو آگے فرماتے ہیں گمان کو باطل تو وہی لوگ گمان کرتے ہیں جو کافر ہو گئے۔اب بتاؤ تمھارا گمان ہے یا نہیں۔پھر بتاؤ کہ خدا اور قرآن کے فیصلہ کے مطابق تم کافر ہوئے یا نہیں۔پھر فرماتے ہیں کہ کافروں کے لیے جہنم کی ویل ہی ۱۲ *

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۲۷ "آیہ ام نجعل" *

ترجمہ مقبول۔آیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر سمجھیں گے۔یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر رکھیں گے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا تمھارے لیے ہم دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہی۔ قیامت تک کے ایمان لانے والے فساد کرنے والے اِس آیت میں داخل ہونگے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صف۳ے۲ تم کہدو کہ وہی تو خبر بزرگ ہی۔ تفسیر قمی میں باقر و صادق سے منقول ہی کہ نبأ عظیم سے مراد علی ہیں۔ حاشیہ نمبرا +

ای آل رسول بتاؤ "ہو" کی ضمیر کدھر گئی ہی۔ علی کا نام کہاں اُوپر آیا ہی۔ نکالا گیا ہی تو کس جگہ سے۔ ہم سے سنو یہ "ہو" کی ضمیر خدای یکتا و زبردست کے معبود ہونے کی طرف گئی ہے۔ اب تم شوق سے خدا بنتے رہو۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

ترجمہ مقبول ص۳ے۲ - (ابلیس نے کہا) کہ میں اس سے (آدم سے) بہتر ہوں تونے مجکو آگ سے پیدا کیا ہی۔ اور اس کو مٹی سے ۱۲

آدم کو بھی خلیفہ بنایا تھا جس کے جواب میں شیطان نے کہدیا کہ ہم افضل ہیں۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو اِس آیت میں تمھاری تعلیم مقصود ہی کہ بنی ہاشم ہونے کا پیمبرزادگی کا غرور نہ کرو۔ خلافت دینا ہمارا کام ہی۔ متبوع اور تابعدار بنانا ہمارا کام ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۳۱ ۔ آیہ قل ما اسئلکم +

ترجمہ مقبول تم یہ کہدو کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی اجر مانگتا ہی نہیں اور نہ میں تکلف کرنے والا آدمی ہوں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ سنو یہ آیت کوئی نئی آیت نہیں ہی۔ دس جگہ پیغمبر

کی زبان سے ہی کہلایا ہو اور دس جگہ دوسرے پیغمبروں کا قول نقل کیا ہو۔ پھر بتاؤ کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کی محبت اجر تبلیغ رسالت میں پیغمبر نے کیسے مانگا۔ کیا قرآن کے خلاف۔ اچھا اپنے ہی اصول اور قواعد سے تم اس حدیث کو قرآن پر پیش کرو۔ دیکھو قرآن اس کو سچ کہتا ہو یا نہیں بلا مبالغہ تم کو بیس جگہ ملے گا کہ کسی پیغمبر نے اجر تبلیغ رسالت نہیں مانگا۔ بلکہ زبان سے خود کہا کہ میں تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ پیغمبر کو صاف لفظوں میں حکم دیا گیا کہ تم کہدو کہ ہم تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتے۔ سوچو اور غور کرو۔ فرماتے ہیں کہ کہدو کہ نہ میں تکلف کرنے والا آدمی ہوں۔ تمام دنیا کے شیعہ اس جملہ کا ربط بتائیں اور پھر اجر مودت کو تکلف سے الگ کریں ۱۲

پارہ بست و سوم سورۂ زمر ترجمہ مقبول صفحہ ۳۴ع

ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ طاغوت سے بچتے رہے کہ ان کی عبادت نہ کریں ۱۲ حاشیہ نمبر ۱۷ تفسیر مجمع البیان میں صادقؑ سے منقول ہو اس آیت سے تم اہل شیعہ مراد ہو۔ اور جس شخص نے کسی ظالم کی اطاعت کی تو اس نے گویا اوس کی پرستش کی ۱۲

ای صادق ذرا تم سچ بولو۔ اہل سنت تمہارا کیا کرسکیں گے۔ تفسیر بتانے میں تعزیرات ہند کا کوئی الزام بھی نہیں آتا۔ خلفاے ثلثہ طاغوت ہیں یا نہیں ظالم ہیں یا نہیں۔ ۱۲ ہزار اصحاب رسول نے جو ان کی اطاعت کی تھی۔ تو سب کے سب طاغوت کی پرستش کرنے والے ہوے۔ اور جس دن انھوں نے علیؑ کی اطاعت کی بیعت کی اس دن کیا ہوئے۔ اور جس دن علی نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس دن وہ کیا ہوئے اور جس دن حسن نے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس دن وہ کیا ہوئے تم جھوٹ نہ بولو۔ تم کو جھوٹ سے ہمارے سامنے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ علیؑ نے خلفاے ثلثہ کی بیعت نہیں کی تھی یا حسن نے معاویہ کی بیعت نہیں کی۔ اگر ایسا ہی

ہوا ہوتا۔ چلا آیا ہوتا۔ تو یزید حسینؑ سے بیعت لینے پر اصرار نہ کرتا۔ سوچو اور سمجھو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صـ۵۶۲ جس کو وہ (اللہ) چاہتا ہو ہدایت فرما دیتا ہو۔ اور جس سے خداتعالیٰ توفیق ہدایت سلب کرے تو اسکا راہبر کوئی نہیں ہوتا ۱۲ ÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اجی بتاؤ جس کو ہم گمراہ کریں یا بقول تمھارے جس سے ہم توفیق ہدایت سلب کریں اس کو علی ہدایت کرسکتے ہیں؟ پھر بتاؤ " ولکل قوم ہاد" میں تم کہہ چکے ہو کہ علی کل قوم کے لیے ہادی ہو اس کل قوم میں ہمارے گمراہ کیے ہوئے داخل ہوں گے یا نہیں اور کیوں نہیں۔ دیکھو اس آیت سے بھی تمھارے تکذیب و تردید کی جاتی ہو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول۔ صـ۵۶۲ "در آیہ ولقد ضربنا" ÷

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آدمیوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثل بیان کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ ÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ہم سے سنو۔ سارا قرآن تمھاری سمجھ میں کیا آئے گا۔ قرآن کا مطلب تم خود کیا سمجھ سکو گے۔ تم "تفسیر فبہت الذی کفر" دیکھو تم کو تصدیق ہو جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں ہر طرح کی مثل بیان کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ ÷

پارۂ بست و چہارم سورۂ زمر

ترجمہ مقبول صـ۵۷۰

ترجمہ مقبول۔ اور وہ جو سچ کو لے کر آیا۔ اور وہ جس نے اس کی تصدیق کی خدا سے ڈرنے والے وہی تو ہیں ۱۲ ÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمام مسلمان جو قیامت تک اللہ اور قرآن اور

رسول کی تصدیق کریں سب پر حاوی ہوگی یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ صدیق سے مراد علی رضہ ہیں اور اہل سنت کہتے ہیں کہ صدیق سے مراد ابو بکر ہیں۔ قیامت میں ہم فیصلہ کرینگے دنیا میں بھی ہمارا ہی حکم نافذ ہے۔ ہم نے ابو بکر کو آسمان پر صدیق کہا دُنیا میں پچاس کروڑ مسلمان اور دوسری قومیں بھی اُن کو صدیق کہتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شیعہ ممبر پر جاکر کہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا تو تمام شیعہ کان کھڑے کر لینگے کہ یہ کون دشمن آیا کہ ہمارے دشمنوں کا نام ہمارے ممبر پر لیتا ہے۔ یہ کیوں صرف اس لیے کہ ہم نے علی کو صدیق نہیں کہا ۱۲

ترجمہ مقبول ص ۷۲۹

ترجمہ مقبول۔ تم کہدو کہ اے اللہ آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان تمام معاملات میں فیصلہ فرمائیگا جن جن میں اختلافات کیا کرتے ہیں ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے مسئلہ رجعت اور عقیدہ انتقام مہدی کی تردید و تکذیب ہوتی ہے مہدی کے سامنے کیا دعوے پیش ہوگا۔ شہادت پیش ہوگی مدعی کون ہوگا۔ گواہ کون ہوگا یا سُنی سنائی باتوں پر وہ فیصلہ کرینگے ۱۲ سوچو

ترجمہ مقبول ص ۷۲۹

ترجمہ مقبول۔ اور اگر ان لوگوں کے اختیار میں جو نافرمانی کیا کرتے ہیں زمین میں جو کچھ ہے یہ سب ہو اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور ہو۔ تو قیامت کے دن عذاب کی سختی کے مقابلہ میں وہ اس سب کو بطور فدیہ دیدیں گے۔ اور اللہ کی طرف سے ان کے بارہ میں وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور

زمانہ کے لیے محدود ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اُتارین گے۔ نہیں بلکہ قیامت تک جتنے لوگ نافرمان ہونگے اسی آیت کے وعید میں داخل ہونگے۔ تم ہو یا زید یا عمر یا بکر۔ تم قرآن کے لفظوں پر غور کرو۔ اللہ کی طرف سے انکے بارہ میں وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۴۲ آیہ قل یا عبادی الذین +

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ ای میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی ہی ذات پر زیادتی کی ہی یعنے دل کھولکر گناہ کیے ہیں تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا یقیناً اللہ سب ہی گناہوں کو بخش دیگا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲

ای آل رسول تبائو جمیع ۱۲ ہزار اصحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان بندے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اس آیت سے تمھاری تکذیب و تردید یوں فرماتے ہیں کہ تم سب ولعن کرنے والے کون اپنے شیعوں کو سب ولعن سکھلانے والے کون ہم تو بخشنے والے اور آخرت میں رحم کرنے والے ہیں۔ پھر کیا تم ہم کو بخشنے سے روک سکتے ہو؟

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۴۳۔ اور ان کے مابین ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائیگا ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام مھدی کی تردید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲ +

پارہ بست وچہارم سورۂ المومن۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۴۷ +

ترجمہ مقبول۔ آج ہر نفس کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ آج ذرا بے انصافی نہیں ہی یقیناً اللہ بڑا جلد حساب لینے والا ہی ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے بھی تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام مھدیؑ کی تردید فرماتے ہیں اگر عقل ہی تو سمجھو ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۵۶ "آیہ ہوالحی" ٭

ترجمہ مقبول۔ حقیقی زندہ وہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں سو تم دین کو اسی کے واسطے خالص کر کے اسے پکارو سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے ۱۲ ٭

ای عقلمند شیعو۔ تم خود غور کرو اگر تمہارے علما اگر تمہارے ایمہ فریب دیتے ہوں۔ بہکاتے ہوں۔ حقیقی زندہ وہی ہے۔ دوسروں کی زندگی موہوم اور محل اختلاف۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دوسروں کا خدا ہونا۔ نہایت مشتبہ اور خلاف عقل۔ سو تم دین کو اسی کے واسطے خالص کر کے اُسے پکارو۔ یا علی یا حسین کہتے رہنا۔ اُن سے مدد طلب کرنا۔ ان کو پکارنا سب قرآن کے خلاف ہے۔ سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے بالفرض کوئی شیعوں کا پروردگار ہوا تو کیا نصیریوں کا خدا ہوا تو کیا ۱۲ ٭

پارۂ بست و چہارم ۲۴
سورۂ حمٓ سجدہ

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۶۰

ترجمہ مقبول۔ حمٓ رحمٰن و رحیم کی طرف سے اس کتاب کا اتارا ہے جس کے احکام صاف صاف ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ رکھتے ہیں عربی زبان کا ۱۲ ٭

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے (اس دعویٰ کے کہ قرآن کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تمہارے سوا) تردید فرماتا ہے۔ کہ تم جھوٹ کہتے ہو ایسا قرآن اتارنا ہماری شان کے خلاف تھا۔ ہم کو سمجھانا زور دعوٰی کیسا ہوتا۔ ہاں ای مقبول احمد یہاں کتاب سے مراد علی کیوں نہیں۔ ای عقلمند شیعو تم غور کرو کہ امام سچے ہیں یا خدا ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول ~~صفحہ~~ ۷۶۵ "آیہ ان الذین" حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ مقبول۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ

(یہ عبارت مقبول احمد کی ہے' ولایت امیرالمومنین پر بھی) قائم رہے۔ ان پر فرشتے یہ پیغام لے کر نازل ہوں گے کہ نہ تم آیندہ کے لیے خوف کرو اور نہ گزشتہ کے متعلق افسوس۔ اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس کی بشارت لو ۱۲ *

کافی میں صادق سے مجمع البیان میں رضا سے نہج البلاغہ میں خود علی سے منقول ہے کہ قائم رہنے سے مراد ہے ولایت امیرالمومنین پر قائم رہنا ۱۲ *

اے آل رسول بتاؤ' تمام مسلمان ۱۲ ہزار اصحاب رسول ہزاروں تابعی لاکھوں تبع تابعی کروڑوں مسلمان قیامت تک کے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ یا ان کے لیے کوئی نیا قرآن اُترے گا۔ اے آل رسول اب تو صادق اور رضا اور علی کے دعوے سے ثابت ہو گیا کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے۔ اب تم انکار نہیں کر سکتے۔ اچھا بتاؤ (ولایت امیرالمومنین پر بھی) یہ قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اگر کہو کہ وہ لفظ صحابہ نے نکال دیا تو بتاو وہ کون سا لفظ تھا۔ قائم کا قرآن دیکھکر بتا و۔ اگر تم جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

اے آل رسول ڈرو اور شرماؤ تمھاری یہ چال یہود اور نصاریٰ کی چال کے قدم بہ قدم ہے کیا تم بھی طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کی چال چلو گے۔ جو جی میں آیا ظاہر کیا جو جی میں آیا چھپا ڈالا۔ ایسی چال تو یہو و نصاریٰ کی بھی نہیں تھی۔ مقبول احمد دیکھو ہماری امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ تم تو جاہل ہو تم کو کیا بتائیں۔ اچھا اے آل رسول تم ہی قرآن سمجھو۔ بہت صاف ہے۔ صرف ایمان شرط ہے لفظ لفظ پر غور کرو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ اپنے اس قول پر قائم بھی رہے۔ قرآن کے لفظوں کا مطلب تو صرف اس قدر تھا۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے وہ علی کو اللہ کہنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کے عوض علی کو لا کھڑا کیا فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ *

نصیری اور تمام شیعہ۔ دیکھو علی خود اللہ بنتے ہیں صادق اور رضا ان کو اللہ

بتاتے ہیں اور ایسے کفر پر معصوم بھی بنتے ہیں اب جنے رہو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول - ص۷۶۶ "آیہ ومن احسن" ÷

ترجمہ مقبول - اور اس سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور یہ کہے کہ یقیناً میں خدا کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں ۱۲ ÷

اے آل رسول دیکھو جو لوگ تم کو خدا نہ کہیں - تم کو خدا نہ مانیں - تم کو خدا کہنے والوں کو کافر کہیں - تم سے مدد مانگنے والوں کو مشرک بتائیں - اور صرف اللہ کی طرف لوگوں کو بلائیں اور خود نیک عمل کرتے رہیں کہ یقیناً میں خدا کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں اللہ صاحب ان کو فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر بات کس کی ہوگی ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول ص۷۶۷ "آیہ ان الذین"

ترجمہ مقبول - یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں دخل دیا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں - کیا وہ جو جہنم میں ڈالا جائے گا اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن وامان سے آئے گا - تمہارا جو جی چاہے کرتے رہو - جو جو کر رہے ہو - خدائے تعالےٰ یقیناً اس کا دیکھنے والا ہے ۱۲ ÷

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں کہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے - کیا تمہارے لیے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے - زیادہ نہیں تم صرف مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو - تم خود اقرار کر لوگے - علمائے ربانیین گواہی دیں گے - کہ تم اللہ کی آیتوں میں دخل دیا کرتے ہو - ڈرو اور شرماؤ - عقل ہے تو سمجھو - ایمان ہے تو مانو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول ص۷۶۹ "آیہ من عمل" ÷

ترجمہ مقبول جو شخص کوئی نیکی کرے گا تو اپنی ذات کی بھلائی کے لیے اور جو کوئی

بدی کرے گا تو اس کا ضرر اسی کو پہنچے گا۔ اور تمھارا پروردگار بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے ۱۲ ؁

ای آل رسول اِس آیت سے اللہ پاک تمھارے عقیدہ طینت کی کہ شیعوں کے گناہ سُنیوں کو مل جائیں گے اور سنیوں کی نیکیاں شیعوں کو دے دی جائے گی اور شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدئے جائیں گے۔ سب کی تردید و تکذیب فرماتا ہی سمجھو ۱۲

پارۂ بست و پنجم ۲۵ سورہ شوریٰ ۱ رکوع ۳

"آیہ من کان" ترجمہ مقبول ص۷۷۳

ترجمہ مقبول ۔ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہی ہم اس کی کھیتی کو خوب بڑھا دیں گے اور جو دُنیا کی چیزیں چاہتا ہی تو ہم اس کو اسی میں سے کچھ دیدینگے اور اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا ۱۲ ؁

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے۔ ذرا اپنی حالت کا خود مقابلہ کرو امامت کا کام ہدایت و رہنمائی تم بغیر خلافت اور سلطنت ملے ہوئے بھی کرسکتے تھے۔ پھر تم ہر مرتبہ کیوں خلافت و سلطنت کا ارادہ کرتے تھے۔ دیکھو خلفائے ثلثہ نے سلطنت اپنے بیٹوں کو نہیں دی۔ ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول ص۷۷۵ و حاشیہ نمبر ۱ حاشیہ کو بہت غور سے دیکھو ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول ۔ تم یہ کہدو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری نہیں طلب کرتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت ۱۲ ؁

حاشیہ نمبر ۱ پر تفسیر مجمع البیان میں امام زین العابدین اور باقر اور صادق سے اور کافی میں صادق سے منقول ہی کہ اس آیت میں رسول اللہ صلعم کے قرابت داروں کی محبت اجر رسالت مانگا گیا مانگنے کا حکم ہوا ہی ۱۲ ؁

اے آلِ رسول بتاؤ

۱۔ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ❖

۲۔ مکی اور مدنی آیتوں میں زبان و لہجہ کا تم کچھ فرق پاتے ہو یا نہیں ❖

۳۔ حضرت فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے مکہ میں ہوا یا مدینہ میں ❖

۴۔ کس سنہ میں نکاح ہوا ❖

۵۔ کس سنہ میں امام حسنؑ پیدا ہوئے ❖

۶۔ کس سنہ میں امام حسینؑ پیدا ہوئے ❖

۷۔ انصار نے کس سنہ میں رسول اللہ صلعم کو اپنا ثلث مال دینے کو کہا ❖

۸۔ یہ آیت صرف انصار سے متعلق ہے یا تمامی مسلمانوں سے ❖

۹۔ یہ سوال مسلمانوں سے ہے یا کفار قریش سے ❖

۱۰۔ جب دس جگہ رسول کہہ چکے ہوں۔ رسول کو حکم دیا گیا ہو کہ کہدو ہم کوئی اجر تبلیغ رسالت نہیں چاہیئے تو یہاں اس کے خلاف ہے یا نہیں ❖

۱۱۔ کیا اور رسولوں نے تبلیغ رسالت کی مزدوری مانگی تھی ❖

۱۲۔ کیا قرآن میں اختلاف ہونا جائز ہے ❖

۱۳۔ اچھا فی القربیٰ کی ترکیب نحوی بیان کرو ❖

۱۴۔ تباؤ قربیٰ ایک لفظ ہے یا دو لفظ ❖

۱۵۔ اس کے متعلق جتنی حدیثیں ہوں انکو قرآن کے سامنے پیش کرو دیکھو قرآن ان کو سچ کہتا ہے یا جھوٹ۔ مقبول احمد ضمیمہ تم شوق سے لکھو تمہاری اسوقت تک کی کوشش باطل ہوئی جب تم اسی وقت اچھی روایتیں نہیں پیش کر سکے۔ تو اب کیا دھرا ہے اگر کچھ ہوتا تو یہاں مزخرفات نہ لکھتے۔ ضمیمہ چھپے یا نہ چھپے کوئی منگائے یا نہ منگائے ۱۲ ❖

پارۂ بست و پنجم ۲۵
سورۂ زخرف

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۸۱ ؀

ترجمہ مقبول حم۔ قسم ہے واضح کتاب کی بے شک ہم نے اس کو عربی قرآن مقرر کیا تاکہ تم سمجھو ۱۲ ؀

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے اقوال کی تردید و تکذیب فرماتا ہے جو تم کہتے ہو کہ قرآن کوئی ہمارے سوا نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تو ایسی واضح کتاب ہے کہ کفار بھی سمجھتے تھے اور سمجھ کر ایمان لاتے تھے۔ اگر سمجھ میں نہ آتا ہوتا تو فصحائے عرب اس کی ہنسی اڑا دیتے۔ کہ اجی یہ تو مہمل ہے اس کے کوئی معنے نہیں ہیں پھر تم کیا دعوے کرتے ہو۔ ای مقبول احمد واضح کتاب سے مراد علی کیوں نہیں ؀

پارۂ بست و پنجم ۲۵
سورۂ دخان

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۳ و ۷۹۴۔ دو آیتیں ؀

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اسے کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ ہم نے ان دونوں کو غرض صحیح کے لیے پیدا کیا ہے لیکن ان میں بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھاری تعلیم یوں فرماتا ہے کہ جب ہم نے کسی چیز کو عبث اور کھیل نہیں پیدا کیا۔ تو ابوبکر و عمر کو بھی عبث اور کھیل پیدا نہیں کیا ہے ان دونوں کو غرض صحیح کے لیے پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۲ ؀

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۵ پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ ہم نے اس قرآن کو تمھاری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ ؀

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے اس قول کی تردید و تکذیب فرماتا ہے۔ جو تم کہتے ہو کہ قرآن کو بغیر تمھارے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا ؀

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۹ پھر اس جھوٹے گنہگار پر سب سے زیادہ افسوس ہے۔ جو

خدا کی آیتیں اپنے سامنے پڑھتے ہوئے سنتا ہے۔ پھر از روے تکبر اپنے کفر پر اسی طرح اصرار کرتا ہے گویا اس نے اس کو سنا ہی نہیں تو اب تم بھی اس کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اب تمھارے لیے خاص اُتاریں گے نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے جو لوگ تکبر کرکے اپنے کفر پر اصرار کریں گے۔ وہ اسی وعید میں داخل ہوں گے ۱۲

پارہ بست و ششم سورۂ احقاف | ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۸۰

ترجمہ مقبول۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو حق ہی کے ساتھ اور ایک مقررہ وقت کے لیے پیدا کیا ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے تمھاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ جب ہم نے آسمان سے زمین تک سب کو حق پیدا کیا۔ تو کیا ابوبکر و عمرؓ کو ناحق پیدا کیا۔ سوچو اور سمجھو ۱۲

پارۂ بست و ششم سورۂ محمد | ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۱۳ دو آیتیں

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان والو۔ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال بے کار نہ کرو ○ بے شک جو لوگ کافر ہوگئے اور انھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے باز رکھا پھر کفر کی حالت میں مرگئے تو خدا ہرگز ان کے گناہ نہ بخشے گا ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہم تمھارے لیے کوئی خاص قرآن اتاریں نگے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہے۔ ہم سے سنو۔ لفظ لفظ پر غور کرو۔ پہلا خطاب ایمان والوں سے ہے کہ ای ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ کیا۔ اپنے رسول کو خواب میں دکھلا دیا کہ بنی تیم سے صرف ابوبکرؓ کو بنی عدی سے صرف عمرؓ کو۔ بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پیغمبر کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر جو خواب دیکھیں وہ بھی کلام اللہ ہی۔ تمکو اس سے کیا کہ کون خلیفہ ہو تم کو تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہی۔ اللہ کی راہ میں اللہ کے واسطے جہاد کرو۔ اور اگر تم نے اطاعت نہ کی تو فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال بیکار نہ کرو۔ ایمان کے بیکار ہونے میں ٹری ٹری بلاغت ہی یعنے خلافت کے استحقاق عدم استحقاق کی بحث کی وجہ سے دراصل تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بے بہرہ ہو جاؤ گے اور یہی اعمال کا بیکار ہونا ہی۔ دوسری آیت میں بین اشارہ ہی کہ جو لوگ اس حکم اطاعت سے منکر و کافر ہو گئے اور اُنھوں نے دوسرے لوگوں کی بھی راہ ماری لوگوں کو راہ خدا سے باز رکھا اور اس کفر کی حالت میں مر گئے۔ تو خدا ہرگز ان کے گناہ نہ بخشے گا۔ معاذ اللہ ۱۲ ؎

ای گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ | تو چہ دانی سر حق را منجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن | بر زمین دیگراں خانہ مکن

اصحاب رسول کی شان دیکھو کہ اُنھوں نے لوگوں کی طرف آنکھ بھی نہیں اُٹھائی خلفاے ثلثہ خلیفہ ہوئے تو وہ مطیع خدا اور رسول رہے علی خلیفہ ہوئے تو وہ مطیع خدا اور رسول رہے ۱۲ ؎

سورۂ فتح ترجمہ مقبول صـ ۸۱۷ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور آسمانوں کا اور زمین کا اختیار اللہ ہی کو ہے وہ جسے

چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ کیا تم کو خدا نے اپنا اتالیق بنالیا ہے۔ یا اپنی مرضی و مشیت کا سزاول مقرر کیا ہے۔ اگر اللہ اصحاب رسول اور تابعین اور تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کو بخشنا چاہے تو تم کیا ہاتھ پکڑ لوگے روک سکوگے؟ +

ترجمہ مقبول صـ۱۰۱۸ "آیہ لقد رضی اللہ" و حاشیہ نمبر ا +

ترجمہ مقبول۔ بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہے پھر اسنے تسکین انپر نازل فرمائی اور ان کو ایک قریب کی فتح اور بہت سی لوٹ کا موقع دیا۔ جسے وہی لیلیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح اتری ہے۔ سنو اور غور سے سنو۔ اللہ تو فرماتا ہے۔ بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے +

ای آل رسول بیعت الرضوان میں کتنے صحابی تھے اور اُن کا نام کیا کیا تھا۔ تم کو تو علم غیب اور علم گذشتہ و آئندہ ہے۔ ذرا بتاؤ اور ایمان سے بتاؤ۔ اور اگر جاہل ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو +

اور تمھارا اُن پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح اللہ کی نافرمانی و مخالفت ہے یا نہیں؟ سنو کہیں تم کہدوگے کہ وہ منافق تھے۔ علی کی ولایت کے قائل نہیں تھے اس کا جواب خود ہی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہے۔ ای جاہلو تم کو تو علم گزشتہ و آئندہ ہے اور ہم کو کچھ بھی علم نہیں۔ بڑا فیصلہ تم کر دیتے ہو

اور اللہ کی قدر جیسی کرنی چاہیئے نہیں کرتے - ہم جانتے ہیں کہ خلافت لینے اور خلافت دینے میں اُن کی نیت بخیر تھی ✦

پھر آگے چلکر اپنا انعام ظاہر کرتے ہیں فرماتے ہیں - پھر اس نے تسکین ان پر نازل فرمائی اور ان کو ایک قریب کی فتح اور بہت سی لوٹ کا موقع دیا - پھر اپنی قدرت وجبروت کا بیان فرماتے ہیں کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہی - ایسا زبردست کہ کمزوروں کو زبردست کر دیتا ہی حکمت والا ایسا کہ جنگلیوں کو حکیم بنا دیا - غریب مسلمانوں کو کسرے اور قیصر پر فتح دی ✦

حاشیہ نمبرا - پر تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ امیر المومنین نے معاویہ ملعون کو یہ تحریر فرمایا کہ اِس درخت کے نیچے جن لوگوں نے رسول خدا سے بیعت کی ان میں سے پہلا میں ہوں ۱۲ ✦

ای صادق - معاویہ صحابی یعنے اصحاب رسول تہا - مومن تھا - ہم نے پیغمبر کو لعنت سے منع کیا - ہم نے تمام مسلمانوں کو گالی دینے سے منع کیا دلیل سے سمجھایا کہ ورنہ وہ لوگ خدا کو گالی دیدیں گے - تم کو خود معلوم ہے کہ علی نے معاویہ پر لعنت کر کے کیا پھل پایا - قصاص فرض کر دیا گیا - اور قصاص میں زندگی ہی - اگر لوگ اس کا بدلہ لینے لگیں تو بتاؤ ہم کس دلیل سے ان کا منہ بند کریں - کس دلیل سے ان کو روکیں - ہاں ای علی تم بتاؤ صادق تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے - تمام اکابرین اصحاب رسول اس بیعت رضواں میں شامل تھے یا نہیں تم گنتی اور نام بتاؤ - پھر ذرا بتاؤ کہ ان لوگوں میں خلفاے ثلٰثہ تھے یا نہیں - پھر بتاؤ خلفاے ثلٰثہ کے ہاتھوں پر جن لوگوں کی بیعت کی وہ بھی بیعت الرضواں میں تھے یا نہیں - اور کیا تم اپنی زندگی بھر اصحاب بیعت الرضواں پر لعنت کیا کرتے تھے حسین کو بھی سکھلا گئے کہ وہ لعنت بھیجا کریں - اور یہ سنت ولعنت تم قائم کر گئے ✦

اچھا بتاؤ تمھارے بعد کس نے بیعت کی اس کے بعد کون - اس کے بعد کون - ہاں یہ بھی بتاؤ کہ عثمانؓ کی بیعت کا کیا طریقہ ہوا تھا - اللہ کو اپنا نور پھیلانا ضرور چاہے بُرا مانا کریں مشرک اور کافر ۱۲ +

ترجمہ مقبول ۸۲۰ "آیہ و ہو الذی" +

ترجمہ مقبول - (خدا) وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور دیکھ بھال کے لیے اللہ تو ہی کافی ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ کہ اللہ نے خلفائے ثلٰثہ کی بدولت یہود و نصارٰی و مجوسی و مشرکین - تمام ان دینوں پر جو گردو پیش ہمسایہ میں تھے - سب پر غالب کیا یا نہیں - اور خود ان کے چال چلن اور نیک نیتی کو بھی دیکھتا رہا - فرماتے ہیں دیکھ بھال کے لیے اللہ ہی کافی ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول ۸۲۰

ترجمہ مقبول - محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو بھی حقیقتاً اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری ہیں اور آپس میں رحم دل - تم اُن کو رکوع و سجود کی حالت میں دیکھوگے کہ وہ خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار رہیں ان کی علامتیں ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یہ مثل تو ان کی توریت میں بیان کی گئی ہے - اور انجیل میں اس کی مثل یہ ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو قوت پہنچائی - پھر وہ موٹی ہو گئی - پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی - اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے تاکہ ان کے ذریعہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے ہیں اور نیکوکار رہیں مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت میں اللہ پاک تم کو یہ تعلیم فرماتا ہے۔ کہ اصحاب رسول خصوصاً خلفائے ثلثہ سے بغض وعناد رکھتے ہو۔ غصہ کرتے ہو۔ دیکھو رسول کے ساتھ والے کافروں پر بھاری ہیں دیکھو تمام قبائل عرب و مرتدین کے مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمان کیونکر بھاری ہوئے۔ روم و شام و مصر و ایران و فارس پر گنتی کے مسلمان کیسے بھاری ہوئے اور آپس میں کیسے رحم دل ہیں کہ اللہ کی محبت و الفت میں وہ بھائی بھائی ہو گئے۔

ای آل رسول دیکھو تم اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔ تم نے کفار و مشرکین و یہود و نصاریٰ سے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنگ نہیں کی۔ تم اُن پر بھاری نہیں ہوئے۔ تمھاری خلافت و سلطنت میں اُن کو ترقی کرنے کا موقع ملا۔ تم سے وہ مطمئن ہو گئے ؛

تم آپس میں رحم دل بھی نہیں ہو۔ تم نے تمام مہاجرین و انصار کو چھوڑ دیا ان کو کس مپرسی کی حالت میں ڈالدیا۔ ان کو فقر و فاقہ میں چھوڑ دیا اور کوفیوں کے بھرے میں آکر اپنا شیعہ قرار دے کر کوفہ میں اپنی سلطنت قائم کر دی پایۂ تخت دار الخلافت قرار دیدیا۔ تم نے بصرہ جمل وصفین و نہران میں باہمی خوں ریزی کی۔ پھر آگے چل کر قرآن کو دیکھو ؛

اصحاب رسول کے مثل توریت اور انجیل میں بیان کی گئی ہے کہ وہ کھیتی کی مانند ہیں کہ اس نے اپنی کونپل نکالی۔ پھر اس کو قوت پہنچائی۔ پھر وہ موٹی ہو گئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ انصاف سے کہو۔ تعصب کی پٹی آنکھوں سے دور کر دو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں یہ کھیتی کتنی موٹی ہوئی۔ کیسے اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوئی۔ پھر صاف صاف تمھاری طرف اشارہ ہے۔ بہت غور سے دیکھو۔ یہود و نصاریٰ و مجوس کا غصہ ایسا ٹھنڈا ہوا کہ وہ مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ کبھی بغاوت نہیں کی کبھی مقابلہ پر کھڑے

نہیں ہوئے۔ ہاں البتہ تمھیں کو غصہ ہے اور ایسا غصہ ہے کہ قیامت تک فرو نہیں ہوگا سب و لعن کرتے ہو۔ ہزاروں اعتراض جماتے ہو غاصب و ظالم فاسق و منافق کہتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو۔ کہ وہ مکان کے اندر سب و لعن کرتے رہیں۔ دیکھو قرآن کیا کہتا ہے۔ تاکہ ان کے ذریعہ کفار کو غصہ دلائے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکوکار مومنین سے مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے۔ تو کیا تم کو اپنی مغفرت اور اپنی رحمت کا اس نے منازل مقرر کیا ہے یا اتالیق بنایا ہے کہ تم اس کو روک دوگے۔ منع کر دوگے۔ ہاتھ پکڑ لوگے ۱۲؎

سورۂ حجرات

ترجمہ مقبول صـــ۸۲۲

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں آوازوں کو پست رکھتے ہیں وہی تو ہیں۔ جن کے دلوں کا اللہ نے پرہیزگاری سے امتحان لے لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی۔ تم چپ کیوں ہو تم اس پر زہر کیوں نہیں اگلتے تم اس پر حاشیہ کیوں نہیں چڑھاتے۔ اگر تم نہیں جانتے تو سخت جاہل ہو اور اگر جان بوجھکر چھپاتے ہو تو تمھاری چال یہودیوں اور نصرانیوں کی چال کے مثال ہے بمقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور اس اُمت کے نصاری کو ہم سے سنو یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہے دس جگہ اللہ صاحب نے ان کو متقی فرمایا ہے۔ وہ اپنے منہ میں کنکریاں بھر کر آتے تھے ۱۲؎

ترجمہ مقبول صـــ۸۲۲ "آیہ یا ایہا الذین آمنوا"؎

ترجمہ مقبول۔ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اگر تمھارے پاس کوئی گنہگار کوئی خبر لیکر آئے تو اس کی تحقیق کر لو کہ کسی قوم کو تم بغیر جانے بوجھے کوئی صدمہ نہ پہنچاؤ کہ جس کے

کہنے پر تم کو خود ہی نادم ہونا پڑے ۱۲ ❖

ای آل رسول اور ای تمام عقلمند شیعو۔ بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہی۔ ہاں یہ بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہوا نہیں۔ ہاں بتاؤ کیا قیامت تک کے تمام مسلمان اس آیت میں مامور ہونگے یا نہیں ❖

اچھا سب ولعن سکھلانے والوں حکم دینے والوں کو دیکھو۔ ان کی خبران کی حدیث کو جانچو تحقیق کرلو کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ فاسق ہوں۔ ان کی بتائی ہوئی بات کے مطابق سب ولعن کرنے لگو۔ ان کو صدمہ پہنچانے لگو۔ اور جب ادھر سے بھی تم پر لعنت پڑنے لگے تو اپنے کیے پر تم کو خود ہی نادم ہونا پڑے۔ مقبول احمد دیکھو سورہ حجرات کی لعنت ۱۲

ترجمہ مقبول ص۸۲۲ و ص۸۲۳ در آیہ واعلموا ان فیکم"

ترجمہ مقبول۔ اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ کا رسول تم میں موجود ہی اگر وہ بہت سی باتوں میں تمھارا کہنا مانے تو تم ضرور ہلاکت میں پڑ جاوگے لیکن اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان کو تمھارا محبوب بنا دیا ہی اور اس کو تمھارے دلوں میں زینت دیدی ہی۔ اور کفر نافرمانی اور گناہ کو تمھارے لیے ناپسند قرار دیدیا ہی ایسے ہی لوگ ہوشیار رہیں یہ اللہ کا فضل و اس کی نعمت ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہی ۱۲ ❖

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھارے اقوال وعقائد کی تردید وتکذیب فرماتے ہیں ۱۲ ❖

تم چاہتے ہوگے کہ تم کو خلیفہ بنا دیا جائے اگر رسول تمھاری سب باتیں مان لے تو تم ضرور ہلاکت میں پڑ جاوگے۔ دورمت جاؤ اپنی خلافت کو دیکھ لو اگر یہی حشر پہلی مرتبہ ہوتا تو اسلام اور مسلمانوں اور خود تمھاری تباہی میں کیا باقی رہ جاتا۔ اب دیکھو آگے کیا فرماتے ہیں نیز اپنی

ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے۔ اور اس کو یعنے اسی ایمان کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے ؂

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول سب منافق کافر مشرک شیطان کے ایجنٹ تھے۔ اب بتاؤ تم جھوٹے یا خدا معاذ اللہ۔ تم جھوٹے یا قرآن معاذ اللہ۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں اور مزہ یہ ہے کہ پھر بھی تم معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو۔ آگے دیکھو کیا کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمہارے لیے (تمہارے آنکھوں میں تمہارے طرف ناپسند قرار دیدیا ہے۔ کیوں آل رسول اللہ نے تو یہ کہا کہ اصحاب رسول کفر اور گناہ اور نافرمانی کو ناپسند کرنے لگے اللہ تو اس کی تصدیق کرتا ہے اور تم کہو کہ وہ کافر تھے۔ نافرمان تھے اور گنہگار تھے ؂

ای آل رسول بتاؤ تم جھوٹے یا قرآن۔ تم جھوٹے یا خدا معاذ اللہ۔ کیا یہ تمہاری صریح مخالفت اللہ کے ساتھ نہیں ہے؟! اور تعجب تو یہ ہے کہ پھر بھی تم معصوم۔ ہاں مقبول احمد۔ "کرہ الیکم" کے ترجمہ میں تم بدحواس کیوں ہوئے قرار دیدیا ہے جو تم لکھتے ہو اس سے تمہاری بدنیتی ظاہر ہے اجی یہ تجویز نہیں ہے بلکہ خبر اور حکایت ہے تم کو نذیر احمد کی تقلید سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ تم نے یہ ترجمہ محض جہالت سے نہیں کیا بلکہ بدنیتی سے اصحاب رسول کی تعریف جس جگہ سے نکلتی ہو تم بغیر تحریف کیے کہاں رہتے ہو یہاں کچھ موقعہ نہیں ملا۔ تو ترجمہ ہی غلط کر دیا۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ؂

عقلمند شیعو۔ مقبول احمد کی خیانت دیکھو۔ مقبول احمد دیکھو سورہ حجرات

کی لعنت۔ پھر اپنا جبروت ظاہر کرتے ہیں فرماتے ہیں اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے علیم اور حکیم کے فعل میں غلطی نہیں ہو سکتی ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص۸۴۳

ترجمہ مقبول۔ سوا اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں پس تم

اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۱۲
ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب تمہارے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ۱۲

ترجمہ مقبول ص۱۰۲۳

ترجمہ مقبول۔ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ نہ تو مرد مردوں کی ہنسی اڑائیں۔ کہ شاید وہ انجام میں ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی ہنسی اڑائیں کہ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ تم آپس میں عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو ایمان کے بعد نافرمانی کا نام رکھنا بہت ہی بری چیز ہی اور جو اس سے توبہ نہ کریگا پس ایسے ہی لوگ نافرمان سمجھے جائینگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شانمیں اترا ہی۔ ہاں بتاؤ ان ایمان لانیوالوں میں تم داخل ہو یا نہیں اگر کہو کہ داخل نہیں تو قصہ تفصیل اگر کہو کہ داخل ہیں۔ تب جواب دو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ وغیرہ وغیرہ اصحاب رسول کو ملعون۔ مردود۔ منافق۔ فاسق۔ ظالم۔ غاصب۔ کافر۔ مشرک جبت و طاغوت شیطان کے ایجنٹ کہنا صریح قرآن اور خدا کی نافرمانی کرنا ہی یا نہیں اور غضب تو یہ ہی کہ اتنی نافرمانی کے بعد بھی تم معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو۔ فرماتے ہیں کہ تم کو کیا معلوم کہ ان کا انجام تم سے بہتر ہو۔ قیامت کا دن حساب اور فیصلہ کا باقی ہی اور اس دن کا مالک صرف وہی اللہ ہی ۱۲

ترجمہ مقبول ص۱۰۲۹ جو بے دیکھے خدائے رحمان سے ڈرتا رہا۔ اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہوا۔ (ایسوں ہی سے کہا جائے گا کہ) تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا دن ہی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں تبع تابعی اور کروڑوں مسلمان جو قیامت تک ایمان لائیں اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہوں وہ سب کے سب اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ پھر تم جو ان سب پر سب و لعن کرتے ہو یہ تمھاری صریح نافرمانی ہی یا نہیں صریح مخالفت خدا کی ہی یا نہیں ڈرو اور سمجھو ۱۲

سورۂ ذٰریات

ترجمہ مقبول ص۱۰۳۱
ترجمہ مقبول - غارت ہوں یہ اٹکل پچو باتیں بنانے والے جو جہالت کے بھنور میں غافل ہیں ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ زیادہ نہیں مقبول احمد کا ترجمہ معہ حاشیہ و ضمیمہ کے دیکھ لو اور پھر کسی اہل علم سے پوچھو کہ تمھاری ساری تفسیر اٹکل پچو باتیں بتاتی ہے یا نہیں عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو ۱۲

ترجمہ مقبول ص۱۰۳۱
ترجمہ مقبول - بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں کی سرزمین میں ہوں گے ان کے پروردگار نے جو کچھ عطا کیا ہوگا۔ اسکا لطف اٹھانے والے ہوں گے۔ بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے اور راتوں کو وہ کم سویا کرتے تھے۔ اور صبح کو وہ مغفرت طلب کیا کرتے تھے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول۔ اور ہزاروں تابعین اور لاکھوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان اس نعمت میں ہوں گے یا نہیں۔ پھر ان سب پر تبرا اسب و لعن کرنا صریح خدا کی مخالفت کرنا ہی یا نہیں۔ اور تعجب کہ تم باوجود ایسی مخالفت کے معصیتم اچھا معصوم بنے رہو

پارۂ بست و ہفتم سورۂ نجم | ترجمہ مقبول صـ۸۴۱ " آیہ وما لہم "

ترجمہ مقبول - اور اس بارہ میں ان کو علم خاک بھی نہیں
وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ اٹکل حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتی پس جس
نے ہماری یاد سے منہ پھیر لیا اور سوائے زندگانی دنیا کے اور کسی چیز کا خواستگار ہی نہیں ہے
پس تم بھی اس سے منہ پھیر لو - ان کے علم کی انتہا اتنی ہی ہے - بے شک تمہارا پروردگار اس
سے بھی خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بہک گیا ہے اور اس سے بھی آگاہ ہے جس
نے ہدایت پائی ہے ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے کیا تمہارے لیے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے اب اپنی تفاسیر اور اپنی احادیث دیکھو - پھر لفظ لفظ پر غور کرو
فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں ان کو علم خاک بھی نہیں ہے وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ
اٹکل حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتی - غدیر خم میں ہم خلیفہ بنائے گئے -
" آیہ انما " ہماری خلافت کی دلیل ہے " فانصب " میں ہم خلیفہ بنائے گئے - یہ سب صرف
اٹکل ہی اٹکل ہے پھر اس کے بعد اپنے جبروت کا بیان ہے کہ ہم کو معلوم ہے کہ کون گمراہ ہے اور
کون ہدایت یافتہ ان کے علم کی انتہا یہی ہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول - صـ۸۴۲ - پس تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ ٹھہراؤ - جو پرہیزگار ہے - اُس سے
خدا خوب واقف ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے - کیا تمہارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم
اتاریں گے - صاف لفظوں میں تو ہم نے قرآن میں پیغمبر کو بھی معصوم نہیں کہا ہے
تم کو تو کہیں بھی نہیں کہا - اب صرف علم کلام اور استدلال کی رو سے تم معصوم بنے رہو -

اور تمھارا معصوم بننا ہمارے قرآن کے خلاف ہے۔ ہم تو کہہ چکے پس تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ ٹھہراؤ جو پرہیزگار ہے اس سے خدا خوب واقف ہے ۱۲؎

سورۂ قمر | ترجمہ مقبول ص۸۴۵ "آیہ تجری باعیننا القصہ کشتی نوح"

ترجمہ مقبول (نوح کی کشتی) جو ہماری حفاظت میں چلتی رہی ۱۲؎

اے آل رسول اس آیت سے تمھاری تعلیم یوں ہوتی ہو کہ کیا خلافت کی کشتی ہماری حفاظت میں نہیں چلتی رہی؟

ترجمہ مقبول ص۸۴۵ اور ہم نے نصیحت حاصل کرنے کے لیے اس قرآن کو ضرور آسان بنا دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

اے آل رسول اس آیت سے تمھارے اس قول کی تردید و تکذیب ہوتی ہے کہ قرآن کا مطلب بجز تمھارے اور کوئی نہیں جان سکتا ہے ۱۲؎

سورۂ واقعہ | ترجمہ مقبول ص۸۵۰

ترجمہ مقبول۔ آگے بڑھنے والے تو وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں نعمت والی جنتوں میں از مقرب بارگاہ وہی ہیں ۱۲؎

اے آل رسول بتاؤ بارہ ہزار اصحاب رسول میں سابقون اسلام کون کون لوگ ہیں اپنے آپ کو بھی سب سے اول کہلو مگر ہمارے سوال کا جواب دو ۱۲؎

سورۂ الحدید | ترجمہ مقبول ص۸۵۹

ترجمہ مقبول۔ تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا ... برابر نہیں ہو سکتا ۱۲؎

اے آل رسول اس آیت سے اللہ تمھاری تعلیم یوں فرماتا ہے۔ کہ تم اُن کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا ۱۲؎

سورۂ حدید | ترجمہ مقبول ص۸۶۳ "آیہ ولقد ارسلنا"

ترجمہ مقبول۔ اور یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو قرار دے دیا پس ان میں سے کوئی کوئی ہدایت یافتہ ہے اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت میں تمہاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ پیغمبر زادگی کا غرور نہ کرو پچھلے پیغمبروں کی اولاد بھی بہت نافرمان ہوئی ہے۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۷۸۔

پارۂ بست و ہشتم سُورۂ حشر

ترجمہ مقبول۔ دیہات والوں کا جو مال اللہ تعالے نے اپنے رسول کو بدون جہاد عنایت کیا۔ وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابت مندوں کا اور (انھیں کے) یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا تاکہ وہ مال غنیمت تمہارے دولت مندوں کے مابین چکر کھاتا نہ پھرے اور رسول جو کچھ تم کو دیں اُسے تو لے لو۔ اور جس سے تم کو باز رکھیں اس سے باز رہو ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمہارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمہارے تمام عقائد باطلہ و اقوال واہیہ کی تردید کرتی ہے۔ مقبول احمد بتاؤ (انھیں کے) تم کس لفظ قرآن کا ترجمہ کرتے ہو۔ ہاں ہم کو معلوم ہے تم تحریف کرتے ہو علی نے کہدیا کہ یتیم اور مسکین اور مسافر بھی آل محمد ہی کے مراد ہیں اس لیے بجائے تفسیر کرنے کے تم قرآن میں تحریف کرتے ہو۔ اچھا اب علی ہی سے سوال ہوگا۔ ای علی تم جاہلوں کو فریب دے سکتے ہو۔ بے سمجھوں کو دھوکا دے سکتے ہو ہمارے سامنے تمہاری ایک نہیں چل سکتی۔ اچھا سُنو۔ تم نے یہ کہکر جہاد بمنزلہ نماز ہو مات کر دیا۔ جہاد ترقیوں کو بھی ہرا دیا۔ ہاں خاندان اجتہاد کے مردہ شوریوں کو بھی ہلکن نہ

عقلمند شیعو - تم ذرا اس لالچ کو دیکھو - خدا کا حصہ بھی انھیں کو رسول کا حصہ بھی انھیں کو -
ذوی القربیٰ کا حصہ بھی انھیں کو - مسافرین اور یتیم اور مساکین کا حصہ بھی انھیں کو - اور تمام
امت کے مساکین اور یتیم اور مسافرین سب فاقہ سے مرجائیں - جیسا خلافت کے زمانہ
میں تمام مکہ اور مدینہ اور تمام دنیا کے مساکین اور یتیم اور مسافرین محروم ہوگئے تھے -
تمام خزانہ بیت المال کا کوفہ کے شیعوں پر تقسیم کردیا تھا - اسواسطے کہ کوفہ جیسا انکی امت پر ایمان
لایا تھا کوئی اور شہر نہیں لایا تھا - اچھا پہلے دو سوال کا جواب دے لو - ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
کی خلافت کے زمانہ میں تمام امت کے مساکین یتیم اور مسافرین کو حصہ ملتا تھا یا نہیں یا وہ
بھی تمہارے خاندان کے مساکین اور یتیم اور مسافرین کو دیتے رہے - تم اپنی خلافت میں
تمام امت کے مساکین اور یتیم اور مسافرین کو اُن کا حصہ دیتے رہے یا صرف اپنے ہی
خاندان پر تقسیم کرتے رہے - ان دو سوالوں کے بعد اب نمبر ۳ کا جواب دو کہ خلفائے ثلثہ
کے زمانہ میں پھر تمہارے زمانہ میں کتنے اور کون کون یتیم اور کون کون مسکین اور کون
کون مسافر تھے - تم کو تو بقول تمہارے علم غیب اور علم گزشتہ و آئندہ ماکان و مایکون ہے
مگر ہم کو تم بے خبر نہ کہدینا - اے جاہلو کیا تمہارے برابر بھی ہم کو علم نہیں ہے - ہم کو تو
تمہارے گھوڑے - اونٹ - گدھے - تلوار - لونڈی - غلام کا نام معلوم ہے - ہم کو تو
تمہارے ازواج اور لڑکوں اور لڑکیوں کے نام معلوم ہیں - پھر ذرا سوچکر بتاؤ
کہ تم اللہ کا رسول کا - قرابتداروں کا حق لینے کے بعد مالدار ہوئے تھے یا نہیں ؛
دیکھو قرآن کا معجزہ مقبول احمد بھی چھپا نہ سکا - معنے بدل نہ سکا ؛
اللہ صاحب ان تمام حقداروں کے نام بنام گنوا کر فرماتے ہیں کہ اتنے حقوق
ہم نے کیوں مقرر کردیے ہیں تاکہ وہ مال غنیمت تمہارے دولتمندوں کے مابین چکر
[illegible] - اسی کو سمجھو کہ جب تم حقوق مقیدہ کو ملیں گے - تو تم مالدار رہو جاوگے اور
[illegible] درمیان [illegible] پھرے گا - اب تم کو معلوم ہوتی ہم انکار نہ کرسکو گے

کہ جب عمرؓ نے تمھارے ہی سپرد کر دیا تھا۔ تو تم میں اور عباس میں جو گالی گلوج ہوئی تھی۔ اِس سے دنیا بے خبر نہیں ہے۔ ہم بے خبر نہیں ہیں اب سب مال تم ہی لو۔ اور وہ مال تمھارے ہی درمیان چکر کھاتا پھرے ؛

اچھا بتاؤ رسول تم کو کیا دیتے تھے۔ رسول مساکین اور یتیم اور مسافرین کو اسی میں سے دیتے تھے یا نہیں۔ اور جب سب کو دے کر رسول تم کو دیتے تھے تو تم اس تقسیم پر راضی رہتے تھے یا نہیں ؛ جو نہیں دیتے تھے اس سے تم باز رہتے تھے یا نہیں۔ اچھا بتاؤ اور کن کن لوگوں کا حق تھا۔ دو آیتیں مابعد کی پڑھکر جواب دو کہ تمام مہاجرین اور انصار کا اللہ نے حق مقرر کیا تھا یا نہیں ؟ ؛

سورۂ صف

ترجمہ مقبول صـ ۸۸۱ و صـ ۸۸۲

ترجمہ مقبول تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے گو مشرکوں کو بُرا لگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ خلفائے ثلثہ تمام ادیان پر غالب ہوئے یا نہیں اور ان کا غالب ہونا تم کو بُرا لگتا تھا یا نہیں اور پھر تم مشرک قرار پاتے ہو یا نہیں ؛

پارۂ بست و ہشتم سورۂ جمعہ

"آیۂ قل" ترجمہ مقبول صـ ۸۸۴ ؛

ترجمہ مقبول۔ تم کہدو کہ ای وہ لوگو جو یہودی ہو گئے ہو۔ اگر تم یہ گمان کرتے ہو۔ کہ تم ہی خدا کے دوست ہو نہ اور لوگ تو اگر تم اس گمان میں سچے ہو۔ تو موت کی آرزو کرو ۱۲ ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہو۔ کیا تمھارے لیے بعد رسول کریم صلعم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ہم سے سنو۔ یہودی بھی بنی اسرائیل یعقوب پیغمبر کی اولاد تھے۔ ان کو بھی دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں۔ تم بھی آل رسول ہو۔ طبقاً عن طبق قدم بہ قدم تم کو بھی دعوے ہے کہ تم ہی خدا کے دوست ہو نہ اور لوگ یعنے اہل سنت۔ پھر تم

کو تعلیم و تنبیہ و تہدید فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے اس گمان میں سچے ہو تو موت کی آرزو کرو

پارۂ بست و ہشتم سورۂ تغابن

ترجمہ مقبول ۹۸۹ ٭

ترجمہ مقبول۔ جب وہ قیامت کے دن تم کو جمع کریگا یہی تو ہار جیت کا دن ہے ۱۲ ٭

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت و انتقام مہدی کی تردید و تکذیب ہوتی ہے ۱۲ ٭

پارۂ بست و نہم سورۂ الحاقۃ

ترجمہ مقبول۔ ۹۰۷ و حاشیہ نمبر ۲-۳ ٭

ترجمہ مقبول۔ اور اگر رسول۔ ہمارے برخلاف کچھ باتیں بنا لیتے تو ہم اپنی قدرت سے ان کو گرفتار کرتے پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے تو تم میں سے کوئی ان کی طرف سے دفع کرنے والا نہوتا ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ ہم سے سنو۔ اللہ کے خلاف باتیں بنانے کی یہ سزا ہو۔ کیا قرآن بنانا کیا قرآن کا مطلب بتانا ذرا تم اپنی ساری تفسیر قرآن کو دیکھ ڈالو کسی عقلمند کے سامنے پڑھو وہ تمھارے منھ پر کہہ دیگا کہ یہ تم باتیں بناتے ہو اگر تم کو عقل اور ایمان ہی تو تم بھی تسلیم کرلوگے۔ ایک سوال تم سے اور بھی ہو کہ یہ آیت اللہ نے پیغمبر کی شان میں اتاری تھی یا بقول تمھارے تمھارے دشمنوں یعنی اصحاب رسول نے بنا دیا اگر کہو کہ ہاں تب دیکھو پیغمبر کی نسبت کیا فرماتے ہیں اور اگر کہو کہ اصحاب نے بنالی تو اصحاب کی لیاقت دیکھو کہ تم سے زیادہ پیغمبر سے زیادہ ہمارے برابر فصیح قرآن وہ بنا سکتے ہیں تم تو جہاں ایک لفظ داخل کرتے ہو۔ قرآن غارت ہو جاتا ہی۔ ہاں ای آل رسول بتاؤ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ہی کیا تم مکیہ اور مدنیہ میں فرق نہیں سمجھے۔ پھر بتاؤ تم جو کہتے ہو کہ یہ آیت ثم کے بعد فلاں و فلاں کے یعنی ابوبکر و

عمرؓ کے انکار پر نازل ہوئی۔ ای آل رسول یہ ہو تمہارا اللہ کے خلاف باتیں بنانا۔ مقبول احمد دیکھو اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ تمہارے ائمہ قرار پاتے ہیں۔ کافی میں موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ اللہ نے آیت کو یوں اتارا تھا اِنَّہٗ

ولایۃ علی تنزیل من رب العالمین و لو تقول علینا محمد و ان ولایۃ علی لتذکرۃ للمتقین و ان علیا لحسرۃ علی الکافرین و ان ولایۃ لحق الیقین فسبح یا محمد باسم ربک العظیم۔ عیاشی میں صادق سے منقول ہو کہ غدیر خم میں جب رسول اللہ نے علی مرتضٰے کا ہاتھ پکڑ کر اُن کی ولایت کا اظہار کیا اُس وقت دو صاحبوں نے (فلاں و فلاں یعنے ابو بکرؓ و عمرؓ نے) انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ؎

پارۂ بست و نہم سورۂ المعارج مکیہ

ترجمہ مقبول صـ۹۰۷ حاشیہ نمبر۳۔

ترجمہ مقبول۔ ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں کے لیے واقع ہوتا رہتا ہے۔

تفسیر مجمع البیان میں صادق سے منقول ہو کہ غدیر خم میں جب پیغمبر نے علی کی ولایت کا اظہار کیا تو ایک شخص نے سوال کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ؎

معزز ناظرین اور خوش فہم اور عقلمند شیعو تم خود غور کرو کہ آل رسول اللہ کے خلاف باتیں بناتے ہیں یا نہیں۔ یہ سورت مکیہ ہو۔ مگر وہ اپنے دعوٰی کو خود اپنے ہی دعوے سے ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کا دعوٰی ہو کہ سارا قرآن ان کی شان میں اُترا ہو۔ اور پھر وہ دعوٰی کرتے ہیں کہ یہ آیت ہماری شان میں اُتری ان عقلمندوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ

لـہ یہ تحقیق ولایت علی رب العالمین کی طرف سے اتاری گئی ہے اور اگر محمد ہمارے برخلاف باتیں بنا لیتے ...... اور بے شک علےؓ کی ولایت پرہیزگاروں کے لیے ضرور نصیحت ہے اور بے شک علےؓ کافروں کے لیے حسرت ہے۔ اور بے شک علےؓ کی ولایت قطعاً سچ ہے۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم اپنے عظمت والے پروردگار کی تسبیح پڑھتے جاؤ ۱۲ ؎

ایک دعوے دوسرے دعوے سے ثابت نہیں ہوتا۔ اور دعوے بھی ایسا مہمل جس کو سنکر
دنیا کی کوئی عدالت اس کو نمبر پر نہ لے ۱۲ +

سورۂ المعارج ترجمہ مقبول ص۹۰۹

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کو اپنی بیبیوں یا اپنی لونڈیوں
کے سوا اوروں سے محفوظ رکھنے والے ہیں کہ اس صورت میں ان کو کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی پس
جو اس کے سوا کا خواستگار ہو تو ایسے ہی لوگ تو حد سے بڑھ جانے والے ہیں ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے تمھاری عقیدہ جواز متعہ کی تردید و تکذیب ہوتی ہی بتاؤ
متوعہ عورت بی بی ہی وارث ہوتی ہی وارث کرتی ہی۔ بتاؤ متوعہ عورت لونڈی ہی۔ اور جب
دونوں نہیں ہی تو پھر اس کا خواستگار حد سے بڑھنے والا ہی یا نہیں اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو ایمان
ہی تو مانو۔ عذاب کا خوف ہی تو ڈرو۔ حیا ہی تو شرماؤ ۱۲ +

سورۂ مزمل ترجمہ مقبول ص۹۱۷ و حاشیہ نمبر ۲۔ کافی میں موسی کاظم سے منقول ہی کہ یہ آیت
یوں تھی ؎ والمکذبین بوصیتک ۱۲ +

ترجمہ مقبول وہ (خدا) مشرق اور مغرب کا مالک ہی اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔
پس تم اسی کو کارساز بنا لو ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے دعوے کی تردید فرماتے ہیں کہ تم نہ حاضر و
ناظر ہو نہ سمیع و بصیر ہو نہ تم کو کچھ قدرت و اختیار ہی۔ ای آل رسول ہمارے علما کے سامنے
اگر پڑھو تب تم کو وہ بتا دیں گے۔ کہ تمھاری تحریف سے قرآن غارت ہوا ہی قرآن کی فصاحت
غارت ہو جاتی ہی۔ اللہ سے ڈرو اور شرماؤ ۱۲ +

سورۂ مدثر ترجمہ مقبول ص۹۲۰ و ص۹۲۱ و حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ کہ سب سے مراد علی اور انکے شیعہ ہیں۔
ترجمہ مقبول۔ اصحاب یمین جنتوں میں گنہگاروں سے یہ دریافت کرتے
ہونگے کہ تم کو بھڑکتی آگ میں کس چیز نے پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نمازیوں میں سے تھے۔

اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے - اور ہم باطل میں گھس پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑا کرتے تھے - اور ہم فیصلہ کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے کیا بعد رسول کریم صلعم تمہارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتارس گے ہم سے سنو قیامت تک جتنے لوگ اس وعید کے خلاف جرأت کرینگے عمل کریں گے اس آیت میں داخل ہونگے - ہم سے سنو پنج وقتہ نماز تم نہیں پڑھتے تہجد - وتر سنن نوافل - اشراق - چاشت - صلوٰۃ تراویح - تم نہیں پڑھتے - مساکین کو کھانا تم نہیں کھلاتے باطل میں گھس پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑتے ہو - ولایت علی کو سارے قرآن سے ثابت کرنا باطل میں گھسنا ہے - رجعت اور انتقام کا عقیدہ قیامت و حساب کا انکار کرنا ہے عقل ہے تو سمجھو - ایمان ہے تو مانو خوف ہے تو باز آو ۱۲

سورۂ قیامۃ (مکیہ)	ترجمہ مقبول صہ ۹۲۲

ترجمہ مقبول تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دو کہ اسے جلد اداکرلو - بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھادینا ہماری ذمہ ہے ۱۲ +

اے آل رسول اِس آیت سے تمہارے اعتراضات باطلہ اور اقوال واہیہ متعلق بہ تحریف قرآن کی تردید فرماتے ہیں کتے کو سدھانا تو اللہ نے سکھلایا - مٹی اور کنکریاں تو اللہ نے پھینکیں - ابراہیم کے بلانے پر تو طیور کے اجزا اور اعضا اپنے جگہ پر آئے - ممالک محروسہ اسلامیہ تو اللہ نے فتح کیا - مگر نہیں کیا تو اصحاب رسول کے جمع کئے ہوئے قرآن کو جمع نہیں کیا - توکیا اس کا وعدہ جھوٹا ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صہ ۹۲۳ در آیہ الیس ذالک +

ترجمہ مقبول - کیا وہ (خدا) اس پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے عقیدہ رجعت وانتقام کو

باطل فرماتا ہے ۱۲ ٭

سورۂ دہر (مکیہ) | "آیہ ان الابرار" ترجمہ مقبول صفحہ ۹۲۴ معہ حاشیہ نمبر ۳ و ۴ و ۵ ٭

ترجمہ مقبول مسکین اور یتیم اور قیدی کو باوجود اس (کھانے) کی خواہش کے کھانا کھلاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض خدا کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم تو اپنے پروردگار سے اس سخت دن کا خوف کرتے ہیں جس میں کافروں کے چہرے بگڑ جائینگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ای آل رسول بتاؤ قیامت تک جتنے مسلمان لوگ اس کار خیر پر عمل کرینگے وہ سب کے سب اِس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں یا ان کے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ہم سے سنو یہ آیت تمہاری شان میں کیونکر اُتری۔ اس آیت میں تمہارے اس دعوے کے تردید فرماتے ہیں جو تم کہتے ہو کہ یہ علی و حسین کی شان میں اتری ہم سے سنو یہ آیت ابوبکرؓ کی شان میں اتری ہے۔ اچھا اب دونوں اقوال کا مقابلہ کرو ۱۲

۱۔ اور پھر قرآن میں کہیں اس کی تلاش کرو۔ تم کو کیا معلوم ہوگا ہم سے سنو سورہ لیل پڑھو وہاں تم کو زیادہ پتہ چل جائے گا ٭

۲۔ ای آل رسول بتاؤ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ٭

۳۔ کیا تم مکیہ اور مدنیہ میں فرق نہیں کر سکتے ٭

۴۔ اگر تم کو نہیں معلوم تو ترجمہ مقبول دیکھ لو ٭

۵۔ وہ بھی اس کو مکیہ لکھتا ہے ٭

۶۔ تاریخ اگر تم نہ جانتے ہو تو ہم سے سنو ہجرت کے بعد ۲ھ ہجری میں فاطمہؓ و علیؓ کا نکاح مدینہ میں ہوا ۳ یا ۴ھ ہجری میں حسینؓ پیدا ہوئے ٭

۸۔ فضہ نام کوئی لونڈی خاندانی سالت میں مکہ میں نہ تھی ۔

۹۔ مسکین و یتیم و اسیر خاندان علی میں کوئی نہیں تھا ۔

۱۰۔ تم کئی جگہ اقرار کر چکے ہو کہہ چکے ہو کہ یتیم اور مسکین ور مسافر سے آل محمد کے یتیم اور مسکین اور مسافر مراد

۱۱۔ اسیر بھی انھیں کے خاندان کا کہہ ڈالو ۔

۱۲۔ اور جب یہ سورہ مکیہ ہے اور حسنؑ کی ولادت مدینہ میں ہوئی ۔

۱۳۔ بلکہ ان کی والدین کا نکاح بھی مدینہ میں ہوا ۔

۱۴۔ تو یہ سورہ تم سے متعلق نہیں ہو سکتی ۔

۱۵۔ تفسیر مجمع البیان میں کو ہے کہ خاص اور عام یعنے شیعہ اور سنی سب کے بیان سے ثابت ہے کہ علی کی شان میں اتری ج

۱۶۔ سنیوں کی بیان سے ثابت ہونا یعنے خیر ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم اپنے دعوے میں کمزور ہو اسلیے تم سنیوں کی جو تیونپر جاتے ہو

۱۷۔ ثعلبی کی روایت سے تم فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ دوسرے مفسرین صرف نقل کرتے ہیں نقل کرنے سے کوئی خبر ثابت نہیں ہوا کرتی ۔

۱۸۔ یہ سب اعتراضات ایک طرف ۔

۱۹۔ قرآن خود تکذیب کرتا ہے ۔

۲۰۔ علی و فاطمہ و حسین بقول تمھارے معصوم تھے ۔ برگزیدۂ رب تھے ۔ قاسم جنت و نار تھے اُن کو قیامت میں خوف کس بات کا تھا ۔ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے پروردگار سے اس سخت دن کا خوف کرتے ہیں ۔ اور اگر کوئی شخص بھوکا محتاج فاقہ کش اپنی روٹی فقیر کو نہ دے تو اللہ کی طرف سے اسپہ کوئی مواخذہ نہیں ہے پھر کیا در کار ہے پس سچ یہ ہے کہ یہ آیت اسی عزیب ابوبکر کی شان میں اتری ہے جو بہت ڈرتا تھا ۔ اور جس کو دس جگہ اللہ صاحب نے اتقی و متقی فرمایا ہے ۱۲ ۔

پارہ ۳۰ سورۂ نباء (مکیہ) ترجمہ مقبول ص ۹۲۹ و حاشیہ ۲ از تفسیر کافی میں تفسیر قمی سے منقول ہے کہ نبا عظیم سے مراد علی ۔ ترجمہ مقبول ۔ لوگ کس کے نسبت ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں اس خبر بزرگ کی نسبت ۱۲ ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ سورۂ مکیہ ہی یا مدنیہ۔ اگر تم کو نہیں معلوم اور علمائی باینین کی بات تم مانو گے نہیں تو آؤ اپنے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو وہ بھی اسکو مکیہ لکھتا ہی۔ مکہ میں علی کی وصیت خلافت وولایت کے متعلق کون اختلاف کرتا تھا۔ کون پوچھتا تھا۔ کیا اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ خلافت کا استحقاق جتانے کے لیے۔ فتنہ وفساد کے لیے تم ایسے ہی معانی بیان کیا کروگے ای مقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاری ہی۔ ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص۹۳۱ بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہی ۱۲ ؂

ای آل رسول بتاؤ کہ ہمارا قرآن کسی خاص گروہ یا کسی خاص زمانہ کے لیے محدود ہی نہیں ہرگز نہیں بلکہ قیامت تک جتنے پرہیزکرنے والے ڈرنے والے ہونگے سب اس آیت میں داخل ہونگے ۱۲

سورۂ والنازعات ترجمہ مقبول ص۹۳۲

ترجمہ مقبول چنانچہ اسکو (فرعون کو) بڑی سی بڑی نشانی دکھلائی ۱۲ ؂

ای آل رسول۔ اس آیت سے تمھارے اس عقیدہ باطلہ واقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی کہ علی آیت کبریٰ کو پیغمبر نے معراج میں دیکھا تھا ۱۲ ؂

سورۂ تکویر ترجمہ مقبول صفحہ ۹۳۷ ؂

ترجمہ مقبول۔ اور تم کچھ بھی نہ چاہوگی سوائے اسکے کہ جو اللہ تمام عالموں کا پروردگار چاہی ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھاری مشیت اور قدرت کی تکذیب فرماتا ہی ؂

سورۂ الانشقاق ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۲ ؂

ترجمہ مقبول۔ تم ضرور منزل بہ منزل پہلوں کے راستے پر چلوگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلعم ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ اچھا تم آل یعقوب پیغمبر یعنے بنی اسرائیل کی چال اور راستے کو دیکھو۔ وہ بھی اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے کتاب اللہ میں تحریفات کرتے تھے

جو چاہتے چھپاتے جو چاہتے ظاہر کرتے۔ تم بھی فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے خلافت وسلطنت حاصل کرنے کیلئے۔ قرآن پاک میں تحریف کرتے ہو۔ شان نزول بدلتے ہو۔ اپنے مفید مطلب بیان کرتے ہو ٭

سورۂ بروج ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۴ ٭

ترجمہ مقبول۔ بیشک وہی (خدا) نئے سرے سے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا۔

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام کی تردید فرماتا ہے ۱۲ ٭

سورۂ الطارق ترجمہ مقبول ص ۹۴۵ ٭

ترجمہ مقبول۔ بیشک وہ خدا اسکے دوبارہ لانے پر ضرور قدرت رکھتا ہے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام کی تردید وتکذیب فرماتے ہیں ۱۲

سورۂ الاعلیٰ (مکیہ) ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۶ ٭

اس نے یقیناً فلاح پائی جو پاک رہا۔ اور اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ قیامت تک جتنے مسلمان لوگ پاک رہیں گے۔ اللہ کو یاد کرتے نماز پڑھتے رہینگے وہ سب اس آیت میں داخل ہونگے یا نہیں۔ بتاؤ اصحاب رسول خصوصاً خلفای ثلثہ پاک رہے یا نہیں۔ اللہ کو یاد کرتے نماز پڑھتے رہے یا نہیں۔ تم کہدوگے کہ ہم خود مراد ہیں اجی سنو اگر معصوم نے گناہ نہیں کیا تو کیا تعریف بت پرست جو پاک ہو اسکی تعریف ہے ۱۲ ٭

سورۂ الغاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۴۸

ترجمہ مقبول۔ یقیناً ہماری ہی طرف اُن سب کا آنا ہے پھر ہمارے ہی ذمہ اُن سب کا حساب لینا ہے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے عقیدہ رجعت اور انتقام کی تردید وتکذیب فرماتا ہے

سورۂ الیل مکیہ ترجمہ مقبول ص ۹۵۲ وحاشیہ نمبر ۲ و ۷ ٭

ترجمہ مقبول پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری برتی۔ اور ٹھیک بات کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی کی توفیق دینگے (۹۔ آیتوں کو چھوڑکر پھر اس شخص کی طرف

متوجہ ہوتے ہیں) فرماتے ہیں اور عنقریب اس سے وہ پرہیزگار بچا لیا جائیگا جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے۔ کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ بلکہ وہ اپنے پروردگار عالیشان کی رضا چاہتا ہے اور آگے چلکر وہ ضرور اس سے راضی ہو جائیگا ۱۲ +

معزز ناظرین قبل اسکے کہ اسکے شان نزول سے تم واقف ہو۔ آل رسول کا زہر اگلنا دیکھو +

تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ "الحسنیٰ" سے مراد ولایت علیؑ اور اتقیٰ سے انصار مراد ہے اور تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ جہنم میں وہی شقی جائیگا جو سب سے زیادہ شقی ہے یعنے فلاں یعنے ابوبکرؓ جسنے علی مرتضیٰ کی رسولخدا کی تکذیب کی اور ولایت علی سے روگرداں رہا ۱۲ +

اے آل رسول یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ۔ کیا تم مدنیہ اور مکیہ میں بھی تمیز نہیں کر سکتے۔ ابھی مکہ میں انصار کہاں تھے۔ تم کو اتنا بھی نہیں معلوم۔ دیکھو مقبول احمد بھی اس سورہ کو مکیہ لکھتا ہے ہاں تم اس کو اپنی شان میں نہیں کہہ سکتے تھے اولاد ابی طالب کی تقسیم بوجہ افلاس کا حال سب کو معلوم ہے اسی وجہ سے جعفر عباس کے پاس گئے تھے اور علی کو رسول اللہ صلعم نے لیا تھا عقیل کو خود ابو طالب نے رکھ لیا تھا۔ مکہ میں مال غنیمت اور انفال بھی نہیں آتے تھے کہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ اور یتیم اور مساکین اور مسافرین کا کل حصہ تمہیں کو ملتا رہا ہو۔ یہاں ابوبکرؓ کی سخاوت و صدق کی تعریف ہے اسی کو اتقیٰ سب سے بڑا پرہیزگار فرمایا ہے اسی کی نسبت فرماتے ہیں اور آگے چلکر وہ (خدا) ضرور اس سے راضی ہو جائے گا وہی ابوبکرؓ جسنے بلالؓ کو مول لیکر آزاد کر دیا تھا۔ وہی ابوبکرؓ جو جان و مال سے دریغ نہیں کرتا تھا۔ وہی ابوبکرؓ جسکے نسبت رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ ابوبکر کے احسانوں کا بدلہ ہم دنیا میں نہیں دے سکتے۔ وہی ابوبکرؓ جس کی شان اللہ کے پاس اسقدر بلند ہے کہ ہر جگہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر اللہ نے مقدم فرمایا ہے۔ وہی ابوبکرؓ جس کی عظمت و جلالت شان کا اس قدر اللہ کو اہتمام ہے کہ جہاں جہاں قرآن میں خاص اس کی تعریف فرمائی ہے۔ وہاں وہاں اسکو بصیغۂ واحد غائب بیان فرمایا ہے تاکہ دوسرا اس کی منقبت میں شریک

نہ ہوسکے۔ اور دوسروں کی تعریف بہ صیغہ جمع فرمائی ہی تاکہ قیامت تک لوگ اس میں داخل ہوسکیں۔ اب اس جگہ سورہ دہر کی آیتوں کو لاکر مقابلہ کرو پھر تم کو تصدیق ہوجائے گی کہ دونوں جگہ ابوبکر ہی مراد ہیں اور اگر بقول تمھارے علی مراد ہوں تب بھی مقابلہ میں افضل ہونا تو کجا برابر بھی نہیں ہوسکتے۔ یہاں اس سورہ میں اللہ صاحب ابوبکرؓ کا حال بیان فرماتے ہیں حال کی حکایت کرتے ہیں اور سورہ دہر میں علی اپنی تعریف آپ کرتے ہیں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا۔ سوچو اور غور کرو۔ دیکھو آل رسول سے یہ نہ ہوسکا کہ ابوبکرؓ کی شان کا اظہار کرتے۔ ان سے یہ بھی ممکن نہیں ہوا کہ اپنے لیے دعوے کرتے۔ تب انھوں نے یہ کہدیا کہ ایک انصار کی شان میں نازل ہوئی۔ اور بے خبری یہ کہ یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ سورہ مکیہ ہی یا مدنیہ یہ ہی قدم بہ قدم طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کی چال مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی ۱۲ ؎

سورۂ الانشراح مکیہ

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۴ و حاشیہ نمبر ۵۔ تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہی کہ علی کو خلیفہ بناؤ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول۔ پس جب تم فارغ ہوچکو تو اب اپنا قائم مقام مقرر کردو ۱۲ ؎

اے آل رسول یہ سورہ مکیہ ہی یا مدنیہ۔ اگر تم کو معلوم نہیں اگر تم علماے اہل سنت و علماے ربانیین حفاظ اور راسخون فی العلم کی بات سننا ماننا پسند نہ کرتے ہو۔ تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو لو۔ وہ بھی اس سورہ کو مکیہ لکھتا ہی۔ کیوں جی "نصب" کے معنے لغت میں کیا آیا ہی۔ اور اس جگہ مقبول احمد نے نصب کے معنے کیا لکھے ہیں مشقت پھر سب سے الگ اس جگہ یہ معنے کہاں سے آگئے کہ علی کو اپنا قایم مقام مقرر کردو۔ کیوں جی یہ یہود و نصارے کی چال ہی یا نہیں۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصارے کو ؎

نذیر احمد کی تقلید سے بھی تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اجی نصب کے معنے ہیں۔ مشقت اور ریاضت کرنا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۵ ÷

سورۂ التین ترجمہ مقبول کیا خدا سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھکر فیصلہ کرنیوالا نہیں ہے ۱۲
ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت اور انتقام کی تردید فرماتے ہیں ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۶ ÷

سورۂ القدر (مکیہ) ترجمہ مقبول۔ اور تم کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے ۱۲ ÷
ای آل رسول اس آیت سے تمھارے علم دعوائے گزشتہ و آئندہ و استادی جبرئیل کی تردید فرماتے ہیں کہ پیغمبر کو بھی بغیر بتلائے نہیں معلوم تھا ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۸

سورۂ الزلزال ترجمہ مقبول۔ پس جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا اور جسنے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا ۱۲ ÷
ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ باطلہ طینت اور اقوال واہیہ کہ شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر ڈالدیے جائیں گے سنیوں کی نیکی شیعوں کو مل جائینگی اور شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدیے جائینگے سب کی تردید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۹

سورۂ القارعہ ترجمہ مقبول پس جس شخص کے اعمال نیک کی تول بھاری اتریگی وہ تو خاطر خواہ عیش میں ہوگا اور جسکے اعمال نیک کی تول کم اتریگی تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا ۱۲
ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ طینت اور عقیدہ بکا کی تردید فرماتا ہے ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۴ ÷

سورۂ النصر ترجمہ مقبول اور دیکھا تم نے لوگوں کو کہ خدا کے دین میں گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں ۱۲ ÷

ای آل رسول تمھاری تعلیم اس آیت میں یوں فرماتے ہیں کہ تم جو فتح مکہ کے مسلمانوں کو حقیر و ذلیل بلکہ کافر و منافق سمجھتے ہو۔ یہ غلط ہے۔ وہ لوگ اللہ کے دین میں داخل ہوتے تھے کیا یہ بھی ممکن ہے کہ وہ منافق ہوں اور اللہ صاحب فرماتے ہوں کہ وہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں کیا اللہ کو علم نہیں ہوا۔ یا اس کو بدا ہوا یا اس نے تقیہ کیا۔

عقلمند شیعو تم خود سوچو۔ آل رسول کو قرآن کا علم نہیں ہے نہ کبھی وہ سچ بولتے ہیں ۱۲

سورۂ اللھب

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۴

ترجمہ مقبول۔ ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور غارت ہو جائے وہ خود

ای آل رسول اس آیت سے تم کو تعلیم مقصود ہے کہ قرابت رسول کا دعویٰ نکرو۔ قرابت رسول کچھ فائدہ نہیں دیتی اگر قرابت کچھ فائدہ دیتی تو ابولہب کو فائدہ دیتی ۱۲

سورۂ الاخلاص

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۵

ترجمہ مقبول۔ تم کہو کہ وہ اللہ یکتا ہے ۱۲

اِس آیت سے اللہ پاک علی کا اللہ ہونا۔ ائمہ کا قادر و توانا ہونا۔ باطل فرماتا ہے ۱۲

سورۂ الفلق

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۵

ترجمہ مقبول۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے ۱۲

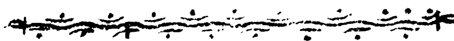
ای آل رسول تم کہتے ہو کہ وہ سب ہم پر حسد کرتے تھے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ تم حسد کرتے تھے ہمارا قرآن کسی خاص فرقہ اور گروہ کے لیے کسی خاص زمانہ کے لیے محدود نہیں ہے ۱۲

سورۂ الناس

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۶

ترجمہ مقبول۔ اس شیطان کے وسوسوں کے شر سے بچنے کے لیے پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے ان میں سے ایک جنوں میں سے ہے اور ایک آدمیوں میں سے ۱۲

ای آل رسول جو شخص وسوسہ ڈالے اسی آیت میں داخل ہوگا ۱۲



خاتمہ

سُبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ۵

آلٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے اپنے قرآن کی تفسیر کا مجھے علم دیا۔ آلٰہی تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ تو نے اتنے بڑے عظیم الشان کام کو میرے ذریعہ سے انجام تک پہنچایا۔ آلٰہی اگر یہ کام میں نے خاص تیری رضا مندی کے لیے اور تیری رضا۔ تیری پسند۔ اور تیری خوشنودی کے مطابق کیا ہی۔ تو تو اس کو قبول فرما ۞

خداوندا۔ تو علیم وخبیر سمیع وبصیر ہی تو خوب جانتا ہی کہ میرے دل میں اس کا وسوسہ بھی نہیں ہی کہ لوگ مجھکو اہل علم سمجھیں۔ میرے علم کی شہرت ہو۔ یا میں اس کے ذریعہ سے روپیہ کماؤں۔ خداوندا تجھکو معلوم ہی کہ اس تصنیف کے وقت میں نے تجھ سے بارہا مسنون استخارہ کیا ہی کہ اگر یہ تفسیر میرے دین ودنیا وآخرت میں میرے لیے مفید ہے تو تو اس تفسیر کو مجھ پر آسان کر دے اور مجھ کو اس پر قدرت دے اور اگر تیرے علم میں یہ تفسیر میرے لیے مضر ہے تو تو مجھ کو اس سے باز رکھ اور اس تفسیر کو مجھ سے باز رکھ۔

اور جب یہ تفسیر مجھ پر آسان ہوئی۔ اور مجھ کو اس کے لکھنے کی قدرت ہوئی۔ باوجود ہزاروں موانع ومکروہات کے یہ تفسیر ختم ہوئی تو تیرے وعدہ کے مطابق مجھ کو یقین ہوگیا ہی کہ تو نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھ کو اجازت دی ۞

خداوندا۔ اگر یہ تفسیر دیکھنے والوں کو مضر ہو تو اس کو دنیا سے اُٹھا لے۔ نظروں سے غائب کر دے۔ اس کو چھپنا اور شائع ہونا نصیب نہ ہو۔ لوگ اس کو نظر انداز کر دیں۔ اور کس مپرسی کی حالت میں ڈال دیں ۞

خداوند تو علیم ہو کہ اس سے صرف شیعہ دوستوں اور بھائیوں کی نصیحت مقصود تھی۔ سنا اور دیکھا گیا ہو۔ کہ زہر سے زہر کا علاج کرتے ہیں۔ آلہی یہ زہر سے زہر کا علاج کیا گیا ہے۔

عقلمند شیعوں کو اب معلوم ہو جائے گا کہ حدیثوں کے بنانے میں بعض لوگوں نے نہایت خیانت کی ہے اور بہت خباثت سے کام لیا ہے۔ قرآن دیکھنا چاہیئے کہ قرآن کیا کہتا ہو۔ واقعات عالم سے قرآن کا مقابلہ کرو۔ احادیث کو قرآن پر پیش کرو جس مذہب کو قرآن سچا کہے اُس کو مانو۔ آلہی تو علیم ہے کہ میرے نفس نے کتنے مرتبہ مجھ سے کہا کہ تو پورے قرآن کی تفسیر لکھ دے اور تمام تفاسیر شیعہ کو رد کر دے۔ مگر چونکہ اس میں نفس کو دخل تھا میں نے انکار کر دیا۔ بعض جگہ لکھدیا کہ اس کا جواب علما دینگے بعض جگہ لکھدیا کہ صرف عقلمند شیعہ اور سنی دیکھ لیں۔

آلہی تو علیم ہے کہ آل رسولؐ یا ان کے شیعوں نے جتنی بدزبانیاں کیں۔ جتنے سخت کلمات کہے میں نے ان کا جواب تک نہیں دیا۔ اس لیے کہ میں اپنی سطح نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

ہاں اِس قدر مدنظر ہے کہ میدان مناظرہ میں شیعونکی بدزبانی کا جواب تو اہل سنت ہرگز نہ دیں۔ ہرگز سب و لعن نہ کریں۔ ہرگز تبرا نہ کہیں۔ پیشوایان امت سے بدگمان نہ ہوں۔ اُن کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ صرف اِس بدزبان فرقہ کے منھ بند کرنے کے لیے اِس تفسیر سے کوئی آیت پڑھ کر سنا دیں۔ اور پھر اُن سے سوال کریں کہ قبلہ و کعبہ ذرا تفسیر اس آیت کی فرما دیجئے۔

مگر یہ یاد رکھئے کہ جہالت کا زمانہ گیا۔ مقبول احمد نے اردو ترجمہ کیا ہے اور تفسیر میں ایمہ سے جتنی حدیثیں منقول ہیں سب کو درج کر دیا ہے۔ اب آپ ہم کو مغالطہ میں نہیں ڈال سکتے۔ قرآن کے لفظ لفظ۔ سیاق و سباق سے بتائیے۔ کچھ تعلق ظاہر کیجئے

بسلام آمنین و احشرنا مع المتقین و الابرار و خلصنا من النار

یا مجیر

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و آلہ الصالحین ؁

فقط

گنہگار سراج الحق ملا فاضل

یلوح الخط فی القرطاس دھراً
و کاتبہ رمیم فی التراب

تاریخ چکیدہ قلم شاعر بے بدل مورخ اکمل مولوی سید عبدالمعبود صاحب

معینی اجمیری

فکر سراج حق را دیدم بشکل مصحف | کاندر فضای عالم چون مہر جلوہ گر شد
تاریخ این صحیفہ در فکر چہ بجستم | این تازہ شکل من آز بوتراب سر شد

ناگہ ز نعل ہاتف اسم علی بر آمد
برجستہ نام و سالش ہبت الذی کفر شد

۱۳ ۳۸

س - ف

۲۹۷ء۴۴

محمد سراج الحق

فہرست الذی کفر

(۱/ز) ۲ ۲۵۹

158C/160